

فتاویٰ مفتی محمود

جلد پنجم

فیہ زیات مفکر اسلام مولانا مفتی محمود
شیخ الحدیث جامعہ قاسمیہ علوم دینیہ



Fatawa Mufti Mahmood Vol.5

By

Maulana Mufti Mahmood

ISBN : 978-8793-29-1

قادی مفتی محمود کی طبیعت وراثت کے مسئلہ حقوق زیر ذرا قانونی کاپی رائٹ ایکٹ ۱۹۶۲ء

حکومت پاکستان بذریعہ نوٹیفکیشن NoF21-2365/2004LOPR

روزنامہ نیشنل نمبر ۱7227-Copr to 17233-Copr تا تاریخ ۱۷/۱۱/۲۰۰۸ء میں دوائی محفوظ ہیں۔

قانونی مشیر : سید طارق محمد علی (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

ضابطہ

قادی مفتی محمود (جیدہ نمبر)	:	مہارت
مارچ ۲۰۰۳ء	:	واحدہ وقت و قیل
نومبر ۲۰۰۸ء	:	واحدہ چارم
محمد ریاض دوانی	:	ناشر
محمد بلال دوانی	:	پہا تمام
امین حسین	:	سہ ماہی
فہمیں حسین	:	مہور نمبر
جیدہ کمپوزنگ سنٹر، ایڈووکیٹ طارق محمد علی	:	مطبوع
اشفاق علی عثمانی پریس، ایڈووکیٹ طارق محمد علی	:	قیمت
250 روپے	:	

فہرست

۲۹	نکاح کی روایت	۲۹
۳۱	مہر کی روایت	۳۱
۳۲	طلاق کی روایت	۳۲
۳۳	حیض کی روایت	۳۳
۳۴	حیض کی روایت	۳۴
۳۵	حیض کی روایت	۳۵
۳۶	حیض کی روایت	۳۶
۳۷	حیض کی روایت	۳۷
۳۸	حیض کی روایت	۳۸
۳۹	حیض کی روایت	۳۹
۴۰	حیض کی روایت	۴۰
۴۱	حیض کی روایت	۴۱
۴۲	حیض کی روایت	۴۲
۴۳	حیض کی روایت	۴۳
۴۴	حیض کی روایت	۴۴
۴۵	حیض کی روایت	۴۵
۴۶	حیض کی روایت	۴۶
۴۷	حیض کی روایت	۴۷
۴۸	حیض کی روایت	۴۸
۴۹	حیض کی روایت	۴۹
۵۰	حیض کی روایت	۵۰
۵۱	حیض کی روایت	۵۱
۵۲	حیض کی روایت	۵۲
۵۳	حیض کی روایت	۵۳
۵۴	حیض کی روایت	۵۴
۵۵	حیض کی روایت	۵۵
۵۶	حیض کی روایت	۵۶
۵۷	حیض کی روایت	۵۷
۵۸	حیض کی روایت	۵۸
۵۹	حیض کی روایت	۵۹
۶۰	حیض کی روایت	۶۰

- ۷۹ تین طلاق کی وجہ سے عورت شوہر پر حرام ہو جاتی ہے
- ۸۰ تین طلاق کے بعد شوہر طلاق سے انکار صرف نکاح کر کے طلاق دی ہو تو کیا حکم ہے؟
- ۸۱ شوہر طلاق کے بعد صرف نکاح کرنے سے عورت طلاق کتنے دن کے لیے حلال نہیں ہو سکتی
- ۸۲ صورت مذکورہ میں تین طلاقیں چاہی بھی
- ۸۳ تین طلاق والی عورت عدت شرعیہ کے بعد دوسری جلد نکاح کر سکتی ہے
- ۸۴ درج ذیل صورت میں تین طلاقیں واقع ہوتی ہیں
- ۸۵ تین طلاق کے بعد شرعی طریقہ و جوڑے کے درمیان دو شوہر کے لیے حلال ہو سکتی ہے
- ۸۶ کیا شوہر طلاق کے نکاح اور طلاق سے عورت شوہر اول سے لیے حلال ہو جائے گی؟
- ۸۷ تین طلاق کے بعد عورت کو پاس رہنا حرام کاری ہوگی
- ۸۸ عورت کے حلال ہونے کے لیے شرعی طریقہ کیا ہے؟
- ۸۹ تین طلاق کے بعد شرعی طلاق کے بغیر و شوہر کے لیے حلال نہیں ہو سکتی
- ۹۰ جس شخص نے طلاق خااش کے بعد عورت کو پاس رکھا کہ بھرتو یہ کی ہو اس کا عیدہ و میں آتا
- ۹۱ اگر ایک ہر گئی تین طلاقیں دلی ہوئیں تو کیا چاہئیں گی؟
- ۹۲ تین طلاق کے بعد عورت اپنے شوہر سے نکاح نہیں کر سکتی
- ۹۳ درج ذیل صورت میں عورت اپنے شوہر کے لیے حلال نہیں
- ۹۴ تین طلاق سے منع ہوئے دن عدت کے بعد دوسری جلد نکاح کر سکتی ہے
- وایت کا بیان**
- ۹۵ بالذکر کی پر جہر کرنا
- ۹۶ بالذکر کی کا پاپے کے نکاح سے انکار کرنا
- ۹۷ جس لڑکی کا والد فوت ہو گیا ہو اور وہ بالذکر ہو تو اس کا کون کون ہوگا؟
- ۹۸ بالذکر کی شوہر جوڑے سے نکاح نہ کرے تو وہ معتقد نہیں ہوگا
- ۹۹ بالذکر کی کی جگہ کر کوئی اور عورت ایجاب و قبول کرنے تو کیا حکم ہے؟

- ۶۶ بالذکر کی بی اجازت کے بغیر اس کا نکاح درست نہیں
- ۶۷ درج ذیل صورت میں نکاح اور درست ہے اور دوسرا غلط ہے
- ۶۸ بالذکر کی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر کوئی بھی نہیں کر سکتا
- ۶۹ بھائی ہوئی لڑکی کے عقد مول پر دوسرا عقد کرانے والوں کا یہ حکم ہے
- ۷۰ نکاح والد سے متعلق فتوے پر فتویٰ
- ۷۱ والد کا نکاح اگر مہر پے ایک جہاد والدہ نے دوسری جگہ کر دیا ہو تو کیا ختم ہے؟
- ۷۲ والد پر نکاح میں جبر کرنا
- ۷۳ والد کا جبر کرنا ہوا نکاح درست نہیں
- ۷۴ اگر لڑکی والد نکاح سے برخلاف کرتی رہی ہے تو دوسرا نکاح درست ہوگا
- ۷۵ والد باکرہ جب نکاح اول پر ناخوش تھی تو دوسرا نکاح کر سکتی ہے
- ۷۶ یہ کہ والد کو باپ سے نکاح سے انکار کا حق ہے؟
- ۷۷ والد بھو میں نکاح کرنے کی حق دے
- ۷۸ والد کو شریعتاً فتوے میں نکاح کرنے کا حق ہے
- ۷۹ مائلہ باخنے لیے باپ کی اجازت مستحب ہے ضروری نہیں
- ۸۰ مائوں کا بھائی کا رشتہ بھی کی اجازت کے بغیر کرنا
- ۸۱ والد نے نکاح پر چچا کا خوشی ہونا
- ۸۲ اگر لڑکی نے عقد اول کی اجازت نہ دی ہو تو دوسرا عقد درست ہے
- ۸۳ والد کا دوسرے نکاح سے انکار کرنا
- ۸۴ اگر اطلاع پہنچنے ہی والد نے انکار کر دیا ہو تو نکاح نہ ہوا
- ۸۵ خواہ اگر والد کی کا نکاح کسی رشتہ دار سے کرنا
- ۸۶ والد حسب انکار کرتی رہے تو نکاح ہی نہ ہوا
- ۸۷ یہ کہ دوسرا والد لڑکی بالغ ہو سکتی ہے؟ والد باکرہ کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا

- ۱۱۲ بالذات پرہیز انگوٹھا غلام پر لٹکانے سے نکاح جائز نہیں
- ۱۱۳ اگر ذکی نے نکاح کی اجازت نہ دی ہو تو وہ نکاح درست نہیں
- ۱۱۴ بالغہ کا نکاح اگر اس کے والد نے جان سے ڈرے کرنا ہو تو کیا ختم ہے؟
- ۱۱۴ بالغہ کی سے لیے وکالت قسمی یا پس داری کا حکم
- ۱۱۵ بالغہ کی سے عصا یا دکانہ جو نکاح پر استعدالت سے منع نہیں کر سکتی
- ۱۱۶ مطلقہ کے پاس رہنے والی ۱۰ سالہ لڑکی کا ولی کوں ہوگا؟
- ۱۱۶ مزنیہ کی لڑکی کی ولایت نکاح کے بعد مہر میں ہوگی؟
- ۱۱۷ بالغہ کا نکاح اگر والد زبردستی کرے تو کیا صحیح ہے؟
- ۱۱۸ عاقل بالغہ کا نکاح اس کی مرضی کے بغیر درست نہیں
- ۱۱۸ مہر ذکی دادا کے نکاح سے انکار کرتی ہے تو نکاح درست نہیں
- ۱۱۹ ۲۰ سال عمر والی لڑکی کا نکاح زبردستی کرنا
- ۱۱۹ بالغہ بالغہ مرضی سے نکاح میں نہ آ سکتی ہے اطلاق میں بھی نکاح ہو جاتا ہے
- ۱۲۰ فرار ہو جانے والی لڑکی کا اپنی مرضی سے نکاح؟
- ۱۲۰ اجارہ کرنے کے بعد لڑکی سے زانیہ ایجاب و قبول نہیں کرایا گیا تو نکاح درست نہیں
- ۱۲۲ صورت نہ گورہ میں نکاح درست ہے
- ۱۲۲ اختلاف کے ہیں بالغہ عورت اپنی مرضی سے کیہ بکر نکاح کر سکتی ہے؟
- ۱۲۳ بالغہ کے نکاح میں ولی کی اجازت ضروری نہیں
- ۱۲۴ جب بالغہ نے نکاح سے انکار کر دیا ہو تو وہ ختم ہو گیا
- ۱۲۴ بالغہ لڑکا اگر چہ نکاح میں خود مختار ہے لیکن اللہ کے مشورہ پر عمل کرے
- ۱۲۵ حلقہ دور سے کی بیچیں کی شادی مرضی سے کرنا
- ۱۲۶ لڑکی بالغہ ہونے کے بعد خود نکاح کر سکتی ہے
- ۱۲۶ میرہ دورہ وراثت میں عورت کے بچے کا نکاح سادات میں جائز ہے

- ☆ بالذکر کفو میں نکاح کرے تو درءائے لیے کیا حکم ہے ۱۲۷
- ☆ کیا بالذکر کفو میں باپ کی مرضی کے بغیر نکاح کر سکتی ہے؟ ۱۲۷
- ☆ مجوس میں کفو سے کوئی خاص شرط نہیں پڑتا ۱۲۸
- ☆ بالذکر سے نکاح کفو میں والدین کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا ۱۲۹
- ☆ بالذکر کی نکاح کفو میں ماموں اور والدہ کر سکتے ہیں ۱۲۹
- ☆ بالذکر کی کفو میں نکاح کر سکتی ہے، جب دونوں طرف سے میر مقرر ہو تو یہ نکاح شفاء نہیں ۱۳۰
- ☆ بالذکر کی اجازت سے بچا کا کسی شیوہ سے اس کا رشتہ کرنا ۱۳۱
- ☆ بالذکر کی نکاح کفو میں ہوا ہے، یعنی درست اور دوسرا لفظ ہے ۱۳۱
- ☆ لڑکے کا مہاجر ہو یا کفو یا اثر اخذ ہو گا یا نہیں؟ ۱۳۳
- ☆ عاقلہ بالذکر کفو میں مرضی سے نکاح کر سکتی ہے ۱۳۴
- ☆ درج ذیل صورت میں لڑکی اور لڑکا دونوں کفو ہیں ۱۳۴
- ☆ بیہ غیر کفو میں اولیاء کی اجازت کے بغیر شادی نہیں کر سکتی ۱۳۵
- ☆ بیہ اگر کفو میں نکاح کرے تو بھائی اور بیٹے کو اعتراض کا حق نہیں ۱۳۵
- ☆ عاقلہ بالذکر نکاح غیر کفو میں جائز نہیں ۱۳۶
- ☆ درج ذیل صورت میں کفو نون ہے؟ ۱۳۷
- ☆ لڑکی کی رائے اگر کفو سے باہر ہو تو والدین کو اس کی رائے پر عمل کرنا چاہیے ۱۳۸
- ☆ جس حنفیہ قرآن کا والد موجب کا کام کرنا ہو وہ عام لڑکی کے لیے کفو ہو سکتا ہے؟ ۱۳۹
- ☆ بالذکر کی اگر مرضی سے کفو میں نکاح کر لے تو درست ہے ۱۳۹
- ☆ عاقلہ بالذکر کی اجازت کے بغیر کفو میں نکاح کر سکتی ہے ۱۳۹
- ☆ بالذکر کی نکاح اس کی رضا مندی سے کفو میں جائز ہے ۱۴۰
- ☆ بالذکر کی اجازت سے کفو میں نکاح جائز ہے اگرچہ والدہ یاں موجود نہ ہو ۱۴۱
- ☆ اگر والدہ کے کرائے ہوئے نکاح پر بچا دانا ناراضی نہ ہوں تو کیا حکم ہے؟ ۱۴۱

- ۱۵۰ بیجا اور بھائی کے موت کے لئے واحد ذوق و اشتیاق میں
- ۱۵۱ انھیں بھائی کی مہم جوئی میں بیجاوی نہیں بن سکتی
- ۱۵۲ اور جہاں میں صورت میں انہوں نے لگا دیں، انہی تیرہ ہی تھریکے نہ رہتی ہے
- ۱۵۳ قریب اس طرح لڑائی ہوئی تو کون جیتا؟
- ۱۵۴ جب لڑائی داند کے گھات سے نکال کر تکی ہے تو کالج درست نہیں
- ۱۵۵ نہایت کالج جب داند سے مراد ہو تو وہی جگہ کالج نہیں کر سکتی
- ۱۵۶ اور جہاں صورت میں تین و تھانہ ممکن ہیں
- ۱۵۷ اگر بچے نے کمرے سے لڑائی لگائی ہے تو ان کی ہرگز کیا قسم ہے۔
- ۱۵۸ اگر وہ کالج نہ کرانے اور نہ کالج کا دماغ کالوں تو کیا قسم ہے؟
- ۱۵۹ اگر بچے نے کالج کرا کر اور دے لیا ہے تو اس کی جگہ کالج درست نہیں
- ۱۶۰ اگر بچے نے کالج کرا کر دے لیا ہے تو اس کی جگہ کالج درست نہیں
- ۱۶۱ داند اور بچے کو دے لیا ہے تو اس کی جگہ کالج درست نہیں
- ۱۶۲ قاتل انھیں دے لیا ہے تو اس کی جگہ کالج درست نہیں
- ۱۶۳ داند نے کالج کرا کر دے لیا ہے تو اس کی جگہ کالج درست نہیں
- ۱۶۴ داند نے کالج کرا کر دے لیا ہے تو اس کی جگہ کالج درست نہیں
- ۱۶۵ داند نے کالج کرا کر دے لیا ہے تو اس کی جگہ کالج درست نہیں
- ۱۶۶ داند نے کالج کرا کر دے لیا ہے تو اس کی جگہ کالج درست نہیں
- ۱۶۷ داند نے کالج کرا کر دے لیا ہے تو اس کی جگہ کالج درست نہیں
- ۱۶۸ داند نے کالج کرا کر دے لیا ہے تو اس کی جگہ کالج درست نہیں
- ۱۶۹ داند نے کالج کرا کر دے لیا ہے تو اس کی جگہ کالج درست نہیں
- ۱۷۰ داند نے کالج کرا کر دے لیا ہے تو اس کی جگہ کالج درست نہیں

- ۱۱۰ اگر لڑکی اجنبی باکرہ لڑکی کو نکاح کی اطلاع کر دے تو اس کی خاموشی رضاشمار ہوگی یا نہیں؟
- ۱۱۱ باپ اور دادا کے انکار سے نکاح منع ہو چکا ہے، دوسری جگہ عقد درست ہے
- ۱۱۲ والدہ کا کہنا ہوا نکاح جب لڑکی سے باپ نے منع کر دیا تو شہر ہو گیا
- ۱۱۳ والدہ اثر بیٹے کو بد چلن گھرانے میں رشتہ کرنے پر مجبور کرے تو کیا حکم ہے؟
- ۱۱۴ اگر لڑکے کا حقیقی چچا ولی بنے لے انکار کرے تو باپ ولایت کے حاصل ہوگی؟
- ۱۱۵ باپ ایک جگہ اور بھائی دوسری جگہ رشتہ کر دے تو یہ کیا جائے؟
- ۱۱۶ مطلقہ عورت کی بچوں کی ولایت باپ کو حاصل ہے یا والدہ کو؟
- ۱۱۷ شیعہ لڑکی کا نکاح اگر دورانے وہابی سے کر دیا ہو تو کیا حکم ہے؟
- ۱۱۸ بندہ استخوان میں مانا کے ساتھ رو جانے والی لڑکی کا ولی کون ہوگا؟
- ۱۱۹ بھائی فرہبن کا نکاح والد کی اجازت کے بغیر کر دے تو توبہ حکم ہے؟
- ۱۲۰ لڑکی کے ماسوں اور پچاس سے زیادہ وزن دار کون ہے؟
- ۱۲۱ نکاحی کے وقت اگر مہر بیاہ قبول کے ساتھ بیچ ہو جائے تو وہی کافی ہے
- ۱۲۲ اگر توبہ کرنے والی لڑکی کی ولایت نکاح کا حق بیوی کو ہے تو اس کے برتنے کے بعد قائم رہے گا؟
- ۱۲۳ لڑکی کے بھائیوں کے ہوتے ہوئے ماسوں کا نکاح کراتا
- ۱۲۴ فوت شدہ شخص کی بیٹی کا ولی اس کی والدہ ہے یا چچا؟
- ۱۲۵ زیادہ حقیقی اور لڑکی دونوں اثر مباح ہوں تو چچا لڑا، بھائی کو ماعتراض کا حق حاصل ہے
- ۱۲۶ اگر لڑکی کو والد نے مانا کو سوہنہ دیا ہو تو ولی کون ہوگا؟
- ۱۲۷ زمانہ کے تہذیب میں ابو نے والی لڑکی کی ولایت کس کو حاصل ہوگی
- ۱۲۸ کیا حق ولایت رضائی والدہ کو بھی حاصل ہو سکتا ہے؟
- ۱۲۹ بچے چچا کے ہوتے ہوئے حقیقی چچا کا نکاح کرنا
- ۱۳۰ اگر باپ نے مانا کو کسی قسم کی اجازت نہ دی ہو تو نکاح والد کی مرضی پر موقوف ہوگا
- ۱۳۱ متعدد سالوں کے جوابات

- ۶۶ چچ کو غیر ماتہ بالغ چچ کی پر ولایت جبر حاصل ہے ۱۷۷
- ۶۷ ناپالغ کا نکاح اگر چچا سے لگو ہو تو کیا حکم ہے؟ ۱۷۷
- ۶۸ ناپالغ کے ایجاب و قبول اور باپ کی ولایت سے متعلق ایک مفصل فتویٰ ۱۷۸
- ۶۹ جب دلی سے اجازت لیے بغیر نکاح ہوا ہے تو دلی دوسری جگہ نکاح کر دیتا ہے ۱۸۰
- ۷۰ باپ کی اجازت کے بغیر دیگر رشتہ داروں کا لڑکی کا نکاح کرنا ۱۸۰
- ۷۱ ناپالغ کا نکاح دلی کی اجازت پر مسنون رہتا ہے ۱۸۱
- ۷۲ ناپالغ کا نکاح اگر وہ دلی کی اجازت کے بغیر نہ چاہا تو کیا ہوا اور بونے کے بعد لڑکی انکار کرے؟ ۱۸۲
- ۷۳ جب لڑکی کے باپ نے اجازت نہیں دی تو نکاح صحیح ہوگا ۱۸۳
- ۷۴ باپ ناراض ہو اور دوا کا نکاح کر دے تو کیا حکم ہے؟ ۱۸۳
- ۷۵ ناپالغ کا نکاح اگر والد نے کر لیا ہو تو کیا حکم ہے؟ ۱۸۴
- ۷۶ والد کا ناپالغ کا نکاح اور بی بی بیکہ کرنا ۱۸۴
- ۷۷ درج ذیل صورت میں دوسری جگہ نکاح درست ہے ۱۸۵
- ۷۸ والد کا ناپالغ لڑکی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر کرنا ۱۸۶
- ۷۹ بھائی کی موجودگی میں والد کو ولایت حاصل نہیں ۱۸۷
- ۸۰ لڑکی کی والدہ کی بیعت والد کا بیچ زاد بھائی نکاح کا زیادہ حق دار ہے ۱۸۹
- ۸۱ اگر لڑکی کا ماسوں نکاح کر لے اور دوسرے ولی انکار کریں تو کیا حکم ہے؟ ۱۸۹
- ۸۲ ناپالغ کی نکاح میں خود مختار ہے ۱۹۰
- ۸۳ باپ اور ماسوں نے کرائے کے نکاح میں سے کون سا صحیح ہے؟ ۱۹۱
- ۸۴ اگر والد کوئی رشتہ دار نہ ہو تو والد کا بیچ زاد بھائی ولی ہو سکتا ہے ۱۹۱
- ۸۵ غیر ولی کے کرائے ہوئے نکاح کو اگر لڑائی کا باپ رد کر دے تو وہ نکاح نہیں ہوتا ۱۹۲
- ۸۶ درج ذیل صورت میں دونوں برابر کے رہتے ہیں ۱۹۳
- ۸۷ ماسوں کے کرائے ہوئے نکاح کو لڑائی کا بھائی رد کر سکتا ہے ۱۹۳

- ۱۹۴ ☆ نانا اور نانی کا نکاح کرانا
- ۱۹۵ ☆ باپ یا کرہ کا چچا اگر راضی نہ ہو تو کیا نکاح ہو جائے گا
- ۱۹۶ ☆ باپ کی موجودگی میں دادا کا نکاح کرانا
- ۱۹۷ ☆ باپ کی وفات کے بعد چچا سے ولی ہے، خاں کو نکاح کرانے کا حق نہیں
- ۱۹۸ ☆ اگر شوہر فوت ہو تو طلاق لڑکی کی حریت یہی کو تو نہیں کرے تو کیا حکم ہے؟
- ۱۹۸ ☆ ولی اقرب موجود ہو تو ابجد کو اختیار نہیں
- ۱۹۹ ☆ کیا باپ کے کرائے ہوئے نکاح کو مجسٹریٹ ختم کر سکتا ہے؟
- ۲۰۰ ☆ چچا کے ہوتے ہوئے بہن کی ولی نہیں بن سکتا
- ۲۰۱ ☆ جب قرہی اولیاء موجود نہ ہوں تو ماں ولی بن سکتی ہے
- ۲۰۱ ☆ لڑکی کے چچا کے ہوتے ہوئے والد کا نکاح کرانا
- ۲۰۲ ☆ ولی اقرب منقود ہو تو ولی ابجد نکاح کر سکتا ہے
- ۲۰۲ ☆ ۱۳ ماں کی لڑکی کا نکاح اگر والد و کرا سے تو کیا حکم ہے؟
- ۲۰۳ ☆ دادا کے کرائے ہوئے نکاح والدین کی اجازت پر منقوت نہیں ہے
- ۲۰۳ ☆ نانا کا ولی باپ کے بعد حقیقی بھائی ہے
- ۲۰۳ ☆ اگر چچا عالم ہو تو اب ولی کون ہوگا؟
- ۲۰۳ ☆ لڑکی کا نکاح جب دادا نے کرایا ہو تو کیا دوسری جگہ نکاح کر سکتا ہے؟
- ۲۰۵ ☆ والد خیم لڑکی کا ولی کون ہوگا؟
- ۲۰۶ ☆ جب پہلا نکاح قرہی رشتہ داروں کی مرضی سے ہو تو دوسری درست ہے
- ۲۰۷ ☆ اگر ولی قریب نابالغ ہو تو ولی مجید کو حق نکاح حاصل ہوگا
- ۲۰۸ ☆ باپ کی موجودگی میں چچا کو ولایت حاصل نہیں
- ۲۰۸ ☆ شادی شدہ بہنوں سے چچا زیادہ حق دار ہے
- ۲۰۹ ☆ باپ یا کرہ کا چچا کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا

- ۲۰۹ داؤ کی روایت ہوتے ہوئے نہ کے نکاح کر دیئے کا حکم
- ۲۱۰ کیا مصیبت وراثت حاصل ہے
- ۲۱۱ مرنے والے المرنے سے نکاح درست ہو جائے گا
- ۲۱۲ والد نے اگر نہ بچہ لے لیا نکاح کا حکم کیا ہو تو زور کی بجائے نکاح درست ہے
- ۲۱۳ میں ماں والے لڑکے کا عیال قبول کرنا
- ۲۱۴ قرینی رشتہ داروں سے ہوتے ہوئے دور والے رشتہ نہیں کر سکتے
- ۲۱۵ دور کے رشتہ دار کو کر یا ہر اطلاق قرینی رشتہ دار کی جائزات پر مستوف رہے گا
- ۲۱۶ باپ فوت ہونے کے بعد متعلق چچی کی ہے
- ۲۱۷ بالائی کی کا پھر نکاح اگر کفو میں رہے وہی درست اور دوسرا عقد ہے
- ۲۱۸ سو تیسے بھائی اور باپ چھ بھائی اور حق زوارایت کا وصال ہے؟
- ۲۱۹ بیو کے نکاح کے متعلق اقوال پر فتویٰ
- ۲۲۰ کیا لڑکی تیس والد کا بیٹا شریعتی مسئلہ بن سکتی ہے؟
- ۲۲۱ باپ مرنا انتقالی لڑکی یا بیوہ یا نکاح سے روئے نکاح کو کر حلال ہے؟
- ۲۲۲ بالذکر کا نکاح والدہ کی بیوہ یا بھائی اور بیوہ کی بیوہ یا بھائی؟
- ۲۲۳ باپ کی مرضی کے بغیر چچی کے نکاح کرنے کے بعد بیوی دوسری بیگم نکاح کر سکتی ہے
- ۲۲۴ چچا ہ کر یا ہر نکاح باپ کی جائزات پر مستوف ہوگا
- ۲۲۵ بیوی لڑکی کا نکاح والد نے کر لیا تو دوسرا باپ کی جائزات پر مستوف تو آ رہے
- ۲۲۶ نہ بچہ نکاح اگر ماں نے کر لیا ہو تو کیا حکم ہے؟
- ۲۲۷ نہ بچہ لڑکے کا نکاح اگر ماں کرے تو کیا حکم ہے؟
- ۲۲۸ بیو کے نکاح کرانے کے بعد ان کو قرینی رشتہ دار سے نکاح درست ہے
- ۲۲۹ لڑکی کی دوسری نکاح نہ ہو اطلاق والدہ کر سکتا ہے
- ۲۳۰ اگر والد نکاح کرانے اور باپ نکاح کر کے تو کیا طہ ہے؟

- ☆ دادا کا کرایا ہو نکاح بیٹے کی اجازت یا انکار تک موقوف ہوگا ۲۲۷
- ☆ اگر نکاح میں والد کا دخل نہ ہو تو بیوی پر طلاق نہیں پڑے گی ۲۲۷
- ☆ اگر چچا نکاح کر دے اور باپ انکاری ہو تو کیا حکم ہے؟ ۲۲۸
- ☆ باپ کے خاں مشینے سے اجازت ثابت ہوگی یا نہیں؟ ۲۲۸
- ☆ جب باپ بیٹی دونوں نکاح سے انکاری ہیں تو نکاح درست نہیں ۲۲۹
- ☆ اگر والد نے صراحۃً یا دلالتاً اجازت نہ دی ہو تو لڑکی دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے ۲۳۰
- ☆ نکاح کی اطلاع کے بعد اگر لڑکی اجازت دے چکی ہے تو اب انکار نہیں کر سکتی ۲۳۱
- ☆ جب بالغ لڑکی نے عقد اول کی اجازت دے دی تو دوسری جگہ نکاح حرام ہوگا ۲۳۲
- ☆ نکاح ایک دفعہ نامعلوم کرنے کے بعد منظور اور منظور کرنے کے بعد نامعلوم نہیں کیا جاسکتا ۲۳۳
- ☆ نوادی بلوغ کے بعد مانا کا کرایا ہو انکار رد کر سکتی ہے ۲۳۳
- ☆ لڑکی کا بلوغ کے بعد انکار کافی ہے یا طلاق کی ضرورت ہوگی؟ ۲۳۵
- ☆ جب بالغ نکاح پر مطلع ہونے کے بعد سکوت اختیار کرے تو کیا حکم ہے؟ ۲۳۵
- ☆ ۴۱ سال عمر والی لڑکی کا والد کے نکاح سے انکار کرنا ۲۳۶
- ☆ اگر چچانے لڑکی کا نکاح کر دیا ہو تو لڑکی بعد بلوغ کے اسے فسخ کر سکتی ہے ۲۳۷
- ☆ ۲۳۹
- ☆ **باب بیاز محرم**
- ☆ کسی رشتہ دار نے اگر نابالغ لڑکے کے لیے قول کیا تو نابالغ کے قرہی رشتہ داروں کی ۲۴۱
- ☆ اجازت پر موقوف ہوگا ۲۴۱
- ☆ نابالغ لڑکا اگر ایجاب وقبول خود کرے تو کیا حکم ہے؟ ۲۴۱
- ☆ اگر نابالغ لڑکے کی طرف سے ایجنسی شخص ایجاب وقبول کرے تو کیا حکم ہے؟ ۲۴۳
- ☆ دادا اگر چوتھی کا نکاح بیٹے کی اجازت سے کرے تو درست ہے ۲۴۳
- ☆ بچی کا ہا منہ سب جگہ رشتہ کرنے سے متعلق ایک مفصل فتویٰ ۲۴۳
- ☆ والد کا کرایا ہو انکار لڑکی بلوغ کے بعد ختم کر سکتی ہے ۲۴۸
- ☆ لڑکی نے اُمراء جماعتی طور پر دلیل مقرر کیا ہو تو نکاح کے لیے وہی کافی ہے ۲۴۸
- ☆ جب باپ ازاد اور دونوں نے نکاح اول رو کیا ہو تو دوسرا نکاح درست ہوگا ۲۴۹

- [illegible]

- ۴۷۔ کچھ ریفرقوم کسی اور قوم کے لیے کفو ہے یا نہیں؟
- ۴۸۔ سید کے علاوہ کسے غیر کفو میں نکاح کا حکم؟
- ۴۹۔ اولیا کی اجازت سے سیدہ کا نکاح غیر سیدہ سے درست ہے
- ۵۰۔ قریشی کا غیر قریشی لڑکی سے نکاح کرنا
- ۵۱۔ انواء کثندہ کا مفسد ہے نکاح کرنا
- ۵۲۔ سیدہ، بلوی، پنجاب کے کفو ہیں یا نہیں؟
- ۵۳۔ پنجاب اور سیدہ زاونی کے نکاح کا حکم
- ۵۴۔ کفو کا اعتبار مرد کی طرف سے ہو گا یا عورت کی طرف سے؟
- ۵۵۔ کفو میں باپ کا کر آیا ہو انکان لڑکی منع نہیں کر سکتی
- ۵۶۔ انراء الذہاب کا نکاح غیر کفو میں کرے تو کیا حکم ہے؟
- ۵۷۔ غیر میں غیر کفو کا اعتبار کیسے کیا جائے گا؟
- ۵۸۔ سیدہ زاونی کا نکاح غیر سیدہ سے کرنا
- ۵۹۔ سیدہ زاونی کا نکاح والدین کی اجازت سے غیر سیدہ سے جائز ہے
- ۶۰۔ کفو میں نکاح کا حکم بنی ہاشم کے ساتھ خاص ہے یا عام ہے؟
- ۶۱۔ اگر غیر قوم ہم پلہ بھی جاہل ہو تو نکاح میں کوئی حرج نہیں
- ۶۲۔ مرد و عورتی کرنا سے کفو میں لائق نہیں
- ۶۳۔ محرم میں نسب کے اعتبار سے نہیں بلکہ حرمت کے اعتبار سے کفو کا تصور ہے
- ۶۴۔ کیا سیدہ کا نکاح غیر سیدہ سے منعقد ہی نہیں ہوتا؟
- ۶۵۔ والدہ کا صحیح نسب کے لیے کفو ہو سکتا ہے؟ جواب رد جواب
- ۶۶۔ کیا شرکیہ عقیدہ رکھنے والا صحیح العقیدہ کے لیے کفو بن سکتا ہے
- ۶۷۔ سید کے ساتھ غیر سیدہ کا نکاح اولیا کی مرضی سے جائز ہے
- ۶۸۔ آیا تو قسم قدیم مسلمانوں کے لیے کفو ہو سکتا ہے؟
- ۶۹۔ انواء کثندہ، ڈیر لڑکی کے لیے کفو نہ ہونے لڑکی کا والد نکاح منع کر سکتا ہے
- ۷۰۔ سیدہ زاونی کا نکاح غیر سے جائز ہے یا نہیں؟

- ۲۸۔ سید آقا علی کا افسوس میں رہا تھا۔
- ۲۹۔ مجھ کو، اور مجھے چاہیے کہ غیور قیام میں رہنا۔
- ۳۰۔ مجھ کو، سہارے میں رہنا۔
- ۳۱۔ سید علی، چہ فرستے ہوئے لیے لے کر ہے۔
- ۳۲۔ یہ وہ روحیہ کا کائنات ہے۔
- ۳۳۔ کلمہ میں کلمہ کا تکرار ہے۔
- ۳۴۔ یہ وہ کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۳۵۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۳۶۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۳۷۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۳۸۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۳۹۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۴۰۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۴۱۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۴۲۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۴۳۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۴۴۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۴۵۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۴۶۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۴۷۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۴۸۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۴۹۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۵۰۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۵۱۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۵۲۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۵۳۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۵۴۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۵۵۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۵۶۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۵۷۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۵۸۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۵۹۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۶۰۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۶۱۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۶۲۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۶۳۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۶۴۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۶۵۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۶۶۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۶۷۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۶۸۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۶۹۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۷۰۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۷۱۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۷۲۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۷۳۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۷۴۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۷۵۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۷۶۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۷۷۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۷۸۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۷۹۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۸۰۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۸۱۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۸۲۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۸۳۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۸۴۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۸۵۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۸۶۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۸۷۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۸۸۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۸۹۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۹۰۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۹۱۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۹۲۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۹۳۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۹۴۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۹۵۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۹۶۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۹۷۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۹۸۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۹۹۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔
- ۱۰۰۔ سید علی، کلمہ کا کلمہ ہے۔

صبر کا بیان

- ۳۰۷ جو زمین لڑکی کے باپ کو دی گئی ہو کیا اس کا واپس لینا جائز ہے؟
- ۳۰۸ شری مہر کی مقدار کیا ہے؟
- ۳۰۹ نکاح کے بعد مہر میں اضافہ کرنا جائز و نافذ ہے
- ۳۱۰ مہر کی مقدار کیا ہے اور کون سی چیزیں مہر میں دینے جائز ہیں؟
- ۳۱۱ مہر کم و کم کتنا ہے اور مہر کا طے کی مقدار کیا ہے لڑکی والوں کا یہ شرط لگانا کہ بصورت طلاق عطا وہ مہر شوہر کو دے گا یا نہیں؟
- ۳۱۲ مہر شری کی مقدار کیا ہے؟
- ۳۱۳ زیادہ مہر کی کوئی مقدار مقرر نہیں
- ۳۱۴ مہر کے متعلق متعدد مسائل کا حل
- ۳۱۵ مہر کے متعلق متعدد سوالوں کے جوابات
- ۳۱۶ رخصتی سے قبل اگر مہر ادا کیا اور پھر شوہر فوت ہوا تو کیا حکم ہے؟
- ۳۱۷ اگر کسی کی شادی شدہ لڑکی فوت ہو جائے تو والد کو اس کے مہر سے حصہ ملے گا یا نہیں؟
- ۳۱۸ فوت شدہ بیوی کو جو مکان رہائش کے لیے دیا تھا اس کے ورثہ کا اس سے کوئی حلقہ نہیں
- ۳۱۹ اگر دو بیوی متعلق قائم کرنے سے قبل طلاق دے لے سے نصف مہر لازم ہے
- ۳۲۰ رخصتی سے پہلے طلاق کی صورت میں کتنا مہر واجب ہوگا؟
- ۳۲۱ کیا رخصتی سے قبل طلاق کی صورت میں لڑکی کے رشتہ داروں کو مہر کے مطالبہ کا حق ہے؟
- ۳۲۲ اگر عورت مہر کا مقدمہ لڑتی ہوئی مر جائے تو مہر کا حق دار کون ہوگا؟
- ۳۲۳ فوت شدہ شوہر کے ورثوں کے ذمہ مہر کی ادائیگی لازم ہے
- ۳۲۴ وارثوں کے ذمہ مہر ادا کرنا لازم ہے
- ۳۲۵ عورت سے مہر معاف کرنے اور شوہر کی عیالیاں عورت کو دلوانے کا حکم
- ۳۲۶ اگر لڑکی نے نکاح کر لیا مگر طلاق کر لیا ہو تو کیا لڑکی کے والدین اس کا مطالبہ کر سکتے ہیں؟
- ۳۲۷ زوجہ ذیل صورت میں مبلغ ایک صد روپے ضمان کا عوض نہیں دے سکتی
- ۳۲۸ مہر یا جو مہر عورت نے معاف کر دیا ہو طلاق کے بعد ۱۰ سال تک نہیں کر سکتی

- ۳۲۶ اگر پورے سے ریاضہ اعلیٰ نہ ہو یہ بڑا وارثوں کو معمول کرے کا حق نہیں
- ۳۲۷ اگر طلاق ایسا ہے قطع موت عدوت اور لے سلطانہ کا حق نہیں
- ۳۲۸ کیا رقم دے کر کاوی کر دیا جائے گا
- ۳۲۹ اپنی لڑکی کے غرض بقا حاصل کرے
- ۳۳۰ سرے زور یعنی میر کا کچھ حصہ اگر بہت سے واپس لیا تو اس کے سرے کے بعد کیا قسم ہوگا؟
- ۳۳۱ سر اگر بیٹے ہو کر لیا جائے تو لے ہوئے سے زیادہ دے چھیں لے تو کیا قسم ہے؟
- ۳۳۲ بوجھل اور غیر مجلس میں کیا فرق ہے؟ سر علیہ نقل کیا رسول کیا جائے؟
- ۳۳۳ ملاقات و نہ طرقت کا اثر وقت کون میں مقصد نہ ہو تو کیا جہاد کیا جائے؟
- ۳۳۴ بوقت نکاح کر کے مقررہ اور بوقت طلاق کے بعد عدوت لے لینے کیا قسم ہوگا؟
- ۳۳۵ توجہ سے جو زمین بطریق میری سے ماہر لیا بعد میں وہاں کچھ نہیں لے سکتا
- ۳۳۶ شوہر نے جو زمین بیوی کو میر میں دی اور نکاح کا اس میں کوئی حق نہیں
- ۳۳۷ سرے جو ملکات میں میں لکھوا ہے وہ میراث میں شامل نہ ہوگا
- ۳۳۸ بداد میراث کے دیا عدوت میں سے اگر کوئی چیز لکھوا جائے تو کیا قسم ہے؟
- ۳۳۹ اگر بیوی کے لئے زیادہ میراث میں شامل ہیں اور شوہر لکھوا کر لیا تو کیا قسم ہے؟
- ۳۴۰ حق میراث میں وہی فی زمین میں شوہر کے وارثوں کا کوئی حق نہیں
- ۳۴۱ سوال: کون کا یہ لکھوا کر عدوت لکھنے ہم نے اس کے شوہر سے عدوت کر لیا ہے
- ۳۴۲ میراث میں کوئی میراث میں وہی فی چاہے وارثوں میں لکھوا
- ۳۴۳ کیا عدوت کے بعد عدوت دے سب لکھوا دے اور سب لکھوا دے چاہے؟
- ۳۴۴ جو زیادہ مال کو میر میں دینے چاہتے ہیں یہ وہ ان میں تصرف کر سکتی ہے؟
- ۳۴۵ میراث میں کوئی میراث میں لکھوا دے یا کوئی لکھوا دے اور لکھوا
- ۳۴۶ جو زیادہ میراث میں لکھوا دے یا کوئی لکھوا دے اور لکھوا دے
- ۳۴۷ بدعتی کی صورت میں عدوت میں لکھوا دے یا کوئی لکھوا دے
- ۳۴۸ اگر وہ مکان اور حق ہم میں لکھوا جائے اور پھر شوہر اسے از سر نو تعمیر کرے تو میراث کی کیا صورت ہوگی؟

- ۳۴۲ طارق کا حملانہ کرنے والی بدستور مہر کی مقدار بتونی
- ۳۴۳ راجھتی سے آکل طلاق فی صومے میں مہر کی اور اسکی کرست بتونی
- ۳۴۴ بطور مان بیوی کٹاؤن کی صورت میں ہونے والی واپس نہائی نہیں
- ۳۴۵ عقد مہر سے کسی بیوی کا حق ہے جو بد وقت کا حق مقرر نہ لی ہو
- ۳۴۶ اگر طلاق سے پہلے مقرر شدہ مہر اور ان کا بد وقت ہے تو طلاق کے بعد وہ واپس نہیں
- ۳۴۷ مرض وفات میں جائیداد کو جس حد تک ہر ملازم کے زیادہ دیا
- ۳۴۸ راجہ زبیر صومے میں بعد میں لکھی ہے تو وہی زمین کی واپس واپس نہیں
- ۳۴۹ مہر کی رقم سے جو کچھ ادا کیا گیا ہے وہ مہر کی رقم میں دیا
- ۳۵۰ بھڑائی اور بھڑائی کے مہر میں ہونے والا
- ۳۵۱ اگر کسی کا مہر ادا نہ کیے گئے تو اسکی مرض زمانہ کے بعد وہ مہر ادا نہ کرنا پڑتا
- ۳۵۲ ایک مرض کے بعد جو کچھ ادا نہ کی گیا ہے اس کی رقم نہیں آتی
- ۳۵۳ شرط زہرہ میں طلاق کر کے تو اضافی رقم یا زمین کی واپس کی میں زمانہ واپس ہوتی
- ۳۵۴ پہلا طلاق دینی ہے اور اگر طلاق کی رضا مندی کے بعد میں اضافہ کیا ہے
- ۳۵۵ اگر طلاق کر کے لی واپس کی ہے تو طلاق کے بعد مہر کیا ہے؟
- ۳۵۶ نفوت جگہ۔ بعد چور مہر واپس ہوتا ہے
- ۳۵۷ اگر کسی کے لئے ہفتہ وار کسے کی ہے تو مہر مانہ واپس مانے تو یہ نعم ہے؟
- ۳۵۸ شرط کے بعد بدستور نہی تمام حالت میں ہے مہر کی مقدار
- ۳۵۹ اگر مہر کے کچھ کچھ ہوں تو مہر اور یہ تو اور اس کی رقم دینی ہے تو یا نعم ہے؟
- ۳۶۰ اگر مہر کی رقم سے بیوی کا سونے کے لئے سے مہر دیا جائے تو
- ۳۶۱ اگر مہر کے وقت میں دیا جائے تو کیا نعم ہے؟
- ۳۶۲ اگر بیوی صومے میں مہر دیا جائے تو اس سے اس کے قلعہ تصدق کیا جائے
- ۳۶۳ مہر دینے کی صورت میں "کی کو مہر دینے والا"
- ۳۶۴ اگر مہر کے لئے بڑا دینے کے لئے مہر دیا جائے تو کیا مہر دینا ہے؟
- ۳۶۵ اگر مہر دینے کے لئے مہر دیا جائے تو کیا مہر دینا ہے؟

- ۱۰۰ اور فی صورت میں شوہر نے ذمہ سہرا ادا کیا ہے
- ۱۰۱ اگر شوہر شرعی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے بیوی کو رکھنا ہو تو یہ کہیں بھی رہا ہا نہیں
- ۱۰۲ اور حق و بل صورت میں بیوی آزاد سے ہمراہ کی حق ہوگی
- ۱۰۳ **باب رضاعت**
- ۱۰۴ لائی نے اودھ چلا یا سو یا خاک راہ میں سے نکال جو ملتا ہے یا نہیں
- ۱۰۵ عورت سے خود وراثت کی بی بی کا نکاح اپنے بیٹے سے کرنا کیا درست ہے؟
- ۱۰۶ بی بی کے لڑکے نے جس عورت کا اودھ پیا ہے اس کی تو سزا کیا اس نے بے حرام ہوں کی
- ۱۰۷ بی بی نے اگر باقی کا اودھ پیا سو یا ماموں کے لڑکے اس کے لیے حرام ہیں
- ۱۰۸ بی بی سے نکاح سے اگر اودھ پیا ہے تو حرمت ہوگی اور نہ صوبہ پتہ نہ ہٹ میں لینے سے درست ہے نہیں
- ۱۰۹ بچے کے ساتھ اودھ کی کار اودھ پیئے لی وجہ سے بچہ بچہ لی نہ جو اور ان کی اولاد سے اس کا نکاح حرام ہو گیا
- ۱۱۰ حرمت کی فروغ یا ناپ پر حرام ہیں
- ۱۱۱ اگر بی بی کو کہ لڑکی کا اودھ پیا ہے تو حرمت ثابت ہوگی اور نہ نہیں
- ۱۱۲ اگر لائی کا اودھ پیا ہو تو اودھ کی نکاح میں نہیں رکھ سکتی
- ۱۱۳ اودھ چلانے والی کی اولاد وراثت کی اولاد سے نکاح درست نہیں
- ۱۱۴ رضاعت ثابت کرنے کے لیے اسم نام اودھ کو جس آدمی میں اور نہ رضاعت ثابت نہ ہوگی
- ۱۱۵ حرمت رضاعت کے لیے حجت تامہ کا ہونا ضروری ہے جو کہ مفقود ہے اندازہ حرمت نہیں ہے
- ۱۱۶ جو بچہ رضاعت کے لیے اودھ اور نہ عورت کی کوئی ضرورت ہے اگر نہ حرمت ثابت نہ ہوگی
- ۱۱۷ حرمت رضاعت میں عورت کا اودھ معتبر نہیں اگر کوئی وجہ نہ ہو تو حرمت ثابت نہ ہوگی؟
- ۱۱۸ رضاعت کے اثبات کے لیے بچہ نہ رضاعت دینی ہے
- ۱۱۹ حرمت رضاعت کے لیے کوئی اودھ اول میں یا عورت کی تربط ہے استیفاء اولی ہے
- ۱۲۰ اگر شہادت نہ ہو تو پھر یقین ہے کہ اگر شہادہ ہو تو غلطی نہیں
- ۱۲۱ حرمت رضاعت کے لیے متبرک کرنا معتبر نہیں بلکہ عادل کو ادا کرنا ہی قیامت ہو
- ۱۲۲ چاہے کی ورنہ نہیں
- ۱۲۳ عورت سے نکاح اودھ میں پہنچنے پر مستحب نہیں ہے اس لیے رضاعت ثابت نہ ہوگی

- ۶۶ صرف الف، بھیا، نے سے رضا مت نہ ہوتی نہیں ہوتی ۳۷۷
- ۶۷ دودھ پیتاں میں نہ ہونے کی خبر سے نہیں اور اس سے عدم رضاعت کا قرار دینا بہت مشکل ہے ۳۷۸
- ۶۸ دودھ کے دہونے پر اگر سناوت نہ ہو تو صرف مت نہ ہوتی نہ ہوتی ۳۷۸
- ۶۹ ثوبہ رضاعت کے لیے قبل ولادت کا رضاعت دینی ہے ۳۷۹
- ۷۰ ثوبہ رضاعت کے لیے دودھ کا پیتے میں یقینی طور پر پہنچنا ضروری ہے ۳۸۰
- ۷۱ ایک عورت کی اوقات سے رضاعت نہ ہوتی نہیں ہوتی ۳۸۱
- ۷۲ ثوبہ رضاعت کے لیے چھ ماہ رضاعت دینی سے اور فالج کی کوئی وجہ نہیں ۳۸۲
- ۷۳ صغیرہ پستان پر سے رضاعت نہ ہوتی؛ جب تک کہ عین نہ سوزا ہو، مطلق میں اترے ۳۸۳
- ۷۴ حرمت نہ ہوتی ہوتی ہے مگر بعد کے قرار سے یا مگر معتبر نہیں ۳۸۳
- ۷۵ اگر یقین نہ ہو کہ دودھ کے پستان میں دودھ نہ تھا یا اگر رضاعت میں نہ تھا تو حرمت نہ ہوتی ۳۸۳
- ۷۶ حرمت نہ ہوتی ۳۸۳
- ۷۷ حرمت نہ ہوتی ۳۸۳
- ۷۸ حرمت نہ ہوتی ۳۸۳
- ۷۹ حرمت نہ ہوتی ۳۸۳
- ۸۰ حرمت نہ ہوتی ۳۸۳
- ۸۱ حرمت نہ ہوتی ۳۸۳
- ۸۲ حرمت نہ ہوتی ۳۸۳
- ۸۳ حرمت نہ ہوتی ۳۸۳
- ۸۴ حرمت نہ ہوتی ۳۸۳
- ۸۵ حرمت نہ ہوتی ۳۸۳
- ۸۶ حرمت نہ ہوتی ۳۸۳
- ۸۷ حرمت نہ ہوتی ۳۸۳
- ۸۸ حرمت نہ ہوتی ۳۸۳
- ۸۹ حرمت نہ ہوتی ۳۸۳
- ۹۰ حرمت نہ ہوتی ۳۸۳
- ۹۱ حرمت نہ ہوتی ۳۸۳
- ۹۲ حرمت نہ ہوتی ۳۸۳

- [illegible]

۱۰۱. راجہ اچوتا سے پہلے کے دور میں اتریا یعنی موہن دھرم کا رت ہوئی
۱۰۲. راجہ اچوتا کے دور میں راجہ کا رت کا توڑ نہ ہو گیا ہے
۱۰۳. راجہ اچوتا کا رت کا توڑ نہ ہو گیا ہے
۱۰۴. راجہ اچوتا کا رت کا توڑ نہ ہو گیا ہے
۱۰۵. راجہ اچوتا کا رت کا توڑ نہ ہو گیا ہے
۱۰۶. راجہ اچوتا کا رت کا توڑ نہ ہو گیا ہے
۱۰۷. راجہ اچوتا کا رت کا توڑ نہ ہو گیا ہے
۱۰۸. راجہ اچوتا کا رت کا توڑ نہ ہو گیا ہے
۱۰۹. راجہ اچوتا کا رت کا توڑ نہ ہو گیا ہے
۱۱۰. راجہ اچوتا کا رت کا توڑ نہ ہو گیا ہے
۱۱۱. راجہ اچوتا کا رت کا توڑ نہ ہو گیا ہے
۱۱۲. راجہ اچوتا کا رت کا توڑ نہ ہو گیا ہے
۱۱۳. راجہ اچوتا کا رت کا توڑ نہ ہو گیا ہے
۱۱۴. راجہ اچوتا کا رت کا توڑ نہ ہو گیا ہے
۱۱۵. راجہ اچوتا کا رت کا توڑ نہ ہو گیا ہے
۱۱۶. راجہ اچوتا کا رت کا توڑ نہ ہو گیا ہے
۱۱۷. راجہ اچوتا کا رت کا توڑ نہ ہو گیا ہے
۱۱۸. راجہ اچوتا کا رت کا توڑ نہ ہو گیا ہے
۱۱۹. راجہ اچوتا کا رت کا توڑ نہ ہو گیا ہے
۱۲۰. راجہ اچوتا کا رت کا توڑ نہ ہو گیا ہے
۱۲۱. راجہ اچوتا کا رت کا توڑ نہ ہو گیا ہے
۱۲۲. راجہ اچوتا کا رت کا توڑ نہ ہو گیا ہے
۱۲۳. راجہ اچوتا کا رت کا توڑ نہ ہو گیا ہے
۱۲۴. راجہ اچوتا کا رت کا توڑ نہ ہو گیا ہے
۱۲۵. راجہ اچوتا کا رت کا توڑ نہ ہو گیا ہے
۱۲۶. راجہ اچوتا کا رت کا توڑ نہ ہو گیا ہے
۱۲۷. راجہ اچوتا کا رت کا توڑ نہ ہو گیا ہے
۱۲۸. راجہ اچوتا کا رت کا توڑ نہ ہو گیا ہے
۱۲۹. راجہ اچوتا کا رت کا توڑ نہ ہو گیا ہے
۱۳۰. راجہ اچوتا کا رت کا توڑ نہ ہو گیا ہے

- ۴۴۲ رضائی چچا حقیقی چچا کے مثل ہے عقد نکاح درست نہیں ہے
- ۴۴۳ رضائی بھتیجی اور چچا کا نکاح درست نہیں ہے
- ۴۴۴ رضائی چچا سے نکاح درست نہیں ہے
- ۴۴۵ رضائی چچا مثل حقیقی چچا کے ہے عقد نکاح درست نہیں ہے
- ۴۴۶ رضاعت میں جب شہ ہو تو تفریق اولیٰ ہے
- ۴۴۷ ککڑاری لڑکیوں کا دودھ پونے والی حدیث کے متعلق ایک وضاحت
- ۴۴۸ زوجہ کے میت نہ مرنے لے کر دودھ پلے لے تو نکاح کا حکم
- ۴۴۹ رضاعت ذہائی سال کی عمر تک ثابت رہتی ہے زوجہ کا دودھ پلے کر حرام ہے نکاح پر اثر نہیں پڑتا
- ۴۵۰ مدت رضاعت ذہائی سال تک ہے اس کے بعد رضاعت ثابت نہ ہوگی
- ۴۵۱ دودھ پلانے کی زیادہ سے زیادہ عمر ذہائی سال ہے اس کے بعد دودھ پلے کر حرام ہے
- ۴۵۲ حرمت رضاعت جب ثابت ہوئی اگر دودھ پینے والے نے مدت رضاعت میں دودھ پیا ہو
- ۴۵۳ دو سال کے بعد دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی
- ۴۵۴ اگر رضاعت دو سال کے اندر ہے تو ثابت ورنہ نہیں
- ۴۵۵ حرمت رضاعت کے لیے مدت رضاعت ضروری ہے
- ۴۵۶ رضاعت کی مدت کے متعلق مفتی بہ قس
- ۴۵۷ چار سال کی عمر میں دودھ پینا سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی
- ۴۵۸ ذہائی سال کے بعد دودھ پینے سے حرمت ثابت نہ ہوگی
- ۴۵۹ چار سال کے بعد دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہ ہوگی
- ۴۶۰ اکتیس ماہ کی عمر میں دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہ ہوگی
- ۴۶۱ مدت سال کی عمر میں حرمت ثابت نہیں ہوتی
- ۴۶۲ دودھ پلانے والی عمر سے کیا باقی ماندہ اولاد بھی رضائی لڑکے کے پر حرام ہے
- ۴۶۳ رضائی بھائی سے اور ان کے بھائیوں سے نکاح حرام ہے
- ۴۶۴ اگر خالہ کا دودھ پیا ہے تو خالہ کی تمام لڑکیاں اس کے لیے حرام ہیں
- ۴۶۵ رضاعت کی وجہ سے مرنے والی کو نکاح پر اثر نہیں

- ۳۵۹ بچی کا دودھ پینے کی وجہ سے اس کی تمام اولاد حرام ہو گئی
- ۳۶۰ جب دوسری لڑکی کو رضا ملت میں شریک کر لیا تو تمام بچوں سے اسے جو نکاح حرام ہے
- ۳۶۱ دودھ چلانے کی وجہ سے خاتون میں بنی اور اس کی اولاد رضائی کہن بھائی بن گئے
- ۳۶۲ رضائی ماں کی تمام اولاد نکاح حرام ہو جاتا ہے
- ۳۶۳ رضا ملت ثابت ہو جانے سے بعد رضائی باپ کی تمام اولاد نکاح حرام ہو جاتا ہے
- ۳۶۴ رضائی ماموں نے کی وجہ سے رضائی ماں کی تمام اولاد عقد نکاح میں نہیں آ سکتے ہیں
- ۳۶۵ لڑکے کی سبب ایک عورت کا دودھ پڑا تو یہ بچہ میں بھائی کہن بن گئے نکاح صحیح نہیں ہے
- ۳۶۶ رضائی ماں کی تمام اولاد اس کے بھائی کہن بن گئے ہیں اس لیے عقد نکاح صحیح نہیں ہے
- ۳۶۷ رضائی والد کا دودھ پینے کی وجہ سے بھرا کا زید کی تمام بہنوں سے عقد نکاح درست نہیں ہے
- ۳۶۸ عورت کا دودھ پینے کی وجہ سے شوہر کی تمام اولاد دودھ پینے والے پر حرام ہو گئی ہے
- ۳۶۹ رضائی باپ کی تمام اولاد نکاح درست نہیں ہے
- ۳۷۰ رضائی ماں کی تمام اولاد سے رضائی بنی کا عقد نکاح درست نہیں ہے
- ۳۷۱ مرضہ کے تمام فرزند رضائی پر حرام ہو جاتے ہیں
- ۳۷۲ باپ کی طرف سے علق رضائی کہن بھائی کا نکاح حرام ہے
- ۳۷۳ رضائی والد کی تمام اولاد رضہ پر حرام ہو جاتی ہے
- ۳۷۴ رضائی باپ کی تمام اولاد سے نکاح صحیح نہیں ہے
- ۳۷۵ رضائی ماں کی تمام اولاد سے نکاح صحیح نہیں ہے خواہ وہ رضا ملت سے پہلے یا بعد میں یہاں آئے ہوں
- ۳۷۶ مرضہ کی دوسری لڑکی کا بچہ رضیع سے نکاح ناجائز ہے
- ۳۷۷ رضائی بھتیجی کے ساتھ نکاح حرام ہے
- ۳۷۸ اولیٰ کا دودھ پینے کی وجہ سے بچے بھائی کہن بن گئے اور ان کی اولاد بھی
- ۳۷۹ نانی کا دودھ پینے سے والد کی لڑکی کے ساتھ نکاح ناجائز ہے
- ۳۸۰ بھائی کا دودھ پینا ہے اس لیے تمام بچے بھائی کہن بن گئے ان کی اولاد سے نکاح حرام ہے
- ۳۸۱ بھتیجی کا دودھ پینے سے اس کی تمام اولاد حرام ہو جاتی ہے
- ۳۸۲ رضائی بھتیجے ہونے کی بنا پر نکاح حرام ہے

- ۴۷۳ اپنی متعلقہ داری کا دودھ پینے کی وجہ سے بھوپھی کی لڑکی کے ساتھ نکاح حرام ہے
- ۴۷۴ رضائی بھائی کے نبھی بھائی سے نکاح کرنا صحیح نہیں ہے
- ۴۷۵ سوتیلی والدہ کی وجہ سے رضائی بیٹی بن گئی اس لیے عقد نکاح حرام ہے
- ۴۷۶ دادی کا دودھ پینے کی بنا پر بیٹا بھائی بن گیا اور اس کی اولاد اسی کے جیسے ہوگی عقد نکاح درست نہیں
- ۴۷۷ چچا کی وفات کے بعد چچی سے نکاح جائز ہے اور اس کے لڑکے کا چچا کی لڑکی سے بھی جائز ہے اگرچہ وہ لڑکی شیر خوار ہے
- ۴۷۸ لڑکے کا نکاح خرماء علاقہ کی لڑکی سے جائز ہے
- ۴۷۹ مامی کا دودھ پینے سے مامی کی بہن کی لڑکی سے نکاح حرام نہیں
- ۴۸۰ رضائی بھانجی کے ساتھ نکاح حرام ہے
- ۴۸۱ دودھ پلانے والی کے سگے بھائی کا نکاح زیادہ مذکور کی وجہ سے درست نہیں ہے
- ۴۸۲ رضائی بھانجی سے نکاح حرام ہے اور اس کی بہنوں کے ساتھ بھی
- ۴۸۳ رضائی بھانجی سے نکاح حرام ہے
- ۴۸۴ جس شخص کی باری بہن نے کسی لڑکی کو دودھ پلایا تو دودھ پینے والی اس شخص کی بھانجی ہے اس سے نکاح حرام ہے
- ۴۸۵ دادی کا دودھ پینے سے اس کی بھوپھی کی لڑکی اس پر حرام ہے
- ۴۸۶ رضائی بھانجی کی وجہ سے نکاح حرام ہے
- ۴۸۷ رضاعت نہایت نہیں ہے اس لیے نکاح ہو سکتا ہے
- ۴۸۸ رضائی بھانجی ہونے کی بنا پر نکاح درست نہیں ہے
- ۴۸۹ رضائی بہن کی بیٹی بھانجی بن گئی ہے نکاح درست نہیں
- ۴۹۰ صورت مسئلہ میں یہ لڑکی اس لڑکے کی رضائی بھانجی بن گئی نکاح درست نہیں ہے
- ۴۹۱ رضائی بھانجی کے ساتھ نبھی بھانجی کی طرح نکاح صحیح نہیں ہے
- ۴۹۲ جب اپنی بھانجی کو دودھ پلایا تو وہ بیٹی بن گئی اور نواسے ان کے بونے بن گئے
- ۴۹۳ بھانجی سے نکاح حرام بعد از نکاح جدائی کر دی ہے
- ۴۹۴ حق اللہ ہر کے نفع کی عمارت کی وضاحت رضاعت کے حصول

- ☆ رضاعی بھائی مثل نسبی بھائی کے ہے نکاح درست نہیں ہے ۳۸۶
- ☆ تدائی کی غرض سے ناک کے دریدرودھ پکانے پر حرمت کا حکم ۳۸۷
- ☆ اگر دودھ زوج کی طرف سے ہے تو مرنسہ کا خاوند بھی رضاعی باپ بن جاتا ہے اگر دودھ اس کی طرف سے نہ ہو تو پھر ماں کی باپ کیج نہیں ۳۸۸
- ☆ اگر دودھ خاوند سے نہیں تو پھر رشتہ کیج اور نہ نکس ۳۸۸
- ☆ سو تلہ دادی کا دودھ پینے کے بعد والد کی بھائی کی لڑکی سے رشتے کا حکم؟ ۳۸۹
- ☆ رضاعی بیٹے کی ماں سے نکاح درست ہے ۳۹۰
- ☆ دو رضاعی بہنوں کو ایک وقت میں جمع کرنا جائز نہیں ۳۹۰
- ☆ رضاعی بھوپھی اور بھتیجی کو ایک ساتھ نکاح میں جمع نہیں کر سکتے ۳۹۱
- ☆ دو رضاعی بہنوں کو جمع کرنا حرام ہے ۳۹۲
- ☆ آپت شخص کی بیوی نے اپنی سو کن شیر خوار کو دودھ پلایا تو دونوں بیویاں حرام ہو گئیں ۳۹۲
- ☆ نو سال سے کم عمر لڑکی کے پستانوں سے اگر دودھ نکل آئے اور کوئی بی لے لے کر رضاعت ثابت نہ ہوگی ۳۹۳
- ☆ ۱۹۶۲ء کی اسپیلی میں عائلی مسائل پر مظلوم اسلام حضرت مفتی محمود کی بحث کا تقریر ۳۹۵
- ☆ محمد

عرض مآثر

الحمد للہ "فقہ مفتی محمود" کی پانچویں جلد اثر امت کے لیے چھپ جانے کی تیاری کے آخری مراحل میں ہے اور اس موقع پر عرضیہ خیرات سنوں سے بھر چکے کم فہم، محروم سے لیے ایک حلقہ نگار پیرا نکھونے سے زیادہ بھاری ہونا ہے کہ کئی کوئی لفظ حضرت مفتی صاحب کی شان سے مدد ہے کہ قلم سے قریح اس پر پھٹل نہ ہو جائے۔ اور "حکایت مفتی محمود" کے مداحین اور اہل مغرب پُرانی گزرے۔

قادیانی کی ترویج، اٹھیل، نظریاتی اور حوالہ جات کی فراہم کے بعد سب سے ہم سر حدی و گرام ہے پیش لفظ اور مقدمہ و تقریریں لکھوانے کا ہوتا ہے۔ بزرگوں کی اپنی مصروفیات کے ساتھ احتیاط کا پیکھوں میں تاخیر کا باعث بنتا ہے۔

گزشتہ جلد میں شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیمان خان صاحب صدیقی الدین اسلام آباد پاکستان کا جامع تہذیب وادب حضرت مفتی محمود کی فائزہ کو خیرات تھیں آپ ملاحظہ فرمائیے۔

اس جلد کی تکمیل پر بھی یہ مرحلہ پیش آیا تو حضرت مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کے عظیم شاگرد حضرت مولانا محمد یوسف خان مدظلہ کھم تعلیمات جامعہ انٹرنیٹ لاہور اور حضرت مولانا محمد مفتی رحمتی خان صاحبہ زید محمد حم سابق مفتی چاندپور العلوم گورنمنٹ کالج سے درخواست کی گئی۔ یہ دونوں حضرات حضرت مفتی صاحب کے اس دور کے شاگرد ہیں جب "آتش بھوان" تھا۔

نہ مشائروں نے شیخ کے ساتھ ان خطرات کے بھی شوق کی وجہ سے حضرت مفتی صاحب کی زندگی کے علمی پہلوؤں اور ان پر ان کے مفتی صاحب کے موجودہ حیات اور آپ کے تقویٰ و طہارت کو ان حضرات نے ایک طالب علم کی مشیت سے دیکھا اور پھر ان کے نقش قدم پر چل کر علمی میدان میں ایک نیاں ستارہ ماحصل کیا۔

حضرت مفتی محمد علی خان نے جس صفحات پر متن پیش لفظ میں نے صرف حضرت مفتی صاحب کے علمی جہت کو اجاگر کیا ہے، ان میں ہر کلام سے خدائی گزرتے ہوئے قلم کی بجزائی اس انداز سے نہ ہوئی اس کو بھی تعلیم سے ذکر کیا ہے۔ حضرت مفتی صاحب کا وفادار رہنے کا یہ انداز جو وہ دور میں نہ ہو کر اس کے لیے

مشغل رہا ہے۔ مفتی محمد تقی نان صاحب نے احمد کے مطابق حضرت مفتی محمودؒ کے ملکی فوارات آئندہ جلدوں میں بھی شامل کیے جاتے رہیں گے۔ (واللہ اعلم)

اس جلد میں جاگتی مسائیل پر بنیہ علماء اسلام کی کھنٹھ پوری کے فیض اور انی دوالے نے حضرت اقدس مفتی محمودؒ کی قومی پہلی میں نئی شریعت کو ادا، رفق پر بھی شامل و شریعت کی نئی سے کہ یہ تاریخی داتا پڑھو گلا ہوئے گئے ساتھ ساتھ انہوں نے دو عام بھی ہوئے۔

”ان کی مفتی محمودؒ کی یہ جلد بھی پڑھنی ضروری طریت کاغذ و رسالت کے مسائل پر مشتمل ہے۔ اس جلد کی اثر و مت پر ہر اپنے حبیب مولانا محمد الرحمن ٹھیکہ عانی مسجد اہل اور مولانا محمد عرفان صاحب نے شکر گزار ہیں۔ ان کی محنت سے ہم ”مفتی محمودؒ کے اسی علمی فزائے کو ملنا، ساری کی خدمت میں پیش کرنے کی سزا سے حاصل کر رہے ہیں۔ اس مرتلے پر ہر اور کرم مفتی محمد جمیل خان فاضل دیوانہ کرنا انتہائی ناسپاسی ہوئی کہ ان کی رہنمائی قدم قدم پر میرے شامل حال رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں حضرت مولانا فضل الرحمن کا کاندھلیہ علماء اسلام کا بھی ممنون ہوں کہ جن کی حدائق توجہ بھرتے مفتی صاحب کے علمی کام کی جلد از جلد تکمیل کا باعث بنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان وصحت و عافیت کے ساتھ حضرت مفتی محمودؒ سے سب کے مشن کو جلدی دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کو آپ کو میرے دلگہر مہمان مہارت خان رحمہ اللہ جن کی تربیت کی وجہ سے آئی یہ مقام حاصل ہوا اور حضرت مفتی محمودؒ کے صاحبزادے حوا از ہوا، الرحمن مولانا لطف الرحمن انجینئر ضیاء الرحمن حویج مسیور الرحمن کے لیے صدقہ جاریہ بنائے اور اہل علم علماء کرام مشائخ نظام اور امت مسلمہ کے لیے نافع بنائے۔ آمین بحق سید امیر طلحہ

محمد یاشوری

مسجد پاکت ہائی سکول و حد سے ۱۱۳۵ھ

۱۱۳۵ھ

۲۰۱۳ء

تقریظ

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى أما بعد

فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم

يا سبحة اهل الذکر ان کتبہ لا تعلمون

حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ برہنہ جنت زندگی کے حامل عظیم سیاحان، عظیم علماء و متفکرین، عظیم مفتی کسی شخص کی عظمت بیان کرتے ہوئے کہ جاتا ہے کہ ظان شخص نے اپنی ماری زندگی گذرا کام میں لگا دی۔ یہاں تک کہ آخری سانس بھی اسی کام میں صرف کر لیا۔

حضرت کا یہ معیار حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مکمل صادق آتا ہے۔

مفتی صاحب نے آخری سانس بھی فتوؤں کے بارے میں بحث کرتے ہوئے لیا۔ حضرت مولانا مفتی صاحب مدظلہ نے حضرت مفتی محمود کے بارے میں ایک انٹرویو کے درمیان بتایا کہ جب ذکوہ و شرف و دانش بظہر ہو تو اس پر غور کرنے کے لیے ہماری مجلس تحقیق سماجی حاضر رہنے لگی اجلاس ہوئے اور آخر میں ایک تحریر مرتب ہوئی جو ابلاغ کے رشتہ دار مبارک ۱۴۰۰ھ کے شمارے میں شائع ہوئی۔ حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس موضوع پر ایک فتویٰ تحریر فرمایا۔ ان دونوں تحریروں کے درمیان بعض مسائل میں اختلاف تھا۔ ہماری ذرا انتہائی کسی وقت اس مسئلہ پر تبادلہ خیال ہو جائے چنانچہ مولانا مفتی ربیع عثمانی مدظلہ اور مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہ کو آؤ گئے مسئلہ پر گفتگو کرنے کے لیے وہ پہرے کے وقت جامعہ العلوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن لاہور میں پہنچے۔ جہاں مولانا محمد طہسین صاحب املا و تحریر مدظلہ ہی تھے اور مولانا احمد انور صاحب مدظلہ وغیرہ موجود تھے۔ بڑے شگفتہ ماحول میں باتیں ہوئیں۔

حضرت مفتی صاحب نے فرما کر میں نے آپ کی تحریر (تحقیق مجلس مدظلہ) کو فوراً سے چھاپے اور مجھے اس پر تین اشکات ہیں۔ یہ کہہ کر حضرت مفتی صاحب نے پہلے خط کو ٹاپ شروع دیا۔ سے بیان کیا پھر دوسرے خطے کو بیان کرنے سے پہلے ہمت سنا رہے تھے کہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے پیروں پر چھو فیدی محسوس

ہوئی۔ چند گھنٹوں کے لیے ہولٹوں میں رازش پیدا ہوئی۔ اپنی حالت میں اپنا بیباک، خود بیٹھنا اور سر پہ رکھا اور کچھ کچے بھجیرا پانی پائیں کرات پر گر سکے۔

ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہی روح پرواز کر گئی۔ انا لفسہ وانا الیہ واسعود۔ سترے صاحب آخری دم تک ایک دینی اور فقیہی مسئلہ کی تحقیق ہی میں مشغول رہے۔

مولانا مفتی محمود صاحب رحمہ اللہ بہت زیادہ وسیع النظم اور وسیع الطرف تھے۔ ان کے سامنے وقت فقہاء کی راز رہتی تھی۔ مساکن کے سلسلہ میں سب سے پہلے مخالف کے نقطہ نظر کو نقل اور پیچیدگی کے ساتھ سننے اس کے بعد اس کے دلائل کی تردید فرماتے پھر اپنے موقف پر دلائل پیش فرماتے۔ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ”فقہی مساکن نہ میرے ہیں اور نہ آپ کے۔ یہ مساکن ہم نے کتاب و سنت اور فقہاء کی آراء کے مطابق حل کرنے ہیں۔“

حضرت ذاکر عبدالحی عارفیؒ (جنھوں نے کراچی میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رحمہ اللہ کی نماز جنازہ پڑھائی تھی) فرماتے تھے ”مفتی صاحب کے فائدہ مند قبول ہونے کی یہ علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی گفتگو اور آخری مجلس کے لیے اس موضوع کو مقرر کیا جو ان کی زندگی کا سب سے اہم پہلو تھا۔ یعنی ایک فقہی اور دینی مسئلہ (مسئلہ زکوٰۃ)۔“

بقول مولانا صدر الشہید مفتی صاحب کا فقہی مقام بہت بلند تھا۔ بحیثیت فقیر ودامی دور کے آدمی نہیں تھے۔ گزشتہ دور کے انسان تھے۔ اللہ رب العزت کا بڑا فضل ہے کہ احقر (راقم الحروف) کو حضرت مولانا مفتی محمود رحمہ اللہ سے مکمل تعمیر قرآن مجسم پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ایک شاعر کے مور پر تجربہ ہے کہ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ مضبوط حافظے اور قوی استدلال کے مالک تھے۔

فتویٰ ذہنی یا تحریری دونوں میں احتیاطاً چھوڑ رکھتے تھے۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نور اللہ مرقدہ کے فتاویٰ میں ایک انفرادیت بھی پائی جاتی تھی۔ وردہ تھی فتویٰ دینے میں اعتدال کی راہ۔ پتا چھ حضرت مفتی صاحب فتویٰ دیتے ہوئے اس بات کا خیال رکھتے تھے کہ مسئلہ کے اثبات یا نفی میں دلائل لکھے ہوئے سہانہ اور الفاظ و قریب سے کام نہ لیا جائے۔ جس بات کا جس درجہ میں اثبات ہو اس کا اس قدر اثبات کیا جائے اور جس چیز کی جس قدر نفی ہو اس کی اتنی ہی وراستی قدر نفی کی جائے۔

جبکہ یہ حروف عام پایا جاتا ہے کہ لوگ الفاظ و قریب میں جتا ہو کر انتہائی چیزوں کو جو بکا و جودے دیتے ہیں اور بہت سی وجوہ کا درجہ رکھنے والی چیزیں انتخاب کی جگہ آ جاتی ہیں۔

[illegible]

اللہ ہے اللہ کے عنقریب ہوا، انھیں گھوڑا جسے رشید اللہ تائیہ کو ایک افسانہ والی عطا فرمائی گئی تھی۔
 اس عجب پرچشمہ کو حضرت نے اپنے صدقہ جاریہ بنایا۔

اللهم اغفر له وارحمه

۱۸۰۰ = مفتوح نمود حساب و در آنجا که تکالیف تباری

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

(۱) قرآن مجید میں ہے: ﴿وَلَا تَقْرَأُ لَهُمْ فَتُحْزِنُوهُمْ﴾

١٠٠٠ - ١٠٠٠

پیش لفظ

افتراء اور اس کی ذمہ داری

فتویٰ کے بنیادی اجزاء

کسی اہم اور مشکل معاملہ میں جب ولی ایسا مسئلہ پیش ہو جو بنیادیت، محبت اور اخلاص سمجھ جائے۔ تو اس کو فکر میں بھی مبتلا اور سامان نہ ہو۔ ہر کس و مائیں کا فہم ایسا نہ ہو کہ اس کی مائیں نہ کر سکے۔ ایسے ایک۔ طے شدہ اور حتیٰ نہ مسئلہ جو حل میں بھی ہو اور معاشرہ کے حق میں مفید و موثر بھی، اس کی اہمیت و ضرورت سے کسی کو اتنا دلچسپی نہ ہو۔ زندگی کے اہم مقصد و مطالب اس سے وابستہ ہوں۔ زندگی سے لگی توجہ اس سے بہت بڑا کردار اور نکتہ ہو۔ مگر اس کی زندگی میں محور اور قطب کی حیثیت رکھتا ہو۔ کسی عالم، فاضل، قاضی اور مفتی کے کسی ایسے حکم یا فیصلہ، اصول یا شریعہ میں فتویٰ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

فتویٰ کی تحقیق

فتویٰ فتوٰۃ سے مشتق ہے۔ جس کے معنی جو امر کسی سمت، قوت اور بہادری کے ہیں۔ اس جو انداز میں اور قوت کو کام میں لانا ہے۔ اصطلاحاً مفتی اس شخص کو کہاجاتا ہے کہ جو اپنی خدا اور مملکت کے تعلق نظر اور پائے علم کے ذریعے کسی چیز پر دستک دے جس پر حق تصور ہو اور اس کی نسبت شریعت کی طرف توجہ کرے۔
امام ربیع الصفہانی ۵۰۴ھ میں تحریر فرماتے ہیں۔

لغیا و لغوی الحواص عما یسئل من الاستحکام و یقال استفتت فاناسی یکتب
مشکل احکامات کے جواب دینے و فتویٰ اور کیا کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے میں نے اس سے استفتاء کیا اور اس نے مجھے اس طرح جواب دیا۔

قرآنی احکامات اور اخراجات کے ضمن میں افتراء سے متعلق واضح یہ ہے کہ افتراء کے بنیادیں ان کاں چاہیں۔

۱- شرح و تفسیر و توضیح

٢- في ١٢/١٢/٢٠١٩

۳۔ اندر سے اتم شمس و آفتاب کے ذریعہ

مفتی نے سید جامع الصحاف، دہلی

فکر قتل سومرا، قتل رائے، قتل جی۔ قتل ہے۔۔۔ ان کے قتل وادب کا وہی ہے۔ سترہ سالہ ہے۔
موت کے بعد ان کا نام کے بار میں لکھتے ہوئے اور ان کے قتل کے لیے ہم جہانے واسطوں
اور طریقوں سے انھیں حاصل کیا۔ وہی ہے کہ ان کے قتل کے لیے ان کے قتل کے لیے
ان کے قتل کے لیے ان کے قتل کے لیے ان کے قتل کے لیے ان کے قتل کے لیے

تہ یشتیں کتابتہ

قرآن کی غلط فہمیاں اور غلط باتوں کے ماننے، جو اس کے متعلق چلے آئے، احادیث کے ساتھ
 ۵۱۱ اور بھی گئے۔

عَلَيْهِ سَلَامٌ إِنَّهُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

تجربہ کے نفس ایسا ہے کہ وہ جو کچھ بغیر خطرے کے دیکھتا ہے تو اس کے لیے اس کا یہ کام نہیں ہے۔
تو یہی امر ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص اپنے فطری فطرت میں اس طرح کے کام کرنے کے لیے ہے وہ
امریکائی ہے یا وہ اس کے لیے کام کرتا ہے۔ یہ نفس مائل ہے جو اس کے لیے کام کرتا ہے۔

[illegible]

انہوں نے غور و مطلب، بیوقوفی، غریب، محرومی، غصے، تعلق و وابستگی کے بارے میں بہت سی باتیں کہیں۔

فوجوں کے لیے اس وقت کے اندر میں نے خاص طور پر ایک نیا جہاز بنایا تھا۔ جس میں ایک نیا جہاز بنایا تھا۔

ساتھ خفیہ موقف کی حکمت اور دینی و دنیوی فوائد پر بحث کرتے ہیں۔ یہی خصوصیت حضرت الاستاذ میں تھی آپ کی نظریات پر ہوتی تھی کہ اس لکھی کا است اور معاشروہ پر کیا اثر پڑے گا۔

۴۔ حضرت الامامہ میں ایک منفرد انداز بھی دیکھنے میں آیا کہ بحث کے دوران اپنے حامی و کو اپنا استدہوتہ نہ جھگڑتے تھے۔ بحث کو خوب طول دیتے، اپنی رائے کو حرفہ فرمیں سمجھتے تھے۔ بحث میں پہلوؤں پر بحث کرنے کے بعد اعتدال کی راہ اختیار فرما دیتے، کتبہ اور تسبیح سے گریز کرتے۔ آپ نے ہر بات پر تحقیق نہیں کرتے تھے۔ بلکہ حتی الوسع اسلاف کے اقوال کی توجیہ اور تاویل فرماتے۔ بلکہ یہ دیکھا گیا ہے کہ کسی مسئلہ میں عقیدہ وین کو تشدد سے باز رکھتے اور مسلمانوں کو اعتدال پر لانے کی سعی فرماتے رہتے تھے۔ اور ان دنوں ایک صاحب نے دریافت کیا کہ ہم فہم کے مسئلہ پر بحث کرنا درست ہے؟ فرمایا نقد یہ کام مسئلہ تو نہیں ہے؟

۵۔ فقہ کی تدرب اور عقد کے مینا شباب میں احادیث کی اہم کتب کی تدربیں آپ کے ہر ہر ہوتی۔ پھر آپ شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہوئے اور تاحیات اسی منصب کو زینت بخش۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کے عقل و دین کے شریعتی و بیاری ہوتی اور ہم ہر کے ہر شہدائے ترقی کی۔ آپ کی ذات میں فہم کے لیے محنت اور محنت کے لیے فہم ہونے کی شرط پوری ہوتی۔ آپ کی شخصیت کے حوالے سے یہ بات نمایاں اور خصوصیت سے قابل ذکر ہے کہ حضرت الامامہ کا کردار تقویٰ اور درج جو ایک ربانی عالم میں پایا جاتا ہے۔ چاہے مثنوی تھا۔ الفقیہ الذی یعلم معلمہ و یرویی الناس من الذی العلم الی الاعلیٰ فقیہ وہ ہے جو اپنے علم کے مطابق عمل کرے اور لوگوں کو پھرنے چھوڑنے علم سے گراہل عموم تک تربیت دے، اس کے مین صداق تھے۔ آپ بے متعہد اور لایعنی امور سے بیزاد تھے۔ کسی جوئی کو ناپسند فرماتے مین میں افراط یا تعریہ ہو۔ انہام کے وضع سے حماہدہ وضع کرتے تھے۔ آپ چھوئے لڑکوں سے قدس لینے کے روا نہ تھے۔ اس معاملے میں غیر متادم لوگوں پر سخت تکبر کرتے تھے۔ آپ نے ضیاء میں ہر عام احتیاط سے آدمی راہن سے بہت جاتا ہے۔ آپ بات میننے کا حوصلہ رکھتے تھے۔ اپنی بڑائی بیان نہ

کرتے بلکہ تمام کلام دراز کرنے اور دوسرے کو موقع دینے کے وہ ایسا نہ دلائل طریقہ سے
 موجد کرے۔ جب یہ مقابل خاموش ہو رہے۔ جب اہمیت کے اپنے ذات کا آغاز کرتے۔
 پھر اپنے خاص لہجے سے اپنے مقابل کے فہم اور درجہ خیال رکھتے ہوئے امرانی اور فنی
 عقلی اور پھر فنی طریقہ سے اپنے وقت کو منطقی طور پر بیت کرتے اور بغیر تعانی اس طرح
 آپ سے سے بڑے حریف پر بھی غالب آجاتے۔ اگر بغیر مطالعہ نہ جائے تو آپ کے
 توافقی میں یہ خصوصیات نمایاں نظر آتی ہیں۔ جہاں کئی منقطعہ ہوں وہاں بھی برج و
 تہ کے بھی پراسپ نمایاں نظر آتا ہے۔ (ل. جانا بید)

- ۷۔ انشاء میں مناظر آدمی کا قریل معبر نہیں ہوتا۔ اس کے پیش نظر ایک ہی جہت ہوتی ہے۔ وہ
 خواہ کتنا بڑا محقق اور حق پرست کیوں نہ ہو اس کی نظر دوسری طرف متوجہ نہیں ہوتی۔ عام
 انسان جیسے کہجے ہیں ان المصغولۃ عند کھرا امن، المعجوس۔ معجزہ جیوں سے کفر
 میں بڑھ گئے ہیں۔ کیونکہ محسوسہ صرف دو خالق (یزدان، برہمن) مانتے ہیں۔ حقائق پر
 کسی کو اپنے افعال کا خالق تسلیم کرتے ہیں۔ بندے کو خالق کا دریدہ دیتے ہیں۔ سمجھو علماء
 نے انھیں گمراہ کیا۔ لیکن ان پر کفر کا لڑائی نہیں دیا۔ یہاں جمہور کی بات ان معبر ہے۔
 ۸۔ ہم شاعری کا قول ہے جو شخص رات کے وقت گدگد کرے اس کا زہر طالع ہے۔
 خاناکد یہ قول نہیں صریح کے خلاف ہے۔

قال الله تعالى ولا تأكلوا مما لم يذكر اسم الله عليه (سورہ انفار)

جس پر ذکر کے وقت اللہ کا نام نہ لیا ہو اس پر نوروں نہ کھاؤ۔

نام شاعری مجتہد ہیں اور مجتہد اپنے استاد کی پیروی نہیں کرتے۔ اس اعتبار کے قاعدے وہ معذور ہیں
 ورنہ بظاہر نہیں صریح کا انکار کرتے ہیں۔

- ۸۔ تشبیہ میں رتج سہاب کا مستطاب میں ایک اہم موضوع کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس پر تامل
 کیا ہے اور یہی حادثہ سے ثابت ہے۔ موطا امام محمد میں ہے۔

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جلس في المصنوعة وضع كفه اليمى على
 فخذه اليسرى ونحو اصابعه كلها وشربا صمغ القى نلى الاجهام وضع كفه اليسرى على
 فخذه اليسرى قال محمد وصنيع رسول الله صلى الله عليه وسلم ماخذ وهو قولى من حيلة

پروہ کو مارنے سے جوئے آیت و عبادت کی رشتہ سے جدا ہے۔ آپ کہتے ہیں: "پھر اگر وہ کھانچ میں ان کی کوبہ و ظلمات کرتے ہیں۔ ان سے اصلاح افعال اور سنی اخلاق کا علاج دینا دشوار ہے۔" (خبر اعلیٰ قومیہ) لیکن یہ سب کچھ مری سے۔ آپ اپنے غم و غشت آزمائش میں خط لکھی تھے۔ خوب کا بھی خاص ذیل لکھتے ہیں اور مسئلہ کے مختلف پہلوؤں پر واضح اور قہر مکی لکھتے ہیں۔

[illegible]

پاکستان کا آئینہء امتدادی ہے۔ کوئی مکمل اسلام کے خلاف قانون سازی کا حق نہیں ہوگا۔ ۱۹۷۹ء کے آئین میں حضرت امیرؑ نے یہ زمینی بل پیش فرمایا کہ پاکستان کا ہر شہری آزاد ہوگا۔ (اسی کے تحت کو امرہ اور اٹلیا کے۔ لی جہاز نہ ہوگی۔ اگر وہ اپنی مہمات کو نہیں۔ جب کہ امیرؑ نے "بقولہ غلبہ السلام من بدل دیہہ لافلہ")

نوٹ : اس جملہ اشتہار پر جماعت اسلامی نے مخالفت کی اور انہیں اس دورے ملک میں نہ لگنے کی ہدایت کی۔
پہلے قتل میں تھوڑے بھر پر پتہ چلا کہ لوگ حلقہ کونوں میں موجود تھے۔ ان پر پتہ کی تک جو گئی اور اس کی بعد اس
پر ترقی دیا۔ لہذا اس قسم کا کل پیش نہیں کرنا ہے جس سے تمام میں داخل ہونے کی پابندی رکھ دے۔
خود پو... دینی حادے سے ملنے میں ہوتے ہوئے حضرت امیر مہدی خاں صاحب نے اس موقع پر اپنے مسودہ پیش
کیا۔ اس نے جواب میں حضرت امیر مہدی خاں صاحب سے ہم پٹی حد تک کھنڈہ ہیں۔ یہ تمام میں۔ اور اس کی پابندی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوتھیں بھی جلیں کھجوریں کھائی۔

اس کے موتے ہوئے بھی یہ حکم جاری رہا اب بھی یہ قہر و برادر رہے گا۔ اس کا عمل کیا ہوگا؟ یہ معاملہ نہ تنہا پر چھوڑ دیں۔

اس قسم کا اچھا مولوی محمد علی قادری کو بھی تھا جس کا تذکرہ شیخ الاسلام حضرت مولانا شیخ احمد حنیٰ نے اپنی ممتاز کتاب الطہار میں کیا ہے۔ ذیل میں اس کتاب سے چند اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں۔

مرقد کی نسبت اسلامی حکومت کا فیصلہ

قرآن وحدیث، جماعت، قیاس کے فیصلوں کے بعد ایک مذہبی اسلامی حکومت (خلافت) کا فیصلہ بھی وہی ہوتا تھا جو ہوا لیکن جب سے دوست عبد افغانیہ کی سب سے بڑی شرعی حد غارت نے تخت افغانیہ کی کواسی کے ساتھ اور کے حرم میں بغیرت ولت اور رسوائی کے ساتھ قتل کر دیا ہے مرادانی است نے اس خاص اسلامی قانون کی تنقید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حکمت کے احیاء کے خلاف علت ثورا بے شمار پائے گئے۔ کبھی وہ افغانستان کے مقابلہ پر امریکہ اور یورپ و ابھرتے ہیں۔ کبھی بدوؤں سے قربہ کرتے ہیں کبھی آزاد کشمیر، خیبر و بلوچستان چاہتے ہیں اور سب سے آخر میں اسے غارت اپنی ہی جاتی ہے۔

امریکی پارٹی کے امیر لاہوری صاحب القویہ جیسے ہیں کہ افغانستان کے اس فعل نے اسلام کی ترقی کو اس میں چھپے ڈال دیا مگر میں انہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ وہ اس نہیں اس کے اور امر مسلمانوں کو نہایت ہی مہنگا آزادی کی طرف ترقی کرنے سے جیسا کہ امریکہ پہنچے بتایا

مرزا یوں کو بڑی فکر ہے کہ افغانستان کا یہ فعل جب اسلام کی طرف منسوب ہوگا تو غیر مسلموں میں اسلام سے نفرت کرنے لگیں گی اور یہ بھی ہو گی کہ اسلام صرف گوارہ کے زار سے قائم رہے یا سلاطین اور یہ ایک بڑی روک اشاعت اسلام کے راستہ میں ہوگی لیکن قرون اولیٰ کا تجربہ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ جب صدیقی و امویوں اور دوسرے خلفائے مجدد میں مرتد ہو کر فیصلہ دہوں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم سے موافق کھواری نوک سے کیا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ بعض اوقات سرزمین عرب کا وسیع و قبیہ مرتد ہیں کے خون سے رنگیں ہو گیا۔ اس وقت اشاعت اسلام کی رفتار ترقی اس قدر سریع و درجہ حرارت میں ڈنٹے والی تھی کہ شیعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غنیمت جہز سے ہوا کچھ نہیں کہا یا سکتا۔

جیسا کہ تہذیبی و دینی میں ثابت ہے چکا ہوں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خرمین مدین دہنہ حافظہ و علمی غنیمت میں ایک لڑکے کو قتل بھی دہانہ رکھتے تھے لیکن مرزا یوں نے بے یہ کسی قدر توجہ

اور غصہ کا مقام ہوگا کہ انھیں صحابہ کے عہد میں بے شمار کفار اسلام کے حلقہ مجوش پٹنے مئے نہ تو مل مرتدین کو کچھ کر اسلام سے بدگمان ہوئے اور نہ انھوں نے عاتین اسلام سے نفرت کی بلکہ وہ یہ دیکھ کر مسلمان مکرانوں کے زیر سانہ جہاں تمام پیرو و نصاریٰ اور دوسری غیر مسلم اقوام اس طرح آزادانہ زندگی بسر کرتے اور اپنے مذہبی و خانف کو بلا رک نوک بجاتی ہیں۔ کسی مرتد کا بے دریغ قتل کیا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ مسلمان صرف ایک ہی چیز کے خواہاں ہیں۔ وہ یہ کہ ان کے دین میں نہ ہر لیے جراثیم کی تولید نہ ہونے پائے اور کبھی ہو جائے تو اس کو ترقی اور ترقیہ کا موقع نہ ملے۔ جراثیم و تہذیب کا فنا کرنا فی الحقیقت بقیہ ہے و یا عداوتوں کی جڑ نکالنا ہے۔ امیر جماعت احمدیہ سوال کرتے ہیں کہ ”اگر مسلمان حکومتیں اپنے ملکوں میں یہ قانون بنائیں گی کہ غیر مسلم کو ان کے ملک میں اپنے مذہب کی تبلیغ کی اجازت نہیں تو اس کے بالفاظ کیا سیاسی طاقتیں اس قسم کا قانون اسلام کے خلاف بنانے میں حق بجانب نہ ہوں گی کہ ان کی حکومت میں تبلیغ اسلام کی اجازت نہیں۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا یہی کہ تبلیغ اسلام کا کام دنیا میں قطعی طور سے رک جائے گا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام اپنے اختیار سے کسی شخص کو مرتد بنائے جانے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اسلام کا کہنا قانون افغانستان میں بہت پہلے سے رائج ہے۔ اب اگر اس کے جواب میں محمد بنی یا سرز احمد کے معصومہ سے غیر مسلم حکومتیں اپنے ظلم و ستم میں تبلیغ اسلام کو روک دیں تو ائمہ مسلمان اپنے اس عقیدہ کے موافق کہ آج دنیا میں صرف ایک ہی مذہب اسلام سچا مکمل اور عالمگیر مذہب ہو سکتا ہے ان کی اس بندش کو حق بجانب نہیں کہہ سکتے۔ تاہم یہ ضرور ہے کہ وہ ایسا کر گزریں تو ہم ان کو روک بھی نہیں سکتے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک طرف اگر نو مسلموں کا سلسلہ رک جائے گا تو دوسری جانب پرانے مسلمانوں کا اسلام سے ٹکنا بھی بند ہو جائے گا اور میں خیال کرتا ہوں کہ موجودہ دولت کی طاقت غیر موجودہ دولت کی تحصیل سے اہم اور مقدم ہے۔ کسی چھوٹی سے چھوٹی اور ضعیف سے ضعیف سلطنت کی غیرت بھی اس کی اجازت نہیں دے گی کہ وہ اپنے حاصل شدہ حقوق و فوائد کی حفاظت کے لیے فوج بھرتی کرنے اور جزی سے بڑی طاقت کی فکر ٹھانے سے پہلو ہٹا کرے۔ حالانکہ وہ جانتی ہے کہ اس تحفظ کے سلسلہ میں اس کے سپاہیوں کا نقصان تخیم کے سپاہیوں سے بہت زیادہ ہوگا۔

بھر کیا وجہ ہے کہ اسلام اپنے پیروؤں کے ایمان کی حفاظت میں ایسی غیرت اور مضبوطی نہ دکھائے اور اس خوف سے کہ اس کو دوسری جگہ بھی غیر حاصل فوائد سے محروم ہو جائے گا۔ اپنے حاصل شدہ حقوق کی حفاظت سے دستبردار ہو جائے۔

محمد علی صاحب کہتے ہیں کہ اسلام کی فتح اس میں نہیں کہ مسلمان ملکوں میں دوسرے مذہب کی تبلیغ کی روک ہے

مشینوں کے متعلق حضرت ابراہیمؑ کا بیان

موت: ۱۰ مئی ۱۹۸۲ء میں ذیابیطس کے مسموم طریقہ کے متباب کے تحت

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب، صدر اور اعظم امر چینی کا فتویٰ تحریر فرمایا کہ "مفتی صاحب چینی
عظیم معروف و محلی شہریت کے اس فتویٰ سے لاپرواہ اور ہرگز متاثر نہ ہوئے۔ طریق طریق پر جس کا اعلیٰ درجہ سے کوئی
عالم نہیں دسائی اور ان کی یہ تصدیق ثابت ہوئی اور پاکستانی مسٹر بین جو آج تک مشینیں ڈالنے کے طریقے کو ملک
میں رائج کر کے اسے کھاتے تھے کہ سزا کرنا یہی وجہ کی حالت و در عام اختلاف میں حکومت نہیں گئے۔ اثبات
آپ سے آپ ان کی مخالفت آسان ہو گئی۔ ہم ان کی مخالفت ان کے بے جوابان و روئے بنی ہوئی تھی۔ وہ بے قیمت پر
اس مخالفت سے نمٹنے کی وجہ سے سوچ رہے تھے۔ یہ چاہنا کہ ان کے ساتھ کاتب اہل خود بخود ہوتے ہیں۔

اس ذریعہ کے جاڑور نوشتہ کے حامل ہونے سے واضح توثیق ہے اور صرف یہ کہ ان کی یہ طریقہ حالت سے خلاف ہے یا مکرر ہے یا غلط اور بے دلی کی تکرار ہے، اہل حق نے اہل باطل سے قطعاً یہ مطلب بھی آپ نے ذریعہ کو چاروں درگشتوں کو حاصل نہ دیا تو کمر بستہ اور مخالف حالت میں کی۔ میں تو دشمن کے زہن میں کیسے ہوئے خواہی ہیں۔ ان ہر کسی کی نظریوں کو جانے۔ مہربان میں! میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں دبانے والے مسلمان ہیں اور میں رہتا ہوں وقت تیرہ بجے ہے تب بھی دشمن نے سر ڈیا اور مجھے کوئی نہیں کہا جانا کہ وہ دوسرا ہے۔

آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ نے صرف اتنی ہی قوتیں حاصل کیں جو برقی طاقتور مشین کا جو ٹکشنسٹ چاہے اور اس سے وہیوں جو مائع تھیں اس کو دور کر دیا اور پھر اسے ٹکشنسٹ جو دیا اور اس سے اصل مشین کی پیماری کو بدلنے والی اور جو ہوا، مائع، گیس، آبی، برقی اور گرمی ہے۔ نہ کہ آپ مسلمان نے ہاتھ کی قوت حاصل کی یہ کہ کافر برقی قوت در مشین کا فعل ہے نہ کہ مسلمان کو اور مائع، گیس، آبی میں مائع کرنے والے کا فعل اپنے ہاتھ سے کافر کا تھا اور اس کی تحریک کا محرک ہو گا ضرور ہے۔ یہی قوتیں ہونے والے سے جو رفع مائیں (ارکادات کو بلند کرنے والے) اور رفع مائیں (ارکادات کو بلند کرنے والے) سے ٹکشنسٹ کی نسبت رفع مائیں (ارکادات کو بلند کرنے والے) کی صرف مسلمان ہی پہنچتی ہے اور اس کو بلند کرنے والے کیسے کہا جائے گا۔

اس طرح اگر کہیں ایک جیہہ آواز نہ پھیری یہ چوتھوں میں سے بڑا سا جیہہ ہے۔ اس کے نیچے بالکل سیدھے میں مٹی یا تھری کا پیر یا ٹولی جانا پڑتا ہے اب اگر کوئی مسمان آویز یا جھکڑی ہٹ دے اور وہاں اپنے طبعی شکل سے نیچے کر میں جانا دے گا کہ اسے آتے تھری یا پیر سے آگے ناپاگل ابلتے اور فی الواقع

سمان کی طرف منسوب ہوگا اور اسے آسمان کو پار کرنے والا کہا جائے گا اور اس مذہب کو جانور کو مسلمان کا دیکھ کر کہہ جائے گا۔

جس طرح اس مثال میں اس ذبیحہ کی علت کا حکم نہیں ہے اور یہ ذبیحہ ملا نہیں ہے اور یقیناً نہیں ہے تو مشینوں کے ذبیحہ پر طاعت کا حکم کیسے لگا پایا ممکن ہے؟

دوسری بات قابل غور یہ ہے کہ اگر اس حقیقت کو نظر انداز کر دیا جائے اور ایک لمحے کے لیے تسلیم کر لیا جائے کہ میں وہ تائب موثر اور اختیار دہی عمل ہے تو میں اپنے واسطے کا فعل تو میں وہ بات ہے ہی اختیار ہو جاتا ہے رہتیں کے چلے اور گلے کاٹنے کے وقت تو اس کا فعل موجود نہیں ہوتا مشین چلتی ہے اور گلے کاٹتے رہتے ہیں۔ وہ تو گلے کاٹنے سے پہلے ہی اپنے عمل سے ذرا غور ہو جاتا ہے۔

یہ صورت حال ذبح افہارلی (مجھڑی کی آغ) میں تو شرعاً گوارا ہے کہ تیر پھینکتے ہی "رائی" (پھینکنے والے) کا کمر عمل ختم ہو جاتا ہے اور اس بات ہم (تیر لگنے) کے وقت بظاہر اس کا فعل باقی نہیں ہوتا اس صورت میں شریعت نے صرف "طہر انصرار" (مجھڑی کے طہر) کی وجہ سے اس بات ہم (تیر لگنے) کی بہت تو دانی (پھینکنے والے) نے ساتھ ذبح کر دی اور اسے ذبح کرنا قرار دیا ہے۔ یہاں بندے کا فعل صرف یہی ہے کہ اس (حق) کہ اس بات ہم (تیر لگنے) کے وقت اس رائی کا بھی رہتا ہے اور وہی نہیں جبر دہی (پھینکنے والے) کے وقت دوا مل تھا۔ امام ابو بکر انکساری تاریخ سنائی ج ۵ ص ۳۹ میں لکھتے ہیں:

ولو رمی او ارمس وهو مسلم ثم رندا وكان حلالا فلا حرم قبل الاصابة واحدا الفصيد
بحل ولو كان مرندا ثم اسلم وسمى لا يحل لان المعصية وقت الترمي والادخال فتراعى
الاهلية عند ذلك

اثر تیر پھینکا (بدعا یا بدو شکاری جانور) چھوڑا اس حالت میں کہ وہ مسلمان تھا پھر فوراً تیر لگنے سے پہلے دوسرے ہو گیا یا حال تھا اور پھر فوراً حرام یا حلال ہوا۔ پھر شکار ہوا تو وہ شکار حلال ہوگا۔ اثر تیر پھینکنے یا شکاری جانور چھوڑنے کے وقت مرتد تھا اور پھر مسلمان ہو گیا۔ تیر لگنے سے پہلے یا تو وہ شکار حلال نہ ہوگا۔ اس لیے کہ اعتبار تیر پھینکنے یا جانور چھوڑنے کے وقت کا ہے اس وقت انہیں ذبح کو دیکھا جائے گا (اثر تیر پھینکنا)۔
اسی طرح یہ ایچ ج ۳ ص ۳۸ پر لکھا ہے۔

ولان الكتب والذی الفه والذبح لا يحصل معهما والالة الا بالاستعمال وذلك
فهما بالارسال فلول مبرلة الترمي وامرار الحکین

اس لیے کہ (سہ حلیہ) لکھا اور ہرگز نہ کہ ہم میں ہیں اور ذبح شدہ سے کام لے کر نہیں پائی جاسکتی۔
میتے اور ہرگز صورت میں نہ کہ چھوڑنا ہی ان۔ سہ کا لینا ہے۔ یہ چھوڑنا تیر پھینکنا اور چھری چالنے کے تو ہم
تو ہم ہے۔

آج خطرہ لڑی اور اس اعتباری کا بنیادی فرق ہیں۔ یہ کہ اعتدالی ذبح میں امر اسکی (چھری چلاتا) اس
عمل "ذبح" ہے اور "ذبح" اعتدالی میں دمی (تیر پھینکنا) اور ارسال (سہ حصے بننے کی کار) جانور کو چھوڑنا
اور دئے شرح میں ذبح نے قائم و تمام ہے۔

اس میں شک نہیں کہ "ذبح" تین سے جو چھ نوروں کے تھے کھتے ہیں وہ یقیناً انسان کا فعل ہے نہ کہ
ہاتھ کی قوت کو اس میں کوئی دخل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی دئی سے ادنیٰ کچھ رکھنے والا بھی اس کو انسان کا فعل نہیں
کہہ سکتا۔ یہی لیے اس کو شیعہ ان کہتے ہیں۔

اس سے ملتی جلتی حدیث حدیث ابوبہ در خواست کرتے ہوں کہ وہ اس فتویٰ پر نظر ثانی فرما کر
اس کی اصلاح فرمائیں اور حیات میں اس کو جلد از جلد توبہ پر شائع کریں۔ (علیہ السلام) ہمارے تعلیم
القرآن اور لپٹائی بحوالہ حیات کراچی) بہت دور گزرتا ہے۔

ہندوئی کی دلی سے شکار خیلہ ذبح کرنے سے پہلے پرندہ سے جانور کی روح نکل جائے حضرت انس رضی اللہ عنہ
کو بھی حلال نہیں سمجھتے۔ اس لیے کہ گوشت کی ذبح سے ہم بھٹا ہے اس سے خون نکل آتا ہے۔ ذبح کے باب
میں شرعی ضابطہ یہ ہے (ما انتھرم الذم) اور چیز دھو کر جس کے چلنے سے خون نکل آئے وہ یہ بات ہندوئی
کی دلی میں نہیں پائی جاتی۔

۱۹۸۰ء حضرت علامہ ڈاکٹر مظلوم دوا کہ حکومت راکوڈ آرڈیننس کے ذریعے ملک میں جمع کردہ ۵۱ تھات
ہندو اور زیمورات میں سے بغیر اجازت، مکان راکوڈ ۶ منہا گرنے کا رازہ رکھتی ہے تو آپ نے ۲۳ جون ۱۹۸۰ء کو
علامہ اکرام اور مفتیس سے مشاورت کے لیے قادم العلوم بلقان میں ایک میٹنگ بلائی۔ اس میں بہت سے اشراف
جمع ہوئے۔ ان میں شیخ الحدیث مولانا مفتی عبد اللہ صاحب بھی موجود تھے۔ دیکھ کہ اس آرڈیننس پر بحث ہوتی
رہی۔

مفتی عبد اللہ صاحب نے حضرت علامہ کے نقطہ نظر پر تنقید کی۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ بچے کا صحت کے
حکومت سے مضامین تدریس اختیار کرنا چاہیے۔ آپ نے جواب میں کہا کہ ہمارا یہ معتدل ہے لیکن جوہر دیا اور
کہہ رہے ہیں کہ ہم اس انسانی زندگی سے۔ وہ مجھ سے براہِ فہم پر رابطہ کرتا ہے کہ مجھے نہ کہہ کر کے اپنے وقت

اور میں کہتا ہوں یہ نرم میرے توکل ہو میں تمہارے سیاسی معتزلوں کو اپنا بھئیے ڈنڈا کرنا پھر مجھ سے بات کرو۔

حضرت امام جعفر کا یہاں تھکا ہوا لیٹا ہوا سر براہ نہیں ہے۔ دروازہ کھلتے ہی ساری فریضہ کے مافذ کرنے کا نماز بھی نہیں ہے۔

دار النہج مغرب کے بعد ہوئی۔ میں میں سونا، یعنی عبدالستار صاحب (خیر المدینہ عثمان) اور
 مفتی عبداللطیف (کراچی) اور دیگر علماء کرام موجود تھے۔ تمام حضرات کے اتفاق سے یہ طے پا گیا کہ حکومت
 مالکان کی اجازت سے اپنے جبرائیل سے زکوٰۃ لینے کا اختیار نہیں رکھتی۔ اس میں کئی قسم کی قیاسیں ہیں۔ بلکہ کمال
 اموال باطنی مد میں آتا ہے۔ جبکہ حکومت اموال ظاہر و تن سے جبراً زکوٰۃ لینے کی مجاز ہے۔ زکوٰۃ ایک اسلامی
 فریضہ ہے نہایت کے بغیر اس کی ادائیگی نہیں ہوسکتی۔ اصحاب الاعمال بالانسان (المدینہ) اموال کا دار نہایت پر

-۷-

اَللّٰهُمَّ كَوْنِيْغِيْرًا جَانِبَ مَا لَكَ مِنْ نَفْسٍ مِّنْ ذِكْرِكَ لِجَنَّةِ الْخَيْرِ وَبُورَةِ الْمَرْءِ فَاجْعَلْ

تملكوك الذهب من غير من علمه الذهب

یعنی دو مالکان جن پر زوجہ کو فریضہ اونہ کی تھا ان کی رضا مندی کے بغیر دوسرے کی طرف سے فحشاء اور
مساکین کو مالک بنانا۔ یہ چار نہیں۔ یہ نقطہ مولا مفتی محمد الستار صاحب مدظلہ سے اٹھایا۔^۱

بنک میں تیار شدہ رقم پر پانچ فی صد سود کا اضافہ ہوتا ہے اور اڑھائی فیصد اس میں سے زکوٰۃ لگانا جاتی ہے۔ تو اصل بالکل محفوظ دار اور سود میں سے نصف حصہ زکوٰۃ میں جلا کر لے اس سے زکوٰۃ کیسے ادا ہو گئی۔

بکثرت خبر بد ملی جو قصہ ہے اور سزاؤ نے مجھے روک لیا اور ایسی آئے ہی اجازت کیں دی اور فرمایا کہ اس بحث کے لیے مآخذ اور مراجع تلاش کیجئے۔ میں نے یہ مراجع تلاش کر لیا۔ اب تک وہ اصاح و ادوی نے اپنی تحسین احکام القرآن میں حدیث میں ابو الہیثم رحمہ اللہ کی تفسیر میں لکھے ہیں۔

وَقَدْ كَانَ نَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرُوحِهِ الْعَمَانُ عَلَى صِدْقَاتِ الْمَوَاتِي وَيَأْمُرُهُمْ

۱۔ حضرت مولانا مفتی محمد اسحاق صاحب مدظلہ العالی نے، منامہ ہلالِ تراویح کے حواپ میں مفصل مقررہ فرمایا۔ یہ جس کی تعلیمات مطالعہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان میں سے نمبر ۳ کے ۵ سے ۵۷ یا آخر کیا گیا۔ یہ ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

[illegible]

بان یا حدودہ علیٰ اعباء فی موافقہا و کذا لیک صدقہ البار و اما مکررات الاموال فقد کانت بحمل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اسمی مکر و عہد و عثمان لم خطب عثمان فقال هذا شہر ذکوۃکم ہمس کان علیہ دین خلیفہ نہ لہ لہدک بقیۃ مالہ فجعل لہم اداءہا الی المساکین و سقط من اجل ذلک حق الامام فی اخذہ لالہ عقد عقدہ امام من ائمتہ العدل فہرنا فذ علی الامة لقولہ علی اللہ علیہ وسلم و یعقبا عنہم اولہم و لم یسعنا انہ یبعث سعاة علی ذکوۃ الاموال کما یبعثہم علی صدقات المواسی و اما فی ذلک لان سائر الاموال غیر ظاہرۃ للامام اما نیکون محبوبۃ فی الدور و الحوانیت و المراضع الجزیرۃ و لم یکر سائر اللسۃ دخول احرازہما الخ (مس ۱۵۵ ج ۲)

حضرت امام سادات نے اس قول کو بہت پسند فرمایا اور اس کو اپنے جواہر مستدرک قرار دیا۔ اس وقت تو شاید یہ ہوتا ہے سخت ستر شپ ہے اور کوئی دمال یا خبر اس قسم کا بیان شائع کرنے سے ریز کرے گا لیکن بناب معروضہ و شورش نے رجال چٹان میں قوی تھا کہ حکومت میں شریعت ۱۹۰ کے دور کے جوئے سے حضرت امام سادات کا اثر و پوشاٹ کیا۔ اس ضمن میں ذکوۃ کا مسئلہ پوری طرح کھل دیا۔ جس میں مسئلہ ذکوۃ پر علماء حق کے موقف کی مکمل وضاحت آئی۔ یہ مسئلہ کافی مدت تک سرنگی و ریزندگی کی لہر تار رہا۔ علماء میں سے حضرت مولانا طاسین صاحب جو ائمہ اویات و امامات میں مغر و متقی رہے ہوتے تھے۔ حضرت مولانا شیخ سیم اللہ خان صاحب مدظلہ عالی و مبہتم جامعہ داروقیہ کراچی اور بہت سے مقتد علماء نے حکومت کے حق میں فیصلہ دینے سے انکار کیا، ان کو جب سے ذکوۃ کے نام پر بجلی لگی، رقم سے ذکوۃ ۱۹۰ ہو جاتی ہے۔ حضرت امام سادات اس پر متکلیب تھے۔ حضرت مولانا مفتی ولی حسن نوکی شیخ احمد اہل بیت مدظلہ نے اس پر کڑی لکھی تھی کہ اس پر کیسے دھنکا کر دیے۔ پاکستان کے دیگر علماء کی روانے پوری سے کورلیفہ و سلام ذکوۃ کے بار میں یہ واقعہ کا غیر شرعی آراء نہیں بہت بڑی ہمارت ہے اور انکی جہارت جس سے امام اہل بیت متون کو سند نہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس وقت سے مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی عیسیٰ احمد تھانوی صدر مفتی جامعہ اشرفیہ حضرت امام سادات مولانا کاشفی شمس الدین جامعہ مدظلہ کو بر نوالہ، حضرت مولانا محمد رفیق شیخ احمد بیٹہ جامعہ مدظلہ اپنا کوڑ و خلفہ شیخ احمد بیٹہ حضرت مولانا عبد اللہ علیہ رحمہم پوری، حضرت مولانا مفتی عبد الستار صاحب، حضرت مولانا مفتی قاضی حبیب اللہ صاحب (ایم و فاضل خان) اور دیگر اہل علم ان سب کے نزدیک اس طریق کار سے فریضہ اسلام سے قطع نہیں ہوتا۔

حضرت امام سادات مولانا محمد سر فرار خان مقدر مدظلہ اعلیٰ کو کراچی کے علماء نے کھٹا کر آپ اپنی رائے سے

مضموں فرما میں اور تمہارے شاہنشاہ احمد وہاں تک پہنچیں۔ ہم اسے آپ کے نام سے مہمانانہ اہتمام میں شائع کر دیں گے۔ جب حضرت الامام زادہ علیہ السلام نے ان کو اپنے مفصلیہ تیسرا بھیجا تو جہانے اہل علم کے لکھنے والے علم کے شہادت کے نام سے مضموں کے چند ترانے دیے اور ان کا رد لکھا۔ حضرت شیخ نے ان کی تقریر کا رد فرمایا کہ اب لکھا دور ہو گا کہ لکھا قسم کے آدمی ہیں مزید جواب، جواب کی ضرورت نہیں۔

اسی طرح جب مولانا مفتی محمد لتار صاحب مدظلہ (صدر مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان) نے البلاغ، الفضل، جواب تحریر کیا اور اہم اخرواف کے پاس حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب مدظلہ سے تقریر کیا تو جو اسے کہنے لگے اپنا مسودہ بھیج دیجئے لیکن اسوں کہ مدت گزرتی مگر ابھی تک آپ کا یہ جملگان تبصرہ اخبار میں شائع نہ ہو سکا۔ حضرت مولانا حامین صاحب مدظلہ صاحب نے اہم اخرواف کو بتایا کہ حضرت مفتی صاحب (د۔ ۱۹۸۰ء) میں لکھا و جاتے ہوئے آخری بار کو اچھی دیکھ کر دیکھا۔ میں اس مضمون پر آدھ زینس نے حوالہ کراہ سے جوادہ خیال کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ آپ میرا موقع نہیں۔ اگر صحیح ہو تو میں اسے پیش کروں۔ مولانا حامین صاحب نے بتایا کہ میں نے آپ کا موقف لکھا اور کہا کہ اس مسئلہ میں آپ فی الواقع بالکل صحیح اور مدنیہ ہے۔ آپ نے کہا کہ ہمارا وہی کہ میں نے آپ کا ہونا بہت ضروری ہے۔ آپ میرے سیمیناروں کے بلاغ و فضل کے اس مردِ عظیم نے شریعت کے اس عظیم مسر پر ہاتھ نہ لگایا۔ انی ممکن سہادت میں آپ نے جو بیان فرمایا ہے پورا کر دیا۔ حضرت مولانا محمد حامین صاحب نے کہا کہ علامہ شامی رحمہ اللہ نے سوالیہ طائفہ کی توفیق۔ مساباب۔ ایسے سوال جن میں چسپائے جانے کی صلاحیت و استعداد پائی جائے۔ (زر باہلی لکھنؤ) ہی میں داخل ہے۔

مذکورہ بالا اصول و ضوابط (مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کے قلم سے نقل ہیں۔ ان کے اصل محکمہ تہذیب و فتنہ کے آرکائیو میں دستیاب ہیں۔)

انہوں نے مجھ سے قرآن فی سہ ماہہ مفتی محمود بن محمد کو کمالہ راقم الحروف نے حضرت امام ربیعؒ سے مل کر ملحقہ مال قلم بچے عابد محمد کے وہابی محاسن و برہم کی تحفہ کی یاد دہانی اور اس اثنا میں جو رتبہ و رجوہ میں آئے۔

- ۱۔ (الف) اوتھی، اور اس کی امداد فی {ب} کوئی سے متعلق آپ کو پتا نہ ہو، پتہ فرمائیے۔

- ۳۔ مٹی سے بنی ہے

۵۔ ”مغربی الامت کے بارے میں معاصرین عالم کی آراء۔

جیسے قلم نگار ایدہ داشت فیضان اللہ کا تب تاخیر تھا جس کا تسلسل تھے نہیں ہوتا تھا۔ اہر حضرت موصوفہ و اصحاب پر حاکم کیا۔ نہ لپہ افما سے تعلقی بلکہ ۱۰۰ اشت کا ایک زبان پانچویں جلد میں آئیں جو آپ کے مطالعہ میں ہے۔ قید صاحب ”معدۃ تدوین کے کسی حصہ میں آ رہا ہے۔ کا۔ یہ ساری تحریرات دراصل مولانا ربانی صاحب کی مرسمت تھیں۔

بجز اہ اللہ تعالیٰ عناوین ستر المسلمین ابن جابر العالمین

حواشی

- ۱۔ لغزوت ص ۹۷
- ۲۔ شکار و رافقا سے متعلق قرآنی آیات اور ان سے طریق استدلال کا مفصل تذکرہ دار سے مطبوع افقا اور اصول افقا میں معالجہ فرمائیے۔
- ۳۔ شفا المصنفات ج ۱ ص ۵۵ طبع تونسہ۔
- ۴۔ ایوانہ۔
- ۵۔ ا۔ العیث فی القصود ما تحبصی ص ۱۰۹ ۱۰۸

حضرت علامہ مولانا محمد وحی صاحب روح فی بازی (شیخ التفسیر جامعہ اشرفیہ لاہور)
حضرت انستاز کے ارشد علامہ میں سے ہیں۔ انھوں نے حضرت الانستاز پر
بڑا مطلق مرثیہ ترجمہ صورت قصیدہ رقم کیا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ
اس میں سے چند آیات جو ہمارے موضوع سے متعلق ہیں یہاں ان کا
اندر لایا گیا جائے۔ جو حسب ذیل ہیں۔

وَعَلَيْكَ فَنَع مَسْ حَلَب مَوْذِعٌ عَسَى لَا تَعْرِى لِحَبِّ الذِّى يَسِرُ عَنِ
اور پیدا ہونے والے دوست کو۔ نکلیں خبر بھوکہ۔ وکتبیں
شاید ان کے ہاتھ "یہ" دیکھ لیں گے یہ دوست جو چاہا ہے
عظیمہ بلا۔ الناس موت عظیم كمفتى الودى الم محمود من هو انجل
لوگوں نے مجھے سب سے بڑی نصیحت ان کے رہنمائی موت ہے
مثل مفتی محمود مرحوم جو ہم میں انتقال ہیں
مضى واجد الدنيا سا جماع اهلها ومعه وايضا الف مفضل تحفنا
"و" جو دنیا کا تمام ہے ظہر تھے وہ چلے گئے
میرے مفتی کو کی ذات میں ہزار ہا مفتی ہیں، کیجیے
فَمَعْرِى وَفَن لَمْ غَمُ نَسْطُفِ وحوف والام وحضت يهون
ان کی موت کے بعد ہواں و دلت و کاٹھیر غم
دخول و مصاب اور عزات ہیں جو یہ بیان کرتے ہیں
وكانت غفوسى لدة النوم اولم كرى ولند و احسانى و قطع كحل
میرنی آنکھیں نیمہ کی لذت سے محروم ہوئی
ال دیکھتے تھوکتے نظر سے ہوئے اور رنگ رنگی انت تھی
فيا نيف ما الفى من اسحر فتلل ودفنى على حزمى طهيد و فتلل
ہائے غمناں! یہ غم مجھے فتم کر رہا ہے۔ کا
اور مجھے اس غم کے کوہ اور غلجی کرنے والے ہیں

جری المدح من غیری فہج لی شعی

آنکھ سے آنسو جاری ہوئے اس نے غم میں اضافہ کر دیا

میرا دل اسی وجہ سے پریشان و خائفہ ہے

ولا اہیکسی الاحزان الا الی الذی

نروانا وبشکیکنا وبہولنی وبجزل

میں قہر کا شہدہ صرف خدا تعالیٰ کے سامنے کرتا ہوں

جو ہمیں دیکھتے ہیں اور بڑے انعامات سے نوازتے ہیں

فہا اننا لا حی ولا انامٹ

ولا اما مجنون ولا اننا عجل

آہ! اس غم کی وجہ سے نہ تو میں زندہ ہوں اور نہ مر رہا

اور نہ تو بالکل مجنون ہوں اور نہ آجھ جانتا ہوں

ذہبت قد مضت غفلتی الی النری

فعللی اسیر فی بدیک مکن

اے شیخ! آپ مجھے اور میری غفلت بھی قہر کی طرف ساتھ لے گئے

سو میری غفلت آپ کے ہاتھ میں گرفتار ہے

فہا شیخنا اذ قد نعض غفلتی اھتر بہ

وقد کنت نعبطی ما شئت وفضل

اس شیخ! میری غفلت کا کچھ حصہ تو اپس کر دیں تاکہ میں زندہ رہ سکوں

اور آپ سے جب سوال ہوتا تو ایچے تھے اور میرا پانی فرماتے تھے

واذ کنت حیاً ما تملینا حیانا

فما فی حیانا فہمہ مرنگ منول

جب آپ زندہ تھے ہم بھی اپنی زندگی سے شک نہ ہوتے

لیکن میری موت کے بعد زندگی میں کوئی فائدہ نہ رہا جس پر

و کنت سراخ القوم بل نجم افقہم

وسدھم بل شمسہم من نطفل

آپ قوم کے لیے چراغ جگہ ان کے افق کا ستارہ

اور پدر اور وہ آفتاب تھے جو طلوع نہ رہا ہو

حماہم لجمیع المسلمین وسہمہم

واسمہم زعافہم للأعداء مدمل

آپ مسلمانوں کی حفاظت کے لیے تلوار اور تیر تھے

اور دشمنان دین کے لیے زہر قاتل تھے

وہلہ عشت محمدیاً حمیداً معتمداً واصدقاً بالمحمد ذیہما متبحل

آپ نے انہی کو اپنی قش قاش و انعم

اور سچے آپ کے شہر سے نکلے

وہلہ عشت کسنان ربیب رحیب وصبرتی حنی کذاب الارض تعس

مملکت پاکستان کی زمین کو آپ نے بدلت دیا ہے

آپ کی جگہ جہاں تھ کرپا کر وہ شہر اکل رہا ہے

میسامہ حق لا سیامہ باطل رحبت بعد اهل الفساد فیر لہ ہوا

آپ نے نیامت وطل سے بد کر نیامت دینی کے دے دی

انہوں کا مقام کرتے ہوئے میں میں نازل کیا کر دیو

الایمن شعری ہل ابنی لطف واصبح ہم مائنا ولا نوسیل

کاش مجھے بد چلے کہ ایسا کہتے تھے یہ ایک سچ

بھی دیکھ لیں آپ میں میں ہم سے زیادہ نیکوں

وعاصمت حواویٹ انسبی وادہ یک علوم و تربیت کتبہ وھی نشکل

ماہریت میں یہ امام کے شیعہ مائے اور دینے کے

علوم اور کتب علوم آپ کا شہر ہو نہیں

ریکنگ ہذا الارض والعزیز والسماء ورحمہ العلی والدور والسمائل تعول

آپ کی موت پر فتنے ہیں ، دشمن ، دوس ، آئین

بند نہایت اور مرزا آفتاب بھی گریاں ہے

ویکسی صحاح سنو وشدائی وکل کذاب فی الحدیث یونون

یہ دیکھ میں صحت سے کتب اور تمام قرآن

نیا ہے آپ حدیث انہوں سے

ویکیک معورانی ووفیہ وکزار مبوط محیطہ طول

اور تمام اہل میں امام پر امام شیعہ دین

بہتر ہے ، مبوط ، محیطہ اور مبوط

وَسَمَّيْجَ لَفْظَ مَعْ كَلَامٍ وَمُسْطَقٍّ وَفَلْسَفَةَ صَبْرٍ وَنَحْزَ مَفْضَلٍ
 اور گریاں ہیں نقد علم کلام سمیت منطق
 لفظ، صرفہ و نحو اور کتاب مفصل
 وَكَتَبْتُ لِنَسَاحِمْ وَأَكْتُمُ ذِقَانِي وَغَايَةَ تَحْقِيقِي إِذَا لَا مَرْغَبَ لِي
 آپ تارے لیے کمالات کے ستارے، خزانہ اسرار علوم تھے
 اور بہترین تحقیق کرنے والے تھے مشکل مسائل کے لیے
 وَمَشْكَفَ مَصْبَاحٍ وَمَصَابِيحِ الْبَيِّ أَصَاءَ لِنَسَاحِمْ إِذَا لَيْلُ الْبَيْلِ
 اور چراغ دان تھے بلکہ وہ چراغ جو
 طویل مدت تک تارے لیے روشن رہا تاریف راتوں میں
 وَتَسْوِيفَ النَّبْرَانِ لِلنَّاسِ هَازِبًا سَبِيلَ الْهَدْيِ إِنْ يَلْكَؤُا وَيَزُولُوا
 آپ آتش ہدایت جلاتے رہتے لوگوں کو
 راہ حق دکھاتے ہوئے جب وہ چلیں یا گھبریں

محمد عیسیٰ عفی اللہ عنہ من ادبی التلامذہ للشیخ الاستاذ

مولانا حفیظ محمود رحمہ اللہ تعالیٰ وجعل فی اہل الجنة مثواء

۱۴۲۵ھ / ۸ اکرہ الحرام

خادم جامعہ قیام العلوم

نوشہرہ سائنسی گویا احوال

نزہت دار العلوم بدینہ رسول پاکؐ لا ہور

عالمی مسائل پر عالمانہ تبصرہ

نوٹ : پاکستان میں جب بھی آئین معطل اور جمہوری حکومت کو برطرف کر کے سیاسی جماعتوں پر پابندی لگائی گئی تو جمعیۃ علماء اسلام بھی اس کی زد میں آتی رہی لیکن علماء نے اپنا کام نظام العلماء پاکستان کے نام سے جاری رکھا۔ زیر نظر مضمون جنرل ایوب خان کے دور میں مسئلہ یکے سنے عالمی قوانین سے رد میں جمعیۃ کی شوری کا فیصلہ ہے۔ ہم جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے امیر مولانا محمد عبدالقدیر مدظلہ کے مکتوب میں جنہوں نے یہ نایاب دستاویز اشاعت کے لیے مرحمت فرمائی۔

جلس شوری نظام العلماء مغربی پاکستان نے مسلم لیگی ادارہ آرڈیننس کے بارے میں تجویز تو پاس کر دی مگر اس آرڈیننس کی دفعات پر طے روشنی میں تبصرہ کرنے کے لیے جیہ علماء کی ایک سب کمیٹی مروجہ کی جس کے لیے حضرت اقدس مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مہتمم مدرستہ اہل العلوم سرگودھا حضرت اقدس مولانا سید سحر ک شاہ صاحب اندر الیٰ شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ ابوزہرہ حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لہ حیافوی خطیب جامع مسجد منڈی بہاؤ الدین مفتی محمد کھڑک حضرت مولانا قاضی عبدالکبیر صاحب مہتمم مدرستہ نعیم الدین صاحب کلاچی مفتی ذریعہ اسلامیل خان حضرت مولانا خلیفہ الحق صاحب سابق صدر مدرستہ جامعہ اشرفیہ لاہور کے ائمہ گرامی تجویز ہوئے اور ناظم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب صدر مدرستہ قاسم العلوم ہشتان قرار پائے۔ چنانچہ ان حضرات نے سندو ج ذیل بیان جملہ تبصرہ مرتب فرمایا۔

اسلام کی عالمگیر کشش

اسلام کی ابتداء بے بسی اور سہی کی حالت میں ہوئی لیکن یہ اپنی حقیقت و صداقت کی وجہ سے دن و رات چمکی ترقی کرتا چلا گیا۔ جسے بائیس سال کے عرصہ میں اسلام کے نام پر اور دم و ایران جیسی طاقتوں پر غالب آگئے اور ابھی سو سال نہ گزرے تھے کہ کراچی اور انجمن سے لے کر مصر انجمنوں اور مشربانوں کا یہ گروہ انگلستان اور چین تک جا پہنچا۔ دشمنان اسلام ان کی اس خارق عادت اور عجوان فتوحات سے حیران اور انگشت بدندان تھے۔ وہ جہاں جاتے ان کے اعلیٰ صفات عمدہ اخلاق اور بہترین تعلیمات سے ٹوٹ متاثر ہو کر اسلام قبول کرتے۔ ایک طرف فتوحات کا غیر متناہی سلسلہ دوسری طرف اسلام کی اشاعت یہ سیلاب بقول مرحوم اقبال کے کسی سے قصداں تھا۔

یاد رہے کہ وہ انجمن میں کوئی انجمن مذہبی تھیں نہ تھیں کسی سے سبیل رواں جاری

مجاہدین اسلام کا پروپیگنڈا اور شکست

وہ لوگ اگرچہ بعض دیکھی تھیں کہ اسلام کا یہ فوق العادہ اس کی صداقت اور اخلاقی قوت پر مبنی ہے۔ مگر مصیبت اور بے رحمی کی وجہ سے انھوں نے اسلام کے خلاف طرح طرح کے پروپیگنڈے شروع کر دیے تھے تاکہ باقی اہل اسلام کے جوش کے نیچے نہ جھکیں۔ ان پروپیگنڈوں میں مسئلہ خالی پرہیزگار عقیدہ کا مسئلہ جہاد، تعدد ازواج، طلاق اور نکاح خالی وغیرہ مسائل خاصے تھے۔ تاریخ گواہ ہے کہ باطل کی ہر طاقت کو اہل اسلام کا مقابلہ میں نہ کی گئی تھی بلکہ اپنی اور دنیا سے ہر صاحبِ نظر و فکر کو یہ بات بتائی گئی کہ اسلام اور اسلام کا برحق عقیدہ و دربر مسئلہ فطرت انسانی کے عین معقول ہے۔ ممدوں کے بعد مخالفین اسلام نے حالات سے مجبور ہو کر اساسی مسائل کو اپنایا۔ عہدِ پانوں نے طلاق کی اجازت دی لیکن خاتمہ کے حق میں عدالت کو متریک کر دیا۔ مرد کو عدالت سے طلاق حاصل کرنے کے لیے عورت کے عیوب بیان کرنے پڑے ہیں۔ جس سے آئے دن اخباروں میں رسوائی ہوتی رہتی ہے۔ ہندوؤں کو بھی مسلمانوں میں طلاق کے لیے مل چکر کرتے پڑے۔

دوسری شادی پر اعتراض کرنے والوں کی سبب و حرج نے حق کو قبول کرنے سے باز نہیں کر سکا۔ دوسری شادی کی بجائے بیویوں کے ساتھ بیویوں سے محبت کرنی پڑی اور آج اسی آوارگی کا نتیجہ ہے کہ نہ اور شراب نے اس کے معاشرہ کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ براتواں ہندو کی سارا نہ پورٹ میں یہاں تک لکھا گیا کہ جنوبی امریکہ میں سانچہ فیصدی پکے کر پی پیا ہوتے ہیں۔ خرابی بچوں کا یہ تناسب مصر میں ایک فیصدی سے بھی کم تھا کہ اس پر جراثیمی ظاہر کی گئی ہے اور پھر یہ لکھا گیا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان حسب ضرورت دوسری شادی کر لیتے ہیں۔ امریکہ میں چھاس لاکھ عورتیں مردوں سے زیادہ ہیں جس کی وجہ سے وہاں کے اخلاقی حالات ناقابل بیان حد تک تباہ ہیں۔ اگر امریکہ کے چھاس لاکھ صاحب کاران عورتوں سے شادی کر لیتے تو تمام مشکلات حل ہو جاتیں۔ مرد و زانیہ کی کوہنہ کرتے ہیں۔ اسلام نے عورتوں کو حق و راستہ دیا۔ مہر دیا۔ مہر کی پانچ سو فیصدی عہدہ دیا۔ لیکن دشمنوں نے پروپیگنڈا کیا کہ عورتوں کو قدر دیا ہے۔ انھوں نے آزادی کے نام سے بیچاری کچھ عورتوں کو بچس کا کھلونا بنا دیا اور بازار میں دو چار گھنٹوں پر پکے والی گڑیاں لٹا کر رکھ دیں۔ آج ایک مسلمان بونہوس چاہے تو بڑی شرف زادی کے ساتھ محبت کر سکتا اور دن بھر اس کو سامانِ قریبی بنا سکتا ہے۔ وہ فقہ و ائمہ کا یہ راز معلوم۔

مسلمانوں کی خود قرا موٹی

جب جبہ انٹر باطل اپنے نظائرِ ریاست کے خاتمے سے ہرچہ ہو کر دہشت کی تلاش میں چند سالوں سے

ہمکنے پھر رہے ہیں۔ ہمارے ہاں کے مغرب زدہ اور غور، غرض، مشافہ انسان کی تھوہری نیپ نہ یہ پرلو جو کراں مٹلنی قہدیب کو چند سالوں سے پاکستان میں فروغ دے رہے ہیں اور غالباً انھی سے پراپیگنڈا ست متاثر ہو کر ہمارے محترم وزیر قانون پاکستان نے عائلی کیٹیشن کی مددوندہ رپورٹ کو قانون بنانے کے لیے سفارشی کی، تو خود کو وی کی صدر محترم نے اسی کے خلاف ایس میں ماو کا انکوائرو، تاکہ ہم اس پر اپنی رائے ظاہر کر سکیں۔ اس سلسلہ میں نہایت افسوس، تک پہلے یہ ہے کہ وزیر قانون صاحب نے ایک برس کا لٹریچر میں اسی کو قرار دینے میں معافیٰ ظاہر کر سنے کی کوشش کی ہے۔

نظام العلماء کی فرض شناسی

نظام العلماء مغربی پاکستان کے بیویوں علماء نے قیام از وقت ان سے روزنامہ کی کو ایسی غلطی نو کر دیا مسلمانوں کے جذبات کو بھڑکانے کے لیے۔ قمر انیسویں کی انھوں نے کوئی پرواہ نہ کی اور آج مجلس شوری نظام العلماء مغربی پاکستان کے اکیائی ارکان، اندامین حکومت کی خدمت میں اس کے خلاف تجویز پیش کرنے پر مجبور ہوئے۔ صدر محترم پاکستان کے جاری کردہ ریٹیلیس اسمبلی آرڈر، انیسویں دفعات پر تادیب و تہدہ کر کے یہ اعلان نہایت یکے یعنی اور غیر خدای سے جذبات سے یہ لہجہ نہایت بڑا ہے کہ یہ شریعت کے خلاف ہے اور اسی کو منسوخ کرنے میں ہماری معاونت ہے۔

ایک اصولی غلطی

ایک اصولی غلطی یہ ہوئی ہے کہ مسلمہ قانون ہے کہ برقی اور ہر شعبہ نے سید ماہرین کی معتقد رائے ہی اور دو چار کی طرح یقینی ہو سکتی ہے مگر اس سوال کو جہاں اور شعبہ جات میں قائم رکھا گیا وہاں اسے شرعی قوانین میں نظر انداز فرمایا گیا۔

نکات ملی

- (۱) آئین میں نہایت دوہرا لگان کرنے والے واپسے اپنی جگہ جوں سے اجازت نہیں ہوگی۔
- (۲) پھر مدق کے یونین کونسل سے جیتر میں کو اجازت کے لیے درخواست دینی ہوگی۔
- (۳) دو بیوی اور خاوند کے دو لڑکوں کے مل کر یہ فیصلہ کرے کہ آج وقت دوسری شادی کی ضرورت ہے یا نہیں۔ اس اجازت کے بعد عقد طائی کیا جائے گا۔ اس آئین میں دفعات میں یہ ایک دفعہ ایسی ہے جس کی وجہ سے محترم وزیر قانون قرآن پاک کا نام لے سکتے ہیں۔ قرآن پاک میں ہے۔ **فانکھوا ما طاب**

لکم من النساء مثنی وثلاث ورباع فمن حصم ان لا تعدلوا امرأۃ واحدة (البقرہ)

ترجمہ: تو تم اپنی پسند کے مطابق عورتوں کو متعدد نکاح میں لاؤ۔ اور تین تین اور چار چار بچہ اگر تمہیں یہ اذہم کو کہہ دے کہ یہ نہ کر سکو گے۔ تو ایک ہی۔ بے نشان کرنا۔

محترم وزیر صوابی! مجھے کہہ چوتھہ عورتوں میں برابر ہی نہیں ہوئی اور میں کے بغیر قرآن پاک زیادہ ہی اہمیت نہیں دیتے۔ لہذا دوسرا نکاح کا نوٹارہ نہ کر دینا چاہیے، وہ عقیدہ و نسل کا جہیز میں اجازت نہ دے دے۔

اس کی وضاحت

اول: قرآن پاک کی یہ ممانعت ایسی خانوائی ممانعت نہیں ہے جس کا نفع و صحت کے ذمہ ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی کریمانہ نصیحت ہے کہ سب سے پہلی خانوائی کا ذریعہ تو ایک ہی کر لیا کرے۔ یہ بات ہر شخص سے چھپ رہے ہیں۔ اس میں حاکم کو نہ صحت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جیسے یا کارنی کی نماز حرام ہے۔ مگر اس میں عدم کیا وجہ صحت برکتا ہے چوری و زانیہ کے ارادے سے گھر سے چل پڑنا نہ ہو۔ مگر عداوت اس میں اس وقت تک دخل نہیں آئے۔ کتنی جب تک کسی انسان پر ظلم کرنے کا واقعہ پیش نہ آئے۔ اسی طرح دوسری شادی میں عدول نہ کر کے کٹے کا خوف ہو تو شرعی کرنے والے کو نصیحت کی گئی ہے کہ ایسی صورت میں ایک ہی پر اکتفا کرے۔ مگر اس میں حکومت اس وقت تک دخل نہیں دے سکتی جب تک کسی ایک یا دو پر ظلم ہو کر ان کو انسانی حق نہ ملے۔ آج سے پہلے تو ظلم کا حال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ نہایت ہر شخص کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ اگر ظلم و ظلم کا ہو تو نہ کرے ورنہ اس کو کٹائی اجازت ہے۔ پھر یہ پاگل ممکن ہے کہ ایک شخص کو جان دینی کرتے وقت ہاں اٹھا کر ارادہ کیے ہوئے ہے بعد میں بتھا خائے بشریت اس سے کڑا رویہ کر دیا جاتی ہے۔ جیسے کسی کی مانت رکھنے میں ایک شخص کو اپنے متعلق خیانت نہ کرنے کا یقین ہے۔ مگر بعد میں اس سے مانت میں خیانت سرزد ہو جاتی ہے۔ اب حکومت اس کو گرفت کرنے کی مگر اس کو امانت رکھنے سے کسی وقت ضرر نہ ہو سکتی۔

دوسرا: دوسری بات یہ ہے کہ قرآن پاک میں عدول کی وضاحت کی گئی ہے۔ دوسری جگہ ارشاد ہے

ولن تعدلوا من النساء ولو حرصتم۔ فلا تعدلوا علی البین فتنوا بها کما تعدلوا

ترجمہ: عورت سے کبھی نہ دو نکاح کا۔ جو قول میں برابر ہی کر دینا ہے تم اختلافی چاہو۔ اس لیے ایسا کرنا کہ پاگل ایک کے نہ ہو کہ دوسری کو نکاح ہو (چھوڑ کر) کہ اسے تم چھوڑاؤ۔ نہ دوسرا خداوند کرتے۔ نہ ادھر کی

رائے نہ اوجھر کی تو قرآن پاب جو چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ ان تک کو بالکل نعرہ انداز نہ کر دیا جائے۔ یہ ہے۔
وہ نہ پوری برابری تو خود اللہ تعالیٰ نے فرمادہ ہے کہ تم بے گناہ نہیں ہو سکتے تھے۔ تو یہ وہ ہے قرآن منور تر اور بڑا ہے وہ
کہ اختلاف ہے اور اس کے لیے رد نہیں کی ضرورت نہیں۔ جب بھی خط و کتابت میں اس کے تذکرہ کے لیے
عدالت و قانون پیش کیا جائے۔

خاصہ کام یہ تھا کہ عدالت کو اپنے کے خوف میں کانٹے سے لگی اور معاملات صرفہ شفقت کے لیے نہ کر نہ
کر رہے تھے۔ عدالت پر اہل تو قمر سے بھی نہیں ملتا۔ اس لیے اس کو لایا کر کہہ دیا کہ ایک کتبہ ہو
سوم: عیسیٰ علیہ السلام نہ پانچے کہ آرائشیں سے مصوم ہوتا ہے کہ وہ انکار کوئی جرم اور نہ کی بات ہے۔
صرف ضرورت کے وقت اس کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ حالانکہ قرآن پاک دو دو تین تین چار چار کانٹے کرنے
کو حق مردوں کو دیتا ہے۔ صرف ایک شخص کی صورت میں ایک پر کتنا کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ یہ ہے کہ
ادب ہے

فاسکھو، مد طاب لکم من النساء عیسیٰ وولدت وولدت

پہلا: ہندوئی دت یہ ہے کہ ایک ایسے کام پر سزا دی جائے جس پر عہد کتابت سے لے کر آج تک کسی نے سزا
نہیں دی ہے۔ قرآن پاک میں اور نہ حدیث میں اس کا ذکر ہے۔ اس کو عہد انصاف فی الدین کے موازنہ کی
تجارت ہے۔

تیسرا: چوتھی بات یہ ہے کہ اس کا نہ پہلی روٹی کے ضعیف و تفریق کے لیے وہ جواز قرار دیا جائے جس میں خود
ساختہ اللہ ہے

چشمہ: چوتھی بات یہ ہے کہ وہ اسے کانٹے سے بھی پوری کوئی کام دینے کا ٹروہ چاہتا اور ہر مومن (خاص
جو عدالت کی باتوں سے مرعوب ہے) کو اس سے مرعوب بنانے کا ٹروہ ہے۔

بعض: ساتویں بات یہ ہے کہ ایسا اور ایسا بلا جواز کیا ہو۔ اس کے فقر میں درج نہ ہو کہ جس کے
تذکرہ میں عیسیٰ علیہ السلام نے بھی پانچے گا۔ حالانکہ شریعت میں کانٹے کا ٹروہ اس کے سامنے انکار و قیاس
کرنے کا موجب نہیں۔

ہشتم: آٹھویں بات یہ ہے کہ اس طرح کا بلا جواز نہ کانٹے کا نہیں سمجھا جائے تو اس میں کانٹے کی اور
کرائی و میری سے محروم ہو جائے۔ بدلتا ہوتے کے قصص مختلف سے

نہج: غوریں بات یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں (اور یہ ایک مفہوم آخر غلط ثابت ہو گا تو لی جیہ اسلام نے آپ کے لئے قائم کیا ہے) راشدین کے بعد ہم سماج پر غلبہ رکھنے والے ہیں۔ ہمارے لئے ان کے ان سکھوں نے زبردستی رکھ دیے ہیں۔ ان مہربان امتوں کے مسئلے حل کے ہوتے ہیں۔ ہمیں ان کو نرم قدم دینے میں مل رہا ہے۔

یہ سب باتیں یہ کہنے والے سرائیکیوں کے تئیں ایک فیصلہ کن بھی نہیں ہے اور بلکہ ان کے فلاحی محرموں سے
 انہیں کالے کرنے کا روغن اور سب حیاتی کا طوفانوں میں وہ بدلتا چلتا رہتا ہے۔ اگر ہم واقعی دین کی کوئی خدمت یہ
 یہ بچوں کے کوہِ ہوا کو کرنا چاہتے ہیں تو اس کو بھلا کر یہ آخر چھٹے ہائی لکھتے سے کون سی برکات کی بارش ہو رہی
 ہے اور یہ محرمِ حرموں اور ہم دوس نے یہ اتنی افسانہ کا ٹولہ دیکھنے سے تو یہی کہہ سکتے ہیں انہی کو جاتی ہے؟

آکام کی، ہسٹریکٹ

مرد کی رائے طے ہوئی تھی۔ کیا کیا ہے کہ میں جین کو کسی نے جڑ نکالنے میں ناکام کیا ہے؟ اس
 شخص کا وہیاد کیا ہے؟ وہ جیسا کہ ان کا کیا ہوگا، وہوں کا کیا ہے۔

(۱) اگر معاوضہ نہ کیے بغیر زمینیں کو معاوضہ سے خارج کر کے، نئے ایجاب و قبول نہ کیے۔
 معاوضہ نہ کیا۔ بے کافی طور پر استعمال نہیں کیا۔ اور تعمیرات نہ کی۔
 (۲) اگر وہ کسی ملک تمام اس کے بغیر زمینیں کو خارج کر کے۔

(۳) بخش وکالت کی طرح، جہاں جج جج کی جگہ سے اور عوام کو قریب کے قریب سے کی جاتی ہے شہریت دیا جائے گا۔

(۶) چنانچہ، ایمینین نے بغیر سہ سے یہ جواب دیا کہ ”اے ذرا بوجے ہوئے چاندِ ناز کی“ اور ”اے امینی“

۱۵) ایکہ میسے غصے پر ڈرنا مانا نہیں ہے، قید و حرمان کی سزا دینے کیسے تھی جو تم کو ملتا ہے۔ شریعت اس کے لئے قید و حرمان کے لئے نہیں مقرر ہے اور ہم تم کو...

نہایت توجہ سے

۱۱۔ اہل مذہب و ملت کی صورت میں ان کے مابین میں کچھ نہ ہونے کا قیاس ہے۔ شرعیہ کے قواعد میں سے
 وہاں وہ ہوتا ہے۔ اور علم کی ترقی سے ہونے والے کچھ کچھ نہ ہونے کا قیاس ہے۔ یہ بھی قرآن میں پائے جانے کے قابل
 ہے۔ قرآن پاک میں مذہبی صورت میں کچھ نہ ہونے کا قیاس ہے۔ ان بعضی جملہ میں

۱۲۔ اہل مذہب و ملت کی صورت میں ان کے مابین میں کچھ نہ ہونے کا قیاس ہے۔ ان بعضی جملہ میں
 ذکر کیا گیا ہے۔ اور ان کے مابین میں کچھ نہ ہونے کا قیاس ہے۔ ان بعضی جملہ میں

۱۳۔ اہل مذہب و ملت کی صورت میں ان کے مابین میں کچھ نہ ہونے کا قیاس ہے۔ ان بعضی جملہ میں
 ذکر کیا گیا ہے۔ اور ان کے مابین میں کچھ نہ ہونے کا قیاس ہے۔ ان بعضی جملہ میں

۱۴۔ اہل مذہب و ملت کی صورت میں ان کے مابین میں کچھ نہ ہونے کا قیاس ہے۔ ان بعضی جملہ میں
 ذکر کیا گیا ہے۔ اور ان کے مابین میں کچھ نہ ہونے کا قیاس ہے۔ ان بعضی جملہ میں

نہایت توجہ سے

۱۵۔ اہل مذہب و ملت کی صورت میں ان کے مابین میں کچھ نہ ہونے کا قیاس ہے۔ ان بعضی جملہ میں
 ذکر کیا گیا ہے۔ اور ان کے مابین میں کچھ نہ ہونے کا قیاس ہے۔ ان بعضی جملہ میں

۱۶۔ اہل مذہب و ملت کی صورت میں ان کے مابین میں کچھ نہ ہونے کا قیاس ہے۔ ان بعضی جملہ میں
 ذکر کیا گیا ہے۔ اور ان کے مابین میں کچھ نہ ہونے کا قیاس ہے۔ ان بعضی جملہ میں

۱۷۔ اہل مذہب و ملت کی صورت میں ان کے مابین میں کچھ نہ ہونے کا قیاس ہے۔ ان بعضی جملہ میں
 ذکر کیا گیا ہے۔ اور ان کے مابین میں کچھ نہ ہونے کا قیاس ہے۔ ان بعضی جملہ میں

کے ساتھ کم عمر میں ہوا۔ (دیکھو لغت و حق معتمد علیٰ نعمانی بحث از وراثت و اولاد) اور اس وقت سے لے کر اب تک اس کے جواز میں کسی نے شک نہیں کیا۔ اس کو خلاف قانون قرار دینا افسوس ناک ہے۔ ہم اس فعل کو جسے آقا نے وہ جہان علی علیہ السلام نے کیا ہو اور قرآن سے جائز ثابت ہو رہا ہو کیسے غلط کہہ دیں۔ یہ اور بات ہے کہ عام طور پر ایسا کرنے سے معاشرہ میں فساد پیدا ہو سکتے ہیں۔ مگر اس کی روک تھام عقد و نكاح اور تبلیغ سے کی جانی چاہیے۔ دراصل یہ مغربی کی شادی کی مصیبت بعد ازاں کے ہاں رائج ہے جو کہ بچوں کی شادیاں کرتے ہیں۔ اس لیے انھوں نے اسٹیل میں سارے اہل پیش کیا تھا جو پاس ہو کر سارے ایکٹ بن گیا۔ اس وقت بھی سارے ملک نے اس قانون کے خلاف زبردست احتجاج کیا تھا۔ درجہ مسلمانوں میں ایسی شادیاں ایک فیصدی سے بھی کم ہیں۔

(۳) آرائش میں سولہ سال کی عمر طلاق کے لیے تجویز کی گئی ہے۔ مگر دوسری طرف اسکولوں، کالجوں، کلبوں، ذور تاج گھروں کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ اس ماحول میں لڑکی جو تقریباً ۱۳ سال میں بالغ ہو جاتی ہے کس طرح بد اخلاقی سے بچائی جاسکتی ہے اور اس آرائش سے والدین پر کتنی بڑی ذمہ داری کا بوجھ آن چڑتا ہے۔

پوتے اور نواسے کی وراثت

آرٹھنٹس میں مرحوم دادا کے پوتوں اور چیتوں کو جن کے باپ مر چکے ہیں دادا کے زندہ بیٹوں کے ساتھ برابر کا وراثت دیا گیا ہے۔ اسی طرح مرحوم نانا کے نواسوں اور نواسیوں کو بھی جن کی مائیں مر چکی ہیں نانا کی زندہ بیٹیوں کے ساتھ وراثت قرار دیا گیا ہے۔

(۱) اس حکم سے علم میراث کے مسئلہ اصول اور حضرت شارع علیہ السلام کے فقہ کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ اصول یہ ہے کہ الاقرب للفقیر سواہ کہ جو میت سے زیادہ قریب ہو اس کا حق مقدم ہے اس کے بعد جو نمبر ۲ قریب ہے نمبر ۳ ایک میت کا وراثت دینا موجود ہے اور ساتھ ہی میت کا پوتا بھی جو زندہ بیٹے کا جیتھا ہے۔ شریعت بچا اور جیتھے کی موجودگی میں چچا کو مقدم قرار دیتی اور چچے کو ایک نمبر دور ہونے کی وجہ سے محروم کرتی ہے۔ مگر چودھویں صدی کے مغربی عدیث کو ان پوتوں پوتیوں پر براہِ رحم آتا ہے۔ وہ ان کو حصہ دلا کر قرآن پاک کے بیان کردہ دوسرے وارثوں کا حق مٹاتے اور ان پر ظلم کرتے ہیں۔ اگر یہ حق ان پوتوں کو حتم ہونے کی وجہ سے دیا جاتا ہے تو پھر ان کے سوا خاندان میں جو دوسرے جیتھے ہیں ان کو کیوں محروم کرتے ہیں۔ اگر غریب اور غفلت ہونے کی وجہ سے ہے تو دوسرے غریب اور غفلت رشتہ داروں کو کیوں نہیں دلاتے اور اگر

عاجت اور ضرورت کا ہی لحاظ کرتا ہے چاہے کہ بیٹے کو جو کچھ پتی ہے محروم کر کے صرف پوتے کو وراثت دی جائے جو دی روپے کا بھی مالک نہیں یا اگر پوتے کو کچھ پتی ہیں تو ان کو محروم کر دیا جائے اور صرف غریب بیٹیوں کو دیا جائے۔ (مشرکین نے یہ دعویٰ کیا کہ یہاں سے لے کر عقیقہ تک ہر چیز پر ضرورت استعمال کرتے ہیں)

یہ سب تصور جہالت کا ہے۔ دوسرے یہ بات سمجھتے نہیں ہیں کہ ترکہ کی تقسیم احتیاج یا غریبی اور برقی کی وجہ سے نہیں ہوتی۔ نہ وہ صدقہ ہے۔ نہ تو حق مالکیت کا انتقال ہے جو میت کے زیادہ اقرب ہوگا وہی زیادہ حق دار ہوگا۔

(۲) اگر کسی کو یہ سوہنہ ملے۔ یا ہو کہ قرآن نے فرمایا ہے وہی اولاد حکم اور اولاد میں بیٹے اور پوتے سارے ہی آ جاتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہجرت و زندقہ اور مرے ہوئے سارے بیٹوں اور بیٹیوں کی اولاد اپنے چچا کے ساتھ اولاد اور نانی وراثت میں برابر کے شریک ہوں گے کیونکہ وہ سب اولاد ہیں۔ پھر آپ صرف یتیم پوتوں کی کیوں تخصیص کر رہے ہیں۔

(۳) اسلام سے زیادہ یتیم پروری کی تعلیم کسی نے نہیں دی۔ لیکن اسلام ایک کا حق یحییٰ کر یتیم کو نہیں دانا چاہتا۔ اگر دادا اپنے یتیم پوتے کو واقعی دینا چاہتا تو اس کو اپنی زندگی میں بطور بہت کے جو پناہ دے سکتا ہے اور اگر زندگی میں نہیں بلکہ مرنے کے بعد دینا چاہتا ہے تو اس کو شریعت وصیت کی اجازت دیتی ہے۔ وہ اپنے تمام مال میں سے ثلث (تہائی) مال کی وصیت پوتے کے لیے کر سکتا ہے جس کے ذریعے ہر وقت وہ دوسروں سے حد میں بڑھ جائے۔ مثلاً ایک شخص کے تین بڑا روپے ہیں یا ستنے کی جائیداد اس نے یتیم پوتے کو تہائی اس کی وصیت لکھ دی۔ اس کو شریعت قانوناً ایک بڑا روپہ ملے گا۔ باقی دو بڑا اگر میت کے چار بیٹوں میں تقسیم ہو تو صرف پانچ پانچ سو ایک ایک کو مل سکے گا۔

لیکن اگر اپنا حقیقی دادا اور دادا اس کو اپنی اولاد کے مقابلہ میں نہیں دینا چاہتا تو اس کو کیا حق ہے کہ اس کے دل پر قانع ہو جائے۔

اگر اصولی حیرت پر نگاہ ہو تو بہت کوئی مشکل نہیں ہے جیسے یہاں بیٹے اور چچا کے میں ایک پشت کا فرق ہے۔ اسی طرح میت کے حقیقی بھائی بہن اور چچا زاد اور خالہ زاد بھائی بہن میں بھی صرف ایک واسطے کا فرق ہے۔ بھائی باپ کے غلط میں اور چچا زاد دادا کے غلط میں شریک ہے پھر حقیقی بھائی کے ساتھ چچا زاد خالہ زاد مائیں زاد وغیرہ بھائیوں کو بھی شریک وراثت کرنا چاہیے۔ بلکہ ان کی اولاد کو بھی۔

اسی ارادے کے اندر کہ قرآن پوتے کو وراثت دیتے ہیں کہ مستور ہے کیونکہ ایسا کہنے والا یہ سمجھ رہا ہے

کہ قرآن پاک کا حقیقی مطلب میرے سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے لے کر آج تک کوئی امام مجتہد عالم اور ولی نہیں سمجھا اس طرح سے تمام دین غلط اور ناقابل اعتناء قرار پاتا ہے۔ جب اہل اسلام سے آج تک کسی ایک بزرگ کا قول بھی پوتے نہ اسے کی وراعت سے حق میں نہیں ہے تو پھر اس اجماعی مسئلہ کی مخالفت کون صحیح سمجھ سکتا ہے۔

تھام العلماء مغربی پاکستان کی مجلس شوریٰ یہ واضح کرنا فرض سمجھتی ہے کہ قرآن پاک کسی اور قانون یا رسم و رواج کے صحیح اور غلط ہونے کا معیار تو ہو سکتا ہے مگر کسی دوسرے قانون کو قرآن پاک کے کسی حکم کی تصدیق و تکذیب کا معیار نہیں بنا یا جاسکتا۔

وما علینا الا البلاغ

باب اوّل

وہ عورتیں جن سے طلاق کی وجہ سے نکاح حرام ہے

تمین طلاق کی متعدد صورتیں اور ان کا حکم

453

کیا فرماتے ہیں علماء دین اندر اس مسئلہ کی عورت مطلقہ غیر بے غزل بہا ایسا نکاح دوبارہ پہلے خاوند کے ساتھ کرنا جائز ہے یا اس کے حلال نہ ہو صورت یہ ہے؟ کیا بغیر طلاق کے نکاح مابقی زوج سابق سے ہو سکتا ہے یا نہ؟

紀世

غیر بدخل کے ذوق اوس کے لیے اس سے نکاح حرام ہوگا۔ شامی ص ۲۸۵، ۳۲۸ نمبر ۴۷۱ پر بدخلی غیر بدخل بہائیں
غیر بدخل بہائیں شد کو بدخلیل جائز کہنے والے کے قول پر شدید رد کیا ہے۔ (۱) ولہ وما قبلہ (۲) و ذ علی ما نقلہ
فی شرح المجموع عن کتاب النکاحات (الحی ان قال) و وسعہ الرد انہ مخالف للمذہب لانہ اما
ان یرید تلح قم قال الشافعی فی ہذا المقول وقد رفع فی بعض المکتب ان عبر المدخول بہا تحل
بلا و وجہ و ہذا عظیمۃ مصادمة للنص والایحما لا یحل للمسلم رآہ ان ینقلہ فصلاً عن ان
یمتنع الا ان فی نقلہ اشاعتہ وعند ذلک یضیح بان المطہان فی تحقیف لاموثہ ولا یحیی ان
عقلہ مما لا یسوغ الاجتهاد فیہ لثبوت شرطہ من عدم مخالفتہ للکتاب والایحما یعود بالذہ من
الربع والصلال والامرفیہ من ضروریات الدین لا یبعد اکفار مخالفتہ انتہی اور ارأتمین طلاق ایک
نکاح سے واقع کی ہیں شہادت طلاق و طلاق اور اب ایک طلاق بائیسوں اور باقی و طلاق کی چونکہ کفر
نہایت اس ہے کہ اس کی حد تو ہے نکاح اس سے باقی و طلاق لغویوں کی اور اب مقتضایہ واقع ہوئی اور دشمن و نجس
وہو نہیں کہ مختلف نہیں۔ بطریق نقل کے نکاح از اب سے رخصتی ہے۔ اور نکاح کے باب مذکور ہے۔ ان فسر فی
بوصف او غیر او حصل معظم او غیر و مات بالابی لا الی عدہ و لذلک تقع النکاح الیہ دو مختار
اور اس کی شرح میں شامی کی تفصیل بھی دیکھی جائے۔ (۱) و اخذہ

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين

لفظ ”طَلَفْتُكَ“ اور ایسے اور قرام کر چکا ہوں، کے بعد دوبارہ نکاح کرنا:

知く

یہ امر ہے میں علماء میں اور میں غلط کہ ایک شخص کی محمد نواز ولد عاشر دلی نے وہیں غلط (تقریباً) غلط

بہدائی مصلحتی اور مفتی محمد شفیع صاحب نے بھی اس کو ترجیح دی ہے۔ پس عاہداری صورت مسئول میں اگر ایک دفعہ عیوض دیا گیا ہے تو ایک طلاق رجعی، شیعہ، حنفی اور ائمہ اربعہ کہہ ہے تو دو طلاق رجعی واقع ہو گئیں اور اگر تین دفعہ دیا گیا ہے تو مطلقہ مطلقہ ہو گئی۔ بطور حلائے کے روپر وہ اس خاوند کے ساتھ آؤ گئیں ہو سکتی۔ عورت عدت شریعہ گزار کر دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

مدرسہ دارالعلوم دیوبند مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی

۱۴۲۹ھ ۱۴ شعبہ ۱۴۲۹ھ

ایک طلاق کے بعد دوبارہ نکاح کیا جا سکتا ہے

✽

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ طلاق زہیہ نے پہلے طلاق دی۔ فریقہ زہیہ کے تیسرے چاند نے ایک نکاحی دوسری نکاحی کی۔ آیا پھر زہیہ نکاح کرنا چاہتا ہے۔ شرعاً طلاق زہیہ واقع ہوئی۔ زہیہ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔ بیوا تو حرام

✽

صورت مسئول میں اگر زہیہ نے اپنی زہیہ کے بارے میں یہ کہا کہ ایک طلاق دی اور اس کے بعد دوسری نکاحی کی تو اس سے ایک طلاق رجعی واقع ہوئی۔ عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے۔ اگر رجوع نہیں کیا تو عدت کے بعد نکاح جدید شرعی طریقہ بغیر حلائے جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

مدرسہ دارالعلوم دیوبند مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی

۱۴۲۹ھ ۱۴ شعبہ ۱۴۲۹ھ

۱۴۲۹ھ ۱۴ شعبہ ۱۴۲۹ھ

صورت مسئولہ میں عورت کا قول معتبر ہے

✽

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت کو طلاق دی جا کر کرام کے مطلقہ ہے۔ یہ عورت کی طلاق ثابت ہوئی۔ عورت عادی تھی۔ بعد ضلع علی نے عید کی صورت نکالنے گئے۔ جسے عدالت کہتی ہیں۔ ایک ماہ بعد عافتہ نکاح میں آیا گیا۔ عافتہ اکثر پابہر رہا ہے۔ جب وہ آگئی۔ بچے بنوئی کے نام میں رہتا ہے۔ وہاں وہ عورت اس کا پہلا خاوند بھی نہیں رہے تھے۔ چونکہ عافتہ کا بنوئی اس کام کا، کتبہ عافتہ میں چکا تھا۔

راث کے وقت جس مکان میں رہے۔ وہ نکاح و عورت پہلا، خاوند بھی رہتا رہتا۔ جس کی بہن سے حق زوہیت ثابت نہ ہو۔
 نہ کرنے دیا گیا۔ آخر عورت نے مجبوراً طلاق دینے کو کہا۔ خاوند نے عورت کو طلاق کر لیا۔ جس پر حافظہ جامع مسجد میں
 قسمیہ بیان ہے۔ چکا ہے کہ حق زوہیت مجھے نہیں کرنے دیا گیا اور بھی وہاں کے مردوں و عورتوں سے کسی نے نہ کیا۔
 حافظہ کو حق زوہیت معاشرت سے ورنہ لکھا گیا۔ یہ وہ طلاق طلاق کے بعد عورت نے جس کا بیان ہے۔ نہ نکاح نہ طلاق
 ایسا ہے کہ میں حافظہ کے حق نکاح میں رہی۔ مجھے کسی قسم کا نکاح نہ تھا۔ وہ میرا خاوند تھا۔ میرے ساتھ معاشرت نہ رہا۔
 حافظہ صحیح تسلی کر چکے ہیں۔ کوئی معاشرت وغیرہ نہیں کی۔ اب مسئلہ کہ حد تک جائز ہے۔ نیا نکاح والی مرد کی کامل قبول
 ہے یا کہ عورت کی۔ کیا حافظہ بغیر خاوندی معاشرت کے ہرگز ہے یا کہ نہیں۔ یہ صورت۔ نکاح نہ چھانچا کیا نکاح
 صحیح ہے یا کہ خط۔ بار بار کہہ رہا ہوں۔ اس سے حقیقت سے تسلی نہ ہوئی ہے کہ کوئی حافظہ نے معاشرت نہیں کی۔ کیا اب
 اس عورت مرا کے ساتھ لین دین یعنی رتہ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا جائز ہے یا نہیں؟

فقہ

اگر زوجہ و عورت کے قول کی تصدیق کرتا ہے اور اس کو یہ یقین ہے کہ واقعی عورت کا قول صحیح اور سچا ہے تو یہ
 نکاح صحیح ہے۔ اس لیے کہ مسئلہ صورت میں فقہاء عورت کے قول کو سے قال فی التہذیبہ ص ۳۰۰ ج ۱
 سطوحہ مکتبہ ماحدہ کونندہ فی نکاح: لا جاس لہ احبوت العرفان زوجہا الذانی جامعہا
 وانکر الروح الجماع حلت للقول ایغ۔ قال فی الدر المختار علی هامش تنویر الابصار ص
 ۷۱ ج ۳ قال الروح الذانی کنان النکاح فاسد اولہ ادخل فیہا وکذبہ فالقول لہا وفاق فی
 الشامیہ تحت: بقولہ فالقول لہا کذا فی البحر وعبارۃ البرایۃ ادعت ان الثانی جامعہا وانکر
 الجماع حلت للقول وعلى الغالب لا الح۔ فقہ واللہ تعالیٰ اعلم

حرومہ اور جوازہ۔ فاقہ فقہی مدبرۃ علم مطبوعہ دہلی
 الخرابہ محمد عبد اللہ فقہ اللہ عز
 ۲۴۔ بیچہ لکھی ۱۳۹۵ھ

درج ذیل صورت میں جدید نکاح کے ساتھ عورت شوہر کے نکاح میں آ سکتی ہے

فقہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور ائمہ کرام کے خاوند عورت کے درمیان جھگڑا ہوا کیا۔ جس پر عورت نے خاوند کو کہا کہ تو
 کافر ہے۔ اس کے جواب میں خاوند نے اپنی منکوحہ کو ایک بار کہہ دیا کہ میں نے تجھے کو طلاق دے دی۔ تو تجھ سے غارتخ
 ہے۔ میں تجھے نہیں رکھوں گا۔ یہ سب معاملہ خاوند کے والدین کے گھر میں ہوا۔ مورخہ ونداس کو پھر کرشمہ میں چلا آیا۔

بعض عشرہ کے بعد لوگوں کے اور واسطوں کے کہنے کے مطابق وہ بارہ مہر کا اپنے گھر لا کر وہ ہفت حقوق زوجیت ادا کرتا رہا ہے۔ اس کے بعد چونکہ وہ مہر دے کر نکاح ہوا تھا۔ اس واسطے کہ عورت اپنے گھر میں جی۔ یعنی جسکے جی اور حمل کے موقع پر خرچ وغیرہ بھی سمجھا۔ اب اس بات کو چھ ماہ گزر چکے ہیں۔ اس دوران میں اس آوی سے دوست پر چھنے ہیں کہ بوی کو کیوں نہیں لاتے۔ چاہے ضرور لے کر آئے۔ وہ کہہ رہے کہ میں نہیں لاؤں گا۔ ابھی کہہ رہے کہ میں نے طلاق دے دی ہے۔ ابھی کہہ رہا تھا کہ مجھ پر کچھ ایسا ہے وغیرہ وغیرہ اب کیا اس عورت پر طلاق واقع ہو چکی ہے یا نہ اور اب اس کے خاوند کے مہر بغیر طلاق کے آ سکتی ہے یا کہ طلاق ضروری ہے۔

﴿تیسرا﴾

یہ عورت اپنے طلاق کے سابق خاوند کے نکاح میں آ سکتی ہے۔ البتہ نکاح دوبارہ کرنا ہو گا۔ واللہ اعلم
محمود عطاء اللہ عزیزی مدظلہ العالی

تیسری طلاق کے بعد عورت سے دوبارہ نکاح کرنا

﴿چوتھا﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور مفسرین کے ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں۔ پھر کیا وہ اس کے بعد اس عورت (سابقہ بیوی) سے پھر نکاح کرے۔ آیا شرعی طور پر اس کا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔ جبکہ اس عورت نے تین طلاقوں کے بعد دوسرے کسی شخص سے نکاح نہیں کیا۔ بلا نکاح تو بی بی بیٹھے شخص (خاوند سابقہ) سے نکاح کیا۔ نیز التوجروا

﴿پنجم﴾

صورت مسئلہ میں اس شخص کا اپنا مطلقہ مطلقہ کے ساتھ بغیر طلاق کے دوبارہ نکاح کرنا قطعاً جائز اور حرام ہے اور اس طرح زوجین کا آپس میں آباد رہنا حرام کرنا ہے۔ اس شخص پر لازم ہے کہ فوراً اس عورت کو چھوڑ دے اور دوبارہ نکاح نہ کرے۔ قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجاً غيره الا انه . وفي الشايعه (قوله ثلاث متفرقه) وكما يكلمة واحدة بالاولى (انہی ان قال) وذهب جمهور الصحابة والشافعيين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث النكاح . (رد المحتار ص ۲۳۴ ج ۳) واللہ اعلم

حررہ محمد نور شاہ غفرلہ عاظمہ الافاء۔ مدظلہ العالی
الجواب صحیح محمود عطاء اللہ عزیزی مدظلہ العالی
۲۰ دینی و آخری ۱۴۲۸ھ

غیر مہر خول بہا پر ایک ہی طلاق پڑتی ہے، اس سے دوبارہ نکاح درست ہے

﴿کس﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور فقیہ مسلمان کہ نکاح اس کی خالہ زاد بہن سے حائضہ بانی میں ہر دو کے واندہین کی کفالت سے ہوں ہم دونوں بالغ ہو چکے ہیں اور میری بیوی کی رخصتی آج حال نہیں ہوئی۔ یعنی طلاق صحیح کا موقع نہیں ہوا تھا۔ ان حالات کے پیش نظر میں نے اپنی بیوی کو گنہ گشتہ سال اندازہ بہر میں تحریری طلاق دو آ دیوں کی موجودگی میں ان کے دستخطوں کے ساتھ تین مرتبہ طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی لکھ کر اپنے خسر و میرے خالو بھی ہوتے ہیں اور تپا سکے بھی ہیں۔ دینی ان کو دے دی تھی۔ مطلب جس کو تین طلاق دے چکا ہوں۔ جو میری خالہ زاد بہن ہے۔ ان باپ دونوں ضعیف ہیں۔ اس باپ کے بعد اس کی نگہداشت اور کفالت کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ اس لیے میں چاہتا ہوں۔ اس سے نکاح ہانی کر لوں۔ تاکہ اس کی تاحیات سرپاشی اور کفالت کر سکوں۔ کیا حسب بالا حالات کے تحت میں بغیر حلال کے نکاح ہانی کر سکتا ہوں۔

﴿جج﴾

چونکہ ایسی عورت جو غیر مہر خول ہو اور اس کو طلاق ہو جائے۔ تو وہ ایک ہی طلاق سے بائن ہو جاتی ہے۔ اب رجوع نہیں ہو سکتا۔ یہاں نکاح چھ ماہ سے بھرا ہی گوا باؤ کر سکتا ہے۔ کسی طلاق صحیح کی بھی ضرورت نہیں۔ واللہ اعلم

(۱) ممبر عزادار العلوم مسعودیہ

(۲) ممبر عزادار العلوم مسعودیہ

مسورت مسنون میں بشرط صحت سوال نکاح حالی بغیر حلال تراضی طر فین جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
حرمہ محمد انور شاہ غفرلہ سب مفتی دے سلام معلوم مسنون

اگر شوہر حالی نے طلاق دی ہو اور عدت بھی گزر گئی ہو تو شوہر اول کے لیے جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک مرد نے اپنی عورت کو طلاق دی۔ بعد عدت کے اس عورت نے اپنا نکاح دوسرے مرد سے کیا۔ کچھ دن اس کے پاس رہ کر اس نے طلاق دی۔ پھر دوبارہ اس عدت کے بعد اس پہلے مرد سے نکاح ہوا۔ نکاح کرتے وقت دوسرا جس سے نکاح کر کے پھر طلاق دی۔ تو وہ اس وقت موجود نہیں تھا۔ تو مولوی صاحب نے ان کے رشتہ داروں میں سے دوسروں کو بلا کر ان سے پوچھا کہ واقعی دوسرا نکاح ہوا اور طلاق دی

مکمل ہو جائے۔ انہوں نے خدا کو مخاطب کر کہا کہ واقعی نکاح ہوا اور طلاق دی گئی ہے۔ پھر عدالت اور مرد سے جو چھ تو انہیں ملے بھی یہی بات کہی۔ اب اس کے بارے میں کیا فتویٰ ہے کہ پہلے مرد سے نکاح جائز ہے یا نہیں۔ سولہوی صاحب نے نکاح کر دیا ہے۔ اور نکاح ہونے اور بعد میں طلاق دینے والی یہاں نہیں ہے اور چار معلوم بھی نہیں کہ واقعی طلاق دی جا یا نہیں۔ یہاں یہی اور انہوں کو سوں کی گویا نکاح پہنچا کر اسے چھایا ہے۔

بخاری

اثر شری غریب سے روایت نائی کے ساتھ نکاح ہوا ہے اور ان نائی نے امسیری بھی کی ہے۔ تو اگر اس روایت ہوئی کہ نکاح اور طلاق ایسے گواہوں سے ساتھ ثابت ہو جائے جو شرعاً مستیز ہوں اور عورت کے صدق پر نسب مطمئن ہو۔ تو پہلے زوج کے ساتھ نکاح نہ ثابت۔ فقہ القادھانی رحمہ اللہ جو بحر انور شریعہ و فہم کتاب تلخیص مدرسہ امام اعظم مدین

دو تے ہوئے تین طلاق دینے

بخاری

نیا فراموش ہے۔ علماء دین و دین پرست مسئلہ کہ تیس دفعہ کر کے نے اپنی منگواؤ کو گواہوں کے دو رو تین طلاق دی جب اس بارے میں جب چھ گواہ تین ہوئے۔ ایک عالم دین نے اس بڑے کو طلاق کے لفظ کہنے کو کہا کہ تو تیس کہہ کر میں نے اپنی منگواؤ کی فلاں کی دھت کو تین جگہ میں دیں اور منگواؤ کے سینا اپنے پر حرام کر دیا ہو۔ چونکہ ان کی بات سے طلاق کا مطالبہ کرنے والے اس طلاق دینے والے کے قریب ترین رشتہ داروں میں سے تھے۔ اس واسطے کہ ان کو انہوں نے اور مردوں کے الفاظ میں نے ادا کیے ہیں۔ لیکن بعض قوموں نے اس چیز کو اچھا لگا دیا ہے کہ اس کے بعد اگر اس کے بہرہ میں طلاق کے الفاظ میں نے ادا کیے ہیں۔ لیکن بعض قوموں نے اس چیز کو اچھا لگا دیا ہے کہ اس کے بعد اگر اس کے بہرہ میں طلاق نہیں ہوتی ہے۔ لہذا یہ سے عرض ہے کہ اگر وہ شرعاً لفظ نہ مانیں کہ یہ طلاق ہوئی ہے یا نہیں۔ لہذا طلاق کے الفاظ میں نے ادا دیے ہیں اور وہ نے کسی جگہ بھی عرض کر دی ہے کہ کسی قسم کا کوئی اثر نہیں پائے گا۔

بخاری

صورت مسئلہ میں اس روایت پر تین طلاق واقع ہوئی۔ روئے والی کی طلاق واقع ہوئی ہے۔ یہ دون علماء کے اس روایت کے نکاح نہیں ہو سکتا۔ ہاں علیہ السلام ثلاث جعلن جدد و عرلین حد و علمہن لطلاق (فقہ

سب سے پہلی بات تو ان کا پہلا دل کے ساتھ جانے کا ہے۔ اس کے علاوہ ان کی صورت نہیں، بلکہ صورت ڈھونڈ رہی ہے۔

شوہر بی بی کے سرف نکاح کرنے سے عورت حلق کشمہ نے بے جا نہیں ہو سکتی

५३

یہ فرماتے ہیں حماد بن ادریس مشہور کہ نبی نے اپنی بیوی ہندہ کو تین حلقے دیے۔ ہمت کے بعد ہندہ کا تین کمر سے حواصا کے لئے تین کھنکھارے بنے ہندہ سے چھٹی کھنکھارے تھے۔ ہندہ نے چار حلقوں کے بعد حلق دے دی۔ یہ وہ عورت تھیں جنہیں خدا تعالیٰ کے احسان سے کھنکھارے بنائے اور حواصا

५३३

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مقلدہ سلفہ، حج مکی نے اسی کی بغیر حج والے نے حج میں ولایت میں نہیں مقلدہ
سے۔ حلال کے ہے، مقلدہ سلفہ، حج مکی نے اسی کی بغیر حج والے نے حج میں ولایت میں نہیں مقلدہ

كتب قال في تنوير الاضمار ص ١٠٩ ج ٢ لا مطلقه بها بوجوه وتنبين لوامع حتى يطاها
غيره ولو مر بها منكج ونقصى عنه وقال الشامي تحت ج ١٠ ص ٥٢٢ ثم اعلم ان المشترط
الذخول ثابت سالا حذاع فلا يكفي مجرد العقد قال الفهستاني وفي لكشف غيره من كتب
الاحكام ان العنماء وغير معدن انهم على اشترط الذخول وفي الزهدي انه ثابت
ساجد الى الامه الى المنية ان معبدا رجع عنه الى قول الجمهور فمن علم به بسوء وجهه وسعد
ومن الخبيث به يعزوزا سبب الى المصدر لشبهة فليس له ان يوفي مصنفاته بل فيها قبضه وذكر
في الخلاصة انه ان من الخبيث به لعنبة لعنة الله واللعنة على الناس اجمعين فانه معاقب الاجماع
ولا ينفذ قضاء الخاص على العامة فيه الم ص ١٠٩ ج ٢ انقضاء قوله

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
الذي كنا لنهتدي لہ
والصلاة والسلام على من لا نبي بعده
وبعد فقد حضر في هذا المجلس
السيد / محمد بن عبد الوهاب

صورتِ نور میں تعین طوائفیں برآئی ہیں

१४

کیا ان بات میں جو ہم نے سمجھا، ہم نے ایک شخص نے یہ تو لہجہ کی کوئی بی بی طلاق نہ رکھا ہے۔ ہے۔ حلق
نہیں کی محبت ہے۔ ہے۔ ہے۔

[illegible]

३५३

[illegible]

تین طلاق والی صورت حدتِ ثمریہ کے بعد دوسری جلد کتابِ ثمریہ ہے۔

0.0000

[illegible]

9

[illegible]

مجلس شورای اسلامی - تهران - ۱۳۵۷

وہیچ، اعلیٰ صورت میں تھیں ملاقیس واقع ہوئی ہیں

[illegible][illegible]

死

[illegible]

چند روز بعد از این که در این شهر رسید، در روز شنبه ۱۳۵۱ هجری قمری در این شهر درگذشت و در روز دوشنبه ۱۳۵۱ هجری قمری در این شهر درگذشت و در روز دوشنبه ۱۳۵۱ هجری قمری در این شهر درگذشت.

تین طلاق کے بعد شرعی طریقہ پر رجوع کرنا جائز ہے۔

१५३

کی فرمائش پر علامہ ریحہ مہدی نے سید عبدالحق کو اپنے پاس بلا کر اس کے لئے دعا کی۔ ان کا بیٹا ابھی جوان

میں لیے۔ یعنی اور اس سزا کی کاسہ میں بیچہ نہیں ہو سکتا۔ تو مولوی صاحب نے منہ کی حد تشریح کرنے کے بعد کہا کہ یہ بڑے بڑے ماہر کرام اور ابواب علم امر یہ کہہ رہے ہیں۔ "اول میں شرعاً نیکہ کی میں نہ ہے۔ ورنہ انہیں کچھ نہیں پائیں؟"

چنانچہ

عمر بن اسحاق کہہ سہ۔ یہ من مطاہ۔ اثبات۔ وجہ کے ساتھ میں کے بھائی مازو نے انکار کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ اور خیر صحت کے لیے طلاق اس کی وجہ حرمت کے لیے ممانعت میں ہوئی اور اباب۔ ورنہ کائنات میں کیا ہو سکتی۔ کیونکہ شرعاً فہمہ کوئی فیہ فیہ نہیں ہو سکتی۔ اور وہاں اپنی حق طلاق والی عورت کو بچھڑا نہیں جاتا۔ حجب میں ملکہ عورت کا وہ ہے کہ جس کی۔ عورتی نکاح نہ ہو جائے اور اس سے صحبت نہ ہو جائے۔ ان حدیث اس پر دل میں۔ کہ لہ تعالیٰ ولا نحل لہ من بعد حتیٰ نکاح زوجاً غیرہ الا بعد وفاء عذبتہ علیہ السلام۔ لافہر قاعۃ امر یہی ان بعد ہی الیٰ ذلک فقلت نعم فقال لا حتیٰ تفرقی من عینہ و یذوق ہو من عینک الحدیث۔ اور لا نوار صفحہ ۴۰۴ وہی انہما مع فتح القدر ص ۴۲ ج ۲ بعد نقل اہل الحدیث کہ وہی لا یستدل علی ذلک النسخی و شرط الذحل نہ سافارہ النسخ و هو ان یخص۔ نکاح علی الوطیٰ حملاً لکلا علی الإفاۃ و فی الاعاۃ و العقد یسفید یا ظلالی سمع العروج۔ ویرد علی النسخ بالحدیث المشہور۔ و هو قول علیہ السلام و النسخ لا یحل لاول حتیٰ یذوق عیلة الآخر روی برز و نبات و بہامہ عاجود میں شرح ابنی قولہ علیہ السلام الخ۔ حدیث الحدیث رواۃ الانۃ نسہ فی کتبہم من حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و نقل الحدیث الخ۔ نیز یہ حدیث بھی ہے۔ پتہ سے دو روایتیں ہو جائے اور یہ ہے کہ انکار نہ ہو جائے۔ اس کو نہ کہ آبادی اور نہ کہ ماہر کرام چاہتی ہوں۔ ملا سے پہلے ان کو ملکہ عورتوں سے ملنا۔ اور یہ کہ وہ اس سے بڑی سے بچاؤ۔ اس کی صورت میں اس سے طلاق دینے کی شرط نکاحا تھا۔ ورنہ نہ ہے۔ یہی شرط طلاق اس کو ہے کہ وہ مرتے اُن کی سے نکاح اور وہ اپنی مرضی سے طلاق دے۔ مطلقاً اللہ تعالیٰ ہم کو۔ نیز تم کو ملکہ عورتوں کو ملکہ عورتوں سے نکاح کرنا۔

تین خلاق کے بعد عورت کو پاس رکھنا حرام طاری ہوگی

یہ نہیں ہے

یہ فہمہ میں حجاب میں اس مسئلہ میں کو ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے کر انکار کیا۔

[illegible]

ॐ

[illegible]

مفتی محمد عارف صاحب دہلی

۱۳۸۷

عورت کے حلال ہونے کے لیے شرعی طریقہ کیا ہے؟

۴۰

یہاں فرماتے ہیں: "یہ دو زبانیں کراہیں، جنہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔" (بخاری، ابواب النکاح، کتاب النکاح، ۱/۱۱۱)

(۲۱) علماء کے کہتے ہیں۔ میں نے اسے نہ کر ہی۔ جتنی دیر وہ ان عورتوں کا گمان میں لے سکتا ہے ہاں۔

یعنی اتنا دیر

فہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ آجائی عورت کو جس طلاق اسے کہ عطلہ قرار دے تا پھر اپنی عداوت اور عورت کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتی ہے۔ قال تعالیٰ اطلاقاً من قال کلمۃ طلاق او سربح باحدین الی ان قال فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح بغيرہ الا بة

(۲) طلاق کہتے ہیں کہ کسی عورت کی عدت پچھلے شوہر سے نہ ہو، ہائے اور اس کے بعد کسی سے رخصت یہ عورت نکاح کر سکے اور وہ شخص اس عورت کے ساتھ نکاح کرے یعنی دخول ہو۔ اس کے بعد وہ شخص اپنی مرضی سے اس عورت کو طلاق دے دے اور طلاق دینے کے بعد عورت عدت شریعہ نہ کرے جب یا اگر پچھلے شوہر نے ساتھ نکاح کر کے دوبارہ نکاح سے ادھیکری طلاق جاتا ہے۔ چھکدا اسی کلمہ طلاق، غیر مطلقین طلاق سے مطلقہ عورت کے ساتھ اس شوہر کو دوبارہ نکاح کرنا ناجائز ہے۔ بسم اللہ تعالیٰ اعلم

ترجمہ: غیر طلاق مطلقین مطلقہ عورت کو دوبارہ نکاح کرنا ناجائز ہے۔
الحمد للہ رب العالمین۔
۳۹۹ھ

تین طلاق کے بعد شریعی عدالت کے بغیر وہ شوہر کے لیے حلال نہیں رہتی

فہم

کہا کرتے ہیں علماء دین دریں مسائل میں کہ اب وہ دوبارہ نکاح کر سکتی ہے یعنی یہی مسماہ نکاح نامی کو کہ عورت عدت میں طلاق دے۔ یہ طلاق دوبارہ نکاح کی گئی ہے۔ طلاق تین دفعوں کی ہے۔ کہ اب شخص دوبارہ مسماہ نکاح کر سکتا ہے یہ کلمہ جو ہم بھی شریعت کو حلال کہہ رہے۔ یعنی نکاح

فہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ تین طلاق ہیں۔ یہ تین طلاق مطلق ہیں یعنی یہ طلاق کے بعد دوبارہ کسی طرح نکاح نہیں ہو سکتا۔ لفظ تعالیٰ اور حقیقتاً فلا تحل له من بعد حتی تنکح بغيرہ الا بة غیرہ الا بة

ترجمہ: غیر طلاق مطلقین مطلقہ عورت کو دوبارہ نکاح کرنا ناجائز ہے۔
۳۹۹ھ

ہنس ٹھنسنے لڑائی شروع کی۔ بعد غور و خوض، کھڑے پھر توجہ کی، ونچہ اس کا میدان گاہ میں آنا

۴۰۰

[illegible]

۱۰۰

لعذاب میں قید کچھ لا غضب لغو (الحديث) ماء عليه صورتی طوالتی آیت الزمان کرتے
تے بعد میں کائنات میں نکاتے و اس کے بعد کہ یہ دنیا بھڑکتا یا زور دے گی، کائنات کے کھڑے ہونے تو
موجودات کو مرے گا۔ جسے کائنات میں نہیں رہا جاتا اس کے لیے جو ان کے لیے عالم ہے وہاں وہ جانا جاتا ہے
وہاں تو جس نے کوئی شے نہ ہے۔ اس لیے پانچوں عالموں میں ان کو تو رہنا ہے۔ — انشاء اللہ

محمود، دینہ = منہ فحشی = رستہ عباظلم بہتان

2134-22

اگر یہ ہارٹی تمہیں غلامی کی جائے تو کیا یزید نہیں ملے؟

2. 3.

[illegible]

ماضمہ سے انکار کرتی ہے۔ یہ دوسری روایت ذیل ہے۔

(۱) اگلی روایت کا بیان عورت سے تین، دو، یا ایک روز تک انکار کرنا ہے۔ یہ روایت کے ساتھ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عورت سے دو یا ایک روز تک انکار کرنا عورت سے تین روز تک انکار کرنا کے برابر ہے۔ یہ روایت بھی اس کے ساتھ ہے۔

طلاق

عورت سے طلاق میں جب نہیں جانتا کہ اس نے طلاق کا کلمہ کہا ہے یا نہیں تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں۔ عورت سے طلاق کے کلمہ کا استعمال کرنے کے بعد عورت سے طلاق کا کلمہ کہنا جائز ہے۔ یہ روایت بھی اس کے ساتھ ہے۔
 عورت سے طلاق کے کلمہ کا استعمال کرنے کے بعد عورت سے طلاق کا کلمہ کہنا جائز ہے۔ یہ روایت بھی اس کے ساتھ ہے۔
 عورت سے طلاق کے کلمہ کا استعمال کرنے کے بعد عورت سے طلاق کا کلمہ کہنا جائز ہے۔ یہ روایت بھی اس کے ساتھ ہے۔

طلاق کے بعد عورت اپنے شوہر سے نکاح نہیں کر سکتی

طلاق

طلاق کے بعد عورت اپنے شوہر سے نکاح نہیں کر سکتی۔ یہ روایت بھی اس کے ساتھ ہے۔
 طلاق کے بعد عورت اپنے شوہر سے نکاح نہیں کر سکتی۔ یہ روایت بھی اس کے ساتھ ہے۔
 طلاق کے بعد عورت اپنے شوہر سے نکاح نہیں کر سکتی۔ یہ روایت بھی اس کے ساتھ ہے۔

طلاق

طلاق کے بعد عورت اپنے شوہر سے نکاح نہیں کر سکتی۔ یہ روایت بھی اس کے ساتھ ہے۔
 طلاق کے بعد عورت اپنے شوہر سے نکاح نہیں کر سکتی۔ یہ روایت بھی اس کے ساتھ ہے۔
 طلاق کے بعد عورت اپنے شوہر سے نکاح نہیں کر سکتی۔ یہ روایت بھی اس کے ساتھ ہے۔

طلاق کے بعد عورت اپنے شوہر سے نکاح نہیں کر سکتی۔ یہ روایت بھی اس کے ساتھ ہے۔
 طلاق کے بعد عورت اپنے شوہر سے نکاح نہیں کر سکتی۔ یہ روایت بھی اس کے ساتھ ہے۔
 طلاق کے بعد عورت اپنے شوہر سے نکاح نہیں کر سکتی۔ یہ روایت بھی اس کے ساتھ ہے۔

طلاق کے بعد عورت اپنے شوہر سے نکاح نہیں کر سکتی۔ یہ روایت بھی اس کے ساتھ ہے۔

طلاق

طلاق کے بعد عورت اپنے شوہر سے نکاح نہیں کر سکتی۔ یہ روایت بھی اس کے ساتھ ہے۔

باب دوم

ولایت کا بیان

بالذکر کی پر جبر کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و رہبریں مسئلہ کہ میری بیوی اور اس کے بھائی نے لڑکیوں کے لینے دینے کا اقرار کیا۔ میری لڑکی کی ایک آنکھ چٹیک کی وجہ سے بند تھی۔ ان پر یہ بات مایاں تھی۔ میری بیوی کے بھائی نے کہا کہ کوئی حرج نہیں۔ یہ قدرتی معامہ ہے۔ انھوں نے مجھ سے بھی لین دین کے متعلق پوچھا تو میں نے کہا کہ میں رضا مند ہوں۔ کچھ عرصہ کے بعد میری بیوی کا بھائی فوت ہو گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد میرے لڑکے کی شادی اسی لڑکی کے ساتھ جو اس کا ماموں و۔ گیہ ہوا تھا ہو گئی۔ کچھ عرصہ کے بعد میری بیوی اور فوت شدہ لڑکی کی بیوی اور ان کے بچوں نے کہا کہ یہ لڑکی ہم نہیں لیتے۔ اس میری لڑکی پر اعتراض اور ناجائز باتیں شروع کر دیں۔ میری لڑکی بائیں تھی۔ میں نے کہا ان کو کہ شادی کر لو۔ میرے دوران کے قریبی رشتہ داروں نے بھی بہت کوشش کی۔ لیکن کسی صورت میں انھوں نے نہ مانا۔ بعد ازاں ان کے مشورہ سے میں نے اپنی لڑکی کی دوسری شادی کر لی۔ بعد ازاں انھوں نے میری دوسری لڑکی کے متعلق کہنا شروع کر دیا کہ یہ ہمیں دے دو۔ میں نے کہا۔ میری لڑکی جو تم لینے کے حق دار تھے۔ وہ تو تم نے کسی حالت میں نہیں لی۔ اس کی شادی بھی تمھارے مشورہ سے میں نے دوسری جگہ کر دی۔ مجھ سے دوسری لڑکی کیوں طلب کرتے ہو۔

بیروتہ جروا

﴿ج﴾

میرے مسئلہ میں ان رشتہ داروں کو آپ کی دوسری لڑکی کے مطالبہ کا حق حاصل نہیں۔ بالذکر کی کی رضا مندی اور اجازت سے والد جہاں چاہے اس کا نکاح کر سکتا ہے۔ بالذکر کی اپنے نکاح میں خود مختار ہے۔ اس پر کسی خود لایت بزرگی حاصل نہیں۔ نقاد اللہ تعالیٰ اعلم

محمد محمد انور شاہ فقیر، نائب مفتی مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۳ھ

بالذکر کی کا باپ کے نکاح سے انکار کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و رہبریں مسئلہ کہ زید نے اپنی لڑکی کا نکاح عند انھوں نے ہی کر دیا اور لڑکی کی اجازت حاصل نہیں کی۔ لڑکی کو جب خبر پہنچی تو فوراً ہی اس نے انکار کر دیا۔ جن کے خواہم و خواجہ ہیں۔ کیا ایسی صورت میں نکاح منعقد ہوگا یا نہیں۔

بالذکر کی اگر جوڑا لے سے نکاح نہ کرے تو وہ منعقد ہی نہیں ہوتا

بخاری

کیا فہماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ سیدہ اوی کا نکاح غیر سید سے ہو سکتا ہے یا نہ۔ اگر کہیں نکاح ہو جائے اور اس عورت سیدہ زادی کا والد اس پر راضی نہ ہو تو اس با۔ سے میں کیا حکم ہے۔ نیز یہ غیر سیدہ ترکشی بھی ہے۔ جیڑو توجرو

بخاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سیدہ قریشی کے عدوہ کی ورقمہ نکلیں۔ اگر غیر نکلیں نکاح کر پتا تو اولیا زوجہ کرنے کا حق ہوتا ہے۔ بلکہ نکاح منعقد بھی نہیں ہوتا۔ چنانچہ مفتی۔ بی بی جے کی لڑکی، لدا عمر پانا نکاح غیر نکلیں بدون رضامندی و اجازت الی کے کرے تو وہ نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ درمختار ۵۶۲ ج ۳ میں ہے۔ ومفتی فی غیر الکفو بعدم حواہ اصلا وهو المختار للفقوی الخ۔ شاہی میں ۵۶۲ ج ۳ میں ہے۔ (موقوفہ وهو المختار للفقوی) قال حسر الانمة وهذا اقرب الى الاحیاط کذا فی تصحیح العلامة فاسم الخ۔ فقہو اللہ تعالیٰ اعلم
ترجمہ: اور نوٹ و غور: کہ مفتی مدرستہ اہل علم و علما
۱۳۸۹ھ

بالذکر کی کی جگہ اگر کوئی اور عورت اسباب وقبول کرے تو کیا حکم ہے؟

بخاری

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور میں مسئلہ کہ سہارا کر مہر بی بی دختر ملک حامد قوم مرات عقد نکاح بر ایام بلوغت جو عاقلہ و بالغہ و عہدہ و حقیقہ و عدم رجیم بخش ذات مبراہ و نہ جسے ایک سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ سواں یہ ہے کہ برکت قبولیت و اسباب و ہر گویا ہنر سے و اگر مہر بی بی نے اسباب و قبول نہیں کیا بلکہ انکار کر دیا کہ مجھے اس شخص شہر منظور نہیں۔ تبسین اسی و ان مسات مذکورہ کے باپ ملک حامد کو آئے۔ اس نے اپنی بی بی کو کہا کہ تم اسباب و قبول کر لو۔ لیکن لڑکی نے انکار کر دیا۔ ہاں ایک دوسری عورت نے ہاں کی آواز نکالی تو باپ نے اگر کوئی نکاح مبراہ و حقیقہ کر دیا۔ کیا یہ نکاح شرعیاً راسخ ہے یا نہیں۔

بخاری

عاقلہ و بالغہ کی اپنے نکاح میں خود مختار ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر کوئی اس کا نکاح نہیں کر سکتا۔ پس تحقیق کی جائے۔ اگر واقعی بی بی نے نکاح کی اجازت کے وقت نکاح سے انکار کر دیا ہے اور نکاح کو منظور کر لیا ہے۔ کسی اور عورت نے اس کی جگہ ہاں کی آواز نکالی ہے۔ تو اس کا نکاح منعقد نہیں ہوا اور اس نے خود کو اجازت دی ہو یا والد کی

مس کی عمر ۱۵ سال ہے۔ نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ یہ عورت زانیہ کا کمرہ لگاتی ہے۔ قبضہ ہارے قرآن مجید و حدیث مقدس یا یاقوت المان ارجہ کرے یہ بھائی کی عورت کا نکاح اس لئے نہ کر بھی کریں۔ تو کیا نکاح جہز و خیر اور سکا ہے یا نہیں۔ اگر اسی صورت سے بد و ضامنہ کی عورت بالذکر کے خور و زائد نکاح کرے تو نکاح جو سکتا ہے یا نہیں۔
پیر تاجرو

سوال نمبر ۶۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قلم بالذکر کی کا نکاح جس کی اجازت نے خیر نہیں ہو سکتا۔ نہ اس کا والدہ کی مرضی کے بغیر اس کا نکاح کر سکتا ہے اور نہ کوئی دوسرا ولی سرپرست۔ جب تک وہ نکاح سے انکاری رہے۔ اس کا نکاح شرعاً نہیں ہوتا۔ کما قال فی الکفر مع انہو العاقب ص ۲۰۲ ج ۲ مطبوعہ مکتبہ سعیدہ بشار و لا نسیر سکر مالدہ علی سکا ح فقہ اللہ اعلم

۲۔ رد المحتار کتاب النکاح فی مسیحی مد۔ مقام امور نسبی

لیکن اگر مجبور ہو کر لڑکی اپنی زبان سے نکاح کی اجازت دے۔ تو باوجود مجبوری کے بھی نکاح ہو جائے گا۔
الجواب یہ صحیح ہو گا۔ لیکن اگر والدہ یا کوئی دوسرا ولی سرپرست اس سے منع کرے تو نکاح نہیں ہو گا۔

بھائی ہوئی لڑکی کے عقد اول پر دوسرا عقد کرانے والوں کا کیا قسم ہے؟

سوال نمبر ۶۵

کہی فرماتے ہیں ماہرین۔ میں مسلمان ہوں۔ کسی مسلمانہ لڑکی کی عمر کے لڑکے سے نکاح کرنا چاہتی ہوں۔ یعنی فریاد کرتی ہوں۔ کہ جس سے نکاح کرنا چاہتی ہوں وہ لڑکی کا نکاح کر لیا۔ اس کے بعد لڑکی کے والد نے لڑکی کو کسی دوسرے لڑکے سے نکاح کر دیا۔ اور وہ لڑکا لڑکی کو نکاح نہیں کرتا۔ لڑکی نے انکار کیا۔ لڑکی کا نکاح کر لیا گیا۔ لڑکی کو اس کے بعد لڑکی کے والد نے اپنے دوست دار سے نکاح کر لیا۔ بعد میں کوئی تقریباً ۲۰ سال بعد یہ لڑکا لڑکی کے والد سے نکاح کر لیا۔ اس کے ساتھ بھائی کی بھی نکاح کر لیا۔ اب خطاب میری لڑکی کے نکاح فیصلہ کریں کہ نکاح ہو یا نہیں۔ یہ وہ نکاح ہے جس میں جو نکاح دوسرے نکاح کے بعد نکاح نہیں ہو سکتا۔ ان پر شریعت کا کیا حکم ہے۔ یعنی کہ نکاح ٹوٹ گیا نہیں۔ اگر ٹوٹ گیا تو یہ نکاح نکاح نہیں کہ نکاح کر لیا گیا۔ یہ نکاح نکاح نہیں کہ نکاح کر لیا گیا۔

سوال نمبر ۶۶

اگر لڑکی باغی ہے تو وہ اپنے نکاح میں خود مختار ہے اور اس کے ساتھ دوسرا نکاح ہو سکتا ہے۔ اگر اس کے ساتھ

عورت نے شرعی طریقہ سے ایجاب و قبول کے ساتھ گواہوں کی موجودگی میں نکاح کیا ہے تو یہ نکاح صحیح ہے اور دوسری جہد جو نکاح پڑھایا گیا ہے وہ منعقد نہیں ہوا ہے۔

فہاذا فی الہدایۃ مع فتح القدیر ص ۵۷۱ ج ۳ وینتقد نکاح العرقۃ المعاقلة البالغة برضاہا وان لم یعقد عنہا ولی بکفر کانت او نیأ و فی الشامیہ ص ۱۳۲ ج ۳ اما نکاح مدکوسۃ الضیر ومعدنہ (الی قولہ) لم یقل احد بوجوہ الخ دوسرے نکاح میں شریک کو گواہوں اور نکاح خوان کو چونکہ سابقہ نکاح کا علم نہیں تھا۔ اس لیے بے علم کی وجہ سے منکوحہ غیر کی شادی میں شرکت کرنے والوں میں شرعاً کوئی گناہ لازم نہیں آتا۔ سب کا نکاح بدستور باقی ہے۔ کوئی کفارہ وغیرہ لازم نہیں۔ فقہ و اللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد الوردی و غفرلہ سب مفتی مدرسہ دارالعلوم دہلی
الجمادی الثانی ۱۴۰۹ھ
۲، جمادی الاخری ۱۴۰۹ھ

نکاح بالغہ سے متعلق فتوے پر فتویٰ

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جو شخص کسی عورت سے نکاح اس صورت میں کرنا ہے۔ جسپ کہ عورت کہے اولیاء اس نکاح سے ناخوش ہیں اور تنہا اسے اس نے اجازت لی تو یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں۔
بیوا تو جروا

جواب از مفتی مددہ ضیاء العلوم

جواب از مفتی مدرسہ ضیاء العلوم

مندرجہ بالا صورت میں نکاح بلا اجازت اور ضائع اولیاء عورت کے جو پڑھا گیا ہے۔ وہ نہیں ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا یسکخ الا بولی و قد جفی عدل کہ نکاح اجازت ولی، درود عاوی گواہوں کے بغیر نہیں ہوتا۔ مکی حسن بن زید نے نام اعظم ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔ و علیہ الصلوٰۃ فی ذما۔

محمد حسین محفوظ مدرسہ ضیاء العلوم دہلی نمبر ۱۸۰۲۰۰
الجواب کہ یہ غیر معتبر مکتوب نہیں تھا تو اس

﴿س﴾

بند لڑکی کو میں نکاح بغیر اجازت ولی کے کر سکتی ہے۔ اس کا نکاح جائز ہے۔ وہ خود اپنی نفس کی ولی ہے۔ واللہ اعلم
محمد بن عبد اللہ مدنی مدنی مدرسہ ضیاء العلوم دہلی
۷ ربیع الثانی ۱۴۰۹ھ

ہاتھ کا شکار اگر ہا پے نے آئیے جگہ نورہ المده نے دو بری جگہ کر لیا: تو کیا علم ہے؟

○ ○ ○

[illegible]

قابل درجہ فاضلہ پر امر ہے کہ شریعہ کا نکلنا سند کا کمر سے ہوگا ورنہ یہ ہے ہوگا۔ حدائقہ خاصہ سے نکلتا ہے۔ یہ ہے۔
بہتہ جانی حد صرف لکھا ہے۔ کئے دوسرے کہوں پر مبنی تھی۔ بیڑا تو چروا

記

[illegible]

چند روزی که در آنجا بودم، یک شب در میان خواب و بیداری،

بالغہ پر نکاح میں جبر کرنا

﴿جس﴾

ایک شخص متولی محمد علی جس کو اس سال تھینا ہو گئے ہیں فوت ہو گیا ہے۔ ایک بھائی اور ایک زوجہ اور ایک دختر پانچ سال یا چھ سال بچوڑ گیا اور وہ غریب آدمی تھا۔ کچھ جائیداد کچھ ماں اسباب نہیں رہا تھا۔ پس اس کی زوجہ منت کر کے اور منت سے کر کے بہت تکلیف تھا کہ اس جیسے کو نکاحی پلائی پہناتی رہی بلا داد۔ کسی شخص مل لخصوس دور بھائی متولی جو تیسرے کا بیٹا لگتا ہے ولی اور خراج اخراجات کہ نے پینے کی اور کپڑے کی جو کہ پہنا جائے یا کھائے نہیں دی۔ اب وہ عیسے عاقلہ بالغہ جو کہ ۱۶ سال کی ہو گئی ہے۔ ماں چاہتی ہے کہ میں اس کا عقد نکاح کسی اچھی جگہ کروں تاکہ اس سے شرعاً کوئی نام نہ نہ کام نہ ہو جائے۔ اب اس کا چچا خدا کے بارے یا لٹی کے بارے کام کرنے نہیں دیتا علی انھیں دوڑی چچا کا کام کسی جگہ کر دیا منظور نہیں کرتی۔ کئی ہے کہ ماں میری جب کام نہ کریں وہ منظور چچا کا کام نہ کرنا بالکل نام منظور ہے۔ بار بار کہتی ہے۔ اس متولی نکاح نہ کرنے کی نہ کہتی ہے یا نہیں۔

(نوٹ: ملا علی صاحب نے بعد از فراست اجازت نکاح کے حکم دے دیا ہے کہ ماں جیسا چاہے نکاح کر دے۔)

﴿جس﴾

جب بڑی عاقلہ بالغہ ہے۔ تو اسے اپنے نکاح کا خود اختیار ہے۔ جس سے چاہے کر سکتی ہے۔ کسی کو اس پر حق جبر حاصل نہیں۔ ولا یجبر البکر البتہ علی النکاح لا یقطاع النولایۃ بالبلوغ تنویر الابصار ص ۵۸ ج ۳ واللہ اعلم بالصواب

بالغہ کا جبری کرایا ہوا نکاح درست نہیں

﴿جس﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و میں مسئلہ کہ جاری میں جو ہوئی ہے۔ پیسے خاندان سے ایک لڑکی تھی۔ پھر نکاح ہوئی کیا تو میں نے لڑکی، بالغہ کو اپنے ساتھ لے لیا جا اور خاندان کے گھر لے گئی۔ جب لڑکی بالغ ہوئی تو خاندان نے اس سے نکاح کر لیا۔ اما نکاح لڑکی کو حمل ٹھہر گیا تو خاندان نے لڑکی کو اس برائی کی حرامت سے بچنے کے لیے لڑکی مذکورہ عاقلہ کا نکاح اپنے چچے سے کر دیا۔ حالانکہ لڑکی رضامند تھی اور چچا اس سے پاس گواہ اور وکیل بھیجے تھے۔ لیکن اہل حق و عدل نہ ہوئی۔ یہی جگہ مذکور کی عمر تقریباً ۱۴ سال ہے۔ تو کیا یہ نکاح صحیح ہے یا نہ۔

﴿ج﴾

اگر لڑکی نے اپنی زبان سے اجازت نکال نہیں دی اور نہ منگی کا اظہار کروا ہے تو نکاح صحیح نہیں ہوا۔ بالذکر
جز نکاح باندھنے کا حق کسی کو نہیں۔ واللہ اعلم

مکرمہ و مفادہ عن مفتی درہ گام معلوم ستان

اگر لڑکی اول نکاح سے برابر انکار کرتی رہی ہے تو دوسرا نکاح درست ہوگا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ میری شادی علی نواز سے ہوئی، وہ وفات پا گئے۔ میرے خاوند کے
وفات پانے کے سوا چار ماہ بعد میرے دو بھائی نے مجھ سے نکاح کرنے کی بہت کوششیں کیں۔ مگر میں انکار کرتی رہی۔
چونکہ میرے دو بھائی پہلے بھی بیوی موجود تھی۔ دوسرا یہ کہ اس نے ہمیشہ کوشش کے دوران زبردستی اور ماروٹ کر نکاح
کرنے کی کوشش کی۔

لیکن میں نے ہر طرح سے انکار کیا۔ آخر ان کی مار پیٹ کی وجہ سے مجھے بخار بھی ہو گیا۔ بخار کی حالت میں
انھوں نے جمل نکاح اندراج کر دیا۔ جس کا مجھے کوئی علم نہیں ہے۔ دو تین یوم کے بعد جھڑپن آیا۔ جس نے مرنے
والے شہر کے بارے میں کہا کہ تمہارے شوہر کی زمین کا سوا۔ ہے۔ آپ انھیں لگا دیں۔ میں نے گونہ لگا دیا۔ اس
طرح پہلے ہے علمی سے اجازت ایک سو دو پیو کے کائنات پر لی گئی ہے۔ اب میں نے جہاں میں اپنے پاس اب اور
دیگر رشتہ داروں کے کہنے پر فیصلہ احمد سے شادی کر لی ہے۔

﴿ج﴾

واضح رہے کہ عاقلہ بالغہ عورت اپنے نکاح میں بیمار ہے۔ اس کو کوئی بھی نکاح پر مجبور نہیں کر سکتا۔ اس کی
اجازت کے بغیر کوئی نکاح کر سکتا ہے۔ کما فی کتب الفطہ ولا تعبر انیکم بالافۃ علی النکاح۔ تنویر
الابصار ص ۵۸ ج ۳

پس صورت مسئولہ میں حقیقت کی جائے کہ اگر لڑکی نے غار کے ساتھ نکاح کی امان یا صراحتہً اجازت دی ہو تو
اس کے ساتھ نکاح صحیح ہے۔ اگرچہ اجازت زبردستی سے بھی حاصل کی گئی ہے۔ کیونکہ زبردستی سے بھی اگر اجازت
حاصل کی جائے تو وہ بھی شرعاً صحیح ہے۔

لیکن اگر لڑکی نے بالکل اجازت نہیں دی اور برابر انکار کے ساتھ نکاح کرنے سے انکار کرتی رہی اور اس کی

وقت ۱۰ سال کی ہے اور عرصہ چھ سال سے اپنے بھائی کے پاس رہتی ہے اور عیاس کے خرفی وغیرہ کا کفیل ہے۔ چند روز ہوئے جب اس کا بھائی گھر موجود تھا۔ کسی دوسرے شہر میں گیا ہوا تھا۔ رات کے وقت اس بڑی کا حقیقی والدہ اور چاچا و دیگر اشخاص ایک نکاح خوان کو لے کر آیا اور اس بڑی کو نکاح کے لیے کہا۔ بڑی کی والدہ نے باوجود بلند زور زور سے کہنا شروع کیا کہ میرے ساتھ ظلم نہ کرو۔ نہیں پڑھانا چاہتی۔ اس لڑکی کا وفد بھی شور مچا کر کہہ رہا تھا کہ اس کا نکاح نہ ہو۔ ان کے شور و غل سے اہل محلہ کئی میں جمع ہو گئے اور لڑکی کا انکار سن رہے تھے۔ مکان کی کھڑکی اندر سے بند تھی۔ باپ نے زبردستی لڑکی کے انکار کی پروا نہ کرتے ہوئے نکاح کی اجازت دے دی اور نکاح خوان نے نکاح پڑھ دیا۔ لڑکی پہلے سے انکار ہی تھی اور اس جگہ اپنا نکاح کروانا نہیں چاہتی تھی۔ اس نکاح میں غلام کراہ کر فرماتے ہیں۔

میتا تو جروا

(نوٹ) لڑکی صوم و صلوة کی پابند تھیک ہے اور اس کے صحیح کلمہ بھی پڑھنا نہیں آتا۔

خبر طبع الاول ۱۳۱۵ھ

﴿ نکاح ﴾

لڑکی بالغ ہو کر کسی کو بھی ولایت اجراء حاصل نہیں۔ باپ یا کوئی دوسرا ولی اس کو کسی سے نکاح پر مجبور نہیں کر سکتا۔ ولا تبصر البکر البالغة علی النکاح لا یغطایع الولاية بالبلوغ ودر مختار باب الولی کتاب النکاح ص ۵۸ ج ۳ لہذا یہ نکاح صحیح نہیں۔

بالخصوص جبکہ وہ بعد والدہ کے نکاح کرانے کے بھی اپنے انکار پر قائم ہے۔ واللہ اعلم
محمد رضا اللہ عزوجل علیہ وسلم در کتابہ اعلام المائت

بالغہ کفو میں نکاح کرنے کی عطا ہے

﴿ نکاح ﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مہدیین مسئلہ ایک بڑی نے شہمی کے زمانہ سے لے کر بلوغت کے زمانے تک اپنی حقیقی بڑی بھینرو کے ہاں پرورش پائی۔ چونکہ والدین کا بچپن کے زمانہ ہی میں سرے سے سایہ اٹھ گیا تھا اور صرف ایک چچا تھے۔ انھوں نے اسی دوران بچپن کے زمانہ میں اس کی پرورش کرنے سے صاف جواب دے دیا تھا کہ ہم ہی اس کے ہر حال میں ماتک ہو۔ اب وہ بڑی بالغ ہو گئی۔ اس نے اپنی سولت کی وجہ سے اور اپنی حقیقی بھینرو کی عین رضا مندی سے عقدہ عدم عدالتی طور پر حاصل کیا اور بلوغت کا سرٹیفکیٹ بھی حاصل کیا۔ اس خوف کی وجہ سے شاید وہ چچا بھینروں نے پرورش کرنے سے جواب دیا تھا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اچانک مجھ پر دباؤ دیں۔ دونوں چیزیں حاصل کر کے اب وہ اپنی حقیقی بڑی بھینرو کی اجازت اور اپنی خوار و اجازت اور رضامندی سے نکاح کر رہی ہے۔ نہ؟ سائل نجیب اللہ مہمان

سے اپنے کلمہ میں کر لیا ہے اور اس لڑکی کا بچا موجود نہ تھا۔ جب اس کو علم ہوا تو وہ اس نکاح سے ناخوش ہے۔ کیا اس صورت میں لڑکی نے اپنا جو نکاح اپنے کلمہ میں شرعی طور پر روک لیا اور گواہوں کی موجودگی میں کیا ہے۔ یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔

﴿پہلے﴾

صورت مسئلہ میں جبکہ لڑکی والد سے دس نے اپنے نکاح میں شرعی طور پر قائمہ کر لی اور گواہوں کے کی موجودگی میں پڑھ لیا ہے اور اپنے کلمہ میں نکاح کی جہت کو یہ نکاح جائز اور درست ہے۔ لیکن اب زنت کے بغیر بھی لڑکی کا نکاح نکاح اپنے کلمہ میں کر سکتی تو وہ نکاح نافذ ہو جائے گا۔ تاہم لڑکی کے بچے کی ضرورت ہوتی ہے۔ درختار ص ۵۵ ج ۳ میں ہے۔ وهو ان الولی شرط صفة نکاح صعب و معجون و ولفی لا مکلفه فبعد نکاح حروف مکلفه بلا رضا ولی العیق۔ لہذا اس لڑکی کا یہ نکاح صحیح و درست ہے۔ بچہ کی نافرمانی کی وجہ سے نکاح باطل نہیں ہو سکتا۔ فقہ واللہ اعلم

الحبيب سيد مراد علی قادری مفتی و مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم

پہلے بعد ان لوگوں کی وطن و دیار آزمائش کی نہیں رہتا۔ اس لیے یہ نکاح ٹھیک و صحیح ہے۔ درختار میں ہے۔ ولا تجبر لیسکر البیعة علی النکاح لانقطاع الولایة باطلوع النہی ص ۵۸ ج ۳۔ واللہ اعلم و السلام میر محمد حیدر کاشمی۔

اصحاب میں احباب محمد، مخالفانہ و ملحدی، و سنیہ علم و اہل حق

اگر لڑکی نے عقد والہ کی اجازت نہ دی ہو تو دوسرا عقد درست ہے

﴿پہلے﴾

کہ فرماتے ہیں علماء دین اور سنی مسئلہ کہ سب بھرائوں بات محمد و ان خان بلوچ نے یہ کہ یہ نمبر ۱۰ تحصیل تان اپنے حقیقی داماد خان کے گھر بسلسلہ ملاقات چند دن کے لیے گئی۔ چنانچہ سرادخان کا بھائی و مہمان خان نے ملائی میں آکر بھرائوں کی مرضی کے خلاف سکندر خان سے نکاح پڑھوایا۔ برادران و مہمان بھرائوں کے والد محمد بلوچ خان نے بچاؤ کی اور اپنی لڑکی کا نکاح اپنے گھر میں قائم کر دیا۔ واپسی جانب سے و مہمان خان والد کا سوٹھان بلوچ سے اپنی لڑکی بھرائوں کی رضامندی سے کر دیا۔ چنانچہ وہاں سے واپس آئے۔ ان کے بچے بھی ہیں۔ مگر سکندر خان سابقہ نکاح والد پر امراد ہے کہ بھرائوں پر وہ نے نکاح پھر کی منکون ہے۔ مگر بھرائوں اس نکاح کو مسترد کرتی ہے۔ کیا یہ نکاح صحیح ہے؟

北、中、南

تحقیق کیا جائے۔ اگر یکے کو اپنے وقت کی بالائی وراثت سے اجازت حاصل نہیں کی گئی تو اس کی اجازت کے بغیر بالائی کو نکال دیا جائے گا۔ اگر بالائی کے بعد بھی بالائی سے اجازت نہیں دی تو وراثت میں بدلہ دینا بالائی کی اجازت سے حرام ہے۔ یہ نکالنا صحیح و درست ہے۔ اگر بالائی کے بعد بالائی کی اجازت سے حرام ہے تو وراثت میں بدلہ دینا اس لیے تحقیق کیا جائے۔ جو صورت ہو اس کے مطابق نکال دیا جائے۔ فقط و سہام

مدرسہ انور شاہدہ اہل حق و باطل

14. ۱۳۹۹

مالِ ذکا واحد گئے نکاح سے انکار کرنا

میں نے

انہی باتوں میں ہم دیکھ سکتے ہیں کہ علامہ حسین نے بددیانتی کو جس حد تک اپنی لڑائی میں اصرار کیا، وہی ہم اس سے بچ سکتے ہیں۔ علامہ خیر و خیر بنی تقیہ کے لیے علامہ کی اہمیت کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ ان کی موت کے بعد ان کی جگہ پر کسی اور کا حق کی تاریخ منقبرہ کر دی۔ ان کے لئے والد سبھی تمام حسین کہہ چکے۔ ان کے لیے اس کی مسودہ ہے اس کی جگہ پر کسی اور کا حق کی تاریخ منقبرہ کر دی۔ ان کے لیے والد سبھی تمام حسین کہہ چکے۔ ان کے لیے اس کی مسودہ ہے اس کی جگہ پر کسی اور کا حق کی تاریخ منقبرہ کر دی۔ ان کے لیے والد سبھی تمام حسین کہہ چکے۔ ان کے لیے اس کی مسودہ ہے اس کی جگہ پر کسی اور کا حق کی تاریخ منقبرہ کر دی۔

مستشفى جامع الحرمين الشريفين - الرياض - ١١٤٦١

3

بائع دلی کو جتنے روزہ الرقی ہے۔ تہرات کی رو سے اس کی مرضی کے قطع کوئی حکم نہیں ہو سکتا۔ آپ کی دعا ہے

اس کے اوپر بلائے گئے بعد میں بھی۔ اپنے چوتھوں میں جن کا تعلق لڑائی دارا میں تھی۔ ان سے یہ نکاح نہیں ہوا ہے اور نہ یہ
 نکاح شرعی تھا۔ لہذا اگر وہ باپ کے مال سے جو آپ میں غلاموں پر پائی یا نہیں پائی تو نکاح ہو جاتا لیکن اس
 نے جواب میں رد کیا اور انہیں کا انہی رد کر دیے۔ اس لیے یہ نکاح باطل سمجھیں۔ ولا یجوز للولی احراز البکر البالغۃ
 علی الشکاح، اذ ہا یہ مع الفصح ص ۱۶۱ ج ۳ بطور حہ ممکنہ و مستحبہ کو بندہ اذہم
 و ازمنہ اب غفرانی در مدہ قسم اعظم مقامان

کر اطلاق پہنچتے ہیں بالغ نے انکار کر دیا ہو تو نکاح نہ ہو

نکاح بچہ

ایسا فرماتے ہیں علماء دین کہ ان مسئلہ میں کہ لڑکی بالغ کا نکاح اس کی ولی و مد فیہ اہل ذمت کر سکتے ہیں یا نہیں۔
 صورت مسئلہ یہ ہے کہ ایک عورت کی جو کہ عرصہ چوہرات دار سے باغ ہو چکی ہے۔ اس کا نکاح اس کے والد نے بغیر اہل ذمت
 اس لڑکی سے کر دیا۔ لڑکی کو جب اس کی ہمتی نہ ہو کر کیا۔ تمہارے نکاح ہو گیا ہے تو اس نے کہا کہ میں خود بالغ ہوں اور
 مجھ سے نہیں پوچھا گیا۔ میرا نکاح نہیں ہو۔ اگر تمہارا نکاح ہو تو مجھ سے پوچھا جاتا۔ مجھے منظور نہیں ہے۔ صورت
 مسئلہ میں کیا نکاح ہو یا نہیں۔ زیادہ غفلت و اذہم قرع شریف جو کہ فیصلہ دے سکتے ہیں مستحکم فرمائیں۔

نکاح بچہ

چونکہ یہ لڑکی بالغ ہے اور اس وقت اس کو نکاح ہو جانے کی خبر پہنچی۔ اس نے انکار کر دیا تو یہ نکاح باطل نہیں ہوا۔
 کیونکہ ذامیت اہل ذمت ہونا ایک ہے۔ ہوش کے بعد صورت اور حق رہو یا نہیں ہے۔ تمام فقہاء احناف کا اس پر اتفاق
 ہے۔ حیث قالوا ولا یجوز للولی احراز البکر البالغۃ علی الشکاح، انے ہر ایک مع الفصح ص ۱۶۱ ج ۳ اذہم
 بعد از انہی اب غفرانی در مدہ قسم اعظم مقامان
 اگر واقعی لڑکی بالغ ہے تو اس سے اجازت نہیں لی گئی اور اطلاق سے ہی اس کے انکار کا صحیح ثبوت ہو جو جو تو
 انہی صورت میں نکاح نہیں ہوا۔ اذہم ص ۱۶۱ ج ۳

نمودار اذہم غفرانی در مدہ قسم اعظم مقامان

۲۵ ربیع الثانی ۱۳۷۹ھ

انگو، مذکورہ لڑکی کا نکاح کسی رشتہ دار سے کرتا

﴿س﴾

کہ فرماتے ہیں علامہ ابن عربی مسئلہ کہ لال خان ولد محمد بخش قوم گورمانی نے اپنی لڑکی مسماۃ مبارک بائی لفظ بخش قوم سہجی کے لڑکے محمد بخش کو بیٹے کا دھوہ کیا۔ جس پر مسکی لال خان کا بھانجا عبدالرحمن اور مسکی مذکور کا داماد محمد رمضان مخالف ہو گئے۔ مسکی محمد رمضان اور اس کی گھر والی جو مسماۃ مبارک بائی کی بہن ہے۔ انھوں نے دس کو سکھایا کہ تجھے عبدالرحمن مذکور کے ساتھ بیاہ کریں گے۔ جس پر وہ آمادہ ہو گئی۔ جس دن مسکی محمد بخش قوم بائی کی شادی ہونے والی تھی۔ عبدالرحمن اس سے پہلی رات سوتے میں مبارک بائی کو تھڑے چکا کر لے بھاگا۔ مسکی خیر محمد ولد عبداللہ قوم گورمانی جو مسکی عبدالرحمن مذکور کا بچا زاد بھائی ہے۔ اس کے گھر مسماۃ مذکور کو بٹھایا اور اسی رات محرمی کے وقت عبدالرحمن اور مبارک بائی کا نکاح کیا گیا اور نکاح خوان غلام محمد ولد عبداللہ گورمانی تھا اور وکیل خیر محمد ولد عبداللہ اور گواہ حامد خان ولد عبداللہ بخش اور عبداللہ بخش ولد امام بخش قوم گورمانی ہوئے اور مذکورہ عورت نے اپنی زبانی بیان دیا جو اس مجلس میں موجود تھی۔ جب یو چھ نکاح خوان اور وکیل نے کہ تو بالغ ہے۔ اس نے کہا کہ میں چھ ماہ سے بالغ ہوں اور پیسے کا قدر ہر عمر اس کی چودہ سال پانچ چھ اوقن۔ محمد رمضان اور اس کی گھر والی کی بہن بیٹی تھوہیق ہے کہ وہ چھ ماہ سے بالغ تھی۔ یہ سب بیان مسجد میں ملفیہ لے گئے۔ پھر اس عورت مذکورہ کا ولی نکاح میں موجود نہ تھا۔ اس عورت مذکورہ کے بیانوں پر نکاح ہوا۔ کیا یہ نکاح شرعاً صحیح ہے یا نہ۔

﴿س﴾

اگر لڑکی مذکورہ بوقت نکاح پانچ تھی۔ اس کا عقد نکاح صحرا عبدالرحمن درست ہو گیا ہے۔ کیونکہ ہاں لڑکی اپنی مرضی سے گفتو میں ایسا نکاح کرتی ہے۔ والد کو اس نکاح کے رد کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ لہذا ولی کتب عقد۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بند محمد اسحاق ظفر اللہ صاحب مفتی مدرسہ جامعہ اسلامیہ
۱۸ رجب ۱۳۵۰ھ

بالف جب انکار کرتی رہے تو نکاح ہی نہ ہوا

﴿س﴾

تیسرا۔ نے ہیں علامہ ابن عربی مسئلہ۔ (۱) میری شادی حسین ولد فرید قوم سہجی کے ساتھ محرم پانچ سال پہلے

ہوئی تھی۔ دو سال بعد میرا خاندان فوت ہو گیا اور میں یہ ۱۰۰ کو اپنے والدین کے پاس کرم پور منتقل ہو کر رہنے لگا۔
گزشتہ قلمی۔

(۲) میرا بھتیجہ بھائی صاحب علی مجھ کو دھوکہ دے کر موضع دھلو میں لے گیا اور وہاں ایک شخص نے میری والدہ بھارہ کو ہم سو کے ساتھ میرا نکاح زبردستی کروانے پر زور دیا۔ جب مجھ سے تین آدمی مطالبہ کرنا شروع کرنے پر میری رضا مندی لیٹنے لگے۔ جس پر میں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ بلکہ میں نے کافی دوا دینا کیا اور اس جگہ سے بھاگ کر کٹر بخش قوم جھانچہ کے گھر چلا لے گیا اور دوسرے دن میرا بھائی دیکھ لیا، وہاں پہنچے گئے اور انھوں نے نبوت دہلی اور مجھ کو ہر واکس لگائے۔ اب فیض بخش پر وہ پھینکا اور پھر وہاں کو میرا نکاح ہے۔ کہ ان حالت کے تحت شرعاً نکاح ہے یا نہیں۔ فتویٰ مناسبت فرمایا جائے۔

﴿﴾

واقعہ رہے کہ واقعہ مذکور کے نکاح اس کی اجازت کے بغیر منعقد نہیں ہوا۔ کچھ صورتیں مسئلہ میں پوری تحقیق کی جائے کہ اگر کوئی نے میرا نکاح کی اجازت نہیں دی ہے۔ بلکہ انکار کرتی رہی ہے تو اس کا نکاح منعقد نہیں ہوا اور اگر میں سے اجازت حاصل کی گئی ہو تو نکاح صحیح ہے۔ بغرض اگر اس کی اجازت کے بغیر نکاح کیا گیا ہے تو وہ مستہجن نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد امجد آباد شاہ غفرلہ زب مفتی محمد امجد آباد شاہ غفرلہ ملتان

۱۳۱۳ھ

کیا ۱۴ سال والی لڑکی بالغ ہو سکتی ہے؟

بالغہ باکرہ کا ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا

﴿﴾

کیا فرماتے ہیں علماء مسئلہ ذیل میں کہ لڑکی حرم حیض و نسل و چندہ و غیرہ بالغ ہو سکتی ہے یا کہ نہیں؟ مسائل حافظہ
خادم

﴿﴾

(۱) بندہ ۱۴ سال سے قلمی اور دو سال کے بعد عورت سے نکاح ہو سکتی ہے۔ اگر وہ خود مقرر ہو کر نہ ہو۔ بشرطیکہ اس کی ہمسردی حالت اس کا ولی ہو۔ خاندان فی الثانی و کتب الفتاویٰ (۲) اگر وہ بالغ نکاح بغیر اذن ولی کے ہو سکتا ہے۔ اس کو ضرر و فتنہ ہے۔ واللہ اعلم

محمد امجد آباد شاہ غفرلہ زب مفتی محمد امجد آباد شاہ غفرلہ ملتان

بالذکار زبانی، لکھنؤ، فرم پر لکھوانے سے نکاح جائز نہیں

✽

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور مفسرین مسئلہ کہ ایک عورت بالذکار نکاح پر جانے کا جب وقت آیا تو جس کی رضا مندی معلوم کرنے کے لیے وہیں اور گواہوں کے پاس پہنچے۔ چند عورت نے وہ روزہ بند کر کے ان بیویوں کو کہہ کر مجھے ہرگز منظور نہیں ہے۔ تیس دنوں میں چھ آئے۔ اب نرکی کا والد اور لڑکا جس کا نکاح ہو رہا ہے۔ اس کے دارمان لڑکی جس نے نکاح سے انکار کیا تھا کے پاس روزانہ دینی لکھوا کر پہنچے۔ اس کو خوب۔ راقۃ نکاح کی رضا مندی ظاہر کر۔ اس نے صاف انکار کر دیا۔ اب نکاح رجسٹر میں عورت مذکورہ کے زبردستی لکھوا جات بہت کیے گئے اور لڑکے کے دارمان واپس چلے گئے اور عورت اپنے والدین کے طور پر دستور محمدی اور سہیل احمد ازاں امر قرار دیا گیا۔ (۲) یہ اب چند پیغم ہونے ہیں۔ اس لڑکی کو جس کا زبردستی نکاح برضا مندی اس کے والد کے بڑھایا گیا تھا اس لڑکے کے دارمان بشمول اس لڑکے کے اس بغیر رضا مندی کی منکوحہ کو اٹھ کر زبانی رات کے وقت اپنے گھر لے گئے اور ان حال عورت مذکورہ جان کے پاس ہے۔ آیا نکاح مذکورہ عورت کی رضا مندی کے بغیر صرف اس کے والد کی رضا مندی تھی اور دیگر اس اہل کنبہ کی رضا مندی بھی نہیں تھی۔ زبردستی پر عاید کیا تھا اور اس کے لکھنؤ، تہ ذہن نکاح خوانی اور جے کیے گئے تھے۔ لفظ ہے یا منجی ہے۔ میر تو جروا

✽

والشہ رہے کہ بالذکار عورت نکاح میں خود مختار ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح کوئی نہیں کر سکتا۔ جس صورت مسئلہ میں شرعی طریقہ سے خوب تحقیق کی جائے۔ اگر واقعی لڑکی نے دلائل یا صراحت کوئی اجازت نہیں دی ہے بعد وہ انکار کرتی رہی اور اس کی رضا مندی کے بغیر زبردستی اس کا لکھنؤ نکاح تو ہم پر ثبت کیا ہے تو شرعی نکاح منعقد نہیں ہوا۔ البتہ اگر اس نے کسی قسم کی کوئی اجازت دی ہو تو پھر نکاح جائز شمار ہوگا۔ بہر حال خوب تحقیق کی جائے۔ اللہ اعلم

ترجمہ خواجہ شاہ غفران شاہ مفتی محمد رفیع صاحب دہلوی

۱۳۹۷ھ

اگر لڑکی نے نکاح کی اجازت نہ دی ہو تو وہ نکاح درست نہیں

﴿کس﴾

کہا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک آدمی نے اپنی لڑکی کا نکاح لڑکی کی اجازت کے بغیر بڑھ چڑھ کر کیا ہے۔ جیسا اس وقت لڑکی ڈیڑھ سال سے شرمایا کرتی تھی۔

﴿کس﴾

اگر باخدا لڑکی نے نکاح سے پہلے یا بعد کسی وقت بھی صراحتاً یہ والہ اجازت نہیں دی اور اس نکاح کا اس نے انکار کر دیا ہو تو نکاح منع نہیں ہوتا۔ کیونکہ باخدا لڑکی نکاح میں خود مختار ہے۔ اس پر کسی کو بھی ولایت جبراً عمل نہیں ہو سکتا۔ نکاح سے قبل یا بعد صراحتاً یا دلوثاً اجازت دی ہو تو نکاح صحیح شمار ہوگا اور خاوند سے علاقہ حاصل کیے بغیر دوسری جگہ نکاح جائز نہ ہوگا۔ شرعی طریقہ سے خوب تحقیق کی جائے۔ جہاں صورت ہو اس کے مطابق عمل کیا جائے۔ فقہاء ائمہ علم ہر دور ہم کو رہنما و فہرست کتاب مفتی دارالکرام احمدیہ دہلی

۲۳ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ

باخدا کا نکاح: اگر اس کے والد نے جان کے ذریعے سے کرایا ہو تو کیا حکم ہے؟

﴿کس﴾

کسی مذہب پڑھنے والے (باخدا) کا نکاح غیر اذن سے ساتھ مرد (جو کہ مذہباً جہادی شیعہ چلے آتا ہے) کے اس حال میں کر دیا ہے کہ اول ذی کو ایک دن کسی بے جا الزام کے تحت اتار دیا جاتا ہے کہ بے ہوشی تک نوبت پہنچتی ہے۔ پھر رات کو اسے اپنے تسلط میں رکھ کر اگلے دن زور اس سے اس کی دختر سندھ کا نکاح کر والی ہے۔ جب سندھ کا نکاح کام نہ ہوتا ہے کہ صبر والد سے دشمنوں نے زور دے کر میرا نکاح تو ایسا ہے تو خوب روتی ہے۔ نیز خزانہ مذہبی کہتا ہے کہ میں نے دشمنوں کے تسلط میں آ کر محض ارے غلہ بان کے نکاح کر دیا ہے تو کیا یہ عقد جبر کے ختم میں ہو گا یا نہ۔ سندھ والد سے اجازت لینا اور بعد ازاں حکم علم ہونے پر سندھ کا آواز سے دوا فقہاء یا بعد ازاں عقد میں حاضر ہو گا یا نہ۔ نیز مسیح کا نکاح شعیل سے کر کے حکم رکھتا ہے۔ الغرض مذکورہ جنوں بیہوش کو مد نظر رکھتے ہوئے شرعی تحقیق سے بہرہ ور کرنا اگر فتویٰ پر مبنی نہ ہو سکتا۔ واضح رہے کہ سندھ خود زور دے اور اس کا تمام خاندان سنی ائمہ ہدایت ہے۔ مرد و غیرہ سے ان کا کوئی دوکارشتہ بھی نہیں ہے۔ بلکہ مذہب ایک مسافر راستہ کی مشیت سے ان کے شریک ہیں جو غیر آبادی علاقہ کے مدنی طور پر ختم ہے۔

﴿ج﴾

عائقہ بانہ عورت نکاح میں خود مختار ہے۔ اسے کوئی شخص بھی نکاح پر مجبور نہیں کر سکتا اور اس کی اجازت کے بغیر اس کی طرف سے کسی شخص نے نکاح کر لیا تو یہ نکاح درست نہیں۔ فرضیکہ عائقہ بانہ عورت جب تک خود قبول نہ کرے یا کسی کو اپنا رکھ لے۔ اس وقت تک اس کا نکاح صحیح نہیں ہوگا۔ اس کی رضاء کے بغیر اس کے والد کی اجازت کا کوئی اعتبار نہیں۔ آواز کے ساتھ رد یا جازت نہیں بلکہ رد نکاح ہے۔ نیز ایہ نکاح قطعاً صحیح نہیں۔ مسائل فی شرح التفسیر ص ۵۸ ج ۳ ولا نجسم البهلهة اليك على النكاح لانقطاع الولاية بالبلوغ الخ ولما الشبهة تحت قوله فلو بصوت لم يكن اذا والى قوله له نظر وبعضهم قالوا ان كان مع الصاح والصوت فهو رد والا فهو رضا وهو الارجح وعليه الفتوى الخ۔ ضامی ص ۵۹ ج ۳ فقد والله تعالى اعلم حرره محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ کلام اعظم بہتان الحجاب بیج محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۱۳۹۵ھ

بالذکر کی کے لیے والد کی قسم کی پاس داری کا حکم

﴿س﴾

کیا خزانے میں علامہ دینی داری مسئلہ کا ایک باپ اپنی بیٹی یا لڑکی سے متعلق قرآن پاک ضامن رہتا ہے یعنی کسی سے یوں کہتا ہے کہ میں اپنی بیٹی کو تمہاری رضاء کے مطابق بیاہوں گا۔ اب لڑکی یا لڑکے ہے۔ اگر وہ اپنے باپ کی قسم کا پاس نہیں کرتی۔ اس بارے میں اس کا باپ کیا کرے۔ جواب مفصل لکھیں۔

﴿ج﴾

بالذکر نکاح میں خود مختار ہے۔ اس کی اجازت اور رضامندی کے بغیر اس کا باپ نکاح نہیں کر سکتا۔ یعنی یا لڑکے کی جب تک خود قبول نہ کرے۔ یا کسی کو قبول نہ کرے اس کا نکاح نہیں ہوگا۔ یا لڑکی پر اہانت جبر حاصل نہیں۔

فقہ اللہ تعالیٰ اعلم

حرره محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ کلام اعظم بہتان الحجاب بیج محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۱۳۹۵ھ

بالولائی نے اصلہ یا دکالہ جو نکاح کیا اسے عدالت سے فتح نہیں کر سکتی

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں (۱) ایک لڑکی جس کی عمر تقریباً ۱۴ سال تھی۔ اس کا نکاح ایک لڑکے سے جرایک ماہ کا تھا کر دیا۔ اس کی جد یہ تھی کہ لڑکی کے والد کی جائیداد تھی۔ پاکستان کے اندر دو جائیداد لڑکی کے حق میں ہونے کے واسطے یہ نکاح لڑکی کے مائے اپنے پوتے کے ساتھ کر دیا۔ برادری ناراض ہو سکے چلی گئی کہ وہ جائیداد ہے۔ مگر چند آدمی چند کر نکاح کر گئے۔ آج وہی لڑکی جس کو تقریباً ۱۸ سال کا عمر ہو۔ اب اس وقت عدالت نے صاحب نے اس کا نکاح فتح کر دیا۔ اب لڑکی کی عمر تقریباً ۲۲ سال ہے اور جس کے ساتھ نکاح کیا تھا۔ اس لڑکے کی عمر تقریباً ۱۸ سال ہے اس وقت غیرت و بحال رکھنے کے لیے عدالت عالیہ میں تینج نکاح کر لیا۔ اب اندر سے شریعت مجھے اجازت فرمائیں تاکہ پنا جائز نکاح کر کے اپنی عزت بھگوان کر سکوں۔

بطور استیع گذارش ہے۔ کیا باوجود ان وجوہات کے نکاح اس لڑکی کا اندر سے شرع شریف صحیح ہے یا کوئی محجاش بھی ہے۔ جبکہ اس کے ولی نے محض دنیوی اغراض کے لیے نکاح کا عقد امر کیا ہے۔ نیز تینج نکاح عدالتی اور ولائی کی یہ امر جوئی اگر تھا کر کے کسی امر ناشائستہ کی تو اس کے سد باب کے لیے کوئی سبل تجویز اندر سے شرع شریف ہے۔

بیوقوف و

﴿ج﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اگر یہ لڑکی نکاح کے وقت بالذقی اور اس نے خود ایجاب و قبول کیا ہے یا کسی کو مکمل یہ بھی تھی۔ اگر چہ ولی کی مرضی نہ بھی تھی۔ تب بھی نکاح منعقد ہو گیا ہے اور بعد میں عدالت سے تسخ کر لینا صحیح نہیں ہے اور اگر اس وقت ناپالذقی اور اس کا ولی اقرب مائے کے علاوہ کوئی اور موجود تھا۔ مثلاً چچا زاد بھائی وغیرہ اور پھر بھی مائے نکاح کر دیا اور اس ولی اقرب نے اسے رد کیا تب نکاح سرے سے ہوا ہی نہیں ہے اور اگر نانا ہی ولی اقرب تھا تو پھر نکاح ہو گیا ہے اور اسے خیار بلوغ حاصل ہے۔ اب اگر اس نے شرعی طریقہ سے حق خیار بلوغ استعمال کر کے عدالت سے نکاح تسخ کر لیا ہے۔ پھر تو یہ دوسری جگہ نکاح کر کے گی اور نہیں۔ اس لیے اس میں عدالتی فیصلہ کی نقل بھیج دیں اور فتویٰ حاصل کریں۔ فقہاء اللہ تعالیٰ اعلم

درہ عبدہ لطیف فخر الدین عینی مدظلہ العالی
الجزیبہ صحیحہ کوہ مقبلاً مدظلہ العالی
۲۸/۸/۱۴۲۸ھ

مطلقہ ماں کے پاس رہنے والی ۱۶ سالہ لڑکی کا ولی کون ہوگا؟

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور شیخ مسلمانہ کے زید و بندہ کا تازہ کی وجہ سے فیصلہ ہوا۔ یعنی زید نے ہندو کو طلاق دے دی ہے۔ ان کا ایک لڑکا اور ایک لڑکی تھی۔ تو لڑکا باپ لے گیا اور لڑکی ماں کے پاس ہی ہے۔ اب لڑکی بالغ ہے۔ تقریباً سولہ سال عمر ہے۔ اب لڑکی کی مرضی نکاح کی رائے کے مطابق کرنے کی ہے۔ یعنی نانگے میں نور باپ جبر کرتا ہے کہ میں لے جاؤں گا اور اپنی مرضی کے مطابق نکاح کر دوں گا۔ اب شریعت صافیہ لڑکی کے بارہ میں کیا فیصلہ فرماتی ہے۔ میںا تو جروا

﴿ج﴾

لڑکی جب سولہ سال کی بالغ ہے تو اسے اپنے نکاح کا خود اختیار ہے۔ شرعاً ہندو رسائی کی عمر سے ہی لڑکی بالغ شمار ہوتی ہے اور اسے تمام امور (نکاح، بیع، شرا و غیرہ) میں مکمل اختیار حاصل ہوتا ہے۔ لہذا صورت مسئلہ میں لڑکی باپ کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح خود کر سکتی ہے۔ واللہ اعلم

عمود محمد اللہ علیہ وسلم رحمۃ اللہ علیہ
۱۶ ستمبر ۱۴۲۱ھ

مزنیہ کی بالغہ لڑکی کی ولایت نکاح کسے حاصل ہوگی؟

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور شیخ مسلمانہ کے مسلمانہ چمن خاتون کے کسی دیگر شخص کے ساتھ چار تعلقات تھے۔ جس کے گھٹن سے ایک لڑکی بخت سولی پیدا ہوئی۔ جو کہ اب سولہ برس کی ہے۔ مسلمانہ چمن خاتون کی والدہ زندہ ہے اور مسلمانہ چمن خاتون کسی بہاول بخش کی منکوحہ ہے۔ لڑکی کا ناموں بھی زندہ ہے۔ جناب سے سو والدہ اندر نما ہے کہ اس بات کا فتویٰ دیا جائے کہ اس لڑکی بخت سولی کا نکاح کون کر سکتا ہے۔ جناب کی عین نوازش ہوگی۔

﴿ج﴾

سولہ سالہ لڑکی شہنا بالغہ ہے اور عاقلہ بالغہ صورت نکاح میں خود مختار ہے۔ اسے کوئی شخص بھی نکاح پر مجبور نہیں کر سکتا اور اس کی اجازت کے بغیر اس کی طرف سے کوئی شخص بھی نکاح نہیں کر سکتا۔ فریقہ عاقلہ بالغہ صورت جب تک خود قبول نہ کرے یا کسی کو اپنا وکیل نہ بنائے۔ اس وقت تک اس کا نکاح صحیح نہ ہوگا۔ مسئلہ صورت میں لڑکی اپنے کلموں میں

نکاح کر سکتی ہے۔ قال فی شرح التوسیر ص ۵۸ ج ۳ ولا تجوز المأخضة لکن علی النکاح لانقطاع

الولاية بالبلوغ واجبا فی ص ۵۵ ج ۳ نفذ نکاح حرۃ مکلفۃ بلا وصا ولی فقط والله تعالی اعلم

حرر محمد نور شاہ غفرلہ اب مفتی بدرہام معلوم مکان

۷ ذی الحجہ ۱۳۹۱ھ

بالفہ کا نکاح اگر والدہ زبردستی کرے تو کیا حکم ہے؟

﴿س﴾

سوال یہ ہے کہ محمد حسین دہ بہادر خان خیال ساکن موضع ہونی تحصیل ملیں ضلع میان نے برادری میں چند وجوہات کے باعث بحالت خصاچی دختر مسما میر بان دختر محمد حسین ساکن مذکور کا عقد نکاح برادری سے باہر ایک شخص وریا مولہ سلطان ذات سہو ساکن موضع چک نمبر ۴۷ تحصیل خاندان ضلع میان سے بلا رضامندی دختر خود مسما امیر بان کر دیا ہے۔ حالانکہ لڑکی نے ایجاب و قبول نہیں کیا۔

کیا جبکہ لڑکی بالغ ہو اور اصول کے مطابق اسے اپنے نکاح کا منظور ترح ضروری ہو۔ مگر والد بلا رضامندی و ایجاب کے لڑکی کا نکاح کر دے وہ جائز ہے یا نہیں؟ فقط والسلام جینا تو جردا

۱۷ اکتوبر ۱۹۷۸ء

﴿س﴾

عاقہ بالاعوانت۔ ۱۔ بچہ نکاح میں خود مختار ہے۔ ۱۔ کوئی شخص بھی نکاح پر مجبور نہیں کر سکتا اور اس کی اجازت کے بغیر اس کی طرف سے کسی شخص سے نکاح قبول کر یا تو یہ نکاح درست نہیں۔ غرضیکہ عاقہ بالاعوانت جب تک خود قبول نہ کرے یا کسی کو اپنا مکمل نہ دے۔ اس وقت تک اس کا نکاح صحیح نہ ہوگا۔ تاہم یہ صورت مسئلہ میں جس وقت اس کے باپ نے اس سے اذن طلب کیا یا نکاح ہو جانے کی خبر پہنچی۔ اس نے انکار کر دیا تو یہ نکاح جائز نہیں ہوا اور اگر بوجہ طلب اذن یا بلوغ خبر سنا نہ ہوگی تو نکاح ہو گیا اور قبل بعد نکاح کے انکار کا اعتبار نہیں۔ جبکہ مستند الہ ولی یا بلاغہ خبر کے وقت سکوت کیا ہو۔ کما فی الہدایۃ مع الفتح ص ۱۶۱ ج ۳۔ ولا يجوز للولی ایجاب البکر المأخضة علی النکاح واذا استاذنتها الولی فسکت او ضحکت فهو اذن۔ (الہی ان قال) ولو

زوجها فليخبرها الخبر لمسکت فهو علی صاف کرنا ص ۱۶۷ ج ۳ والله اعلم

حرر محمد نور شاہ غفرلہ قاضی الامام بدرہام معلوم مکان

الجابیح محمد عبداللہ عطا اللہ منہ

۳۱ رجب ۱۳۹۵ھ

عائدہ بالغہ کا نکاح اس کی مرضی کے بغیر درست نہیں



کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک عہہ ہے اور اس کی دو چھیاں ہیں۔ ایک کی عمر اسی سال اور دوسری کی چھ سال ہے۔ وہ تقریباً چھ سال سے عہہ بھٹی ہے۔ اس کے والدین اس کی شادی اپنی برادری میں کرنا چاہتے ہیں۔ مگر وہ اس بات پر رضا مند نہیں اور وہ شادی برادری سے باہر کرنے کی خواہشمند ہے۔ برائے کر اس کے متعلق فتویٰ صادر فرمائیں کہ آیا وہ اپنی مرضی کے مطابق برادری سے باہر شادی کر سکتی ہے یا اسے شرعاً کوئی ممانعت تو نہیں۔



بالغہ عادت اپنے نکاح میں خود مختار ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوگا۔ وہ اپنی مرضی سے اپنے کفو میں نکاح کر سکتی ہے۔ لیکن غیر کفو میں اولیاء کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں کر سکتی۔ فقہ دائلہ نقالی اعلم
رد المحتار، رد المحتار، جامع مفتی، درمکام، مطبعہ عثمان
۲۹ شوال ۱۳۹۱ھ

جب لڑکی دادا کے نکاح سے انکار کرتی ہے تو نکاح درست نہیں



کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک لڑکی کا عقد نکاح لڑکی مذکورہ کے دادا نے اپنی مرضی سے ایک لڑکے سے کر دیا ہے۔ حالانکہ لڑکی کا حقیقی والد زندہ موجود ہے اور اس کے والد کے مشورہ و ارادہ سے نکاح نہیں کیا گیا اور لڑکی بھی ایسے نکاح سے انکار کرتی ہے۔ مگر اس کے دادا نے اپنی مرضی سے شریعی نکاح کر دیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا دادا مذکور کی مرضی سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہ۔ جبکہ لڑکی کا حقیقی والد زندہ موجود ہے اور لڑکی بھی رضا مند نہیں ہے۔ لڑکی کی عمر اس وقت تقریباً ۱۵ سال ہے۔ مفصل حل فرمایا جائے۔



بالغہ لڑکی اپنے نکاح میں خود مختار ہے۔ اگر اس نے دادا کو نکاح کا وکیل نہیں بتایا ہے اور نہ اجازت دی ہے تو یہ نکاح منعقد نہیں ہوا ہے۔ فیرونی اقرب کی اجازت میں سکوت کافی نہیں۔ دائلہ اعلم
رد المحتار، رد المحتار، جامع مفتی، درمکام، مطبعہ عثمان
۱۲ شعبان ۱۳۹۱ھ

۳۰ سال عمر والی لڑکی کا نکاح زیر دقتی کرانا

✽✽✽

کیا فرماتے ہیں علماء دین و بریں مسلمان کہ ایک لڑکی جو کہ مطلقہ عاقل بالغ عمر ۲۰ سال ہے۔ اس کے والدین نے ایک شخص کے ساتھ اس کا زبردستی نکاح پڑھا دیا۔ نکاح کے وقت لڑکی روئی اور چلائی۔ یہی کہ وہ اس شخص کے ساتھ شادی کرنے پر رضامند نہیں ہے۔ والدین نے اس کی ایک لڑکی اور زبردستی نکاح پڑھا دیا۔ والدین نے برادری میں پہلی آن کی نہ طر اس کا زبردستی نکاح کیا ہے تو کیا شریعت کی رو سے اس لڑکی کا نکاح ہوا ہے یا نہیں۔

✽✽✽

ماقلہ بالفردیہ نکاح میں خود بخود ہوتی ہے۔ ولایت جبر اس پر کسی کو حاصل نہیں ہے۔ پس اگر لڑکی مذکورہ وقت نکاح دھماکہ نہیں تھی۔ تو شرعاً نکاح منقطع نہیں ہو گا۔ اب اگر اس نے انکو ٹھکراتے وقت بدلہ خواہش اس نکاح کو منظر ذکر لیا ہے تو یہ نکاح شرعاً منقطع نہ ہو گا۔ اس لیے حاکم علیہ علم وادب کے بارہ میں تحقیقات کریں۔ ورنہ اس کے بعد علماء کے قول کے مطابق عمل کیا جائے۔ انشاء اللہ

بند و احسان غفرلہ اب سنی مدرسہ اسلامیہ
۱۳۹۵ھ

عاقلاً بالغہ مرضی سے کتو میں نکاح کر سکتی ہے

نفاق میں بھی نکاح ہو جاتا ہے

✽✽✽

یہ کہ جس میں علماء دین و بریں مسلمان کہ (۱) ایک لڑکی عاقلہ بالغہ بغیر رضامندی والدین و زوجہ کے کسی شخص کو زبردستی نکاح کر دیا اور وہ نکاح کے کتو میں ہے۔ پس نے نکاح کیا تو مرد نے جو بایکھا کہ مرد نے نکاح میں تو ایسا زبردستی سے نکاح اس کا نکاح اس مرد کے ساتھ منقطع ہو جاتا ہے

(۲) ایک لڑکی عاقلہ بالغہ نے بطور مذہبی و برآواہان کسی مرد کو جس میں نے نکاح سے نکاح کیا یا اس کے برعکس مرد نے نکاح میں نکاح سے نکاح کرنا ہوں۔ دوسرے فریق نے کہہ۔ میں نے قبول کیا۔ یہ نکاح ان دو صورتوں میں بھی منقطع ہو جائے گا یا نہ۔ نیز اقوال



(۱) حلقہ یا علاقہ کی اپنے گمان میں خود مختار ہے۔ اگر قصص مذکور لائی مذکورہ کا کتبہ ہے۔ تو لڑائی مذکورہ کے اس کہنے سے کجاق مسعود ہوتا ہے۔ ورنہ بن دیکھ لائی کے رد کرنے کا اعتبار نہیں ہے۔

(۲) اگر مرد کو بھروسے کے مرد پر مذاق کے ساتھ یہ جواب دیا گیا ہے۔ تب بھی اس سے نکاح منع نہیں ہوتا ہے۔

ہندو محمد اسرار فخر اعلیٰ نائب مفتی دارالعلوم دہلی

۵۴۹۷

فرار ہو جانے والی لڑکی کا ایسی مرضی سے نکاح؟



کیا فرماتے ہیں علماء دین: ہمیں مسئلہ کہ آیا لڑکی کا والد بائو جی مرثیہ خوشی سے اپنے رشتہ دار کے ساتھ صُحر سے چلی گئی اور دوسرے شہر میں جا کر اس باپ کی عدم موجودگی میں اپنا ٹھکانہ نکال کر لیا ہے۔ پھر والدین نے کسی طرح لڑکی کو تنگ کیا۔ اب والدین اس نکاح پر راضی نہیں اور عدالت میں تصفیہ نکاح کا مقدمہ دائر کیا ہے۔ کیا یہ نکاح شرعاً جائز ہے یا نہ اور اگر عدالت تصفیہ بھی کر دے تو دوسری جگہ لڑکی نکاح کر سکتی ہے یا نہ۔ نیز اس تصفیہ کی ضمانت اور امداد کرنی ہے؟



بر حذر و احتیاط واقعہ عائد بالحدیث کی اسے نکاح میں نوہ مقام ہے۔ پس اگر نکاح میں مہر پورا ادا نہ کیا گیا ہے اور مکتو میں نیا گیا ہے تو وہ نکاح ہو گیا ہے۔ خاندان مت فلاق حاصل کیے بغیر اس عورت کو دوسری جگہ نکاح و رست نہ ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعظم

ابنو — شيخ محمد بن عبد الله بن عثمان بن

۳۴۷۶

انخواہ کرنے کے بعد اگر لڑکی سے زانیہ ایجاب و قبول نہیں کر لیا گیا تو نکاح درست نہیں



کہ فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اہل عقد کے بارے میں سہ مسامحہ و امتی و خیر لازم ہے کہ خیر حیات و آخرت

یوسف، شیر عباس، گلزار خان، اقوام پٹھان ساکنان چک نمبر ۱۰۷۸۳ علاقہ تحصیل غازیوال نے من مسمیٰ نور محمد کو زد و کوب کر کے دختر من سمات راسی حنفیہ کو ہالا کو جنم دیا تھا کہ لے گئے اور بغیر رضامندی سمات راسی کا نکاح اپنے نوکر چاندی ولد خان کے ساتھ کر دیا۔ جس کی بناء پر خانہ غازیوال میں روپوت اور بے کرمی تھا نہ دار لود کیر محمد سمات زیدار چک نمبر ۱۰۷۸۳ چٹوکی امداد سے ان کے منہ پر غلم سے دختر خود سمات راسی کو ہا کر واپا سمات راسی اب میرے قبضہ میں ہے۔ جو نکاح جنم اسمات راسی کا بغیر رضامندی منکوحہ کے ہوا گیا ہے وہ نکاح منعقد اور جائز ہے یا نہیں۔ اس مسئلہ پر روشنی قرآن شریف اور حدیث شریف کے ثبوت سے ڈال دی جائے۔ منیٰ ملک شیر خان کہتا ہے کہ تحریر بالا درست ہے اور میرے سامنے یہ واقعات ہوئے۔ بیان بالا طبعی درست ہے۔ ملک شیر خان چک ۸۵، ۸۳ قارم۔

کبیر قسم قرہ چک نمبر ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸ چک نمبر ۱۵/۱۵

کہا جائے کہ نکاح میں ایجاب و قبول ہوا ہے یا نہیں اور لڑکی سے زبردستی زبانی اجازت حاصل کی گئی تھی یا نہ۔ یا صرف اس سے زبردستی انگوٹھی لگوا لیا گیا تھا۔ زبانی اجازت وغیرہ نہیں ہوئی۔ بہر حال جو صورت جو تفصیل سے لکھیے تاکہ اس کے مطابق حکم لکھا جائے۔

محمد نور شاہ غزل تاب منیٰ مدرسہ کامہا علوم دین

۱۹۸۱ء

حنفیہ جان سمات راسی بالذات میں حنفیہ جان کرتا ہوں کہ بصورت ڈاکہ سسپان خضر حیات۔ محمد یوسف شیر عباس گلزار خان نے مجھے اور خضر حیات کے مگر ٹھکانہ دینے مجھ سے زبانی اجازت حاصل کی اور نہ ہی کوئی میرا انگوٹھا کسی کتاب یا کاغذ پر لگوا دیا گیا۔

﴿ع﴾

عائدہ بالذات نکاح بغیر اس کی رضامندی اور اجازت کے منعقد نہیں ہوتا۔ پس مسئلہ صورت میں جبکہ سمات راسی نے نہ ایجاب و قبول کیا ہے اور شان سے اجازت لی گئی ہے تو یہ نکاح شرعاً منعقد نہیں ہوا۔ لڑکی کا دوسری جگہ نکاح کرنا جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ اعلم

محمد نور شاہ غزل تاب منیٰ مدرسہ کامہا علوم دین

۱۵ افرم ۱۴۰۹ء

صورتِ مذکورہ میں ٹکائی پر مت سے

६५३

کیا فرماتے ہیں علماء دین؟ اس مسئلہ میں کہ مسافر کو طہرہ چاہو عرصہ دو سال تک مکمل نہیں بخیر شمولیت اور طہرہ نکاح کلمہ میں جو کہ ولی خود ہر رقم کے لیے بذریعہ درخواست اپنی شہر صاحب پیش کر کے نکاح دیتا کیا۔ جس میں آج تک نکاح کرنے کے بعد خوش اور راضی ہیں مگر چار سال کے بعد وہ ولی و عیال میں کہ وہی رضامندی کے بغیر نکاح ہوا ہے۔ لہذا اس مسئلہ کو رد الہی دینی جو ہے۔ اس میں صرف خواہش رقم وصول کرنا ہے۔ جائز حاصل کرنا جو جس خدمت سے نکاح ہو گا بغیر شمولیت دینی شرعاً صحیح و جائز ہے۔

記

بالعمرہ: اپنے کلموں میں بغیر حات و: کے نکاح کرکشی سے اسی لیے مذکورہ صورت میں نکاح صحیح ہے۔ واللہ اعلم
تعمود حفظہ: یعنی درجہ تمام امور اہل ان
۸۔ مکر۔ ۱۳۵۱

احناف کے ہاں بالغہ عورت اپنی مرضی سے یوسف نکال کر دے؟

۴۵

اسم اللہ، حامد، مصلیٰ، استغناء کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ بغیر اجازت الی کتب میں یا غیر کتب میں
تکالیف جمع ہو سکتا ہے۔ اور حدیث ایسا مرفوض مکرمت بغیر ادنیٰ ولیہہ فتکاحا یا باطل کا کیا جواب ہے اور
کیا مہذب ہے۔ یہ مسئلہ دلچسپ و جاریہ صحیح پان پڑھائیں۔ کسی قسم کے شبہ و راز میں اس کی کمی بیشی نہ رہے۔ مفصل بیان
فرمیں۔

گر ایسے نہ ہوتے دہلی کے قہر کنوئیں کسی عورت نے کھان کر لیا۔ قوادیر ہو یا نصیر ہو۔ باختر یا غیر باختر ہو۔
دہلی کو قلعہ کراے کا حق ہے یا نہیں۔ اگر قلعہ کراے کو خزانہ نکال دیا جائے گا، نہیں۔

紀事

حناف کے نزدیک، یہ کلمہ کفر میں بغیر اجازت والی بھی ملاح کر سکتی ہے۔ البتہ غیر کلموں میں اس کا خواہ کر و بوجھ جاننا نہیں ہے۔۔۔ کما فی الدر المختار ص ۵۱ ج ۲ مطبوعہ مصر و بیروت فی غیر الکف بعدم حواہ

اصلاً جو استحقاق نسبی لیساد، انکو من حدیث مذکور فی احوال کا ذریعہ ہے کہ یہ حدیث محض ہے جو مختلف پر اور ہوشیاری کی حکایت نہ رکھتی ہو یا محض ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ لا صلوة فحالی المسجد الا فی المسجد یا علی ازوم پر اور اسی حد سے بعض احادیث نے غیر کتب میں لکھا ہے۔ ولوی فی غیرہ الحدیث مذکور فی روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا۔ حالانکہ انھوں نے خود اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا تھا۔ جبکہ ان کی ہادہ پیدائش میں ابی بکر رضی اللہ عنہ تھے۔ نیز اس حدیث کی سند میں بعض ظاہر ہے۔ جس کی تفصیل کا یہ مقام نہیں۔ واللہ اعلم

مقدار میں ابی بکر رضی اللہ عنہ۔ تمام اصحاب میں
الکتاب کی تفسیر و تفسیر من مطلق۔ درجہ ہر صاحب و مفسر

بالحد کے نکاح میں ولی کی اجازت ضروری نہیں

﴿پس﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین حدیث منہ کی منہ سے اور ان کی ایک حدیث میں ہے کہ اگرچہ چند آدمیوں کے ہمراہ آیا ہو، مگر ان کے کہہ کر صحابی لڑکیوں کے نکاح کے لیے آیا ہوں۔ لیکن میں نے انکار کیا۔ بعد ازاں میں ایک ضروری کام کی وجہ سے گھر سے باہر چلا گیا۔ جب میں واپس آیا تو منہ سے فرمایا کہ مجھ نے کہا تھا کہ اب تک جو کہ تمہاری لڑکیوں کا نکاح ہو گیا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ میں نے اس طرح نہ کیا ہے۔ میری اجازت کے بغیر نکاح کیسے ہوتا ہے۔ جب یہ اعلان میری لڑکیوں نے سنا تو انھوں نے بھی یہی کہا تھا۔ حالانکہ ان میں سے کوئی نہ آدمی ہمارے پاس آئے تھے انھوں نے ہم سے صرف گلہ طبع پر محوایا اور اس کے بعد وہ چلے گئے اور کسی قسم کا ایجاب و قبول نہیں ہوا۔ کیا شرعاً جائز ہے کہ ولی فی غیر موجودگی میں یا بطریق ایجاب و قبول کے نکاح ہو جائے ہے اور کہہ لیں کہ ایجاب و قبول کا درجہ دیا جاسکتا ہے۔ نیز کہہ دوں کہ نکاح ہو گیا ہے جو کہ فرعون ہیں۔ اس سے انکار ہے۔ چنانچہ ان کو

محدود ہندو ہی قوم ان کو نہ مانیں یہ لڑکیوں کی ہوتی ہے یا لڑکیوں کی ہوتی ہے
انسان کو خود محدود ہندو

﴿پس﴾

انکو لڑکی یا لڑکا ہو اور نکاح طبع پر جائے وقت سے یہ بتایا کہ یہ ہے کہ نکاح ان نکاح سے ایجاب و قبول کے لئے ہے جس کو اس نے خوشی سے طبع پر ہر حال پر رت دے لی ہے تو نکاح منع ہو گیا۔ لیکن اجازت و منع کے نکاح میں شرع نہیں اور اگر اسے یہ نہ بتایا گیا ہو کہ تمہارا نکاح نکاح سے کرنا چاہئے جس کو نکاح نہیں ہوا۔ مقامی طور پر نکاح کی تحقیق کر کے فیصلہ کیا جائے۔ واللہ اعلم

نہایت حد میں مطلق ہے۔ تمام اصحاب میں

حوال اپنے زادہ والہ دست ہے یا غلط ہے۔ اور دوسری آراء۔ ساتھ شادی کی جائے تو قطعاً نہ کی جاتی ہے۔ اس کا کوئی حزمہ ہے یا نہ۔ ۱۱۲۰۔ لفظ کو اپنے اور خارج کو سنا جا کر ہے یا نہ۔ جیسے ملا۔ اب کوئی تہ اور کتب لغت میں مدح مریدانی را۔ ے سے مستغنی کرنا کر بندہ کو مومن و معذور فرمائیں۔ اگر ۱۱۲۱۔ ما نے اس کی شادی کر دی جائے تو ولد پر کوئی کنہ و جنس ہے۔

اسان مشیر دست کو سونے تک پہنچی چھاری یا غلط ابرو یا زنی خان

﴿تس﴾

۱۱۲۱۔ اپنے نکاح میں خواہ مخواہ ہے۔ مگر ماں کو بچہ دیکھیں کر یا چا سکے اور اس کی مرضی کے بغیر اس کا نکاح منعقد بھی نہیں ہو سکتا۔ لفظ نکاح نہ کرنے سے منع کی قطع نہیں ہوتی۔ مگر یہ کہ مرضی اندھم میں دوسری قوموں میں نکاح کرنے کا عذر دیا گیا تھا۔ البتہ اگر دوسری وجہ ہے تو اس کا والد اور دوسرے بڑے معذور ہیں تو اس کو چاہیے کہ ان کے معذور پر عمل کرے اس میں اس کا قلمرو ہے۔ بہرحال مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ واللہ اعلم محمد و عبد اللہ و آلہ و صحبہ و سلم

مطلقہ عورت کی بچیوں کی شادی مرضی سے کرنا

﴿تس﴾

کی فرماتے ہیں علماء دین اور بزرگ مسند کہ میری بھینہ و قبائل بنیم کا نکاح محمد سین نے ہوا تھا۔ بعد میں ان سے دو بچیاں پیدا ہوئیں۔ اس کے بعد محمد حسین نے ان قبائل قبیلہ کو طلاق دے دی۔ محمد سین نے اپنے حق میں اپنے مکان کو کھریا تھا۔ اب محمد حسین میری بھینہ سے اپنی دو بچیاں کو زنا دیتی لیتا چاہتا ہے اور بچیاں کا اپنی مرضی سے کسی جہان نہ کرنا چاہتا ہے۔ ۱۱۲۲۔ بچوں کے علاوہ وہ بیٹے نہ دے اپنے پاس رکھ لیے تھے۔ بچیاں جوان ہیں۔ کیا وہ اپنی مرضی سے والد کی رضا کے بغیر نکاح کر سکتی ہیں یا نہیں۔

﴿تس﴾

صورت مستورہ سے۔ بقدر رحمت واقعہ یہ کہ اگر کسی عورت پر زنا ہو جائے تو اس کا اپنے پاس سے کسی خود مختار ہیں۔ اپنی مرضی سے کلمہ میں اچھا یا چرائیں۔ نکاح نہ ملے تو طلاق میں۔ ان کی اولاد بھی مطلق ہوئی ہے۔ وہ بھی ان نکاح دوسری تہہ کر سکتی ہے۔ منہ کیوں کا والد ان کو اپنی مرضی سے عقد نکاح کرنے پر مجبور نہیں کر سکتا ہے۔ لفظ اللہ تعالیٰ ہم مدہم حق و غیر اللہ اب مطلق مدہم حق و سلم

لڑکی بالغ ہونے کے بعد خود نکاح کر سکتی ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکی جس کی عمر انیس ۱۹ سال ہے۔ اس لڑکی کا نکاح کرنا ہے۔
اب والد کے نکاح پر بڑی ماضی نہیں ہے اور لڑکی کے نکاح پر اس کا والد رضی نہیں ہے۔ البتہ چچا لڑکی کا ساتھ دیتا اور
دونوں نکاح اپنی قوم میں کر سکتے ہیں۔ کیا لڑکی بالغ ہونے کی صورت میں خود نکاح کر سکتی ہے۔

﴿ج﴾

صورۃ مسئلہ میں اگر لڑکی بالغ ہے تو وہ خود مختار ہے اپنی مرضی سے جہاں چاہے کنو میں نکاح کر سکتی ہے۔ باپ
اس پر جبر نہیں کر سکتا۔ البتہ باپ اور لڑکی دونوں ایک جگہ نکاح کرنے پر رضامند ہو جائیں تو بہتر ہے۔ باپ یا چچا جو اس
کا نکاح کرے چاہیں وہ لڑکی سے اجازت لے کر نکاح کر سکتے ہیں۔ بھیمہ اجازت بڑی کوئی بھی اس کا نکاح نہیں کر سکتا۔
فتاویٰ اللہ تعالیٰ اعظم

نہجہ احمدیہ مفاد مذمتی مدرسہ قائم العلوم ملتان
الجراب مجمع عبد اللہ علامہ حنفی مدرسہ قائم العلوم ملتان

سید مرد اور اراکین عورت کے بچے کا نکاح سادات میں جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور میں مسئلہ کہ ایک سید بخاری خاندان کے فروغ نے ایک اراکین قوم کی منکوحہ عورت بلا
نکاح اپنے پاس عرصہ تین سال رکھی اور اس عرصہ میں سید بخاری کے نظفہ اور صفاۃ مذکورہ اراکین قوم سے ایک لڑکا پیدا
ہوا بعد ازیں پہنچا انت و بھر دی وجہ سے عورت اپنے والدین کے پاس چلی گئی اور دو ماہ بعد خاندان سے طلاق حاصل کر
لی۔ فوری حصول طلاق کے بعد سید بخاری نے مذکورہ کے پاس آگئی اور اس سید بخاری سے نکاح کر لیا۔

(۲) اب کہ سید بخاری اور اراکین قوم عورت سے جو بچے پیدا ہوئے یا اس کی سادات خاندان میں ہو سکتی
ہے یا نہیں۔ میرا فتویٰ ہے

﴿ج﴾

جہاں مذکورہ اور اس کے اولیاء کی اجازت و رضامندی سے سادات قوم کی لڑکی کا نکاح اس لڑکے سے شرعاً جائز
ہے۔ بالغ لڑکی اور اس کے اولیاء کی اجازت کے بغیر جائز نہیں۔ فتاویٰ اللہ تعالیٰ اعظم

مدرسہ محمدیہ اور شاہ بخاری صاحب مفتی مدرسہ قائم العلوم ملتان
۲۷ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ

اگر بالذکر غیر کفو میں نکاح کرے تو در ثناء کے لیے کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک سید صاحب نے اپنی لڑکی مائتہ بالذکر کا نکاح بھانگی ہوش و سواس کسی مرد غیر سید سے جو کہ نہایت شریف ہے تقریباً عرصہ سات ماہ سے کر دیا ہے۔ اس کا اب تک سر میل یعنی شادی نہیں ہوئی۔ اب وہ شخص شادی کرنا چاہتا ہے۔ لیکن لوگ اسے منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سید زادی کا نکاح کسی غیر سید سے منع نہیں ہے اور سید زادی سے نکاح کرنا حرام ہے۔ آپ یہ فرمادیں کہ اس کا نکاح ہو یا نہیں۔ اگر ہو گیا تو شرعاً کیا حکم ہے۔ بیجا تو جروا

﴿ج﴾

واضح رہے کہ بنی ہاشم کی عورتوں کا نکاح بالذکر کی اور اس کے اولیاء کی اجازت سے برقرار کے مسلمانوں میں ہو سکتا ہے۔ لیکن بغیر رضاء اولیاء و قرابت کے علاوہ کسی دوسرے خاندان میں کرنا درست نہیں اور یہ حکم فقہ بنی ہاشم کی عورتوں کا نکاح۔ بلکہ جعفر اقوام کہہ چکی حکم ہے کہ غیر کفو میں نکاح کر لینے پر اولیاء کو منع کرنے کا حق ہوتا ہے۔

قال فی الہدایۃ مع الفتح ص ۱۷۸ ج ۳ و اذا زوجت المرأة نفسها من غیر کفو فلا ولیاء ان یفرقوا بینہما دفعا للضرر العار عن انفسہم انتہی۔ و القنوی علی و رایۃ الحسن من انہ لا یعتقد کما صرح بہ فی النہج المختار۔ ص ۵۶ ج ۳

بجا پر صورت مسئلہ میں اگر یہ نکاح خود بالذکر کی اور اس کے اولیاء کی اجازت سے ہوا ہے تو یہ نکاح باطل نہیں اور درست ہے۔ جو کہ بنی ہاشم کی عورتوں کے نکاح کو غیر بنی ہاشم سے حرام کہتے ہیں۔ سخت تمیز کا رہیں۔ قال بحالی و لا تقولوا لمانتصف المستکم الکذب هذا حلال و هذا حرام۔ (فتاویٰ دہ اعلوم قدیم ص ۱۸۸ ج ۱) فتاویٰ الدعائی الم

حر۔ محمد انور شاہ غفرلہ رب متقی مدظلہ العالی

۱۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۵ھ

کیا باذن کفو میں باپ کی مرضی کے بغیر نکاح کر سکتی ہے؟

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ باپ اپنی لڑکی بالذکر کا نکاح اپنی کفو میں نہیں کرنے

ایک بھلا انسان سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے گناہوں کو چھوڑ دے، تو وہ کہے گا کہ میں تو گناہوں سے بے خبر ہوں۔ یہ تو تو ہی گناہوں سے بے خبر ہو۔

423

پروفیسر ڈی ولریٹ کا بیان ہے کہ انجمن سائنسی غیر کثیرتہیں اس وقت سے قائم ہوئی کہ مارکس نے بددینی، دینی اور
 دہشت گردی کے خلاف میں متکوہتے نہیں کیے۔ انکو شرقیہ بددینی کے ساتھ دہشت گردی کے خلاف میں متکوہتے
 کے ساتھ ہے۔ فی الحال ان کے ۱۹۹۱ء کو لاہور میں شائع شدہ کتاب "انکسار لافطاع المولایہ عالمیہ" اور
 اس کے ۱۹۹۶ء کے وائسٹائٹل میں ان کے لایف ٹائم کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ ان کے تعلق سے ۱۹۸۸ء میں
 لاہور میں ایک بار ملاقات ہوئی۔

سید احمد سعید کاظمی حقیقہ دار، سوانحیہ معصومہ
مکمل، عفا اللہ عنہ حقیقہ دار، سوانحیہ معصومہ

مجموعہ میں کھڑے ہو کر خاص فرقہ نہیں پڑھ

۱۹۰۰

ایک بڑی لڑکی کو ان کی موتیوں میں بھائی فیہ کلمہ پڑھ دے کہ زبردستی انکو کر کے لے گئے۔ مگر چھوڑا۔ نے جہ
اس کی سے حد مت مہیا اپنے پانچا، یہ کہ میں رضا مندی سے انکو نکال دے اور اپنی ہواں اور اپنے نکاح کو بڑھ چاہتی
ہوں۔ مگر رعایت سے پتہ چلا ہے کہ ان کی نے چننا پاپ کی مراد جو زبردستی و اجازت کے بغیر انکو نکالنے کے ساتھ
جہ و نکاح کر گیا۔ اسی کے جہ لڑکی کے پاپ نے لیا، یہ پوچھیں کہ کی کو دیکھ کر کیا اور حالت میں انکو نکال گان
کے خلاف دعویٰ دیکر۔ اس لڑکی نے نہ راستہ میں ۵ پانچ لے کر مجھے زبردستی انکو کیا اور میری رضا مندی کے
بغیر نکاح کر دیا۔ نکاح اسی کے سبب اس کے توبہ نکاح سے پانچ لے کر کیا کہ نکاح کر لیں کی رضا مندی
سے ہر کر کیا یہ نکاح ان کو شریعت اور سنت سے بے نہیں۔ اس لڑکی کا نکاح اپنے قلم کے تحت سے دو بار وچھا گیا۔
حالانکہ وہ پاپ، مٹی رہے۔ پاپ کہہ کر نکاح کی اطلاع نہیں دئی گئی، اس میں مٹی وغیرہ مگر زبردستی نکاح نہ اور انہی
حق۔ اس نکاح ان کو شریعت اور سنت سے بے نہیں۔

॥८॥

اسب ان کی بالہ تھی تو اس واقعہ پر اس نے اہل علم کی مدد سے ہر اجازت کے بغیر یہ گمان کر سکتی ہے۔ غم میں نہی، میر

تکونے کا فرق نہیں ہے۔ پیش رو ہے۔ سے نکونہ کون کا فرق ہوتا ہے لیکن یہاں حسب بیان۔ ایک پیش میں کوئی خاص فرق نہیں ہے۔ لہذا یہاں نکاح صحیح ہے اور دوسرا نکاح مغلط ہے اور نہ اور کسی جگہ اس کا نکاح ہو سکتا ہے۔ حسب تک کہ پہلے خاندان سے طلاق حاصل نہ کرے۔ اللہ اعلم

محمود رضا خان عظیمی دہلوی۔ سہ ماہی اہل علم و ایمان

بالعورت کا کفو میں والدین کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ (۱) عورت کا پہلا نکاح شرعاً تھا۔ تقریباً دس سال آدھا نہ خود رہی۔ عورت کے بطن سے اولاد نہ بھی پیدا ہوئی۔ (۲) مرد تقریباً تین چار سال متواتر اپنی سکونت کے ساتھ زانی جھڑا کرتا رہا۔ نیز بارگاہ نکاح اور خود چاہلیں تھیں۔ عورت ان خط کاروں سے روکتی تھیں۔ وجود رکھنے کے الٹا مزاج پاتی تھی۔ آخر جب وہ بھارت صبر و سلو کے ساتھ گزارا وقت کرتی رہی۔ (۳) علاوہ ازیں مرد نے عورت کو دو تین دفعہ گھر سے نکال بھی دیا تھا۔ تب بھی وہ اپنے بچوں کے سہارے اپنے گھر بیٹھ گئی۔ آخر مرد نے طلاق ثلاثہ زانی سے کر عورت کو اپنے حق سے حرام کر کے گھر سے نکال دیا۔ اس کے بعد عورت تقریباً ایک سال اپنے والدین کے گھر بیٹھی رہی۔ پھر عورت نے اپنا مرضی سے ایک آدمی کے ساتھ نکاح شرعاً کیا ہے۔ اس کے بطن سے ایک بچہ نکلا ہے۔ اس نکاح میں والدین اور دیگر رشتہ دار شامل نہیں ہیں۔ اب ان کا نکاح رجسٹر میں درج کرا دیا ہے۔ کیا نکاح رجسٹر میں اندراج ہو سکتا ہے۔

﴿س﴾

بالعورت اپنے کفو میں والدین کی مرضی کے بغیر بھی نکاح کر سکتی ہے۔ لہذا مذکور صورت میں نکاح عورت کا شرعاً صحیح ہے۔ واللہ اعلم

محمود رضا خان عظیمی دہلوی۔ سہ ماہی اہل علم و ایمان

۱۱ رمضان ۱۳۷۵ھ

بالذکر کی کا نکاح کفو میں ماموں اور والدہ کرا سکتے ہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفسرین فقہان کی ہاذا ہے۔ جس کے والد نے بیوی اور بچوں کا شرعاً عرصہ تیرہ ماہ سے نہ کر دیا ہے اور وہی سال پہلے اس کی والدہ کو طلاق دے دی ہے۔ والدہ اور ماموں اس کے مولا ہے۔ باپ بھی برابر ہی۔ قصص رکھتے ہیں اور پیش رو کا انداز رہی ہے۔ اس اور ماموں کی کا نکاح نکاح کی رضا مندی سے ایک

نہ جہاں سے کرنا چاہتے ہیں۔ جو بیخ برادری سے قطع رہنا ہے اور عداوت آنا ہے اور اس کا پیشہ ماست ہے۔ کیا ماں اور ماںوں اس باغ لڑکی کا نکاح اس کی رضا و رغبت سے کرنے کے لئے تیار رہیں یا نہیں؟

جواب

خائفہ یا غافلہ نکاح میں خود مختار ہے۔ اس پر کسی کو ۱۱۰ حد ہے حاصل نہیں۔ بالذکر کی کی اجازت اور رضامندی کے ساتھ کھائیں نکاح کرنا جائز ہے۔ فقہ احمدی

خروجہ انورہ وغیرہ؟ یہ مسئلہ در مقام معلوم

۱۳۹۸ھ

بالذکر کی کفو میں نکاح کر سکتی ہے

جب دونوں طرف سے میر مقرر ہو تو یہ نکاح شہ رخصت

جواب

کیا نہیں ہے ہیں معاویہ اس مسئلہ میں کہ عورت بالذکر و ۱۱۰ حد ہے یا نہ۔ بالخصوص جب کو اس نے والدین اس کا نکاح نہ کر دیے ہوں تو وہ اپنے نکاح اختیار اجازت دی کے کر سکتی ہے۔ (۲) آئے سائے نکاح کرنا جبکہ دونوں کیوں کا حق ہر ایک ایک مقرر ہو۔ جائز ہے یہ نہ کیا یہ نکاح شہ رخصت میں رخصت ہو گا یا نہیں۔ خود بالذکر آراء اہل الحساب

استنبطی مبنی محمدیات سند چھ ۱۱۰ حد فی تحصیل و باقی ضلع

جواب

(۱) نکاح کے متعلق بالذکر و ۱۱۰ حد ہے۔ یعنی والدین نکاح اس کو مائل ہے۔ والدین کی رضا و رضامندی میں برابر ہے۔ لیکن یہ شرط جان لو کہ اگر اس نے غیر کفو میں نکاح کر لیا تو وہی کو صرف حق اعتراض نہیں۔ بلکہ مدت سے یہ نکاح جائز نہیں ہے۔ لان کہ میں واقع لا یستفیع۔ آنکھ متاخرین نے اس پر فتویٰ دیا ہے۔ (۲) یہ نکاح جائز ہے۔ بالذکر و ۱۱۰ حد ہے۔ یہ نکاح و ۱۱۰ حد ہے۔ نکاح عمار میں ہر شخص واجب ہے۔ نیز نکاح عمار میں ہر شخص واجب ہے۔ (۱) حال نہ لے لے ملاحظہ ہو۔

و یقنی فی غیر الکف معدم جوارہ اصلا و هو المختار للفقہی لفساد الومان کذا فی الدر المختار ص ۵۰ ج ۳ و الشعار ان ما روج الوحل انتہ علی ان یزوجه ابست و لیس بنبھا صدق مسلم شریف ص ۱۳۵ ج ۱ و اللہ اعلم

محمد امجدی صاحب مفتی دارالعلوم مدینہ منورہ
الجبہ ص ۱۳۵ ج ۱ و اللہ اعلم

باغی کی اجازت سے چینی کا کسی شیعوے نے اس کا رشتہ نہ

५३

میں فرماتے ہیں غلو دو چیزیں ہیں مسئلہ میں کہہ رہے ہیں کہ وہ اللہ کا عقد نکاح نہیں ہے۔ جلد و نہ زور کا والد فوت ہو گیا۔ بیانات یہ ہے بچا کہ نکاح نہیں ہے اور نہیں نہ سبب شیعہ رہتا ہے۔ منقولہ بالا ہے حرم اللہ عیوب و قبول فرمائی کیا۔ وہ ان لوگوں کا کہہ رہی ہے اب مسلمان ہونے والی ہے کہ شیعہ کے گھر میں جا جائیں گی جتنی۔ میرا نکاح نہ تھا نہ ہے یا نہ ہوا۔ مسلمان نہ ہو کر کے بچوں کے تھے جیسے بچوں کی رضامندی نہ ان کرنے کی نہیں تھی۔ فقہ یہ ہے۔ بچانے رضامندی کے نکاح نہ کر دیا۔

429

۱۰: از رحمت الخیر و غفرانها منیر کشف و روضی بہ احمد الاولیاء ثم نکلی لهذا المونی و لا لیس ہر
منہ او دورہ فی الولاية حق الفسخ و بکفر ذلک لیس لوفہ۔ فارسی فاصیحاں ص ۱۳۵ ا
اس عبارت مرقومہ بالا سے معلوم ہوا کہ دوسرے بچے کی رہنمائی کے بغیر بھی پہلا نکاح صحیح ہے۔ تیوں کی یہ
الاحاطہ پانے باندھا ہے۔ اس کا دورہ اس وقت سے نہیں ہے۔ وہ تو اس وقت ہے کہ نکاح شیعہ سے ہوا۔ جس اثر شیعہ
کی قسم کا ہے کہ ایک حضرت نے ان کے کفر کا کفار کی یہ بھی یہ صدیق کہہ کر کہہ دیا تو ان کے تعلق یہ متحہ درجہ ہو کہ یہ
موجودہ فرقہ ان پر انہیں ہے۔ اس کے ساتھ نکاح یہ نہیں۔ اب اس اثر شیعہ تکمیل ہے۔ دوسرے میں یہ کہ اب وہ مقام
سمانے انہیں سمجھے ہیں وغیرہ تو نکاح جائز ہے۔ وانہم

۱۔ اے انسان! اپنے رب سے دعا کر کہ وہ تجھے اپنا ایک نیک بندہ بنائے۔

بہتہ لڑکی کا میلہ نکاح اگر نفوس میں، وہاں سے، ہوتی درست اور دوسرا غلط ہے۔

सुखे

کیا آراء تھے ہیں علماء دین اور میں مسئلہ کو ایک شخص نامی نادم محمد سے اسے پیش کیا۔ یہ عالم تھا کہ تحصیل جمعہ ضلع سیالکوٹ میں اپنے کئی قریبی اشتہار میں سے ٹیپنگ کی مافوق ہالو اہم تھا۔ یہ ایک خاصا دلچسپ شخص تھا جس نے اپنے والدین کے لئے ایک جامعہ اسلامیہ بھی کھولا تھا۔

بکر خلع مي تواني۔

(۱) نکاح خراس منوي فتح شير صاحب و مدعالي محمد نو از قوم بھون سکند ل چا و مھاسياں والا داغلي موضع چ

(۲) محمد ريٹ ولد چيون قوم بڑے سنگ سکند چ۔

(۳) رحيم و مد غلام حسن قوم بکڑ سکند چا و بکڑ ولد داغلي موضع چ۔

(۴) غلام شير ولد خدا بخش قوم بکڑ سکند چا و بکڑ ولد داغلي موضع چ۔

(۵) احمد ز احمد مد ياض قوم بڑے سنگ سکند چ۔

يہ تمام گواہان و نکاح خون حضرت کی موجودگی میں مسماۃ غلام بيگن خاتون نے خود حاضر ہو کر مقدمہ نکاح کرایا ہے۔ قبل ازیں مسماۃ غلام بيگن کا کوئی نکاح وغیرہ نہیں تھا۔ کیا نکاح بغیر رضہ مدوی و مہنام بیگن کے اپنے ہاتھ میں غنہ الشریعہ دست ہے یا نہ؟ نیز اس نکاح کے ہوتے ہوئے اور ایک خاص عام میں دستبری کے وجود غلام بیگن کے والد نے اپنی اسی بی بی کی غلام بیگن پر جبر و تشدد کر کے ایک دوسری جگہ نکاح امرامحمد حیات ولد ملکھڑ قوم بکڑ سکند چا و بکڑ حاکم کی مرتبہ بواسطہ چند شرط و شیر غلام بیگن کے اور نامہ کو روزنامہ اشرفیت کی دعوت بھی دی گئی اور غلام بیگن نے بھی دوسری جگہ شادی کرانے سے انکار کیا۔ مگر باوجود شدہ کو پیش کے انھوں نے شریعت پاک سے انحراف کر کے دوسری جگہ نکاح کر دیا ہے۔ کیا نکاح پہلا امرامحمد ولد اللہ بخش دست ہے یا نہیں اور جو شخص ۱۰۰ سنت دوسرے نکاح کی مجلس میں بیٹھے ہیں اور شادی میں شریک ہوئے۔ ان کے متعلق کیا حکم ہے۔ واضح دلائل سے ہو بے دست غنہ اللہ عاجز ہوں و غنہ اللہ اس مشکور ہوں۔ خاص طور پر مولوی صاحب جو کہ مسجد میں امام ہے اور نماز پڑھاتا ہے۔ دو بھی شادی میں شریک ہوا ہے۔ کیا اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں اور نائی جو حجامت اور دیگر گھر پر کاروبار کرتا ہے۔ ان سے متعلق تحریر فرمائیں۔ فقہ

نکاح بکڑ

عائدہ اللہ تعالیٰ اپنے نکاح میں خود مختار ہے۔ جس صورت میں اس کی مرضی ہوگی نے شرعی طریقہ سے ایجاب قبول کے ساتھ گواہوں کی موجودگی میں اپنے کھو کے ساتھ مقدمہ نکاح کیا تو یہ نکاح درست شمار ہوگا اور اگر کسی کا دوسری جگہ نکاح کرنا نکاح پر نکاح اور اگر امرامحمد خاں اور دیگر شرکا نکاح کرنا باوجود اس بات کے جاننے کہ۔ یہ نکاح بر نکاح ہو۔ شریک ہوئے ہیں تو اگرچہ ان کے اپنے نکاح تو دفع نہیں ہوئے لیکن یہ لوگ سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سب کو تو بہ کرنا لازمی ہے۔ تو یہ جس پر بھی داخل ہے کہ خرفین میں تفریق کے لیے ہر شخص کو پیش کر کے اپنی و

ماجد خانہ کے ذمہ دار تھے۔ ہم مسجد اگر تو یہ تاج نہیں ہوا تو اس کی ناستہ کردہ ہے۔ لیکن اُس پہلے نکاح شرعی طریقہ سے ہوا جو خود ہر اچانک شخص کا رواج ہے۔ تاہم اُس سے کہہ نا۔ بالذکر اپنے نکاح میں نکاح کر کے تو اس کے لیے والد کی اجازت ضروری نہیں۔ بہر حال ماجد نکاح کے بارے میں پوری تحقیق کی جائے۔ اگر وہ شرعی طریقہ سے ہوا ہے تو توہنی کا اہل تاجہ کے حوالے کر دے۔ لفظ اللہ تعالیٰ

تحریر محمد نور شاہ قفریہ نائب مفتی دارالافتاء پاکستان

2017 42 2017 42

لڑکے کامیاب جرمیونا کھویرا اثر: تھوڑا سا ہو گا یا نہیں؟

45

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور اہل سنت کے ایک بڑے فقیہ ہالند مولانا محمد سعید رحمہ اللہ کو کہ ایک مہاجر لڑکا جو کہ لڑکی
 ماں نہ ہالند کے پڑھائی معزز مسلمان کا نوکر تھا۔ لڑکی کا فائدہ حاصل نہ ہو سکا۔ مسلمانوں کو مہاجر کے ذکر کرنے اور ان کے بچے
 کو نکاح نہیں دینا سنتی پڑھائی معزز سے کہا گیا ہے۔ اس بڑی غلطی کی عمر خیر باسٹھ مہینے ہو، وہاں ہے تو عقد لڑکی کا
 سہلی منہ دے دے۔ اگر پڑھائی معزز اس لڑکی کے جواز کو تسلیم نہ کرے۔ یہ صحیح ہو گا یا غلط۔ مہربانی فرما، کہ جو جواب مناسبت
 فرمائیں۔

《七》

ماقد بالذکر کی اپنے کھاج میں خود مختار رہے۔ حکومتیں نکاح کر سکتی تھیں۔ کھانا بھی انہوں کو ۵۵ ج ۳ شمس .
عسکری کھاج صرفہ منگھنہ بلاد و صاولی . ہیں اگر یہ لڑکا نہ کو لڑکی مذکورہ کا کھوے اور یہ میں بھی انہوں نے نہیں
و حش نہیں کی تو بچہ یہ نکاح منقہ ہو گیا۔ اولیاء لڑکی کو اس کے در کرنے کا حق نہیں ہے۔ کفالت میں لوکل اور صاحب
ہوئے کو کوئی اصل نہیں۔ یعنی لڑکے کا صاحب ہو جائے کو لڑکی مذکورہ سے لیے غیر کھو سکتے ہیں۔ اگر کوئی اور وجہ عدم کفالت کی
موجود نہ ہو۔ فقہ و ائمہ تعالیٰ رحمہ

بند و کمر استخوانی غفر الله له است مفتی در سرقه علم و علوم و دین
الحکم ابی محمد نور شاه غفر له ابی حفص در سرقه علم و علوم و دین
در بیخ اشانی

ما قبلہ بالغہ کفو میں مرضی سے نکاح کر سکتی ہے

शुद्ध

کہا کرتا ہے: میں ملے، دین داریں مسدود، ایک عہدہ فوجی کا مقرر تھا ۳۳۱۵ سال ہے۔ میں۔ والد صاحب نے ترقی تک اس کا نکاح نہ کیا۔ کیا آپ وہ بیوی اپنی مرضی سے کسی شخص نے ساتھ تاج لڑ سکتی ہے یا نہ۔

428

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 جہانگیر شاہ کی شہادت کی خبر پر
 مہاراجہ جہانگیر شاہ کی شہادت کی خبر پر
 مہاراجہ جہانگیر شاہ کی شہادت کی خبر پر

درج ذیل سورت میں مرنے اور لڑکادوں کو کھوپڑی

५५३

میر فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک بڑی کئی قویہ فوجی کے ساتھ ایک بڑے کشتی کے ساتھ کھان کرنا چاہتی ہے اور کڑی کی عرصہ اس سال لی ہے اور اس کے قریب کے علاقہ اس کو بغیر بھی آتا ہے۔ لیکن ان کے اہل خانہ کے لئے کھانے کے لئے اس میں اور کچھ چیزیں دے دے تو کھانے کے لئے یہ کھانے کے لئے سوکتا ہے بالکل۔ لیکن ان کے اہل خانہ اس وقت سے انہی ہیں۔ لیکن بڑی کئی فوجی سے اس بڑے کے ساتھ کھان کرنا چاہتی ہے۔ لیکن خود

تمت بحمد الله تعالى

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय

ان لوگوں کی مذکورہ کوئی چیز ہے کہ جو شراب و باغیچہ ہے اور اپنے مکان میں خود مختار ہے۔ یہاں پر ہے کھانا کوئی نہیں ہے۔ یہ مکان اور باغیچہ ایک دوسرے کے لیے کھڑے ہیں۔ لہذا اگر یہ کوئی لڑکے کا مکان ہے تو شراب و باغیچہ مندرجہ بالا ہے۔

۱۹۱۸ء میں لکھی گئی تھی۔ یہ کتاب ۱۹۱۹ء میں شائع ہوئی تھی۔

نیرو وغیرہ کھو جائیں اور اس کی اجازت کے بغیر شہر نہیں رہ سکتی

11

ان پرفارم تھے جسے سارا دینا اس مسئلہ میں کواٹریک جڑو ہے اور اس کے دو بچوں ہیں۔ ایک کی عمر سال اور دوسری تین سال ہے۔ دو تھوڑے سال سے چھوٹے ہیں۔ میں ان کو اپنے اس کی نامی بیٹی پر بھاری دھک مار چاہتا تھا۔ مگر وہ اس سے بڑا صاحبہ نہیں اور وہ اس کی والدہ سے بڑا ہے۔ اس کی خواہش ہے کہ اس کے تمام اس کے معاشقہ کو ملے۔ وہ ان کو سارا دینا چاہتی ہے۔ اس سے بڑا ہوا ہے۔ اس سے سارا کوئی مصافحتہ نہ نہیں۔

هــ

بالفدا قادیان سے نکاح میں نہ آئے۔ اس کی اجازت کے بغیر نکاح منقطع نہیں ہوتا۔ وہ اپنی مرضی سے اپنے نکاح میں باجماع ترک نہیں ہے۔ لیکن غیر نکو میں وہ اپنی اجازت کے بغیر نکاح نہیں کر سکتی۔ انا واللہ تعالیٰ اعلم

ترجمہ: انا واللہ تعالیٰ اعلم۔ غائب مفتی محمد قاسم اعظم ہند

۱۰ اکتوبر ۱۹۷۲ء

جہود اگر قومیں کا حاکم نہ رہے تو ہماری اور بیٹے کو حضرت اشفاق علیہ السلام

١٧٢

یہ فرماتے ہیں علامہ ابن رستم بیان شرعی میں: "مذاہب اہل سنت و اقوال ہم انھیں عند تعالیٰ۔ اندر میں مودت اور
مسماوات ہندوئیں کو اس کے حدیث (لیو مستند) ہے کہ وہ ۱۰۱۲ سال سے دور ہے۔ اس کا ایک بیان ۱۰۱۲ء میں
اور وہ بھلی عمر تھا یہ ۱۲۵۱ء میں ہے۔ بنیاد میں ہے۔ ہندوؤں کا وہی اہل حدیث۔ ملک سے تعلق رکھتا ہے۔ اس
کا بیان ۱۰۱۲ء میں بیان میں مسلمانوں کی حدیث میں ہندوؤں کا یہ اندازہ کہیں کہ ملک سے تعلق رکھتا تھا۔ مگر اس کا
ہندوؤں کی حکومت (۱۲۵۱ء) میں ہو گیا تھا۔ ۱۰۱۲ء میں ہندوؤں کا یہ اندازہ کہیں کہ ملک سے تعلق رکھتا تھا۔ مگر اس کا
اندازہ ہے ایک۔ یہ کہیں کہ ۱۰۱۲ء میں ہندوؤں کا یہ اندازہ کہیں کہ ملک سے تعلق رکھتا تھا۔ مگر اس کا
دوئوں بھلی عمر تھا یہ ۱۲۵۱ء میں ہے۔ بنیاد میں ہے۔ ہندوؤں کا وہی اہل حدیث۔ ملک سے تعلق رکھتا ہے۔ اس
کا بیان ۱۰۱۲ء میں بیان میں مسلمانوں کی حدیث میں ہندوؤں کا یہ اندازہ کہیں کہ ملک سے تعلق رکھتا تھا۔ مگر اس کا
ہندوؤں کی حکومت (۱۲۵۱ء) میں ہو گیا تھا۔ ۱۰۱۲ء میں ہندوؤں کا یہ اندازہ کہیں کہ ملک سے تعلق رکھتا تھا۔ مگر اس کا
اندازہ ہے ایک۔ یہ کہیں کہ ۱۰۱۲ء میں ہندوؤں کا یہ اندازہ کہیں کہ ملک سے تعلق رکھتا تھا۔ مگر اس کا

اپنے ماموں سے بات چیت کر کے بہنو کو خاندان کے ساتھ جانے سے روک دیا۔ بہنو کے لڑکے اور دونوں بھائی کہتے ہیں کہ جب تک وارث موجود ہو۔ نہ جینا نکاح کرنے پر رضامند ہے اور نہ دونوں بھائی اب وراثت طلب امر یہ ہے کہ آیا بہنو نے خالد سے جو نکاح بغیر رضامندی لڑکی اور بھائیوں اپنے کے اپنی بی بی کنو میں کیا ہے اور نہ علی بوقت نکاح حق مقرر کیا گیا ہے اور نہ ہی خطبہ نکاح پڑھا گیا ہے۔ اس صورت میں کیا نکاح درست ہوا ہے یا نہیں۔ حوالہ کے طور پر قرآن وحدیث اور فقہ (برسر) سے صورت مذکورہ کا جواب عایت فرمایا جائے۔ کیا بہنو عاقلہ نکاح ٹائی کرنے میں خود مختار ہے یا نہیں اور اس کو یہ حق پہنچتا ہے یا نہیں کہ وہ بیٹے اور بھائیوں کو وراثت مانے۔ بہنو کا بیٹا اور دونوں بھائی فقہ کا حوالہ شاید نہ مانیں۔ ان کے لیے حدیث و قرآن کی روشنی میں یہ تظاہر جائے کہ کیا بہنو کا یہ نکاح خالد کے ساتھ بہو وارث کے موجود نہ ہونے کے درست ہے یا نہیں۔ بیڑا تو جروا

نکاح

بالعورت خود مختار ہے۔ اپنے نفس کی آپ سی ولی ہے۔ قرآن شریف میں جاہلہ نکاح کی نسیہ صورت کی طرف کی گئی ہے۔ مثلاً احسن تسکح زوجا الاية۔ قرآن پاک میں ہے ان نکحوا ازواجہن اور مسلمہ شریف میں صریح حدیث ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاہم احق بنفسہا من ولہا ترجمہ۔ بالذخیر منکر وہ زیادہ احتدار ہے اپنے ولی سے بھی اپنی جان کی۔ چونکہ اپنے کنو میں ہے بیٹے اور بھائی کو اختیار کرنے کا کوئی حق نہیں۔ علی محمد رضوانہ عنہ درنہ ارا بطور کبیر والہ

ذی الحج ۱۳۸۸ھ

صورت مستحکم میں ہر شے واجب ہے۔

الجواب صحیح محمد نور تھانوی، اب مفتی محمد رفیع اعظمی

۱۳۸۹ھ

عاقلہ بالذکا نکاح بغیر کنو میں جائز نہیں

مسئلہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین و بریں مسئلہ کہ ایک لڑکی تقریباً گیارہ سال پہلے اس کا عقد ہوا۔ اس کو زچہ بی بی سے نکاح اس کا خاندان ایک پینڈ منٹ سے جان بحق ہو گیا۔ اس کی عمر اب تقریباً ۲۴ سال ہے۔ قوم سے سید کہا جاتا ہے۔ لڑکی کا والد جہاں اپنی لڑکی کا رشتہ کرنا چاہتا ہے تو لڑکی کی والدہ وہاں رشتہ کرنے کو قول نہیں کرتی اور جہاں لڑکی کی والدہ کرنا چاہتی ہے تو لڑکی کا والد وہاں رشتہ قبول نہیں کرتا۔ لڑکی کا ایک بچہ ہے۔ تقریباً عمر ۱۰ سال ہے۔ جہاں لڑکی کا والد رشتہ کرنا چاہتا ہے۔ لڑکی کا بھو بھی کا لڑکا ہے۔ اس کی پہلی تین شادیاں ہوئی ہیں۔ عمر تقریباً ۶۰ سال کے لگ بھگ ہے۔

لوہی کی رائے کے مطابق یہ دو علوم ہیں جو اس کی رائے پر عمل کرنا چاہیے

۴۷

نیکو خیرات میں علاء الدین مسند میں گرفتار علمائے والدین نے اس نے بالغ ہونے سے قبل لکھی تھیں جس ایک لڑکے کے، تھوکان کو دینے کا وارادہ کر گیا۔ اب بالغ ہونے کے بعد ہر کے والدین کا راز اور یہ سے نکاح کر دینے سے ملو کی ہو گیا ہے۔ بلکہ دوسرے لڑکے سے نکاح کر کے نکاح کر لیا تھا اور وہی ہے کہ یہ نکاح دینی مساجد لڑکے سے لکھی یہ ہے جو جائے اور ان کی بات پر لڑکی اور لڑکا دونوں راضی ہیں۔ لیکن والدین دوسرے کے لئے بارہویں راضی ہیں کیا والدین کی رضامندی لڑکی کے لیے ضروری ہے یا نہ اس کو نکاح سے بارہویں پر اختیار ہے۔ اپنی رضامندی سے جہاں جائے نکاح کرے۔

ॐ

باللحم والجلد موتہ اپنے نکان میں خود بخود رہے۔ کسی کو توں پر والا ہے۔ راجل نہیں۔ لیکن اگر اپنے نکان میں
میں لگا کر نہیں کیا تو قوی اس پر ہے کہ نکان موت نہ ہوگا۔ نعاذ نکاح حرة مکلفہ ولو من غیر کفو بئلا ولی
وفہ الا اعتراض ہذا وروی بطلانہ سلا کتب ولا بحر النونی بالغلہ ولو نکرا بشرح التوقایہ مع
الشرح ص ۳۰ ج ۲ وقال فی العلانیۃ ویفتی فی غیر الکف معدم حوزہ واصلہ وهو المحتار
لفضوی لعسائہ الرمان ولی الشامی ص ۵۵ ج ۳ وهذا اذا کان لها ولی لم یرض بہ فی العقد فلا
یغید الرضا بعده یحو . وأما اذا لم یکن لها ولی فهو صحیح نافذ مطلقا اتفاقا لیکن خوش ندی
گزارنے کے لیے بھتریکی ہے کہ اسہ میں کی رضا مندی حاصل نہ ہو لیکن خوش فی ما ہے۔ یہ امر

شروع ہوا اور مسافرین نے اپنے اپنے مقامات پر پہنچ کر اپنے اپنے کاموں پر مشغول ہو گئے۔

217A9 2011.06.27

جس کا فقط قرآن کا والد ہو پتی کا کام کرتا ہو وہ عام فزکی کے لیے کھنوں و مکتا ہے؟

453

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور بزرگ علماء کرام کے لحاظ سے کہ جو کلمہ کہہ کر مومن ہو جائے گا اور شایف برائے
 تعلیم و تعلم اور دوسری طرف سے قومیت کھو کر اور عداوت قرآن و شریف الہی باپ ہے۔ یہاں تک کہ والد مومن کا سب

کرتا ہے۔ کیا یہ آپس میں کفو ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ مذکورہ صورت میں بڑی کا والد بھی۔ یعنی ہے پورا والد بھی راضی ہے۔ البتہ بڑی کے والد کے بہائی اور بڑی کی مائیں راضی نہیں ہے۔

۴۰

عاقلہ بالغہ کا نکاح اس کی رضا مندی اور اولیائی حیثیت کے ساتھ جو قسم کے مسلمان مرد کے ساتھ چاہئے۔
نقطہ والدہ تعالیٰ اعلم

مرد محمد انور ریاضی، مفتی صاحب، مدظلہ العالی، دہلی، ۱۳۹۹ھ
۲۶ شوال ۱۳۹۹ھ

بالغہ بڑی کی اگر مرضی سے کفو میں نکاح کر لے تو درست ہے

۴۱

کیا فرماتے ہیں علماء دین و برہان میں مسئلہ کنیک بڑی کا والد عاقلہ مسلمان ہے۔ اس کے والدین نے ایک بچہ پر جو بڑا مسلمان ہے۔ اس کو رشتہ دینے کے بہانے اس بڑے سے روپے کھنے ہیں۔ اس کے بعد بڑی کے والدین نے مذکورہ بالا کو رشتہ دینے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد بڑی نے وہ لوگوں مسلمان حقل منداہ۔ بالغوں کی موجودگی میں مذکورہ بالا بزرگ سے نکاح شرعی کر لیا۔ بڑی کا نکاح کرنا درست ہوگا یا نہیں۔

۴۲

برہان صحت سوال اگر بالغ بڑی نے شرعی طریق سے ایجاب و قبول کے ساتھ گواہوں کی موجودگی میں اپنی رضا مندی کے ساتھ بچے کفو میں نکاح کر لیا ہے تو یہ نکاح صحیح ہے۔ نقطہ والد اعلم

مرد محمد انور ریاضی، مفتی صاحب، مدظلہ العالی، دہلی، ۱۳۹۹ھ
۲۶ شوال ۱۳۹۹ھ

عاقلہ بالغہ بڑی کی اجازت کے بغیر کفو میں نکاح کر سکتی ہے

۴۳

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ اگر ایک بڑی یا بکرہ بالغہ بڑی تقریباً بیس سال کی ہے نے بغیر رضا باپ کے اپنے کفو میں نکاح کیا ہے۔ کیا یہی بڑی کا نکاح شرعاً صحیح ہے یا نہ۔ کتب فقہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ایسی بڑی کا نکاح صحیح ہے۔ پھر صاحبین کے متعلق شرع نے نکاح کے لئے بڑی کا نکاح صحیح نہیں۔ شرع و حکم علی کے حاشیہ میں

[illegible][illegible]

باخدا بڑی کا نکاح اس کی صف بندی سے پہلے ہو کر رہا

۴۰۰

میرا پسندیدہ بھائی محمد بخش، وہی بخش جو تحقیقی بھائی ہے۔ اس کی ایک نئی راجدھانی فیضانِ اسلامک میں بی بی کے خلاف ایک جھوٹا مقدمہ چل رہا ہے۔ میرا بھائی محمد بخش نے "فیضانِ اسلامک" کی بی بی کی بی بی کی زندگی و وفات کی بی بی کی مرضی سے خلافت اپنے سر لے لی۔ انہوں نے ایک کرتے سے، جو تھوڑا سا جوتے سے، فیضانِ اسلامک نے وہاں فوج (شائے) لے کر نکال دیا تو اس اور بدعتی مارا جیکا راجدھانی و تحقیقی کی بی بی، جن کی بی بی کے پھر انکار کیا، ان کی کجی کہ میں بدعتی اور بی بی کو اپنے بچے اور شہید محمد کے رسول کی تواریف کے بعد بدعتی اور بی بی کی بی بی، اس سے کچھ تر جہالت محمد بخش کیا ہے اور ان کی بی بی کے بعد بدعتی ہے۔ اب میں انہی بخش و بدعتی بخش آپ سے یہ بھی کہتا ہوں کہ آپ

- 34 -

والہ کی پائی ہوئی ہے جو اصل نہیں۔ ادھار میں غلو بخار ہے۔ کس دھڑکی کا تاج اس کی رضا مندی اور
 ایذا سے اُسے جو اپنے گناہوں کا ہے۔ جو حق منہ میں چھڑا کر کے تے تاج کا کرتے اقامت و تقاضا علم
 و نور و حق و انوار و عجب خلق و دربار و خاصہ و ملک و
 (۲۹) ربیع ۱۳۹۵ ہجری

بالغ لڑکی کی اجازت سے کھو جس نے اسے پاتا ہے اگرچہ والدہ میں موجود ہو

﴿عَنْ أَبِي بَكْرٍ﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین، میں مندرجہ ذیل کی بات کو بے درمھی مانتی ہوں۔ چھڑاؤ اور پٹکا لڑکیاں تو اہل شہ و چہ۔ جس میں سے ایک عورت کا نہیں خوف شہ ہی بالغ ہے۔ اسی طرح ایک لڑکی شہ و چہ ہے اور چار لڑکیوں میں سے اس وقت ایک لڑکی مسافرت میں بی بی عرصہ تقریباً ۳۰ سال سے بالغ ہے۔ اگر مطلب یہ ہے کہ کسی حاجی وہ مسافر عورتوں کی بی بی کا پاس چلن شہاب سے عرصہ ۳۰ سال گھر سے گھر کا عرصہ رہتا ہے۔ شہ و چہ اور پٹکا میں بھی استعمال کرتا ہے۔ خرچہ تو وہ بھی اہل و عیال کو دینے نہیں تو مسافرت میں بی بی خود محنت و ادوری کر کے بسراوات کرتی ہے۔ پٹکا کی حاجی تذکرہ میں یہ حدیث مذکور ہے کہ اسے نہ لڑا نہ لڑا نہ لڑا۔ شہ و چہ کے پٹکا کو نقصان ہے کہ اسے نہ لڑا نہ لڑا ہے۔ مسافرت میں بی بی غریب بھی ہے اور شہاب بھی۔ چاہتی ہے کہ اس میں اس پر ہونے والی خفیہ کا بھی ٹھکانہ کے شرعی طور پر ضرور ہو جائے اور اسے شہ و چہ کا خوف شہاب ہی بالغ برادر عورتوں کی بی بی اور اس کے وٹیر شہ و چہ دارانہ حق کا دہنی بھی راضی ہیں۔ کیا مسافرت میں بی بی والدہ و عورتوں کی بی بی وزیر اور والدہ کی عیالوں کو بھی حق حاصل ہے کہ دیرونی کا شہ و چہ بھی ٹھکانہ مل جائے۔

﴿عَنْ أَبِي بَكْرٍ﴾

بالغ لڑکی کا حق میں خود مختار ہے۔ اس پر کسی ذرا ایسا نہ ہو جس نے بی بی کی اجازت اور رضامندی سے کھو جس ٹھکانہ کرنا چاہتا ہے۔ چھڑاؤ اور پٹکا میں موجود ہو۔ فقہانہ علم

درمختارہ شہ و چہ و پٹکا کی بی بی علی مدد سے عیالوں

عاشقان ۱۳۹۵ھ

اگر والدہ کے کرائے ہوئے مکان پر چچا والدہ راضی نہ ہوں تو کیا بھڑکے؟

﴿عَنْ أَبِي بَكْرٍ﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین، میں مندرجہ ذیل کی کتابی نوٹ دیکھا ہے اور اسے اس کی افکار کرنا۔ یہ حدیث کی بی بی خاتمی بائی کا نام اور بی بی خاتمی میں مذکور ہے کہ میں نے اس کے ساتھ بی بی خاتمی کے ساتھ یہ نوٹ لکھے کہ والدہ سے یہ نکتہ اس کا حق ہے یا نہیں۔

● ● ●

[illegible][illegible]

ج.ب. ۱۳۴۵

چچا اور بھائی کے جوتے ہوئے والد کو قتل و رابت حاصل نہیں

१५३

[illegible]

23 ٢٤

ہر ایک کے لئے ایک نیا راستہ ہے۔ اور یہی ان کے لئے ایک نیا راستہ ہے۔

۳ میں ہے۔ حالانکہ ہمیں ہرگز عرصہ خالو لایہ نلاح (والدہ دامن وقت ولایت نکاح کی جاتی ہے۔) بلکہ صبر میں سے کوئی دن قرب نہ ہو جائے گا۔ اگر آپ باطن کوئی سوچو تو خود بھی رہے۔ جس سے ساتھ چلے آئے گا۔ اگر نہ سکتی ہے۔ بشرطیکہ کائنات میں۔ اور بھائی باپ کی کوئی اعتراض نہ ہو تو اس پر تم یہاں عام رہو۔ کتب کا معنی ہے۔ ہم کہ ان کا کسی ہم چلا آئی کے ساتھ ہو جائے۔

عبدالرحمن ابن عباس رضی اللہ عنہما۔۔۔ جو عمر اللہ علیہما

عبدالرحمن نے اس کے بعد کائنات کی عرض سے کہا کہ یہ تو اس صورت میں نکاح اور مت نکاح ہے۔

محمود بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہما۔۔۔ جو عمر اللہ علیہما

۱۵۰۰ تا ۱۵۰۱ تا ۱۵۰۲

حقیقی بھائی کی موجودگی میں چچا کی نہیں بن سکتا

۱۵۰۳ تا ۱۵۰۴

کیا جانتے ہیں وہ ۱۵۰۳ میں اس مسئلہ کے بارے میں۔ اگر کارہا حقیقی مفضلے اہل بیت ہو گیا۔ جتنی ہی اولاد سے ایسا بھائی اور ایک بہن یا بھائی جو بچہ حقیقی بننے کے بغیر نہیں اپنے بھائی یا بہن کے باطن کے نکاح پر سب رو طریق پر ہر آدمی کو اس کے نزدیک۔ اگر کسی بھائی یا بہن کے باطن اور بھتیجہ بوقت نکاح روئے چلائے رہے۔ اگر کائنات تو اس کو نہ خود پسند رہے۔ خود اس کے دل پر کولی شگونی۔ کی اور بھائی کو اس کے باطن کا آئینہ دار نہ نکاح پر نہ ہو گیا۔ اس مسئلہ پر عقلی رائے دانی ہے کہ اگر کسی بھائی یا بہن کے بھائی یا بہن کی موجودگی میں چچا حقیقی کا نہ ہر کسی کی اولاد کا ہر آدمی کے لیے سب خلیفہ جائز ہے یا نہیں۔

نکاح اور نکاح

۱۵۰۵ تا ۱۵۰۶

حقیقی بھائی کی موجودگی میں بچہ حقیقی الایت ماضی نہیں ہے۔ اس لیے یہ نکاح نہیں ہو سکتا۔ و لیس فصیح القدر ص ۵۔ ا ح ۳ و انتریب لمی و لایة الکساح کما فی نسیب فی الاوث والا بعد محبوب بالافراد فصدم عصبہ النسب و اربلاہم لاس و اہ الی قولہ لہ الا انہم الحدیث و اہم الاخ الشقیق او۔

بہن و بھائی

عبدالرحمن ابن عباس رضی اللہ عنہما۔۔۔ جو عمر اللہ علیہما

۱۵۰۷ تا ۱۵۰۸ تا ۱۵۰۹

درج ذیل صورت میں دونوں نکاح خط میں لڑکی تیسری جگہ نکاح کر سکتی ہے

نکاح

یہاں تک کہ پہلی بونہی کو کسی چیز کے جاننا، جاننا، دہلی، خط لکھ کر، گھر میں اس وقت تک لڑکی تھی۔ جس کی طرف سے نکاح کیا گیا۔ لڑکی۔ مطلقاً اپنے والدین کے کہنے پر مبنی تھی۔ بہت عرصہ بعد عدالت کے اپنے ہونے کے بعد سے جس اپنی اس بونہی لڑکی کا نکاح کر دیا یعنی جس سے پہلی بھائی اور شوہر یا ان کے کسی فرسے سے اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا لڑکی کے والد کو جب اس کا علم ہو تو اگر یہ نکاح وغیرہ امر کے بنی لڑکی کو لے گیا۔ طلاق وغیرہ سمجھ نہیں۔ اب یہ لڑکی کا والد لڑکی پر چڑھا۔ اس لڑکی کے والد نے اپنے لڑکے کے مشورہ کے لڑکی جگہ نکاح پر حاد یا لڑکی کے واحد کو پتہ چلا کہ وہ لڑکی کو نکاح کا کہہ رہی ہے۔ اور اس لڑکی کو بھی کئی سال ہو گئے۔ اب لڑکی کا نکاح ہونے کو ہے یا نہیں ہے۔ اس نکاح کوئی لے کر لڑکی لینا چاہتے ہیں۔ لڑکی کا والد بھی نہیں چاہتا اور لڑکی بھی نکاح کرتی ہے۔ یہ نہیں کہ ان دونوں نکاح میں سے کوئی نکاح لڑکے یا لڑکی کے والدین سے نہیں ہو سے اور اب اس کی کیا صورت ہے۔

نکاح

واحد کو حق وراثت نکاح نہیں ہے۔ اس سے والدہ نے جس کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کیا ہے۔ اور صحیح نہیں ہے۔ نیز والد نے جس جگہ نکاح پر حاد ہے۔ وہ بھی منسوب ہے اور اس کا کوئی امتیاز نہیں ہے۔ حق وراثت نکاح صرف والد کو پہنچتا ہے۔ اور جس کے ساتھ چاہے یا نہ چاہے سے یہ نکاح کرے۔ ہاں بعد از ہونے لڑکی خود مختار ہوگی۔ اب بھی بعد از ہونے اس کی مرضی کے بغیر اس کا نکاح نہیں چاہتا۔ والد کے ہوتے ہوئے دادا کا تعریف ہے کار ہے۔ واللہ اعلم
حدائق النعمان: باب طلاق ودرجہ سماعلم وسماعلم
ذہبی لادال ۱۳۹۶ھ

قریب ابو غفر لڑکی کا کوئی کون ہوگا؟

نکاح

یہاں رہتے ہیں۔ والدین اور یہ مسئلہ کہ ایک لڑکی قریب ابو غفر ہو یا نہ ہو اس لڑکی کے نکاح کا اختیار اس کے پاس ہے۔

۱۳۵

۱۔ لڑکی کے نکاح کا اہلیہ وودا قرب کو ہے۔ اگر آپ بیوی لڑکی اپنا نکاح کر دے تو درہمزد کی اجازت پر موقوف ہو جائے۔ اگر لڑکی نکاح کرنا نکرار کرے تو لڑکی ہو جاتا ہے۔ اگر نکاح کرے تو نکاح کرنا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

درود محمد اور شاہ نعمت علیہ السلام درود محمد علیہ السلام
عاشقان علیہ السلام

جب لڑکی والد کے نکاح سے انکار کرتی ہے تو نکاح درست نہیں

۱۳۶

کیا فرماتے ہیں علماء دین و رہنما مسند کراچی ۹ سوال نمبر ۱۳۶ (کرم خان کی لڑکی جو کہ صرف ۷ سال کی تھی) نکاح شرعی کرم خان کے والد صاحب خان نے اپنے بیٹے کرم خان کی مرضی کے خلاف کسی قوم یا صوبہ یا لڑکی بیضان ماننے کا والد کرم خان برابر انکار کرتا رہا۔ کرم خان کے باپ و باب خان کی اپنے بیٹے کرم کو چاہیو از سے ملحق کر دینے کی دھمکی کے باوجود بھی کرم خان مرضی نہ دیا اور محفل سے انکار کر چلا گیا۔ لڑکی کا بااؤدوب اپنی طرح پر زور اور اپنا چاہنے کی نکات پر اصرار کیا۔ اب لڑکی جوان ہے اور لڑکی کا والد کرم خان بدستور انکار کر رہا ہے۔ غرض اگر شرفہ کے نکاح کرم کے مطابق کیا نکاح ہے یا نہیں۔ اب لڑکی کا والد کرم خان کسی دوسری جگہ نکاح اپنی مرضی سے اپنی بیٹی کا کر سکتا ہے یا نہیں۔

(نوٹ)۔ جب دادا نے نکاح کیا تو باپ نے اسے منظور کیا تھا۔ لڑکی کی باپا لہجی کے وقت یہ نکاح باپ نے منظور کیا تھا۔ بیوا تو جروا

۱۳۷

صورت مستورہ میں بشرط صحت سوال الی اقرب (باپ) کی موجودگی میں ولی الیحد (دادا) کا کیا ہوا نکاح ولی اقرب باپ کی اجازت پر موقوف تھا۔ فلسو زوج الاسلامہ حلال لہجہ ام القیوم بنو فلف علی اجازتہ اللہ المصنوعہ ص ۸۱ ج ۲ میں اگر باپ نے لڑکی کی صغر سنی میں دادا کے اس نکاح کو منظور کیا تو نکاح صحیح ہو گیا۔ لڑکی کا دوسری جگہ نکاح جائز ہے۔ یہاں نکاح نافذ نہیں ہوا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

درود محمد اور شاہ نعمت علیہ السلام درود محمد علیہ السلام
عاشقان علیہ السلام

ما بالقدح نکاح جب والد نے گرایا ہو تو دوسری جگہ نکاح نہیں کر سکتی

﴿مس﴾

کہ فرمے۔ تم میں علماء دین اور یہاں مسئلہ کہ ایک خلیہ عورت جس کا شرعی نکاح ما بالقدح ہونے کی صورت میں منع ہو، نکاح بالغ ہونے کے بعد اس کو ایک شیخ مرد سے انوکھ کر لیا اور اگر وہ اب اس شیخ کے ساتھ نکاح کرنے کا ارادہ کرے یا اسے نکاح پر مجبور کیا جائے۔ کیا اس صورت میں اس نئی عورت شرعی نکاح وال کا شیخ یا فقیہ مرد کے ساتھ ازدواجی شریعت ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(نوٹ) ما بالقدح نکاح باپ نے کر دیا تھا۔ بیڑا تو جڑوا

﴿مس﴾

بشرط صحت سوال کر لڑکی کی مغزنی میں شرعی طریقہ ہے۔ بیوی ب و قول کے ساتھ گواہوں کی موجودگی میں والد نے نکاح کر دیا ہے تو وہ نکاح صحیح اور نافذ ہے اور جب تک طلاق نہ دے۔ دوسری جگہ نکاح جائز نہیں۔ لڑکی کو خیا۔ مرغ بھی حاصل نہیں اور نکاح اس مذہب کے لیے جائز نہیں ہے۔ پس صورت مسئلہ میں شیخ مرد سے شرفہ نکاح جائز نہیں ہے۔ قتال ہی شروح التوسیر ص ۱۵ ج ۳ ولولول الکاح، الصغير والصغيرة ولو نبأ ونرم السکاح ولو یضن فاحس وفي الشذیة قوله ولرم السکاح ای ملا نوقف علی احراز احد وملا نوت اخبار فی تزویج الزلاب والجلد الخ ص ۶۶ ج ۳ فتاویٰ الشیخ

کر دیا اور علماء نے کتاب مفتی دورہ تمام احصاء امامان

۲ جمادی الاخریٰ ۱۳۵۷ھ

درج ذیل صورت میں تین اختلاعات ممکن ہیں

﴿مس﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور یہاں مسئلہ کہ ایک شخص نے لڑکی انوکھ کر کے لے لیا۔ لڑکی کے والد اس شخص سے بھائی پر دیا۔ لڑکا کر ماریہ کا عیال لینا چاہتے تھے یا لڑکی۔ آخر کار بھائی نے ایک بھینس اور بی ما بالقدحین کا نکاح عوض میں کر دیا۔ یہ بھینس باپ نے لے لی ہو تھی۔ باپ نے اس لڑکی کو اس حاملہ کو بیچ بھجوا دیا۔ یہ کہ اب لڑکی نے اس سے نکاح کیا ہے کہ میرا اولیٰ اس کے ساتھ نکاح نہیں تم نے کیوں کیا تھا میں اس وقت جمیل تھی اور اس کے روت بھی نہ تھے جب کہ ام نہیں دیتے تو کیا یہ صورت میں نکاح مذکور جائز ہے یا نہ۔

﴿راج﴾

تا باخداڑی کا واسطہ جب کسی جہد ہو اس کا مشورہ حاصل کیا جائے گا تو کسی حالت میں والد کی اجازت کی بغیر برائی کا کیا ہو ان کا والد کی اجازت پر مستوفی رہتا ہے۔ یہ اصول صورت میں ہے۔ ہے کہ والد سے اجازت لینا اور مشورہ کرنا والدی اور شریعتی جہد یہ ان کا والد کی اجازت پر مستوفی رہا۔ مگر سال میں مذکور ہے کہ سب لڑکی ہونی چاہی ہے۔ لہذا اس میں حق احوال تصور ہو سکتے ہیں۔ ہر ایک کا جدا جدا حکم تحریر ہے

(۱) اگر والد نے لڑکی کی صفہ سنی میں بھائی سے کیے ہوئے نکاح کو ہار دیا تو والد نکاح کے صحیح ہونے پر اس کی اجازت دے دینی ہو تو نکاح صحیح اور نافذ ہے اور لڑکی کو اختیار طلاق بھی حاصل نہیں۔

(۲) لڑکی کے ہونے سے پہلے ہی والد نے نکاح کر دیا تو اس صورت میں نکاح باطل ہو گیا۔

(۳) لڑکی کے طلاق تک باپ نہ موش رہا ہو تو سب لڑکی کے بعد والد کا رد کرنا معتبر نہیں۔ لڑکی خود مختار ہے۔ پس اگر بعد از طلاق لڑکی نے نکاح کی اجازت نہیں دی، ورنہ ہی کوئی فعل ایسا کیا تو اس کے یہ مستحکم کرنے سے نکاح صحیح ہو گیا ہے۔ جو صورت پر تحقیق سے بعد اس کے مطابق عمل کیا ہوئے۔ قال فی المنار لمختار ص ۸۱ ج ۳ فلور روح الایضہ حال قیام الاثر ب ترفع علی اجازتہ اللہ اللہ تالی الم

خروجہ نورشہ و نظریہ نائب خلقی، رسالہ عام علوم ہند

دہلی ۱۳۹۵ھ

اگر چچا کے کرنے ہوئے نکاح سے لڑکی انکار کرے تو کیا حکم ہے؟

﴿پس﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور محدثین اس صورت میں کہ سواۃ طغیانی کا نکاح اس سے پہلے امر محدث نے یہ بدکار دین سے مراد ہے۔ جب نکاح ہو تو اس کی عمر تین چار سال کی تھی مگر اس وقت سے اس نے موش سنبھالا۔ اسے معصوم نہ مانا گیا۔ انکار حاصل دین سے بھرتے چھانٹے کر دیا ہے تو اس نے انکار کر دیا۔ یہ نکاح صحیح ہے۔ میں میں نے باپ نہیں ہائی۔ وہ جو بڑا عاقل اور سلیمہ والا ہے اس نے بہت سے بیویوں کے ساتھ نکاح کر سب دین دینی کی حالت میں وقتہ بھی اس نے کی۔ بیویوں کو لیا کہ میرا نکاح حاصل دین سے کوئی نہیں ہے۔ اسے نکاح اس نے نہ کر سکا۔ وہ نکاح نہ کر سکا۔ میں نے اس سے کوئی نکاح نہیں کیا۔ اب تک لڑکی کو جو بیویوں کے دو تین سال ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ایک نکاح ہو گیا۔ وہ اپنی اپنی مرضی سے مخالفت نکاح کرنا چاہتی ہے کسی اور نے قادیان کو اپنا حشر بہت نکاح کرنا چاہتی ہے یا

اگر چچا نے نکاح کر لیا ہو اور والد نے اجازت دی تو دوسری جگہ نکاح درست نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفسرین مسئلہ کے مساقہ نیاست بی بی عمر تقریباً ۱۵ سال، اختر احمد ذات شجر، لکھنؤ کو بندہ مٹوہ کا عقد نکاح کسی بہادر سلطان ذات شجر اسکندریہ بم پورا ج سے لیا، تقریباً ۱۸ سال پہلے بوقت طبع لڑکی کے والدین رضامند تھے۔ والدہ برادری کو گھر میں داخل ہوئے ہی دیکھ کر دوسرے گاؤں میں چلی گئی۔ والد کو اس کے بھائیوں نے زبردستی چلو کر چٹائی پر بٹھالیا۔ نکاح خوان کو والد نے اجازت نہیں دی۔ مساقہ مذکورہ کے متعلق چچا کسی ناضل نے دی۔ والد خاموشی اختیار کر گیا۔ لڑکی کے پاس کوہ و کتل گئے تو والدہ موجود نہیں تھی۔ لڑکی نابالغ تھی۔ لڑکی کی چچی نے کل طبیہ پنڈہ کو اجازت دی۔ بہر حال اس وقت کا ایسا تصور نہ گیا۔ لیکن اس روز سے حاملہ والدہ بنتا ہے کہ میں نے تو کوئی اجازت نکاح نہیں دی۔ لہذا نکاح جائز نہیں ہے۔ اب لڑکی کے باغ ہونے پر لڑکی بھی اس لڑکے کے ساتھ شادی نہیں کرتا باقی آیا یہ نکاح از روئے شریعت جائز ہے یا کہ نہیں۔

﴿ج﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شریعت و مذہب میں والدہ چچا یا تای کی نسبت دلی اقرب ہے اور ولی اقرب کی موجودگی میں ولی اجدد کو اجازت نکاح کا حق نہیں۔ والدہ نے اجازت نہیں دی۔ جس کے شاہدین کے خارج شہادت کے بعد یہ فیصلہ کر رہا ہوں کہ نکاح فاسد ہے اور نکاح ناجائز ہو سکتا ہے۔ اس کے گواہ بہادر ولد عبد الوہاب برصغیر ولد میر داد ہیں۔ ہنگوفا فی الحدیث والکتاب المعتمدہ للفتاویٰ الحنفیہ۔ واللہ اعلم

محمد عبد الرحمن، مفتی محمد عدسہ مدرسہ مظاہر علوم، ہار، حضرت عبدالنجم صاحب

عناویں دادی کے ۱۳۸۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ بات خود درست ہے کہ چچا ولی اجدد ہے۔ والد کی اجازت کے بغیر اگر وہ نکاح کر دے تو وہ وہلہ کی اجازت پر سرفہر ہوگا ہے۔ والد نے اگر اجازت دی تو نکاح معتقد ہو گیا ہے اور اگر رد کر چکا ہو تو نکاح رد ہو گیا ہے۔ والد کی خاموشی اجازت شمار نہیں ہوتی۔ لیکن یہ فتویٰ ہم فریقین دونوں کے بیان لیے معتبر نہیں رہے سکتے کہ احمد کی لڑکی دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔ اگر فریق ثالثی یعنی بہادر ولد سلطان بھی یہ تسلیم کرے کہ چچا نے نکاح کر لیا تھا اور لڑکی کے والد نے اجازت نہ دی تھی۔ جب تو لڑکی کو دوسری جگہ نکاح کرنے کی اجازت ہے اور اگر وہ اس کو تسلیم نہ کرے تو یہ متعارض نہ واقع ہے۔ اس کا فیصلہ شرعی ثالث یا حاکم مجاز ہی کر سکتا ہے۔ فتاویٰ اللہ تعالیٰ اعلم

حرر وہد الطیف مولانا محمد مفتی عدسہ قاسم اہلہ بستان

۹ بھاری، اولی ۱۳۸۹ھ

اگر بچا کے نکاح کرنے پر والد نے غارِ افضلی نظرِ ابر کی ہو تو نکاح درست نہیں

﴿کس﴾

کیا خبر دیتے ہیں علماء دین میں دریں مسئلہ کہ (۱) مسوقہ مدنیہ کا نکاح اس کے چچا نے ہر ابو عبد المجید کے اس وقت کیا تھا جب کہ مدنیہ عمر ۳ سال در عبد المجید کی عمر بھی تقریباً اتنی ہی تھی۔ یعنی اس وقت دونوں زہا بلوغ تھے۔ (۲) جس وقت مدنیہ کا نکاح اس کے چچا نے ہر ابو عبد المجید کیا تھا۔ اس وقت اس لڑکی کا والد زندہ تھا۔ مگر اپنے شہر سے نکلا باہر گیا ہوا تھا۔ واپس آنے کے بعد اس نے راضی ہو کر اختیار کیا۔ اس نے کہا میں نے کیا اجازت دی تھی کہ میری لڑکی کا نکاح مذکور لڑکے سے کیا جائے؟ (۳) مسوقہ مدنیہ جب سن بلوغ کو پہنچی یعنی (۱۶) سال کی ہو گئی۔ اس نے عبد المجید کے ساتھ جو حالے۔ یہ اتفاقاً وہ۔ یہاں از روئے شریعت طلاقِ اوجو سے ہی بچیں ہو گئی۔

﴿نکاح﴾

مسلماً اگر میں اس قسم۔ اشتقاق میں دو دو تیس دریں ہیں۔ ایک یہ کہ بچے نے نکاح یا صحابہ تھا اور لڑکی کا والد زندہ تھا۔ لیکن نہیں باہر گیا ہو تھا۔ دوسری یہ کہ عدالت نے حقِ اختیارِ باطلِ تخلیق بھی کر دی۔ دوسری بات کے متعلق تو حکم یہ ہے کہ اگر لڑکی کے والد کا یہ تھا کہ فلاں جگہ ہے ہمارا اس کی رائے اس بار میں معصوم کی جائیگی تھی لیکن اس نے آنے کا انتظار لینا غیر درست اس کی رائے معصوم کی تھی اور چچا نے لڑکی سے والد کی خود پسند میں اس کا نکاح کر دیا تو یہ نکاح منسولی کہلانے کا اور والد کو کم ہو جانے کے بعد اس کو اختیار ہے۔ اگر وہ اس نکاح کو منظور کر چکا ہو تو نکاح لازم ہو گیا ہے اور لڑکی کہ بعد از بوج حقِ اختیارِ باطلِ حاصل نہیں ہو جاوے اگر اس نے اس نکاح کو رد کر دیا تو یہ نکاح رد ہو گیا اور لڑکی کو اختیار ہے کہ جہاں چاہے نکاح کرے۔ کسی عدالتی تخلیق وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے اور اگر لڑکی کے والد نے سکوت اختیار کر لیا ہو تب لڑکی کو بعد از باطلِ رد کرنے دو حقوں کرنے کا اختیار ہے اور دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔ اس میں بھی تخلیق کی ضرورت نہیں اور اگر لڑکی کا والد غائب تھا اور اس کی رائے معلوم نہیں کی جا سکتی تھی لہذا بچ نے نکاح نہیں کیا تو اس صورت میں تو نکاح درست ہے۔ لیکن لڑکی کو بعد از باطلِ حقِ اختیارِ باطلِ حاصل ہوتا ہے۔ پھر اگر لڑکی نے باطلِ ہوتے ہی خود نکاح رد کر دیا ہو اور میں پرکاوہ بھی بنالے ہوں۔ بشرطیکہ یہ لڑکی باکرہ ہو تو اس میں اس پر ضرورتاً تخلیق ہوگی ہو تو تخلیق صحیح ہے اور لڑکی دوسری جائیداد کی شکل سے رہنما والدہ تعالیٰ اطمینان

حرر عبد المظیف غفرلہ مبین مفتی مدظلہ العالی

والدین اور چچا زاد بھائیوں میں سے وہی کون ہے؟

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین میں مسئلہ کا جواب اور ان فوت ہوئے قریبیوں کی پرورش اس کی ایذا و ضرر اور اس کی پھر بھی تکلیف زہد حاکمہ مرئید کے پرورش کی تقریریں اس کی نراں بنت چار ماں کی قین۔ ساریات ماں کی عمر تک پرورش پاتی رہی۔ اب اس کی عمر کا بار سال ہے۔ اب مسئلہ یہ فرما دے کہ اس کی ماں جو غیر مظلومہ و شادی شدہ ہے۔ شرعاً متولید فی النکاح ہو سکتی ہے یا اس کا چچا زاد بھائی جزا اس بچی کی خال کا مکروہا بھی ہے۔ شرعاً متولی ہو سکتا ہے؟

﴿ج﴾

لڑکی مذکورہ نابالغہ کے نکاح کا متولی عبدالرشید اس کا چچا زاد بھائی ہے۔ اگر اس نابالغی کے وقت وہ اس کا نکاح کسی سے کرچکا نہ بالغ ہونے پہ وہ لڑکی اس نکاح کو رد کر سکتی ہے۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ بالی ہو۔ نہ تک اس کا نکاح نہ کیا جائے۔ بالغ ہونے پر اس کی رضا عدلی سے مطابق اس کا نکاح کر دیا جائے۔ البتہ پرورش کا مل نہ اس کی ماں کو حاصل ہے اور نہ ہی اس کی خال سیکہ نہ کہ یہ تک دونوں کے خاوند لڑائی مذکورہ کے لیے غیر حرم ہیں۔ فتاویٰ اسلامیہ علم بعدہ محمد خانی نذر اہل علم علیہ السلام خیر کرم اللہ وجہہ درود و سلام علیہ
مگر وہ سال کی لڑکی اگر بالغ ہے تو وہ نکاح میں خود مختار ہے۔ اس پر کسی کو ولایت حاصل نہیں اور نہ اگر کسی اجازت کے بغیر کوئی نکاح کر سکتا ہے۔

المراتب صحیح محمد خاوند شاہ مغل علیہ السلام علیہ السلام

۱۴۳۹ھ

فاتر افضل باپ کے سامنے بھائی کا اپنی نابالغہ بہن کا عقد کرانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور میں مسئلہ کا ایک آدمی نے اپنی نابالغہ بہن کا نکاح چھوڑ دیا۔ جبکہ اس کا اصل ولی باپ بھی زندہ موجود تھا۔ لیکن وہ اس وقت فاطر افضل تھا اور لڑکی نے بھی اب تک خیار اہل باطن کا اظہار نہیں کیا ہے۔ لیکن اس کی والدہ اور دوسرے رشتہ داروں نے یہ طے کر لیا ہے کہ رشتہ نہیں کرنا ہے تو کیا اس صورت میں یہ نکاح درست ہے یا نہیں۔

فصل

مورد تہذا۔ اگر بشرط موت سوال چنی اگر لڑکی کا ایسا ہوتا کہ اہل محنت یعنی باکھر، بخون، بے کہ کس کو مسائل کا کچھ پانچس پشاور لڑکی کا ولی ہوتی ہے۔ جس بھائی کی جائز سے اگر لڑکی طریقہ سے ایوب و فوئی کے ساتھ گواہوں کی موجودگی میں پانچ کا نکاح کیا گیا ہے تو وہ نکاح صحیح ہے۔ لڑکی کو خیار مہر کا وقت بلوغ و عتیمہ تک اور غایہ سے طہائی حاصل کیے بغیر دوسری جگہ نکاح کر نہیں۔ فقہ و اللہ تعالیٰ علم

ورد بحوالہ شامہ غفرلہ باب نفی و رد۔ قاضی اعظم دہلی
۳۱۱۱ھ

والدین اگر چیز نہ ہونے کی وجہ سے شادی نہ کرائیں تو کیا حکم ہے؟

فصل

کیا فرماتے ہیں علماء دینی دریں مسئلہ کہ یکسوا تون باہر تقریباً یکس سال ہے اور اس کے اندر یہ نہایت غریب، جبر، نہ جو چیز کی خاطر اس خاتون کی شادی نہیں کر سکتے۔ گناہ سے بچنے کے لیے موجود بہ شریعہ از روئے قرآن کریم زہد عت فرمان حضور و اپنے کوئی اور ولی جا کر عقد کر سکتی ہے کہ نہیں۔ کیونکہ اس کے والدین شادی کرنے کے لیے غرضی کی وجہ سے مجبور ہیں۔ جواب از روئے قرآن و حدیث تحریر لرا کر ماہ و عہد اللہ ہوں۔

(۲) اگرچہ از لڑکی بالائے کی شادی اس کے والدین نہ کریں تو والدین مجرم ہوتے ہیں یا نہیں۔ از روئے قرآن و حدیث تحریر فرمائیں۔

فصل

عالمہ اللہ عزت اپنے نکاح میں خود مختار ہے۔ ولی کی اجازت کے بغیر غرض کے ساتھ اگر نکاح کرے تو حرام نکاح صحیح ہوگا۔ والدین پر لازم ہے کہ وہ کسی دنیاوی رسم و رواج کی پرواہ کیے بغیر لڑکی کی شادی کر دیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ بلوغ کے بعد بغیر کسی وجہ کے نکاح میں گناہ فیہ کی اور کوئی گناہ سرزد ہوا تو اس کا مٹا ہوا نہ پرانے۔ فقہ و اللہ تعالیٰ اعلم

ورد بحوالہ شامہ غفرلہ باب نفی و رد۔ قاضی اعظم دہلی
۱۲۱۱ھ

برکت بلوغ کا ذکر ہے۔ اس کی ضرورت بھی نہیں رہتی۔ اب لڑکی کا نہ دے۔ جہاں جو ہے نکاح کرے۔ فقط والدین

يُؤَدُّ لَكُمْ فِيهَا لِقَاءَ اللَّهِ أَكْبَرًا
لِأُولَئِكَ أَجْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ ۚ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

جس بڑی۔ کیے والدین نے عقیدہ اول۔ جہانکار کیا، تو دورِ مہرِ انکسار سے

《U》

سید فرما رہے ہیں علماء دین میں جبہ ذیل صورت سے سوال میں کہ ایک شخص کی قبر پر ضرب لگا دیں اس شخص کے لئے کیا ہے
 غصہ رکھتے ہو۔ بے اور نہ لے یہ اس شخص کا نام نہ لگاؤ۔ ایک سال کے انکار کا پاب لگائے۔ نہ ہاتھ نہ پاؤں۔ دوسرے سال کو یہ
 چلائو اس۔ اور اور کی کے ساتھ میں نہ لگاؤ۔ صاف صاف انکار کر دے۔ یہ وہی ہر قسم کا پاب لگائی ہوئی ہے۔ یہ
 اور لڑکی کا۔ ہاتھ نہ لگاؤ۔ دوسرے سال کے انکار کر دے۔ یہ اس شخص کا نام نہ لگاؤ۔ یہ اس شخص کا نام نہ لگاؤ۔
 درست ہے۔

43

دن اقرب کی سرچوگ بھی ولی زاد کا کیا ، لاکھوں لی ارب کی کائنات سے بڑا کائنات ہے جس کا نام ہے خدا ۔
 لڑکی کا دل اگر اوست اپنے تمام غم و غصہ ، رنج و مصائب کی کشتیوں سے بھر دے ، تو اس کا دل بھی اوست
 کو درود تو یہ نہیں کہے ، بلکہ اس کی کادری جگہ کن کہتا ہے : ہے غللو روع الیہ ، اے جامع و غفر ، اے
 عسی اجازت ، ہر معصوم ص ۸۱ ج ۳۳ فہرہ اوست ، لی اوست

قرارداد فروش گاز به شرکت نفت ایران و انگلیس

میں نے جیسا کہ موجودہ بیرونی کے رواد کے بھائی کا بیان سنا ہے

(13)

کی غفرت ہے۔ پس ملائکہ میں اس مسئلہ کا ایک شخص اذیت ہوئے کے بعد اس کی علیہ سے ساتھ اس کے تعلق
جہاں نے عقد نکاح کیا ہے۔ اس صورت سے پہلے مگر یہ آئین لڑکی اور دلا کے ساتھ جو لڑکا اس چچی پر وتر میں اس
لڑکی نے بلاغت پائی ہے۔ بلاغت کی عمر میں اس کا عقد نکاح کرنا جائز ہے۔ لڑکی کا ولی یا اس کا چالی ہے۔ اس نے نکاح

آریہ اس بچائی عدم موجودگی میں جو بھی وصایت کا حق رکھتا ہو اس کا ارادہ ہے اور نہ کسی کی وصایت کا ارادہ ہے وہ
 کوئی وصیت نہ کرتا ہے۔ حسب ذیل مرتبہ بیان ہوا کہ وصایت کو کون سے اس سے چھوڑ دیتا ہے کہ بچے عہد کا حق پر تو اسی ہے یا
 نہیں تو اس نے صاف طور پر اعلان کیا ہے۔ ان دونوں پر کوئی بھی موجود ہیں۔ لہذا اگر بچہ کوئی وصایت کرنا چاہے تو اس نے
 ساتھ کوئی وصیت کر لے۔ آپنی جان نوازش ہوگی

موقوفہ

دور کے بھائی کوثر وادارہ کوئی وصایت نہیں حاصل نہیں۔ بلکہ صورت مسئول جو اشرافیت میں ولی کا حق
 اس کا ہے۔ اور وہ اقرب کی وصایت میں ولی بعد از اقصیٰ کا حق تو اقرب الی اجازت پر موقوف ہوتا ہے۔
 صورتِ رسالہ میں اگرچہ نے وصایت بھائی کے لیے جوئے کا حق کوثر کوں ہے تو یہ حق بھائی کے لیے ہے۔ لیکن دوسری
 جہانگاہ کرتی ہے۔ علی لشرافہ مختار علی ہامشی تنویر افہام ص ۸۱ ج ۳ قلو زوج لأبعد حال
 لیسام الخاں رب توقف علی اجازتہ ولی الشامیہ (الولہ توقف علی سارہ فلا یکنون مسکونہ اجازتہ
 لیسام الخاں لیسام الخاں حاصر علی مجلس المقدم مالم یرض صریحا أو دلالة تأمل الخ
 (رد المحتار ص ۸۱ ج ۳) فقہ المذالم

خبر محمد اور شاہ غفرلہ اس کے معنی ہے کہ اس کا وصیت ہوتا ہے

موقوفہ

اگر وادارہ صاحب کی رائے رشتہ کے متعلق بدل جائے تو نکاح کیا کرے؟

نکاح

ایثار ہے میں حاضرین اس مسئلہ میں کہ یکہ جگہ یہاں نے اپنے وادارہ صاحب کے فرمان پر اپنی ٹوکی کا عہد کر
 دیا تھا۔ لیکن وہ اس کے بعد ہرے وادارہ صاحب نے کہا کہ جہاں تو نے میرے کہنے پر اپنے عہد کیا ہے وہاں اپنی ٹوکی کا
 رشتہ نہ کرو۔ بلکہ اب دوسری جگہ جہاں میں کہتے ہیں وہاں کرو۔ حالانکہ کوئی عہد بھی نہیں ہے۔ یہ پہلی جگہ پر رشتہ نہ دینے کی
 دہائی تھا یا کچھ کہتے ہیں ہرے وادارہ صاحب کہ آقا میرے کہنے پر دوسری جگہ پر رشتہ نہیں کرے گا تو میری چاندی ہوگا تو
 اس میں نہیں ان سنا میں بھی اپنی چاندی اس کے لئے دے دوں گا۔ اب اس کی تہہ دے دے مگر شریعت مطہرہ کے مطابق
 کوئی وصیت نہیں ہے۔ لیکن یہ کہہ کر دے دے شریعت میں عمل کرنے کی نوبت حاصل کرے۔

اگر لڑکی انہیں بائزرہہ کی کونکاج کی اطلاع کر دے تو اس کی خاموشی رضاءِ شریعہ کی گواہی دیتی ہے؟

﴿نہیں﴾

ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے کر علیحدہ کر دیا تھا۔ بعد میں کچھ عرصے کے بعد اس عورت نے دوسری جگہ نکاح کر لیا۔ طلاق کے وقت پہلے ناسخ و منسوخ سے ایک لڑکی بھی تھی۔ جو بہن بائزرہہ کی والدہ کے ساتھ چلی گئی۔ جب لڑکی بائزرہہ کی والدہ سے ملنے گئی تو اس کا علم ہوا کہ والدہ نے بھی اجازت اپنی لڑکی کا نکاح دوسری گاہ کر دیا۔ والدہ کے ساتھ چلی گئی تو اس کی اطلاع ہوئی کہ میں نے لڑکی کا نکاح کر دیا ہے۔ آپ کو اطلاع ہوتی ہے۔ لڑکی کو جب اس معاملہ کی اطلاع ہوئی تو اس نے اصرار کیا کہ کوئی اطلاع نہیں کیا لیکن والدہ کے نکاح پر رضامند نہیں ہے۔ یہ نکاح ہو جائے گا (باقی رہے گا یہ نہیں) نیز لڑکی کا سر بھی فریاد اٹھایا کرتا ہے۔ کیا شرعاً اس کا مطالبہ درست ہے اور والدہ پر شریعت دینا واجب ہے یا نہیں۔ فقط بیوقوفانہ جواب

﴿نہیں﴾

بائزرہہ سے اجازت لینے والا اگر لڑکی اقرب نہیں ہے تو اس صورت میں بائزرہہ کا سکرت کافی نہیں بلکہ اجازت بائزرہہ کی ضروری ہے اور صورت مسئلہ میں تو سرے سے اجازت طلب بھی نہیں کی گئی۔ انجمنی آدمیوں کی طرف سے اصلاح ہونے کی صورت میں لڑکی کا شوش، بنا رہہ مندی نہیں۔ لہذا اس لڑکی نے اگر زبان سے اس نکاح کی اجازت نہیں دی تو یہ نکاح صحیح نہیں ہوگا۔ فقہ حنفی میں سبوح التوہم فان استاذنہا غیر الاقرب کا حکم اور ولی بعد فلا عسرہ لکونہا بل لا بد من القول کالایب الماخذ (الدر المختار ص ۶۲ ج ۳)

باقی لڑکی کو والدہ کے حوالہ کرنا ضروری ہے۔ اگر لڑکی کو والدہ کے حوالے نہیں کرتے تو سرکاری کارروائی کا صحیح نہیں۔ مذکورہ عرصہ کا خرچہ بھی اگر سرکاری نے ادا کر دیا ہے تو اس خرچہ کا حق بھی اب سرکاری کو نہیں پہنچتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
خود بخود انورہ وغیرہ انہی سے ملنے سے تمام اہم مسئلہ
بحرہ النہج ص ۱۰۰

باپ اور دادا کے انکار سے نکاح منع ہو چکا ہے اور دوسری جگہ عقد درست ہے

﴿نہیں﴾

یا فرماتے ہیں کہ دین میں مسئلہ ایک لڑکی جو کہ بائزرہہ ہے۔ اس کا عقد نکاح اس کے والد نے بغیر اذن والدہ کے کر دیا ہے۔ اس عقد پر کوئی والدہ رضی اللہ عنہما نیز یہ عقد طوعاً و کرہاً لڑکے کے والد سے کر دیا گیا تھا۔ خوب مار

نرائی کی تھی ہے اور نرائی کا صاب۔ اب دوش ہو گئے۔ ان کی بے ہوشی کی حالت میں ان کے کھوٹے ہونے سے متفقہ راج نہ ہوا تھا۔ اب ان کی ہر پھر وہاں ان کے پاس تھے کہ ہر سے تے نرائی کا نام کر لیں۔ لیکن انہیں کرتے رہ گئے ہیں کہ جہاں کر پائی ان کا وہم کر دے۔ تھوڑے لمحہ میں آتے۔ یہ کی دفعہ گئے۔ لیکن ان کے آتے اب اس کا کیا حال ہو سکتا ہے نرائی اب بلع ہو چکی ہے اس کا آ کے جان کر دیا جائے وہاں عقد صحیح ہے۔ اب ان کے مابین و ان کے آپ آپ نے اس عقد کو نامعلوم کیا۔

فصل چہم

وہ اقرب یعنی باپ کی جو ہوشی میں ابھرتی آوا کا کیا۔ وہ ان دن قرب (باپ) کی شہ مندی پر متوقف رہا ہے۔ لہذا بشرط صحت سول اگر باپ نے ہوش میں آنے سے بعد اس نکاح کو نامعلوم کر دیا ہے تو یہ نکاح فاسد ہو چکا ہے۔ لڑکی کا دوسری جگہ کن کرنا جائز ہے۔ قتال فی طریح النسم بہ فعل راجح الایعد حول قید الاقرب زوہف علی اجراء وہی انتسابی اھولہ نولف علی اجراء وہی لا یکن سکونہ بحارۃ لکن کاح الایعد وان کت۔ حاصر ا فی مجلس العقد عالم بر ص عہدہ او دلالۃ قائل خاص ص ۱۰ ج ۳ فتاویٰ مد ظم

حرم محمد انور شریعتی: ص ۱۰ ج ۳ فتاویٰ مد ظم

آوا کا کرنا یا آوا کا نکاح جب نرائی کے باپ نے منع کر دیا تو ختم ہو گیا

فصل ہفتم

ایہ خبر تے ہیں ۱۴۰۰ میں وہ میں مسلمانہ کا شریعت کے مطابق ہیں وہاں کے علماء نے ان کے اہل طاعت کے اہل طاعت کے لئے نکاح کی غلام فریاد کے ساتھ چھ دیا۔ ان کے نام لیکن کے دلہ طاعت خان نے اپنی پوتی کا نکاح کو حدود کر دیا۔ جب غلام لیکن اس پر روز بخیر سے واپس آئے تو بہت شہ پہا۔ میں آوا اور بیٹے وہ وہاں کے اہل طاعت کے خپ و نا کہ تم نے جہن اجارے میں کے نکاح کیوں نہ عادی۔ اس نے بعد نام لیکن کے کوئی ایکی چیز تو نہیں لی۔ جس سے نکاح کو دشمنی ہوئی۔ وہاں کے اس نے اور ہمیشہ اس کا نام لیکن سے: غوثی ہی غلام ہوئی رہی۔ تقریباً پندرہ برس ہو گئے۔ اب ان کی بیوی نکاح نے وقت وہاں کی تھی۔ اب ان کی زبان اب اور کھانا سفر پہا کہ ہے کہ مجھے میں ان کو اور غلام لیکن وہاں کے ایک لڑکا ہے کہ شریعت سے جب کہ میں نے ان سے انکار دیا تھا۔ یہ کیسے شریعتی کر

دوسری وجہ میری لڑکی کا نکاح منعقد ہوا ہی نہیں۔ کیسے نصیحتی مردوں۔ اب تو میں دریافت کر رہا ہوں کہ کیا نکاح منعقد ہوا ہے یا نہیں۔ یہ کیا کہیں۔ اگر نکاح نہیں ہو سکی تو دوسری جگہ اپنی لڑکی کا نکاح کر دے۔ اور اسے شرعی طریقے پر نکاح کر دے۔ جس سے اسے ہر قسم کی عداوت کا فیصلہ نہ ہو جو ہے۔ یعنی والدہ کا یہ کہنے لگے بھی نہیں ہو سکتے کہ نکاح منعقد ہوا ہے یا نہیں۔

پہلی بات

میرا والدہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یہ لڑکی کا نکاح منعقد ہوا ہے یا نہیں۔ اب تو میں دریافت کر رہا ہوں کہ کیا نکاح منعقد ہوا ہے یا نہیں۔ یہ کیا کہیں۔ اگر نکاح نہیں ہو سکی تو دوسری جگہ اپنی لڑکی کا نکاح کر دے۔ اور اسے شرعی طریقے پر نکاح کر دے۔ جس سے اسے ہر قسم کی عداوت کا فیصلہ نہ ہو جو ہے۔ یعنی والدہ کا یہ کہنے لگے بھی نہیں ہو سکتے کہ نکاح منعقد ہوا ہے یا نہیں۔

میرا والدہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یہ لڑکی کا نکاح منعقد ہوا ہے یا نہیں۔ اب تو میں دریافت کر رہا ہوں کہ کیا نکاح منعقد ہوا ہے یا نہیں۔ یہ کیا کہیں۔ اگر نکاح نہیں ہو سکی تو دوسری جگہ اپنی لڑکی کا نکاح کر دے۔ اور اسے شرعی طریقے پر نکاح کر دے۔ جس سے اسے ہر قسم کی عداوت کا فیصلہ نہ ہو جو ہے۔ یعنی والدہ کا یہ کہنے لگے بھی نہیں ہو سکتے کہ نکاح منعقد ہوا ہے یا نہیں۔

میرا والدہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یہ لڑکی کا نکاح منعقد ہوا ہے یا نہیں۔ اب تو میں دریافت کر رہا ہوں کہ کیا نکاح منعقد ہوا ہے یا نہیں۔ یہ کیا کہیں۔ اگر نکاح نہیں ہو سکی تو دوسری جگہ اپنی لڑکی کا نکاح کر دے۔ اور اسے شرعی طریقے پر نکاح کر دے۔ جس سے اسے ہر قسم کی عداوت کا فیصلہ نہ ہو جو ہے۔ یعنی والدہ کا یہ کہنے لگے بھی نہیں ہو سکتے کہ نکاح منعقد ہوا ہے یا نہیں۔

والدہ اگر بیٹے کو بد چلن کھرانے میں رشتہ کرنے پر مجبور کرے تو کیا حکم ہے؟

پہلی بات

میرا والدہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یہ لڑکی کا نکاح منعقد ہوا ہے یا نہیں۔ اب تو میں دریافت کر رہا ہوں کہ کیا نکاح منعقد ہوا ہے یا نہیں۔ یہ کیا کہیں۔ اگر نکاح نہیں ہو سکی تو دوسری جگہ اپنی لڑکی کا نکاح کر دے۔ اور اسے شرعی طریقے پر نکاح کر دے۔ جس سے اسے ہر قسم کی عداوت کا فیصلہ نہ ہو جو ہے۔ یعنی والدہ کا یہ کہنے لگے بھی نہیں ہو سکتے کہ نکاح منعقد ہوا ہے یا نہیں۔

فصل چہم

حق وراثت کی تخصیص مذکور کوثر عامہ میں ہے۔ اس جگہ کے بارے میں اس کی ماں اسے مجبور کر رہی ہے۔ اگر یہ ایسی جگہ ہو جس میں چاہے کراچی کی آبادی کے معصیت کا اندیشہ ہو تو برائے والدہ کی بات نہ مانے اور اپنی مرضی سے مطابق کسی کا نکاح کرے کوئی گناہ نہیں۔ بقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لا طاعة لمخلوق فی معصیۃ الخالق۔

اگرز کے کا حقیقی چچا ولی بننے سے انکار کرے تو ب وراثت کسے حاصل ہوگی؟

فصل ہفتم

کیا فرماتے ہیں علماء دین اندر یہ صورت مسئلہ کیا ایک غیر باطنی مشیر کے لئے نکاح کرنے کی ضرورت درپیش ہے۔ اس کا متولی چچا حقیقی موجود ہے۔ ضرور اور اس کے معاملات کے بارے میں کسی صورت میں اپنے بھتیجے کا نکاح کرنے کے لیے تیار نہیں۔ بلکہ وہ مطلب تھا چاہے اور جتا ہے کہ اگر مشیر کے نکاح کو اپنے والدین کو قہر ہے اور وہ ان کا ہوا ہو تو اس کو بازو۔ پناہ والا اس کے معاملہ میں اس کی مشیر کے سامنے تو اپنے لڑکے کا نکاح پہلے سے کر چکا ہے۔ اب وہ لڑکی دینے کے لیے تیار ہے۔ چچا کو اس میں کتنا اور نہ ہی بچہ کی لڑکی موجود ہے۔ جس سے قطعاً رحم کا اندیشہ صحت مند ہے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس لڑکی کی ماں ممکن ہو جو ہے۔ وہ لڑکے کے نکاح کرنے کے لیے تیار ہیں۔ مگر وہ جتنی اس عبادت کے سبب مشکوک درپیش ہے۔ فہاں لم یسکن العصبۃ فالولی لایۃ للام۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہی موجود ہوگی جس ماں سے ولایت حاصل نہیں حالانکہ اس بات کا تو یہ اندیشہ ہے کہ لڑکے کے بلوغ تک معاملہ نکاح و طلاق رکھا جائے تو یہ بارزشتہ کیس میں مذکور شدہ اور تہتم کی طرف مائل ہو جائے۔ اب ان حالات میں لڑکی کی ماں یا اس کو ولایت نکاح حاصل ہوسکتی ہے اور لڑکے کی طرف سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔ یہ اعتراض مدرسہ مدرسہ خزانہ علوم غنائیہ۔

فصل ہفتم

جس مقدمہ کی نسبت سوال کیا گیا ہے۔ نکاح ماں کی ولایت ہے یا نہیں ہے۔ اگرچہ کنو کے فوت ہو جانے کا قوی اندیشہ ہو۔ نہیں دوسرا اس طریقہ علم شامی نے بتایا ہے کہ اس قسم کا نکاح جس میں ولی اقرب کر لیا تم دونوں نکاح کسی مسلمان حاکم سے کر لیا جائے۔ یاد ہے کہ بعض کی ایک عبادت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب اقرب حاضر ہوا اور مستحق و متعلق دونوں ولایت اقرب سے بعد کی طرف منتقل ہوئی اور بعد میں اس کی ولی اس عبادت میں

نام آیا ہے۔ حلت قال وجب لأبعد من آداب النسب إلى قوله التبرع بعض الألفاء في
سماعه عن السويج فكانت آداب رفقہ۔ نے ۹۲ میں بھی یہی قول شرع و کتابت نقل کرنے کے
بعد یوں لکھا ہے۔ لکن فی الفہمسانی عن العباسی لو لم یروج الألفاء روج القاضي عند فوات الکفر
اس پر اسد شامی نے قولہ لکن فی الفہمسانی استبراک علی ما فی شرح الوعایہ فلا لم یسند
فیہ اسی نقل صریح و ہذا معقول اس کے بعد سند میں نے قہرانی کی روایت کی تو یہ کہی ہے و ہر بات
مردنی تہذیب کی ہے۔ اسے شرح و جواب ہے۔ میں نقل کی ہیں۔ یہ اس میں نے تحریر میں یہ بھی نقل دیا ہے کہ اس
صورتوں میں اس آداب و ہر بات ہے۔ بلکہ درحقیقت وہ حق بجانب ہوتا ہے۔ لیکن اس صورت مسطور میں مذکور
اقرب ہے۔ راہرواقی، حق ہے تو یہ کان اور جسارت سے راہر جانے کا بھی ہے۔ اگرچہ اس کا پچا جتنی اس پر ماضی
نہ ہو کہ انی راہر، جس ۳۲ ج ۸، ملاحظہ اللہ

عہ اکبر ۱۵۹، قعہ ۱، ج ۲

اپ ایک جلد اور بھائی دوسری جلد رشتہ کر دے تو کیا کیا جائے؟

جواب ہے۔

کہ فرماتے ہیں کہ میں دوسری جلد کو شک نے اپنی مرضی سے اپنی لڑکی اپنے بھتیجے کو لے آئی ہے۔ پ
تو اسے لڑکے سے یہ بھی لڑکی کا نکاح کر دیا ہے۔ حادثہ نہ لڑکی سے پوچھا گیا ہے اور نہ بھت اور نہ نکاح کا واسطہ
ہو گیا ہے۔ اب لڑکی جو کہ ہے لڑکی سے پوچھا گیا کہ لڑکی کتنی سے کہ میں بھائی سے کہیے کہ نکاح کر دے۔ میں
میں۔ وہ پ نے اس کو یہ ارشاد کیا ہے۔ میں اس پر رشتہ مند ہوں تو اب بھائی کا کیا ہو گا۔ اس سے ہے نہیں۔

پھر فرماتے ہیں۔

اے آپ نے لڑکی کا نکاح لڑکی سے کر دیا ہے۔ حریقہ سے زیارت و حقوں کے ساتھ گواہوں کی موجودگی میں
اپنے بھتیجے سے نکاح کیا ہے۔ باوجود کہ لڑکی کی اجازت سے کیا ہے تو وہ دونوں صورتیں ہیں۔ اس کا واسطہ
نکاح نافذ ہو چکا ہے۔ اس کے بعد آپ نے اس کے ہمراہ لڑکی کا نکاح لڑکی کو کر دیا ہے۔ اس سے رشتہ مند نہیں
ہوا اور اگر آپ نے یہ کہہ دیا کہ لڑکی نہیں یہ کہہ کر لڑکی میں بھتیجے سے نکاح کیا ہے تو آپ نے اسے نکاح کیا
نکاح لڑکی کی اجازت سے یہ معقول تھا۔ اس سے راہرواقی سے نکاح کیا ہو چکا ہے۔ اس کی نقل ہے۔ اس لیے دونوں
صورتوں کا حکم ٹھیک ہے۔ اللہ اعلم

راہرواقی، ج ۱، ص ۱۶۳، قعہ ۱، ج ۲
عہ اکبر ۱۵۹، قعہ ۱، ج ۲

مطلقہ عورت کی بچوں کی وصایت باپ کو حاصل ہے یا والدہ کو؟

جس پر

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفسرین مسئلہ کہ ایک شخص درجہ اولہ محمود نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور عرصہ ۲۰ سال سے اپنی بیوی سے دور رہا۔ نہ بیوی کو خیر چاہا نہ بچوں کو نفقہ دیا اور اب اس سے تفریق پائی پر اس نے اپنی ماں بالغہ بچی کا نکاح یا اطلاع کسی کی والدہ کسی کو کر کے دے دی۔ تو یہاں از روئے شرع اس کی والدہ کا بھی کوئی حق ہے۔ جو اس بچی کو اتنا تک اپنے خرچہ پر پالا، صرف والدہ کا حق ہے۔ بلا عقد بچوں کے ادا کیے جہاں چاہے نکاح کر دے۔ مثلاً تو جرہا

جس پر

صورت مسئول میں ولی نکاح باپ ہے اور ان وقت تک باپ کے ذمہ ہے۔ نکاح صحیح ہے۔ خوند سے طلاق حاصل کیے بغیر دوسری بیکہ نکاح جائز نہیں۔ اللہ و اللہ تعالیٰ اعلم

درجہ اولہ محمود نے اپنی بیوی سے تمام اطوار متان
۱۳۸۹ھ

شیعہ لڑکی کا نکاح اگر والدانے وہ بیوی سے کرادیا ہو تو کیا حکم ہے

جس پر

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفسرین مسئلہ کہ ایک: والد نے حقیقی بیوی کا نکاح ہر پانچ سال کا نکاح شرعاً اس کے والد کی عدم موجودگی میں کر دیا۔ لڑکی کا والد علی شیعہ سے تعلق رکھتا ہے اور لڑکی کا رشتہ نہیں نہیں کرتا۔ دوسری طرف جس ورشتہ یا یا نکاح کر دیا تھا۔ وہ وہابی ہے۔ کیا اندریں حالات اس لڑکی کا نکاح ہوا یا نہیں۔

جس پر

لڑکی کا ولی اقرب باپ ہے۔ اگر باپ نے نکاح سے قبل یا بعد اس نکاح کی جائزہ دیدی ہے تو نکاح صحیح ہے۔ اگر باپ نے نہ دیکھے کیے ہوئے نکاح کو اطلاع ہوئے پر رد کر دیا ہے تو نکاح باطل نہیں ہوا۔ تحقیق کی جائے۔ جو صورت ہو اس کے مطابق عمل کیا جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

درجہ اولہ محمود نے اپنی بیوی سے تمام اطوار متان
۱۳۸۹ھ

۱۰. وہ جانے شہنشاہ کے ہاتھوں سے جان بڑکی کیوں ہو گیا؟

١٠٠

یہ آیت میں حدود میں اختلافی امور دشمنی و دین میں صورت کے خلاف ایسی تین سال کی عمر میں تھی کہ اس کا واحد والد تھا۔ لیکن اس آیت ۱۱۰ اور ۱۱۱ میں جو ہے۔ اس انتخاب میں اس کی کو دیا گئے تھے۔ کیا اور اس کی ناک کے پاس نہ ہو تھیں۔ دینی اور دنیوی اس کی کا جہ و مستان میں نہ تھا۔ اب نامانے سر لڑا کی کا حجاج خیر اہل بیت و اولاد کے اس تین سال کی عمر میں نہ ہوا یا بعد از یا شہد طلب امر یہ ہے کہ کیا یہ نکلان شرعاً معتبر ہے یا نہیں۔ ایک سال کے بعد و لڑا کی پاکستان آ چکی ہے۔ کیا واد کا حق ہے کہ نکاح حد یہ کروادے یا نہیں؟

42

تعلیم فی س ۸۵ ج ۱ ہے۔ وان روح الصغیر ابو الصغیرۃ اوسع الاولیاء فان کان الاقرب حاضراً وهو من اهل الولاية فوفف مكاح الاعداء علی جائزہ وان لم یکن من اهل الولاية بان کان صغیراً او کسان کثیراً محتوماً جاز ان کان الاقرب غائبا عیبة متقطعة من مکاح الاعداء کما فی المسجد اور انجرام الرائل ص ۲۲۲ ج ۳ ہے۔ فلایبعد الترویج بغیبة الاقرب مطلقا الفصولی لثمة ایام فصلا لان هذه ولاية نظریة رئیس من الطوائف الشوبیہ الی من لا ینفع برید ففوضناه الی الاعداء اور رکتہ ص ۸۱ ج ۳ ہے۔ وللنوی الاعداء الترویج بغیبة الاقرب (الکی ان قول) ولا یبطل ترویجه المسبق بعود الاقرب لحصوله بولاية تامه الخ ص ۸۳ ج ۳ مذکور عبارت ہے واضح ہے کہ الی اقرب کے منزلی مسافت کے ساتھ غائب ہونے کی صورت میں ولی الاعداء صغیر یا صغیرہ کا نکاح کرنا درست ہے اور اگر ولی اقرب حاضر بھی ہو جائے۔ ولی الاعداء کا کیا ہونا نکاح باطل نہیں رہتا۔ بخلاف مسودہ مسئلہ میں لکھا گیا ہوا نکاح شرعاً معتبر ہے اور ادا کے پاس آنے سے نکاح سابق یا پیش نہیں ہوتا۔ بلکہ بدست رہا کرتا ہے۔ اس لیے اس کو نکاح بدیدہ کہتے ہیں ماضی نہیں۔ البتہ اگر کسی مابالغ ہوتی تو میں بلوغ کے وقت اس کو بھی بلوغ حاصل تھی۔ لیکن بالغ ہونے کے بعد وہ بھی نہیں رہتا۔ واللہ اعلم بالصواب

بند و اصرار خداوند عزوجل است که در حق تمام العظیم بدانند
نیچو است هیچ کس که خداوند عزوجل را در حق خدا العظیم

$$x \in \mathbb{R}^n, y \in \mathbb{R}^m, z \in \mathbb{R}^k$$

بھائی اگر ہمیں کا نکاح والد کی اجازت کے بغیر تردد سے تو کیا حکم ہے؟

✽✽✽

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین میں مسئلہ کے بارے میں کہ زیر نے اپنے باپ نور کی اجازت کے بغیر اپنی بشریہ ملاقات کا عقد نکاح کر دیا ہے۔ یاد جو کہ انور و صوف نے اپنے بیٹے زیر کو نکاح بھی کیا ہے کہ نکاح جگہ اپنی برادری کے مجمع میں نہ جا کر شہریت کرنا۔ مگر وہ کھانا اپنی بشریہ کا عقد نہ کرنا اور نیز جب انور نے سنا کہ زیر نے نکاح کر کے دے دیا ہے تو اپنے بیٹے سے سخت ناراض ہوتا ہے۔ بلکہ صرف یہ کہ چونکہ یہ نکاح میری مرضی کے بغیر ہوا ہے اس لیے میں اس کو نکاح نہیں سمجھتا اور اب لڑکی کا نکاح دوسری جگہ تو کرنا چاہتا ہے۔ اندر میں حالات پہلا نکاح از اسے شریعت جائز ہے یا نہیں دوسری جگہ باپ عقد کرنے کا عیاز ہے یا نہیں۔ مع التوجہ و

✽✽✽

یہ نکاح جو باپ کی مرضی کے بغیر ہوا ہے۔ نافذ نہیں ہے۔ لہذا اس لڑکی کے باپ و از روئے شریعت یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس لڑکی کا نکاح دوسری جگہ کر دے اور پہلا نکاح کا عدم سمجھا جائے۔ چنانچہ شیخ القدیری ص ۵۷۱ ج ۳ میں ہے۔ والاعمد مع مجموع مالا غلوب اور خارجہ و ت سے کہ اولیاء میں بھائی البعد ہے باپ اقرب ہے۔ واندہ الم
مداد الرحمن نائب مفتی مدرسہ دارالعلوم دہلی
الجواب شیخ محمد عبدالعزیز مفتی مدرسہ قاسم باغ دہلی
۱۳ برمائی الاخری ۱۳۹۵ھ

لڑکی کے ماسوں اور چچا میں سے زیادہ عقد اور کون ہے؟

✽✽✽

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین میں کہ میرا حقیقی بھائی سہمی عبدالجبار رح ۱۹۵۳ء میں فوت ہو گیا تھا اس کی بیوی ۱۹۵۵ء میں فوت ہو گئی تھی۔ ان کی ایک لڑکی میری بہن بھی حقیقی سہمی نظام ظطر ہے۔ والدین کے فوت ہونے کے بعد میرا سر بعد جت و میرے پاس پرورش پائی رہی۔ اس کے بعد اس کی بیوی ہماری اجازت سے اپنے پاس لے گئیں۔ میری بشریہ بھی ان کے گھر چلی ہوئی تھی۔ لڑکی اپنی چھوٹی اور میری بشریہ کے پاس پرورش پالی رہی اور کچھ زیادہ کا خرچہ خرچہ کرتے رہے۔ اس کے بعد ۱۹۷۱ء انکے والدین زوال کی برائے لڑکی کی پرورش کے لیے ان کے بہرہ کی ہوئی ہے۔ اب لڑکی کی عمر تقریباً ۱۳ سال ہے۔ مجھے تقریباً تین سال کا عمر ہو چکا ہے۔ سنا ہے کہ لڑکی کا رشتہ کسی جگہ میری مرضی کے خلاف کر رہے ہیں۔ اس وقت میں برادری کے آدمی بطور بچاوت لے کر ان کے پاس گیا کہ آپ کو یہ حق ہے کہ

میں نے بھیجی تھی، غنیمت یہی مرضی کے خلاف کہ یہ ہفتوں کے، انہوں نے ہمدردانہ رویے کے جواباً۔۔۔ ہاں کہہ کر مرضی کے لئے کے قہر میں نے یہ نہیں کہہ سکا کہ میں نے اسے ۱۰ سالوں میں نہیں کہہ سکا تھا۔ ۱۹۷۶ء-۱۹۷۵ء کا فیصلہ یہ۔۔۔ اعلیٰ میں آ رہا ہے۔ اب اسے توفیق فیصلہ بھی ملے گا۔ میں نے اپنی بات کہہ کر مرضی کے لئے توفیق تھی یہ سارا فائدہ اٹھائیں۔

३३

انکلیں کھریں وہ مال ہے۔ سب اگر یہ بات نہ سمجھیں تو انکی ہوتی ہے تو پھر انکی اس کی مرضی پر موقوف ہے۔ ماموں
 ان کے باپ کے خراج کے لیے انکی کسی سے مانگو تو ان کے لیے بھی ہے۔ انکی وہ دینے والے ہیں ان کے لیے تو مال ہے
 اور ان کے لیے وہ مال ہے۔ ان کے لیے ان کی ان کے لیے تو یہ مال ہے۔ ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے
 موقوف ہے۔ ماموں بھی ان سے اجازت سے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے
 اپنے الفاظ سے بھی ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے
 ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی
 تو یہ ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی
 دے ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی
 فلم دارح الامت حال خیار لا فرب نوفع علی حارثہ وولتہا ان احمد وعلی قمر وائمہ

[illegible]

منگنی کے وقت اگر عیاجب قبول کے ساتھ نکاح ہوا ہے تو یہی کافی ہے

42

میاں فراتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ تہذیب و تمدن انسانی سے نیلے اور نیچے کوئی شے نہ آسکے، مگر یہ قیاس و
توہین ہے۔ دینی و مادی ہر شے سے مشروط ہے۔ ہر شے کو اس کی دور وقت کی مصلحتیں کاغذ کوئی خواہ اسے کس نسبت سے
انسانی۔ یہ ممکن ہو جو عمارتیں اور جہاز بنائے جو تہذیب و تمدن کا حصہ بن سکیں۔ مگر یہاں پر یہ سوال اٹھ اٹھا ہے کہ
ایک مقررہ زمانہ پر یہ بھی کیا کہ جسے جو تہذیب و تمدن بنائے اس کا مقصد ہی انسانی اور بہتر ہے۔ لیکن یہ مقررہ زمانہ کوئی
موقوف ہے تو ہر نئے دو تین سال تک میرے پیش آدھے آدھے اور پھر کوئی ٹکڑی کوئی شے کہ وہ جو میں دیکھتا ہوں
کے بعد گزرنے والوں کو اس کے لئے چاروں طرف سے علم لے کر آئے۔ چنانچہ اگر میری جتنی بات چاہے اور میں اسے

آپ میری لڑکی کا باخ کو بغیر نکاح کے نہ روکو۔ بہت لوگوں نے سمجھتے کی۔ مگر وہ اپنی ضد سے دور نہیں ہوا تو نوک
اسکے لڑکے مولوی کو بھٹے کرنے گئے کہ یہ چھانٹیں ہے تو والد صاحب نے قہری کو مان کر لڑکی کو بھڑپ نہ دیا تھا لڑکے نے
دل میں رحم آیا اور دلا کو پوچھ لکھا کہ سلف ۳۰۰ روپے لے کر آ۔ میں نکاح کا ذمہ دار ہوں۔ چنانچہ ۳۰۰ روپے لے
کر آیا اور زید کے لڑکے کے پاس اور مولوی صاحب کو نکاح خوانی کے لیے طسب کیا اور عمر کے ساتھ اپنی بیٹی کو نکاح
خوانی کر دی۔ لڑکی بیٹھ اپنے بھائی کے پاس رہتی تھی۔ اس کی والدہ مر گئی تھی۔ نہ کے باپ۔ نہ دوسری شادی کر لی
تھی۔ اس سے ۵۵ برس کے ساتھ رہ رہی تھی۔ والد اس وقت ۵۰ سال اور فاطمہ پر چٹا تھا۔ یہ زوجہ کو مقیم ہوا کہ
میرے لڑکے نے میرے اذن کے بغیر بکن کا نکاح کر دیا ہے تو غصہ ہو کر کہنے لگا۔ میرا نکاح مان ہے۔ اس مولوی
صاحب نے بکن خوانی کی ہے۔ ان سے میرا بھائی ہے۔ اس پر زبردت کرنے تو میری توجہ جو مولوی صاحب نکاح
کرتا ہے۔ اس پر کوئی جرم شرعاً ہے یا نہیں۔ اس مولوی صاحب کا دعویٰ قابل حرج ہے یا نہیں۔ مولوی نکاح خواں مگر
مجرم ہے تو اس کا جرم کیا ہے۔

عبدالحکیم علی نواب شاہ سندھ چست فاضل قادری

نکاح

اگر مٹکی کے وقت باقاعدہ ایجاب و قبول کر کے عقد نکاح اور دو ماہن والد صاحب نے خود کر دیا ہو تو وہی نکاح
ہے۔ دوسرے نکاح کی حاجت نہیں۔ اس سے بڑی مذکورہ کا نکاح عمر کے ساتھ بلاشبہ درست ہے اور مولوی صاحب پر
کوئی جرم نہیں ہے اور اگر مٹکی کے وقت فقط وعدہ نکاح ہوا ہے اور باقاعدہ ایجاب و قبول نہیں ہوا تو بھائی کے نکاح کے
مستحق اب دیکھا جائے گا کہ یہ نکاح کھو میں ہے۔ اگر کھو میں ہے تو بھی نکاح درست ہے۔ باپ کی ولایت باخ لڑکی
پر نہیں ہوتی۔ کسی کفالت کا غم میں اتھو نہیں ہے۔ صرف پشروغیر ہا کو دیکھا جاسکتا ہے اگر غم میں ہے تو باپ کی
اجازت کے بغیر نکاح صحیح نہ ہوگا واللہ اعلم

محمد رفیع اللہ منہ مطلقہ در سقہ و اعظم اہل حقان

۲۱ شعبان ۱۳۹۱ھ

اگر شوہر نے زندگی میں لڑکی کی ولایت نکاح کا حق بیوی کو دیا ہو تو اس کے مرنے کے بعد قائم رہے گا؟

جواب

کیا فرماتے ہیں علما و زین کہ (۱) ایک شخص کے پاس ایک لڑکی پیدا ہوئی تو اس نے بیٹی نے پرورش کر لیا۔ کوئی
کی۔ نالود نے کہا کہ تم اس کی پرورش دل لے کر دو۔ جب بڑی ہو جائے تو اس کے نکاح کا حق تم کو حاصل ہے۔ جہاں

12

[illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فوت شدہ شخص کی بیٹی کا نکاح کیسے ہوتا ہے؟

1

[illegible]

ترجمہ: سید محمد رفیع، پروفیسر، جامعہ اسلامیہ، کراچی

உருவம்

[illegible]

مجلس العلماء
مجلس العلماء

خدا اور حقیقی اور لڑکی دونوں اگر نابالغ ہوں تو چچا زاد بھائی کو اعتراض کا حق حاصل ہے۔

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت نے اپنا نکاح بولایت برادر حقیقی زید کے ساتھ کیا اور شادی بھی ہو گئی ہے۔ اب حرمہ تین ماہ کے بعد بزرگیت ہے کہ مسماہ بند منکوحہ کا دادا کا میرا والدہ چچا زاد بھائی ہے۔ لہذا اس کا حق تھا کہ نکاح اپنی ولایت سے کرے اور عورت انکار کرتی ہے کہ مجھے اس کی ولایت ہرگز منظور نہیں۔ کیونکہ میرے والد کے فوت ہونے کے بعد میرا حال پرسان بھی نہیں ہوا۔ اب میرا نکاح کرنے کا کیا حق ہے۔ بلکہ اپنے والد کے فوت ہونے کے بعد سات آنحضرت سال بعد بھی میں نے دیکھا بھی نہیں۔ لہذا اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ منکوحہ کے نکاح کا اعتراض کر سکتا ہے یا نہ اور منکوحہ نے نکاح اپنے کلموں میں کیا ہے۔ چنانچہ جردا

اس مسئلہ کی غرض یہ ہے کہ منکوحہ کا مقام و امور تانہ تفصیل مطلع ہوتا ہے۔

﴿ج﴾

اگر عورت بالغہ ہے تو نکاح میں خود مختار ہے۔ کسی ولی کی اجازت کی ضرورت نہیں۔ بشرطیکہ کلموں میں نکاح کیا ہو۔ کسی زویل پیشہ والے کے ساتھ نکاح نہ کیا ہو اور اگر بالغہ ہے اور اس کا برادر حقیقی بالغ ہے تو ولایت اس کے بھائی کو حاصل ہے۔ اگر کوئی نہیں اور اس کا بھائی حقیقی بھی نابالغ ہے تو اس صورت میں اگر بکر سے قریب کوئی جزی رشتہ دار نہیں ہے تو بکر کو اعتراض کا حق ہے اور اس کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوگا۔ آپ نے کوئی تفصیل نہیں لکھی۔ اس لیے جواب میں تفصیل کر دی۔ واللہ اعلم

محمود عارفہ رحمہ اللہ
۳۰ مارچ ۱۳۸۱ھ

اگر لڑکی کو والد نے نانا کو سوپ دیا ہو تو ولی کون ہوگا؟

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و بریں مسئلہ کہ زید کی لڑکی بیٹا ہوئی تو اس نے وہ لڑکی اپنے سر اور ماس کے حوالے کر دی کہ یہ آپ کی ہے۔ آپ بھی پرورش کرو اور اس کی شادی وغیرہ بھی آپ ہی کرنا۔ اب وہ لڑکی جوان ہو گئی ہے اور وہ اپنے نانا کے پاس ہی پرورش پائی رہی۔ اب نانا اپنی نوای کی شادی کرنے کے لیے تیار ہے اور باپ اس کا پہلے تو اپنی بیوی کو اجازت دے گیا ہے۔ لیکن اب وہ انکار کر رہا ہے کہ اب میں اپنی مرضی سے شادی کر دوں گا۔ میں نانا کو شادی

نہیں کرتے رہا اور انہوں نے بات چیت شادی کی پکار نہ لگانے کا ارادہ مقرر کر لیا ہے۔ اب شریعت صبر و صبر میں صبر
میں پابندی ہے کہ لگان ہو لگانا ہے ورنہ نہیں... بیجا توجہ

فہم کی بات

بائیں لڑکی نکاح میں خواہ مخواہ رہے۔ اس پر کسی کو ولایت جو حاصل نہیں۔ بہتر یہ کہ والد کی اجازت اور
رضا مندی حاصل کی جائے۔ لیکن اگر والد کی رضا مندی کے بغیر باہر لڑکی کی اجازت سے نکاح کر لیا جائے تو نکاح
منقطع ہو جائے گا۔ ہم حاصل لگان والی نہیں۔ فقہاء اللہ تعالیٰ اعلم

درمیان اور ان کے والدین کی طرف سے منع ہے۔ اگر معلوم ہو کہ

۱۳۷۱ھ

لیجائے کہ یہ نہ ہو کہ اس کی طرف سے منع ہے۔ اگر معلوم ہو کہ

نہاں کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی لڑکی کی ولایت کسی کو حاصل ہوگی

فہم کی بات

لیا لڑکے ہیں اور اس مسئلہ میں کہ یہ شخص نے اپنے عورت نکاح شدہ کو تو نور کے کوئی غرض ہو گیا ہے
کہ اپنے پاس رہی ہوئی ہے۔ کئے اپنے عقد سے یہ لڑکی اس عورت انوشاہہ منکوحہ سے ہوئی۔ لڑکی کا باہر
نکاح کر دیا ہے۔ اپنے بھائی کے لڑکے کے ساتھ ہونا نکاح ہے۔ لڑکی سات سال کی ہے اور ان کا اس وقت ہونا ہے۔
اس سال کا ہے۔ کیا نکاح کرنے کو صحیح سمجھتے ہیں نکاح ہے یہ۔ نکاح ہونا ہے یہ۔ ان کے پاس یہ سال کے بعد مغرب
کے ساتھ نکاح کیا ہے۔ عورت صغیرہ منکوحہ سے چھٹے سال کے عورت کے بعد نکاح کے بعد نکاح کر کے
ساتھ نکاح کیا ہے۔

فہم کی بات

صغیرہ منکوحہ میں اس کی نکاح۔ عورت کے لئے نکاح ہے۔ نکاح کے بعد نکاح کا کوئی بے اثر نہیں
لے جو نکاح اس کی نکاح ہے۔ نکاح نکاح کی اجازت پر مستوفی ہے۔ اگر وہ نکاح لے تو نکاح لے۔ بے اثر نہیں
۱۳۷۱ھ منظور لے تو نکاح لے۔ نکاح لے گا۔ نکاح لے گا۔

۱۳۷۱ھ منظور لے تو نکاح لے۔ نکاح لے گا۔ نکاح لے گا۔
۱۳۷۱ھ منظور لے تو نکاح لے۔ نکاح لے گا۔ نکاح لے گا۔

کیا حق ولایت رضائی والد کو بھی حاصل ہو سکتا ہے؟

✽✽✽

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کی نواسہ پیدا ہونے کے بعد فوت ہو گئی۔ اس کی بیوی دوسرے ایک رشتہ دار کی بیوی کے پاس گئی اور اس نے اسٹدھا کی کہ وہ اپنی بیوی کی نواسہ اور بیٹی سمجھے دے دے۔ اس نے لڑکی دے دی۔ اب وہ عورت (لڑکی لینے والے) کہتے ہیں کہ اس کو لڑکی بخش دی ہے۔ مگر لڑکی کی اصل ماں کہتی ہے کہ اس نے لڑکی نہیں بخش دی ہے۔ اس کا کوئی گواہ نہیں ہے۔ اس وقت اس لڑکی کی عمر ۱۸ سال ہے۔ اب اس کے اصل والدین لڑکی کو زبردستی اپنے گھر لے گئے ہیں۔ اصل والدین کہتے ہیں کہ اس دوران میں انھوں نے لڑکی کو واپس کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ مگر فریق دونوں سمجھتے ہیں کہ لڑکی کی واپسی کا مطالبہ نہیں کیا تھا۔ اس کا کوئی گواہ نہیں۔ صرف دو عورتیں ہیں۔ کیا لڑکی کو اب اصل والدین لینے کے حقدار ہیں یا۔ کیا اصل والدین لڑکی کا خرچہ ادا کرنے کے حقدار ہیں۔

✽✽✽

لڑکی کے حقدار اس کے والدین ہی ہیں۔ ولایت بخاری ماں یعنی مرضیہ کو بھروسہ اور خدمت سمجھ معاوضہ مال و غیرہ مطالبہ کرے تو ایسا منہ سب ہے۔ لیکن قیوت نکاح اور وراثت اور نسب وغیرہ معاملات میں طلاق و حقیقہ والدین ہی اہل حق ہیں اور اس خادمہ کی زوجہ اگر غرض قلبی کے لیے جبر و استیصال سے ورنہ بیچ نہ کیا جاوے۔ حاصل حواء الاحسان الا لاحسان۔ فقہ و مسائل

عبد اللہ رحمہ اللہ مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی

مگے چچا کے ہوتے ہوئے سوتیلے چچا کا نکاح کرنا

✽✽✽

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکی عمر ۱۶ سال کی تھی کہ اس کا نکاح اس کے سوتیلے چچا نے جس کا نام قلندر خان ہے۔ مگے چچا کی عدم موجودگی میں جلد شہ چچا کے دوستوں پر بھی سوتیلے چچا نے اس لڑکی کا نکاح دوسرے کو میں پر جا کر نکاح کیا۔ اسے نکاحی دینی کی والدہ جانان لڑکی کے ساتھ چچا کے ساتھ ہے اور لڑکی بھی اپنے مگے چچا کے گھر اپنی والدہ کے ساتھ رہتی ہے۔ سوتیلے چچا نے اپنے کو میں پر جو دوسری جگہ ہے نکاح اپنی مرضی سے چڑھ دیا ہے۔ مگر چچا اس کو قبول نہیں کرتے اور اس وقت قبول کیا تھا۔ بلکہ کہہ رہا ہے۔ اب وہی وقت کی موجودگی میں دینی

ہ چکا ہے۔ اور بلوغ نہ ہونے پر بالذکر کی اجازت سے شرعی طریقہ سے گواہوں کی موجودگی میں بوجہ قبول کے ساتھ نکاح نہیں کیا گیا تو صلہ نکاح میں گناہ ہے کیونکہ نکاح کا اعتبار نہیں۔ نہ نکاح کا کفار جب مسیحی شہر ہوگا کہ اگر باپ نے اجازت دے دی ہے۔ فتاویٰ حنفی ص ۱۸۸

ترجمہ از رشاد افروز نابینا مفتی مدظلہ العالی
۳۵۰ صفحہ ۲۹۸

متعدد سوالوں کے جوابات

بسم اللہ

ایہ فرمات ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ (۱) ایک شخص کسی عطا ہونے والی بی بی مسماۃ فریاد بیگم کا نکاح عام بھس میں مسجد محل کے اندر اپنے شہر کے محل میں نکاح کی حیثیت کے ساتھ مولوی محمد عارف امام محلہ سے چڑھایا ہے۔ لڑکی نابالغ ہے۔ بلوغ تک نہیں گئی تھی۔ کیا لڑکی بالغ ہونے کے بعد نکاح نکات کا حق رکھتی ہے۔ کیا حکومت وقت اس نکاح کو اگر صحیح قرار دے تو نکاح عند اللہ صحیح ہوگا یا نہ۔ (۲) اسباب نکاح کتنے ہیں اور یہاں پر کونسا سبب موجود ہے۔ (۳) جب باپ نے نکاح کر دیا تو اس کے بالغ ہونے یا نہ ہونے میں جو فرق پاتا ہے یا نہیں۔ (۴) اس لڑکی کا نکاح اس کے ماموں یا والدہ نے کیا تو اس کے بغیر رضائے والدہ کے چڑھایا تو نکاح حلالی صحیح ہوگا یا نہ۔ جس عامل نے جان بوجھ کر چند چیزیں لے لیں نکاح صحیح ہوگا یا نہ؟ اس کا عند اللہ تعالیٰ کیا حکم ہے۔ فتاویٰ حنفی ص ۱۸۸

بسم اللہ

مسئلہ: مسئلہ میں مذکور لڑکی کا باپ معروف ہو الا تعین نہ ہو اور نکاح کرتے وقت لڑکی کے مصالک کا خیال نہ کیا گیا ہو۔ کیا نکاح صحیح ہے؟ نکاح باپ کا ہے۔ نکاح شریعت صحیح اور ادا ہے۔ اس میں لڑکی کو نذر بلوغ حاصل نہیں۔ اس مسئلہ میں باپ کا نکاح صحیح ہے۔ نکاح باپ کا ہے۔ نکاح شریعت صحیح اور ادا ہے۔ اس میں لڑکی کو نذر بلوغ حاصل نہیں۔

ترجمہ از رشاد افروز نابینا مفتی مدظلہ العالی
۳۵۰ صفحہ ۲۹۸

چچا کو غیر عاقلہ بالغہ بھی پر ولایت جبر حاصل ہے

﴿نکاح﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اندر اس مسئلہ کہ مسماۃ عطاء الہی اختر سید حیدر حسین شاہ صاحب مرحوم جو کوئی زبان سے اور کہ ان سے بہری مکی ہے۔ بناہ علی ذالک فیہ عاقلہ اور بالغہ ہے۔ اپنے نفع و نقصان کی تہیز نہیں رکھتی۔ اس کا کوئی بھائی نہیں۔ چچا علی سید نور محمد شاہ موجود ہے۔ اس وقت اس کو اس کی والدہ، شوہر اپنے بچکے کے جو اس بڑائی کے ہنگامے میں رہتا کہ شادی کرنا چاہتی ہے۔ بعض دینی علماء کی بناء پر۔ چچا چچا کی ازیں مسماۃ عطاء الہی سید حیدر حسین شاہ کی ہمیشہ کو جو حصہ اسی بڑائی کی طرح کوئی اور بہری تھی۔ درخلا کر سی خاندان مذکور میں اس کی شادی کی گئی تھی۔ بہت ایدہ اور سنی کے بعد عطفہ کیا گیا تھا۔ جو آج تک لوگوں کے دلوں پر ٹھوکر کھینکھا رہی ہے۔ اندر اس حالات سید نور محمد شاہ چچا کو جو اس وقت ولی اقرب ہے۔ کیا حق حاصل ہے کہ اس بڑائی کے مجمع متاد کو نہ نظر رکھتے ہوئے اصحاب قبول لڑکی عطاء الہی نہ لڑکی جو بالغہ غیر عاقلہ ہے۔ کسی مناسب جگہ پر اس کا نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔ نیز اتنا جو را سید نور محمد شاہ صاحب مقرر کر چاہے والد

﴿نکاح﴾

مسماۃ عطاء الہی کا ولی اس کا چچا ہے اور ولی کہ بالغہ غیر عاقلہ پر ولایت اجبار حاصل ہے۔ دربخاری ص ۵۵ ن ۳ میں ہے۔ والولاية تسقط القبول علی الغير شاء أو اسی وہی ہا فوہا ن ولایۃ مدب علی المکلفہ ولو بکرا و ولایۃ اجبار علی الصغیرہ ولو لباً و معتدہ و موقوفہ کما لا یدہ بقولہ و هو ای الولی شرط صحة نکاح صغیر و معجون و درلیق الخ۔ عبارت حالات معلوم ہوا کہ محترمہ اور محترمہ اگرچہ بالغہ ہو۔ اس پر ولی کہ ولایت اجبارہ حاصل ہے۔ لہذا صورت مسئلہ میں وہ چچا ہی اس کا نکاح کر سکتا ہے اجازت کے بغیر کر سکتا ہے اور اس کی والدہ کا نکاح اگر وہ نکاح کر بھی دے۔ شرعاً اس وقت تک صحیح نہ ہوگا۔ جب تک بڑائی کے چچا کی اجازت حاصل نہ ہو۔ واللہ اعلم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نابالغہ کا نکاح اگر چچا نے کیا تو کیا حکم ہے

﴿نکاح﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک نابالغہ لڑکی ہے۔ جس کا والد فوت ہوا۔ اب اس کے بھائی طفلی

۵۰۔ چچا، خیر ہیں۔ انہیں بڑی کچھ اخیر اہلالت، خاصاً مدنی محلّ کے مکان سے۔ زیادہ قطع چاہئے۔ یہ نہیں۔

紀元

اہلِ تہذیب و ادب کے لئے قرآن کو ہوتی ہے۔ لہذا اگر ہمائی مآقلِ باطن موجود ہیں تو وہی مکانِ حقیقی کے تقاضا میں۔ پانچاں کی سرکشی کے بغیر صغیر و کبیر نہیں کر سکتے۔ لازمِ علی ہے۔ جو کچھ کہیں رہا۔ چند ہجرتوں میں سے ایک نے کیا۔ چارٹ :- دنی موقوفہ کائنات صحیح ہوجائے گا۔ دوسرا ان کی رضا مندی کی ضرورت نہیں۔ مگر افسیٰ کہ ایک انفقہ۔ والہ اعلم بالصواب

مجلس شورای عالی قضاة در ۲۲ مرداد ۱۳۲۸

بالغ کے انجاب قبول اور باپ کی دلایت سے متعلق ایک مفہم فتویٰ

45

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس صورت میں کہ زید نے خالہ کی باڈی لٹی ہے نکاح کیا۔ اس نکاح کے ضمن میں
مرہقہ ابنی کا کتاب نامہ کے صفحہ ۱۷ کے کے ساتھ طریقہ دلیل ہے کیا کہ نکاح خوان نے زید سے دریافت کیا کہ اس
نکاح کے ضمن خالہ کے صفحہ ۱۷ کے کے ساتھ تیری لڑکی کا نکاح کرو یا تجھے منظور ہے۔ زید نے جواب دیا کہ میں نکاح
خوان نے خالہ کے صفحہ ۱۷ کے سے کھر نہایت باخود اور میں صغیر۔ کہ کہہ کر تجھے زید کی لڑکی یعنی عیسیٰ بے کے نکاح کے
معرض مال شریف کے منظور ہے۔ اس صغیر سے قبلت ہو گیا اور صغیر کے باپ نے کوئی الفاظ قبول نہ کیا وہ نہیں
کہہوائے۔ نکاح خوان نے مجدد شریف میں چند معتبر قوموں کے سامنے بیان دیے۔ اب لڑکی باند ہے او خالہ کے
صغیر سے کہو باقی نہ۔ نہ میں یاد پانچ سالہ دیے اور سبب فدا زمانہ اور ملکہ جوانی کے زید کی لڑکی اتنی مدت
برداشت نہیں کر سکتی۔ خصوصاً اب زید اور خالہ کے درمیان آپس میں خفا و نفرت اور قضا پر یہ دو تھیا ہے۔ جس سے فریقین
کو ائمہ پیش اور پھر وہ جان ہے۔ جن کا اتفاق بھی صورت میں نظر نہیں آتا۔ لڑکی بچہ کی کا کیا قصور ہے۔ وہ اب بھر بار
شفقت اور خیر خیر سے صبر و سکون و قناعتی اس کا نکاح نہیں کیا۔ بلکہ اپنی شہرت دانی کے عوض اپنی مسموم و مکرر پالی کا بار
اسے آگ میں اٹھلے۔ باندہ کیا اس حالت میں اب کی ولایت شرعاً قائم رہتی ہے۔ و نہایت ہمارا میں داخل ہے اور نابالغ
کا نکاح و قبول شرعاً معتبر ہے یا مجبور و مسموم ہے۔ وہ لڑکا لڑکی سے شرعاً نکاح و قبول میں ہے یا نہ اور نکاح بعض
نکاح شرعاً ہے نہ ہے یا نہ۔ نکاح خوان نے پہلے باتوں میں حق سرکاز نہ تھا۔ مگر بعد میں دریافت پر راجع ہوا کہ

[illegible]

جس سے پہلے وہ اپنے آپ کو دیکھ کر ہنس پڑا۔

☺☺☺

[illegible]

نکاح لازم ہو گیا ہے۔ اب تو احوال خاوند کے پانچ ہوئے تک انتظار کرنا ہوگا۔ اس کے بعد وہ اسے رکھے یا طلاق دے۔ اس کی سرغی پر موقوف ہے۔ اس کا بچ بھی اس کی طرف سے طلاق کرنے کا جائز نہیں ہے اور یہ شرط بھی منع نہیں کہ یہ نکاح معاوضہ ہونے کی وجہ سے باطل ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک نکاح معاوضہ (شمار) میں نکاح صحیح ہوتا ہے اور مہر میں واجب کر دینا چاہیے۔ بہر حال خود کرد و راجع طلاق۔ اپنی غلطی اور غیبت کے سر تھوپنا عقیدہ کی نہیں ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مطلقہ مرد کا مطلقہ عورت کا
اور حجۃ اشرفی نے لکھا ہے

جب ولی سے اجازت لیے بغیر نکاح ہوا ہے تو ولی دوسری جگہ نکاح کروا سکتا ہے

﴿س﴾

مسکي غلام رسول نے اپنی بیوی حلتہ کو طلاق دی اور طلاق کے وقت یہ کہا ہے اس صلی کو میں اس کی والدہ کو صہ کرتا ہوں اور صہ کر دیا اور کہا کہ میرا کوئی واسطہ نہیں۔ اس کی والدہ واپس ہے۔ مطلقہ غلام رسول نے بھی خوشی محمد سے نکاح کر لیا اور مطلقہ سے لڑکی پیدا ہو گئی۔ یہ غلام رسول کی قمی۔ جب وہ لڑکی چار چھ سال کی ہوئی۔ تو مسکي خوشی محمد نے چار سو پندرہ روپے کی اور نکاح کر دیا۔ مگر ابھی تک لڑکی اپنی والدہ کے پاس ہے۔ نکاح بھی والدہ کی خوشی سے ہو۔ اب حاشیہ دریافت یہ ہے کہ کیا آزاد عورت کا مکمل صہ ہو سکتا ہے۔ کیا بعد صہ والدہ واپس نہ لے لڑکی کا نکاح بغیر اجازت والدہ کے کر دے۔ کیا یہ نکاح شرعاً درست ہے یا نہ۔ اب والدہ اس لڑکی کو اپنے قبضہ میں کر کے دوسری جگہ نکاح کر دینا چاہتا ہے۔ کیا والدہ بشرعاً حق حاصل ہے؟

﴿ج﴾

فرقہ ۱۲ کا دلی شرعاً اس کا والد ہے۔ ولایت نکاح صہ نہیں ہو سکتی۔ اگر میں غیر ولی کے کیے ہوئے نکاح کی اجازت ولی نے کسی وقت نہیں دی ہے۔ تو وہ اس کا دوسری جگہ نکاح کر سکتا ہے۔ واللہ اعلم
محمود عفا اللہ عنہ مطلقہ مرد کا مطلقہ عورت کا

بچہ کی اجازت کے بغیر دیگر رشتہ داروں کا لڑکی کا نکاح کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں۔ اسید ہے شرعاً محمدی کے مطابق فتویٰ سے آگاہ کر دیا جائے گا جناب

عالمی۔ گزارش ہے۔ (۱) بگویند سابقہ ہندوستان میں جس کو عرصہ میں سال کے قریب ہو گیا ہے۔ دختر جمال الدین قوم
 سمجھ کر ہر دو سال یعنی کہ شیر خوار کو برادری میں اپنے ذاتی پرانے نکر اور دفن ذات کی وجہ کو نظر رکھ کر معصوم سمجھا جاتا
 اپنے ماں باپ سے جدا کر کے لٹنی کر نہ ہر ذاتی کسی دوسرے مکان میں مسماۃ کو رکھ دئے والدین کو دھوکہ دے کر یہ فواد اڑا
 دی کہ چڑا ولد رمضان کے امراء نکاح ہو گیا ہے اور دختر جمال الدین کی محسوس ذکر کے ہر بار روانہ کر دی۔ والدین کی نہ
 تو اس وقت۔ ضمانتی اور نیت سے لڑکی روانہ ہوئی ہے اور نہ ہی اب وہاں لڑکی کو روانہ کرنے کی نیت و خواہش ہے۔
 اس میں برادری کے فیصلے۔ بچہ نیت وغیرہ کے ہونے کے باوجود عرصہ دو سال کے بعد چڑا کو دختر جمال الدین کو گھر
 چھوڑ گیا اور خود چلا گیا۔ عرصہ آٹھ دس سال۔ جس کا کوئی پتہ نہیں چلا۔ والدہ اطمینان پر زعم ہے یا نہیں ہے۔ اب
 لڑکی کی عمر ۲۰ سال ہے۔ اس کو گھر میں نہیں رہنے دیتے۔ بلکہ ہم نے ہر ذاتی کا والدی ہر طرح سے کر لی ہے۔ جو فیصلہ
 عدالتی نافذ ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ کثرتی کے طور پر سمات اپنا دوسرا نکاح کرنے کی اجازت حاصل کرتی ہے۔ علاوہ
 دین کی طرف سے فتویٰ و دفعہ فرمایا ہے۔

مر پرستہ دلی محمد دہلہ مہاندھ قوم کھرنگہ رستہ نامہ میں دے چکے نمبرہ قصصی کیر والدہ طلحہ



مقامی طور پر تحقیق کر لی جائے۔ اگر واقعی طرح ثابت ہو جائے۔ جیسے کہ سوال میں درج ہے۔ جب اس پر عمل
 کیا جائے۔ در نہ نہیں۔ اگر واقعی ثابت ہو جائے کہ نابالغ چھوٹی لڑکی کا نکاح اس کے والد کی اجازت کے بغیر برادری
 کے سابقہ نسا کو رفع کرنے کی غرض سے کرایا ہے اور نکاح کے بعد بھی لڑکی کے والد نے اجازت نہیں دی۔ بلکہ انکار
 کر تاربا۔ تو یہ نکاح صحیح نہیں ہے۔ لڑکی چھوٹی ہے۔ نکاح کر سکتی ہے اور اگر لڑکی کے والد نے اجازت دے دی یا
 نکاح کے بعد انکار نہیں کیا۔ بلکہ اجازت دے دی تو نکاح صحیح ہوگا۔ والدہ اطمینان

محمد عطا محمد مفتی درہ قاسم العلوم ملتان

۲۰ ربیع الاول ۱۳۷۵ھ

نایاب کا نکاح ولی کی اجازت پر موقوف رہتا ہے



کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ نکاح نابالغ لڑکی کا والد کے اشتراک و دست ہے یا نہ

فتوح

نام فتح چنگل یعنی نہیں جہاں کا کھج، قنوج یا جارتہ کی یاد دلاتی ہے۔ رنگانہ کی زمانہ مد
 مہو بلوچ تک محدود ہے۔ بعد از بلوچ خود تاتا۔ میں۔ اہل کی اجازت یہ عدم اجازت کی بھر پور دست نہیں۔ اگر صورت
 مسئول کی فتح خواہند و محلیزین سے عداوت ہو ہو کسی اور اصولی کے کیا ہو اور ان سے نہ پائی ہو۔ لہذا کہ ان کے میں
 ان نے رنگانہ کو یہ سے کیا ہو تو کلات چونکہ درست نہیں۔ نام کے علاقہ اپنے سے اپنے دی میں سفیر کو اور مری پتہ
 میں دے سکتے۔ اگر اب بلوچ جو تھے دیوں تو وہ اپنے نفس کے خواہتا۔ میں۔ ہذا ماعتدی واللہ اعلم و علمہ
 اللہ و احکم

احمد لغویہ، علامہ آرمہ، قریب مل مانو اور شعلہ بن
 قنوج فتح محمد انور و کلات جہاں میں۔ علامہ لغویہ
 ۱۳۵۹ھ

نابالہ کا کھج: اگر دی کی اجازت کے بغیر پہنچا گیا ہو اور بلوچ کے بعد لڑکی انکار کرے؟

فتوح

بعد علم مسئولین گزارش سے کہنا بلوچ کی کلات بلوچوں میں شری پر جا جائے کہ پائی یا بلوچ کسی کلات سے نکلا
 کرے تو اپنے دست لاق ہوئی یا اس کا انکار کاتی ہوگا۔ جواب: اسے ترک و فرمایاں۔

فتوح

نام فتح ترکی کا کلات جب باپ کی اجازت کے بغیر کسی اور نے لڑا یا۔ تو یہ کلات دی ارب (اب) کی
 اجازت پر موقوف تھا۔ اگر لڑکی کے بلوچ۔ قس کی کے کلات ہو جائے کے بعد باپ نے اس کلات کی اجازت نہیں
 دی۔ بلکہ اس کلات کو منظور کر لیا ہے۔ پھر تو یہ کلات فتح ہو چکا ہے اور باپ نے اجازت دی ہے تو پھر کلات فتح نہیں
 ہو سکتا۔ ملو روح الامید حار فہام لا قرب خوف علی احارہ (الدر المختار ص ۹۱ ج ۳) جس کا معنی مستند
 عید کے سامنے تحقیق کی جائے۔ اگر کسی کا یہ حق درست ہو تو فتویٰ پائیں جائے۔ فقہ و اللہ تعالیٰ اعلم
 دھرم انور شہر علی اب شفیق مدرسہ علم معلوم ہوتا
 ۱۳۵۹ھ

جب لڑکی کے باپ نے اجازت نہیں دی تو نکاح منع ہو گیا

﴿س﴾

زید نے اپنی متقی چوتی نابالغ اور سب سے گھر میں جو لڑکی کا نکاح کر دیا۔ حالانکہ اس لڑکی کا حقیقی باپ زندہ ہے۔ مکان
ہونے سے پہلے بھی وہ باپ تحت طعن تھا۔ جب کہ وہ نے خیرا بارات کے لئے اور رضامندی کے نکاح کیا۔ تو باپ بیچارہ
بہت رونا درچنا اور کتنا مہم کا ناظم تھا نظر کوئی نکاح نہیں۔ بلکہ نکاح حرام مولوی۔ نہ بھی جا کر بھڑا کر کہہ کرے
کیوں نکاح پر حرام ہے۔ جب کہ میں راضی نہ تھا۔ تو نے کیوں نکاح پر حرام۔ جواب لکھ دینا کہ ب نکاح ٹرنا منہ
ہوتا ہے یا کالہ ہے۔ بیشا تو جروا

﴿س﴾

یہ نکاح باپ کی اجازت پر موقوف تھا۔ اور باپ نے اجازت کو منظور کیا ہے۔ تو نکاح منع نہ کیا ہے۔ بہر حال
موردہ مسئلہ میں اگر طاعت وال نکاح منع ہے اور لڑکی کا دوسری جگہ نکاح جائز ہے۔ مگر زوج الأبعد حل فیما
الاقرب توقف علی اجازتہ (الندو المختار ص ۸۱ ج ۳)
تو یہ صحیح ہے۔ اور یہاں مذکور باپ متقی مرد عام العلوم ہیں
۱۳۹۹ھ

باپ راضی ہو اور داد نکاح کرادے تو کیا قسم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ باپ کی موجودگی میں داد لڑکی کا نکاح کر سکتا ہے۔ جبکہ
باپ کی اجازت نہ ہو اور باپ راضی ہو اور اگر اس طرح نکاح کیا جائے تو کیا باپ کے موجودگی و عدم رضامندی میں
نکاح ہو جائے گا یا نہ ہو۔ نیز اگر جروا۔ نیز نکاح ہو جانے کے بعد والد نے اس نکاح کو منظور کیا تھا۔

﴿س﴾

مذکورہ صورت میں مسائل کے سوال کے مطابق جبکہ باپ غریب اور باپ کی اجازت نہ ہو۔ رضامندی نہ ہو
تو داد نکاح کر کے ناجائز نہیں ہے۔ کیونکہ والدی قرب باپ ہے۔ لہذا صلحہ کا نکاح صرف باپ ہی پر حاکم ہے۔
اسی اور نے اس کی اجازت اور رضامندی کے بغیر اگر نکاح پر حاکم تو نکاح نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب
آخر محمد مسعود غفرلہ مدرسہ۔ عابدی مظاہر العلوم کوٹ ۱۱

دنیٰ قرب (بپ) کی موجودگی میں دلی احمد (۱۰۰) کا ایہ ہوا نکاح ذیٰ قرب (باب) کی اجازت پر موقوف تھا۔ اگر باپ نے لڑکی کے بلوغ سے قبل اس نکاح کو منظور کیا ہے۔ جیسا کہ سال کے سوال سے معلوم ہوتا ہے تو یہ نکاح صحیح ہو گیا ہے اور لڑکی کا دوسری جگہ نکاح کرنا جائز ہے۔ **نقطہ واللہ تعالیٰ اعلم**

درود محمد نور شاہ وغیرہ صاحب مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی

۲۵ سوال۔ ۱۳۸۹ھ

ناپالغہ کا نکاح اگر والدہ نے کر لیا ہو تو کیا حکم ہے؟

﴿مس﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک لڑکی جس کا عمر از حد یعنی سال تکمی اور اس کے والد نے وہ نکاح کیا تھا۔ میں اپنی لڑکی کا نکاح کر دوں گا اور جب ہم نکاح کرنے کے لیے ان کے گھر گئے تو لڑکی کا والد موجود نہ تھا اور اس لڑکی کی والدہ نے نکاح کی قبولیت کر دی اور اب لڑکی کا والد اپنے وعدے سے منحرف ہو گیا اور اب والدہ کا کیا ہوا نکاح باقی رہ سکتا ہے یا کہ نہیں۔ جواب فرمائیں۔

﴿مس﴾

کسی ثالث کے سامنے تحقیق کی جائے۔ اگر تمام افراد نکاح والدہ نے کیا ہے اور والدہ نے اجازت نہیں دی ہے تو نکاح منع نہیں ہوا ہے۔ بلکہ یہ نکاح والدہ کی اجازت پر موقوف ہے۔ اگر والدہ نے اجازت دے دی ہے تو نکاح صحیح ہو جائے گا اور مرد والدہ نے رو کر یا تو نکاح ختم ہو جائے گا۔ فاسد زوج الایحد حال لبس الانثروب توفیق علمی

اجازتہ (السر المجتہد ص ۸۱ ج ۳) نقطہ واللہ تعالیٰ اعلم

درود محمد نور شاہ وغیرہ صاحب مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی

۱۵۔ ۲۵۔ ۱۳۸۹ھ

والدہ کا ناپالغہ کا نکاح دوسری جگہ کرنا

﴿مس﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و رہبریں مسئلہ کہ منشی حاجی احمد ولد خیر قوم اہل سکندریہ کی دختر مسوۃ نامہ لاطفہ ناپالغہ عمر تقریباً ایک ماہ کا نکاح منشی محمد ولد نورب کی بیٹی کا نکاح ہے۔ بصورتِ جمو کہ نکاح کر دیو۔ مسماۃ مذکورہ کے والد نے کوئی اجازت وغیرہ اپنی دختر ناپالغہ کے نکاح کی نہ دی۔ بعد نکاح اسی بناء پر مذکور حاجی احمد یا کل تعلقا

انکاری رہا۔ سناؤ مذکورہ کا پانچ ہونے کے بعد دوسری جگہ نکاح کر دینا جائز ہے۔ کیا شرع محمدی میں نابالغ کا نکاح بغیر ولی کی اجازت کے جائز ہے۔ کیا نکاح ثانی مذکورہ کر سکتی ہے۔ فیہ اتوجروا

﴿ج﴾

واضح رہے کہ باپ کی موجودگی میں کسی اور کا کیا ہوا نکاح باپ کی اجازت پر متوقف ہوتا ہے۔ اگر باپ نے نکاح سے قبل یا بعد اجازت نہیں دی ہو۔ بلکہ نکاح انکاری رہا ہو۔ تو یہ نکاح صحیح نہیں ہوا اور دوسری جگہ نکاح جائز ہے۔ بشرط صحت سوال۔ مطلق زوج الامتد سال قیام الاقرب یولف علی اجازتہ الخ والذو المختار ص ۸۱ ج ۳، فقہ دائلہ تعالیٰ الم

حرمہ اور شہدائے غفرلہ اب مطلق بدرستہ کا ہم معلوم ہوتا ہے
۱۳۹۰ھ

دوسری جگہ صورت میں دوسری جگہ نکاح درست ہے

﴿س﴾

کہا فرماتے ہیں علامہ دینوری مسئلہ کہ ایک لڑکی جس کی عمر ۹ ماہ تھی۔ اس کے والد نے اس کا نکاح ۱۳ سال کے لڑکے کے ساتھ کر دیا۔ یعنی شریعت پر پایا۔ اب اس لڑکے کی عمر ۳ سال ہے۔ لڑکی کی عمر ۱۸ سال میں داخل ہو چکی ہے۔ لڑکا اب بی بی بی کو نہیں لے جاتا۔ شریعت کا فیصلہ کیا ہے کہ جب بی بی کو نہیں لے جاتا اور طلاق بھی نہیں دیتا۔ اب کس طرح کیا جائے۔

﴿ج﴾

سائل کی رہائی معلوم ہوا کہ لڑکی کا شرعی طریقہ سے ایجاب و قبول کے ساتھ نکاح نہیں ہوا۔ بلکہ سبوی صاحب نے صرف پانی لڑکی کو پلایا۔ پس یہ عقد بر صحت جان سائل و سوال صرف پانی پانے سے نکاح مستفاد نہیں ہوا تھا۔ فیہا دوسری جگہ نکاح جائز ہے۔ فقہ دائلہ تعالیٰ الم

حرمہ اور شہدائے غفرلہ اب مطلق بدرستہ کا ہم معلوم ہوتا ہے
۱۳۹۰ھ

والد کا بالغ لڑکی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر کرنا



کیا فرماتے ہیں علماء دین اندر میں مسئلہ کہ سہی زید نے ایک عورت اغوا کر لی۔ بخوبی کے درمیان کے خیمے سے
۱۵ میل دور اقامت پذیر ہو گیا۔ بخوبی کے درمیان کے خیمے کی خاطر سہی زید کے درمیان کے خیمے سے ۱۰۰ یجر
رات صبر کر گیا۔ درمیان کے خیمے کے مالے بھی توڑے۔ تاکہ زید کی کوئی رشتہ دار عورت سے نہ آئے یا زید کو قتل کر دیں۔ صبح
کو جب گرد و غبار کے ٹوکے اکٹھے ہوئے۔ رشتہ دار یافتہ کیا گیا۔ انھوں نے حملہ آوروں کو قتل کر دی اور سہی زید کو جگہ
سے زبردستی اٹھالیا اور یہ ہے تو سہی زید سے بھائی کی بیوی بھی اٹھانے پر آمادہ تھے۔ تب فیصلہ کرنے والوں نے کہا
کہ ہم انھیں اغواء کا بدلہ دیتے ہیں۔ تم کا صبر کچھ بڑا ہے۔ تمہارا دروں نے مطالبہ کیا کہ ہمیں بخوبی کی ضرورت نہیں۔ زید
کی میں لڑکیاں نہیں نکاح کر دی جائیں۔ تاہم یہ بھی تھیں کہ سہی زید کو کوٹھنہ کا دیکھا گیا کہ زید نے یہاں کیا تو
تیرے بھائی کو قتل کر دیا۔ تو اپنی لڑکیاں ساتھ لے کر گھر واپس آئے۔ جو اس کی چلی ہوئی سے تھیں اور نکاح کر
لیے۔ چنانچہ زید نے اسی ارادہ سے گھر جانے کا ارادہ کیا اور لڑکیوں کو ساتھ جانے کے لیے کہا تو بڑی لڑکی مسافہ بنا
بہن کی عمر سترہ سال تھی جو ان تھی۔ نہ لے نکاح کر دیا کہ میں اس بدلہ میں نکاح نہیں کرنا چاہتی۔ فیصلہ کنندگان نے
بھی لڑکی کو مجبور کر دیا۔ زید کے پاسوں نے بھی اسے دھمکا دیا۔ مگر اس نے انکار کر دیا۔ بعد ازاں والد نے جا کر اپنی بیوی
کو لڑکی کا نکاح اغواء کے بدلہ میں کر دیا۔ مسافہ کا نکاح بھی سہی زید کے ساتھ کر دیا۔ جب لڑکی بڑا نکاح ہو گئی
صداغ لٹی تو اس نے انکار نکاح کیا۔ شور برپا کیا کہ میں کنوئیں میں پھانگ لگا دوں گی۔ یہ لڑکی بڑا نکاح مگر کے
ساتھ جو اس کے والد نے کر دیا ہے۔ جانتے ہیں؟ جانتے ہو؟



۱۰ قلم بالغ عورت اپنے نکاح میں خود مختار ہے۔ کوئی شخص بھی اسے نکاح پر مجبور نہیں کر سکتا اور اس کی اجازت کے
بغیر اس کی طرف سے کسی نے نکاح قبول کر لیا تو نکاح درست نہیں۔ یہ صورت مسئلہ میں اگر لڑکی نے نکاح سے قبل یا
بعد بچہ کو نکاح کی اجازت نہیں دی تب نکاح سے انکار کر دیتی رہتی۔ جیسا کہ حوا میں درج ہے۔ تو اس کی رضائے
اس کے والد کے نکاح کا کوئی اعتبار نہیں اور یہ نکاح قطعاً صحیح نہیں۔ بشرط صحت سوانہ دوسری جگہ لڑکی کا نکاح جائز ہے۔
قال فی الشرح التوسیر ولا محبر: الفلقة البکر علی النکاح لانقطاع الولافة بالبلوغ. الدرالمختار
علی هامش التوسیر الإیضا ص ۵۸ ج ۳ وانضافہ روایۃ اسرار عسی الصغیرة ولوثب معوہ

و مرفوعہ کما افادہ بقولہ (و هو) ای الزلیٰ شرح نکاح صغیر و محتون و دقیق لا مکلفۃ
والدہ تعالیٰ اعلم

مرکز محمد ادر شاہ شہزادہ اب انی در مقام معلوم مقام
۳ جمادی الثانی ۱۲۷۵ھ

بھائی کی موجودگی میں والدہ کو ولایت حاصل نہیں

✽ ✽ ✽

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرح حسین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص کسی سلطان ولد شہزادہ کو بی
کر رہا ہے کہ میر و مسماۃ تسلیم بی بی و خرا و ام بخش سے عہدہ سات آنحضرتؐ کے لئے کوئیں جب کہ وہ بالذاتی عہدہ بھی اس
کا اس کی والدہ و مسماۃ اعلیٰ نے اس کا نکاح میر سے ساتھ کر دیا تھا۔ وہ اپنے نکاح کے کواد کو والدہ محمد جو سلطان کا
مادر و بھائی ہے اور امداد ولد شہزادہ جو اس کا حقیقی بھائی ہے۔ راج خوش اپنا امیر شاہ کو بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مسماۃ
تسلیم مذکورہ کا بھائی منظور حسین بھی نکاح کے وقت موجود تھی ورنہ نکاح کا وقت اہل بیان کرتے ہیں اور کہتا ہے کہ مذکورہ
افراد کے سوا اور کوئی آدمی نکاح میں موجود نہ تھا۔ اب مسماۃ تسلیم کی والدہ و مسماۃ اعلیٰ اس نکاح کا انکار کرتی ہے کہ
میں نے سلطان ولد شہزادہ کو اپنی بیٹی تسلیم بی بی کا نکاح نہیں کیا تھا اور نہ کسی کو اس کے نکاح کی اجازت دی تھی۔

گوکہ خیر اکا لودہ امیر بھی کہتا ہے کہ میں نے امیر شاہ نکاح کو اس پادشاہ کی طرف سے اجازت نکاح کی کوئی
اعطایا نہیں دی تھی اور نہ ہی کوئی نکاح ہوا تھا۔ بلکہ نکاح کے لئے ابھی ہم گئے ہی تھے کہ مسماۃ اعلیٰ کا بھائی محمد حیات
ظاہر ہوا جو سلطان و امداد امیر ان شہزادہ کو اس کا مخالف تھا۔ اس کو دیکھ کر ہم سب نے نکاح کیے واپس مگر چلے گئے تھے۔
یہ نکاح خواں امیر شاہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ مجھے خود مسماۃ اعلیٰ نے کوئی اجازت نہ دی تھی۔ بلکہ خود امداد

مذکور و امداد ولد شہزادہ نے مسماۃ اعلیٰ کی طرف سے اجازت کی اطلاع مجھے دی تھی۔ جبکہ کا و امیر شاہ کے زمانہ پر اس کی
تکلف یہ وتردید کرتا ہے۔ اسی طرح منظور حسین برادر مسماۃ تسلیم بھی کہتا ہے کہ میں اس موقع پر کہیں باہر گیا ہوا تھا۔ مگر
آپا تو یہ لوگ گھر پہلے آئے ہوتے تھے۔ ابھی میں بیٹھا ہی تھا کہ میر و ناموں محمد حیات آئے تو یہ تو اس کو دیکھ کر خود پس
چلے گئے تھے۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ یہ لوگ میری بیٹیہرہ تسلیم بی بی کا نکاح پر اس سلطان مذکورہ کرنے آئے تھے۔ مگر
میر سے ساموں کو کہہ کر بغیر نکاح کیے واپس چلے گئے ہیں۔ بہر حال وہ اپنے ایک نامہ دار جو سلطان کا حقیقی بھائی ہے۔ بتاتی
تھیں کہ خود مذکورہ والا نکاح میں موجود بیان ہوتے ہیں۔ وہ اس نکاح کو مسترد کرتے ہیں کہ کام مسموم ہوتے ہیں۔ ان
کے بیانات حافیہ مفضل نف اشکاء ہیں۔ ملاحظہ فرما کر بحوالہ کتب مسجہد فتویٰ دے دیں کہ ان بیانات کے مطابق

سلطان ولد شہادہ کا نکاح امر التسلیم بی بی کو نہ کوئی دیا نہ اپنے چاہا نہ کراہا۔ آفریں اللہ۔ حسب ذیل ہے۔

(۱) کیا اصل وارث بھائی کی موجودگی میں اس کو تابعدار کی گئی؟ نکاح کا حق بھی حاصل ہے یا نہ۔ جبکہ بھائی نے اس کو یہ حق تفویض نہ کیا؟

(۲) آیا ایجاب و قبول ایک ہی مجلس میں شرعاً چہ یا ایجاب ایک مجلس میں ہوا اور قبول دوسری مجلس میں اس طرح بھی نکاح ہو جاتا ہے۔

(۳) کیا صرف اجازت نکاح دینے سے ایجاب ہو جاتا ہے یا قاعدہ قبول کے وقت ایجاب بھی ضروری ہوتا ہے۔ اگر اس صورت میں صرف اجازت پر نکاح کر کے ایجاب نہ کر لیا جائے تو نکاح بدرجہ گناہ نہ۔

(۴) کیا نکاح کا غضبہ نکاح سے پہلے ہوتا ہے یا بعد میں۔ اگر ایجاب کرنے والے ایک مجلس میں ہوا اور قبول کرنے والے دوسری مجلس میں تو کیا اس صورت میں نکاح جائز ہوگا یا نہ۔

(نوٹ) سلطان ولد شہادہ نے ایک اقرارنامہ ظاہر کیا۔ جو اصل ملف باشتاء ہے۔ اس پر جن آدھوں کے دخل تھا ہیں۔ ان میں امیر شاہ اور کالوان و شخصوں سے انکار کیا گیا اور اس بارے میں ان کی تفصیل ان کے بیانات میں ملے گی۔ موقوفی ہے۔ مینا تو جروا

الستسلی حق کو نہ ملے بلکہ وہ ملوایا نہ تھی نوٹ پر قسم قرعہ میں کیرا ملے لیکن

نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ واضح رہے کہ بھائی کی موجودگی میں والدہ کو اولادیت نکاح حاصل نہیں۔ ولی کے مجلس عقد میں موجود ہونے سے وہ ثابت نہیں ہوتا۔ (کنز الدقائق ص ۵۵ ج ۳)

لف بیانات میں سہ ماہہ آغلان والدہ تسلیم بی بی، مکی منظور حسین ولد امام بخش برادر منہ و تسلیم امیر کالو تیلوں اس نکاح کے ایجاب و قبول سے انکار کیا گیا۔ محمد امیر شاہ نکاح خوان سہ ماہہ آغلان کی اجازت کے ساتھ نکاح پر جانے کا قرار کرتا ہے۔ لیکن مکی منظور حسین ولد امام بخش کے انکار کی بناء پر یہ نکاح مانہ نہیں ہوا۔ پس یہ نکاح شرعاً غیر معتبر ہے۔ الحاصل بشرط صحت بیعت سہ ماہہ تسلیم کا نکاح کسی سلطان کے ساتھ شرعاً مانہ نہیں۔ بعد سہ ماہہ تسلیم کا نکاح دوسری جگہ جائز ہے۔ مغلطہ دانہ اعلم

حرد و محمد نور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم تہن

۸ جمادی الاخریٰ ۱۳۴۵ھ

لڑکی کی والدہ سے "دار کج" چار دو بھائی نکاح کا زیادہ حق دار ہے

﴿س﴾

يعقوب فوت ہو گیا ہا یک لڑکی اور والدہ اور زچہ اور یک چچا زاد بھائی بھی چھوڑ گیا۔ نیز بھائی اور زینو یہ دونوں دوسری جگہ نکاح کر چکے ہیں۔ يعقوب کی لڑکی سعداں جو کہ بالغہ ہے اس کا نکاح یہ دونوں کر سکتے ہیں۔ جبکہ يعقوب چچا زچہ بھائی حیدر موجود ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر۔

واحد بخش کثرت اور مطلق کرھ

﴿ج﴾

لڑکی باپ کا نکاح اس کے والد کا چچا کر سکتا ہے۔ اس کی والدہ اور بہن و خیر کو اختیار نکاح نہیں ہے۔ والدہ اعظم محمود خانہ عہد ملکی مدد سے تمام اہل علم ہند

اگر لڑکی کا ماموں نکاح کرادے اور دوسرے ولی انکار کریں تو کیا حکم ہے؟

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں۔ ایک باپ لڑکی نعمت بی بی جس کا نکاح نسبی حسن محمد سے لڑکی کے ماموں جمال احمد بن نے ہر تقریباً دس گیارہ سال کر دیا تھا۔ نکاح کے چند روز بعد مسیحی حسن محمد ملتان اور ہو گیا۔ جس کی عمر تقریباً ساٹھ سال تھی۔ عرصہ آٹھ سال سے اس کا کوئی بچہ نہیں۔ تلاش کی بہت کوشش کی گئی۔ آخر آگاہی ہوئی۔ بڑا کرم اس لڑکی کے مستقبل کے لیے حکم فرمایا۔ مساوات و نجاب کے دوران میں لڑکی نے کور کا دلہن شید ہو گیا تھا اور والدہ بھی بچہ گئی تھی۔ جو دو سال بعد گئی تھی۔ اس وقت لڑکی اپنی والدہ کے پاس ہے اور اس کی عمر اب تقریباً اٹھارہ انیس سال ہے۔

مائل مجدد الواحد بیک و علی کین

﴿ج﴾

لڑکی کا نکاح اگر وہ اس کے ماموں نے لڑکی کے والدہ دوسرے کسی ولی کی اجازت لیے بغیر کر دیا ہے۔ تو یہ نکاح غیر نافذ ہے اور لڑکی اگر بعد از بلوغ کبریا کہ مجھے یہ نکاح منظور نہیں ہے یا لڑکی کا کوئی دوسرا ولی اس کی تاباخی کے زمانہ میں اس نکاح کو رد کرے۔ تو نکاح نہیں رہتا اور لڑکی کا نکاح دوسری جگہ ہو سکتا ہے اور اگر ماموں نے یہ نکاح اولیا کی اجازت سے پڑھایا ہے۔ یا لڑکی نے بعد بلوغ کے اس کو قبول کر لیا ہے۔ تو تب کسی مسلمان بچے سے حسب قواعد شرع جس میں تحصیل ہے۔ رجوع کیا جائے گا۔ والدہ اعظم

محمود خانہ عہد ملکی مدد سے تمام اہل علم ہند

۲۹ سوال ۱۳۱۷ھ

بالذکر کی نکاح میں خود مختار ہے

﴿میں﴾

کیا فرماتے ہیں مسند علی میر کہ بدم کی بمشیر کا کردار یا نکاح ہو گیا ہے۔ ان کی وہ بیٹیاں یہاں ہیں۔ جب وہ باطل ہو گیا تھا۔ تو اس کو کبھی ہوش بھی نہ تھا۔ تو اس نے اپنے بھائی کو ایک دفعہ لکھ دیا تھا۔ وہ یہ تھا کہ میرے ہاں بچے اور گھر والی کا مالک میرا حقیقی سالہ (عظیم شاہ) ہے۔ اس کو اختیار ہے کہ میرے ہاں بچے اپنے پاس رکھے اور جیسے کرے کر سکتا ہے۔ وہ دفعہ اس کے بھائی نے اپنے قبضہ میں لے لیا۔ مجھے دکھا کر پھر واپس لے لیا اور میری ایک بمشیر اور تین بھانجیاں ہیں۔ میری ایک بھانجی کی شادی اس سے ہوا ہے اپنے ہاتھ سے کی تھی اور میری بھانجی کے دو بچے بھی ہیں۔ عمر میری بھانجی کے دادا کے بھائی کی بیوی دونوں پوتریوں کا مالک عظیم شاہ ہے۔ جہاں کام کرے کر سکتا ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد لڑکیوں کا دادا فوت ہو گیا۔ میں اپنی بمشیر اور بھانجیوں کو اپنے گھر لے آیا۔ بعد میں میری بھانجی کی شادی اپنے دادا کے کسی تھی۔ پتی دو بھانجیاں اور ایک بمشیر رہ گئی۔ اب ان کو تین سال گزر چکے ہیں کہ تو لڑکیوں کا والد مالک بنانہ فریق وغیرہ یا اور یہ دو بچوں میں کوئی مالک بنانہ پڑ گیا۔ اب تین سال گزر گئے۔ اب ایک لڑکی جو ان سے ہے۔ لڑکی سے بچوں کو احداث دی ہے۔ خود کہتے ہیں کہ لڑکیوں مجھے اسے دو گھر لڑکیاں اپنے چچا اور والد کے گھر جانے سے انکاری ہیں اور کہتی ہیں کہ تین سال ان میرے چچے اور والدہ سے کہنے نہیں آئے تو ہمارا کوئی نہیں سوائے۔ اس کے اور کبھی ہیں کہ ہمارا مالک اسوں ہے۔ اب میں اس کی شادی کرنے کی کوشش میں ہوں۔ مگر شرع اجازت دے۔ تین سال سے اس لڑکی سے بچوں نے مجھے کوئی فریق نہیں دیا اور نہ باپ نے ان لڑکیوں کو یاد کیا اور کہتا ہے کہ میرے ہاں بچے بھی نہیں لڑکی جو ان سے ہے۔ یہ کہ منہ اللہ بیعت جو ان لڑکی کا بھاء جائز ہے؟

عظیم شاہ سابعہ

﴿میں﴾

بالذکر کے بعد لڑکی اپنے نکاح میں خود مختار ہے نہ بچا اس کا ولی ہے اور نہ کوئی دوسرا۔ لہذا اس کی مرضی سے ہی اس کا نکاح ہو سکتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ نکاح انھوں میں ہو۔ اور نہ بچا کی مرضی کے بغیر صحیح نہیں ہوتا اور نہ بھی اس کا اپنے خاوندان کی مہر و نفقہ سے کم نہ ہو۔ ورنہ یہ اس کے بچا کو ترجیح کرنے کا حق ہوگا۔ واللہ اعلم

محرم و غفرانہ عرس خلیفہ دارالعلوم اسلامیہ سہیل

۱۴۳۳ھ کی ہے

باپ اور مائیں کے باب۔ نئے نکاحوں میں سے کونسا صحیح ہے؟

فرائض

کیا فرما کر ہے میں علماء دین و اہل علم کے نزدیک ایک ماہ پر شادی نہ ہوگی۔ بھروسہ تو دوسری شادی کی۔ پہلی کورٹ پہنچنے پر بھی کسی ایک ماہ دین کے مابین کوئی ممانعت نہ تھی۔ حیرت دہاں کیڑے۔ وہ زمانہ تھی۔ یہ سب اہل لڑکی ہوا۔ یہ پہلی کورٹ کے پرانے تھے۔ اس کا تعلق نہ دیا۔ عرض یہ ہے کہ لڑکی کو اپنی خفہ۔ دوسری ہاگل نہیں ہوئی اور اس نے مزید حلال ہے۔ لڑکی کا مائیں کہتے ہیں کہ لڑکی کی عمر جو دو سال ہے۔ اس لیے نہ لڑکیں کہ یہاں تک کہ سب یا دوسرا وہ سب لڑکی کا کان دوسری جگہ یہ محبت تو ہوں لیکن اس نے کوئی بات نہیں کی اور نہ مائیں دینی اور اس کے مائیں کا بیان ہے کہ لڑکی اگر مری ہے۔ نہیں اس نے کوئی اگلا نہیں یہ اور بات اور یہ

فرائض

اب کا مائیں کی محبت ہے۔ وہ اس کا شادی نہ ہو۔ مائیں کا کہی نہیں سمجھتی ہے۔ وہ اس کو دینی نہیں ہے۔ لڑکی مائیں کا ہوا ہے اور پہلے ایک لڑکی کی ہو چکا ہے۔ تو اس سے لڑکی کی محبت و محبت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

محمد علی احمد دہلوی رحمہ اللہ

اگر کوئی رشتہ دار نہ ہو تو والد کا بچہ زاد بھائی کوئی ہو سکتا ہے

فرائض

کیا فرما کر ہے میں علماء دین و اہل علم کے نزدیک ایک ماہ پر شادی نہ ہوگی۔ بھروسہ تو دوسری شادی کی۔ پہلی کورٹ پہنچنے پر بھی کسی ایک ماہ دین کے مابین کوئی ممانعت نہ تھی۔ حیرت دہاں کیڑے۔ وہ زمانہ تھی۔ یہ سب اہل لڑکی ہوا۔ یہ پہلی کورٹ کے پرانے تھے۔ اس کا تعلق نہ دیا۔ عرض یہ ہے کہ لڑکی کو اپنی خفہ۔ دوسری ہاگل نہیں ہوئی اور اس نے مزید حلال ہے۔ لڑکی کا مائیں کہتے ہیں کہ لڑکی کی عمر جو دو سال ہے۔ اس لیے نہ لڑکیں کہ یہاں تک کہ سب یا دوسرا وہ سب لڑکی کا کان دوسری جگہ یہ محبت تو ہوں لیکن اس نے کوئی بات نہیں کی اور نہ مائیں دینی اور اس کے مائیں کا بیان ہے کہ لڑکی اگر مری ہے۔ نہیں اس نے کوئی اگلا نہیں یہ اور بات اور یہ

بسم اللہ

بسم اللہ: ایش کے شریب وئی مدیہ سہوہ پچھائی تائیں ہے۔ تو وئی کی کے کاج کاوی ہے۔ شرعیہ مکمل
 نے نمبر متروک کیا جائے۔ وئی کی جسین طائر کے کہتی جو توں نے میرے متروک کر دے۔ اس کا میرے کہتہ ہے۔ واللہ اعلم
 محمود علیہ الصلوٰۃ والسلام

غیر وئی کے کرے ہوئے کج کو اگر وئی کا باپ رکروے تو وہ نکاح نہیں ہوتا

بسم اللہ

یافا ہوتے ہیں حاویں دریں سند کہ وئی کی دختر سہوہ پچھائی وئیں کی عراب متروک کر دے۔ اس کی
 پیدائش پانچ سال میں ہوئی ہے۔ یہ کہ وئی کی دختر کی عراب پچھائی ہوگی۔ میری اور میری بیوی کی غیر عابری
 میں کسی عیب الغرض میرے میری دختر سہوہ پچھائی کا عقد کسی شہرہ بد نظام الدین کا کہ پرو عابری خان سے کر دیا تھا ہو
 کہ باپ نہ تھا۔ اس کے بعد وئی نے اپنی دختر کا عقد میرا نہ تھا کہ میری تو سہوہ پچھائی کے کہتہ ہے کہ میری دختر کا عقد میرے
 سے کر دیا۔ اس کے بعد کسی شہرہ نے میرے یہ خلاف پیر و عابری خان میں عقد کر دیا تھا۔ جس میں تاریخ متروک
 پڑا۔ عابری خان پانچ قریب سال کی بیترہ و عابری خان کے ساتھ تھا اور بھی تھے بڑی کور و بڑی نوادہ کے
 سے گئے۔ اب وئی کی دختر کا عقد میرے چاہتا ہے۔ یہ کہتہ ہے کہ میری نوادہ شری اور جائز ہے۔

بسم اللہ

بسم اللہ: ایش کے شریب وئی مدیہ سہوہ پچھائی تائیں ہے۔ تو وئی کی کے کاج کاوی ہے۔ شرعیہ مکمل
 نے نمبر متروک کیا جائے۔ وئی کی جسین طائر کے کہتی جو توں نے میرے متروک کر دے۔ اس کا میرے کہتہ ہے۔ واللہ اعلم
 محمود علیہ الصلوٰۃ والسلام

غیر وئی کے کرے ہوئے کج کو اگر وئی کا باپ رکروے تو وہ نکاح نہیں ہوتا
 محمود علیہ الصلوٰۃ والسلام

درج ذیل صورت میں دونوں برابر کے سر پرست ہیں

✽✽✽

کیا فرماتے ہیں علم و دین دریں مسئلہ کشی خان و عبدالمطیف و محمد شریف پیران علی محمد تن بھائی ہیں۔ محمد شریف فوت ہو گیا۔ عرصہ ۳۰ سال کے قریب گذر گئے شریف متوفی کی بیوی سے عبدالمطیف نے نکاح کر لیا۔ مدت و غیرہ پوری ہو جانے کے بعد اس وقت ایک باغ بنی بھی تھی۔ خواب ہوا کہ جو بھی جلی ہے۔ اس کی پرورش مان و تلقہ عبدالمطیف ہی کرتا رہا۔ اب جس وقت لڑکی کا رشتہ ملا وہ غیرہ چنانے گئے تو سر پرست فقی خان من عیار لڑکی کے چچے وغیرہ خرچہ بیاہ کے نہ کر سکے۔ چونکہ عبدالمطیف کی تقوید و فقی خان کی منکوحہ و فقی خان کی بیوی ہیں۔ اس لیے فقی خان نے لڑکی کی وادہ کو بیٹے ساتھ کر کے اس کے نانا لطیف کو یہ بھی ڈر لکھا یا کر کہ بیاہ و سر پرستی دیکھا گئے تو میں پذیر و سزا سزا تخیف نکاح کرالوں گی۔ یہ بھی سزا و فقی خان کی ہے۔ اب آپ صلہ عقد لڑکی کا سر پرست کس کو قرار فرماتے ہیں۔ نہ کہ شرعاً اجازت نکاح و بی نکاح و دیگر شرعاً اثر و نکاح پر عائد ہوں گی۔ وضاحت فرمادیں۔ خود نہ کہ یہ ہمارے علماء میں گواہ وین کو اتنا قیامت زدہ و رکھیں۔ آمین ثم آمین

✽✽✽

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ فقی اور عبدالمطیف دونوں بڑی کے بیٹے ہیں۔ اس لیے دونوں ہی اس کے برابر کے ولی و سر پرست ہیں۔ کسی کا حق دوسرے سے مقدم نہیں ہے۔ لڑکی کے بلوغ کے بعد لڑکی اپنے نکاح کی خود مالک ہے۔ وہ جس شخص سے ساتھ نکاح کرنا چاہے نہ کہ جس سے اور ماسی کی مرضی ہے۔ اپنے ان بیٹوں میں سے کس کو اپنا ولی و سر پرست اور وکیل بنائے جا سکتی ہے۔ اس کو چاہئے نہیں آیا جا سکتا ہے۔ حق میری بڑی کی ملکیت ہوا کرتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
مرتبہ عبدالمطیف بقولہ صحت منقہ و ردہ قائم و معلوم ہوتا ہے
الجواب صحیح محمد صالح المنجد مدظلہ العالی و ردہ قائم و معلوم ہوتا ہے
۱۴۲۶ھ

ماسوں کے کرائے ہوئے نکاح کو لڑکی کا بھائی رد کر سکتا ہے

✽✽✽

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ عرصہ پندرہ سال ہوئے کہ میری بہن جو کہ تقریباً ۱۰ سال قبل فوت ہوئی۔ ماسوں نے میرے بھائی کے نکاح کر دیا ہے اور مجھے کچھ بچہ بھی نہیں ملا۔ انکے بچہ پندرہ سال کے و بعد پر نکاح

اور ابھی میری بہن کا دم ہو چکی ہے۔ کیا ان سعادت میں میرے ماموں نے جو بہن کا نکاح کیا ہے صحیح ہے یا نہیں۔
 یاد دلاؤ اس لئے میں وارث ابھی تھا اور جس وقت مجھے نکاح کا پتہ چلا ہے تو میں نے جان کر ان سے نہ زبردستی کی ہے اور اب
 تم کہتا چلا آ رہا ہوں۔ فتاویٰ اسلام

﴿ترج﴾

الوالی فی النکاح العصۃ نہ نسب الارث ہکذا فی جمیع کتب الفقہ فہذا لڑکی مذکورہ کا ولی نکاح
 بھی اس کا بڑا بھائی ہی تھا۔ ماموں نے جب ان سے پوچھے بغیر نکاح کر لیا اور پھر بعد اطلاق کے لڑکی کے بھائی
 نے اس پر اعتراض کیا تو وہ نکاح کا اہم ہو گیا۔ اس واقعہ پر لڑکی نے بعد از نکاح چاہے نکاح کر سکتی ہے۔ واللہ اعلم
 کہ وہ نکاح نہ ہو سکتی تھی۔ تو ہم اہل علم و فہم

نونا اور نانی کا اپنی نواسی کا نکاح کرنا

﴿پرسش﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین رحمہ اللہ جب نانی (۱) لڑکی باخدا ہے۔ جس کی والدہ اس کی چھوڑ کر مر گئی تھی۔
 (۲) جس نے نانا نانی کے گھر پرورش پائی ہے۔ اب ہر قسم پرانے سے تیرہ سال تک ہے۔ (۳) نانی اس کا رشتہ دار
 کرنا چاہتے ہیں۔ جہاں نانا نانی رہنا چاہتے ہیں۔ وہاں لڑکی بھی رضامند ہے۔ (۴) والد اس جگہ رشتہ کرنے
 سے اتفاق نہیں کرتا۔ چنانچہ لڑکی فری ہے۔ حکم دہریوں میں رشتہ داروں جگہ سے شیعوں کا مطالبہ بھی کر چکا ہے۔ (۵) کیا
 والد کی غیر موجودگی میں یا بغیر اجازت نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔

﴿جواب﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ہم میں ذاتی مانتہ یا خدمت کی اجازت سے بغیر بھی نکاح کر سکتی ہے اور شریعت میں ولی کی
 اجازت کے بغیر اپنی مرضی سے نکاح نہیں کر سکتی۔ لیکن خواہش بھی بہتر یہ ہے کہ لڑکی کی اجازت کے بغیر اپنی مرضی
 سے نکاح نہ کرے۔ اگرچہ ولی کی اجازت سے بغیر نکاح کر لینے کی صورت میں نکاح جائز اور نافذ ہوگا۔ کما قال فی
 الہدایۃ مع الفصح ص ۵۵۱ ح ۳ وبعد نکاح الحجرۃ العاقلۃ البالغۃ ہر صاحبہ وان لم یعقد علیہا
 ولی مکرر کا کہتے ہیں عند ابی حنیفہ و اسی برسخت الحج
 لڑکی مذکورہ کو ولی اس کا باپ ہے یا نانی نہیں۔

وعلیہا بعد امطر ص ۱۵۹ ح ۳۔ یہ بھی ظاہر الذروریۃ لا فرق بین الکف و غیر الکف و لکن

للسولی الاعتراض فی غیر الکف وعن امی حنیفة وابی یوسف انه لا يجوز فی غیر الکف لان کم
من واقع لا یرفع ویروی رجوع محمد الی قولهما . فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حرر وعلی الخلیف غفرلہ من مفتی مدرستہ قاسم العلوم بمٹان

الہدایہ صحیح محمود علیہ من مفتی مدرستہ قاسم العلوم بمٹان

تحریر ۱۳۸۷ھ

بالعدہ باکرہ کا چچا اگر راضی نہ ہو تو کیا نکاح ہو جائے گا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مریں مسئلہ کہ ایک لڑکی کا نکاح میرے ساتھ پڑھوایا گیا جس کے لیے لڑکی اور اس کی والدہ و رضامند تھیں۔ جس میں تقریباً دس آدمیوں نے شہادت کی اور باقاعدہ وکیل اور لوگ رکھے گئے اور یونین کونسل کے فارم پُر کیے گئے اور مولوی صاحب جس نے نکاح کی رسم ادا کی تھی۔ گو نمٹ سے اسے باقاعدہ نکاح پڑھوانے کا لائسنس ملا ہوا تھا۔ نکاح کی رجسٹری کے فارم جس پر لڑکی کے دستخط اور اس کی والدہ کا انگوٹھا ثبت ہیں۔ حق مہر کی ادائیگی بھی کی گئی ہے۔ نکاح شریعت کے مطابق کیا گیا۔ جبکہ لڑکی اور میں دونوں بالغ تھے۔ نکاح باقاعدہ رجسٹرڈ ہے اور لڑکی کے سر پرست کافی عرصہ سے رحلت فرما گئے تھے۔ اس وقت لڑکی نابالغ تھی۔ اب جبکہ لڑکی کا نکاح ہو چکا ہے۔ ایک عالم نے یہ فرمایا ہے کہ لڑکی کے چچا موجود ہیں۔ وہ نکاح میں بھی شامل نہیں تھے۔ اس نے میرا نکاح نہ پڑھا تو فرار دیا ہے اور نکاح پر دوسرے نکاح کی اجازت دی ہے۔ لڑکی کے چچا اور لڑکی کی والدہ کی تقریباً پندرہ سال سے بلکہ لڑکی کا والد جب زندہ تھا۔ اس وقت سے لڑکی چلی آ رہی ہے اور ان کی آپس میں باطنی اتفاق ہو چکی تھی۔ لڑکی کے والد کی وفات کے بعد اس لڑکی کی سرپرستی اس کی والدہ کر رہی تھی نہ کہ اس کے چچا کرتے تھے۔ یعنی جب تک لڑکی کی کفالت کا مسئلہ تھا۔ دو وارث نہ بنے اب جبکہ لڑکی باطنی اور شادی کے قابل ہو گئی ہے۔ تو دو وارث بن گئے ہیں۔ مزید یہ کہ اس نکاح پر لڑکی اور اس کی والدہ دونوں رضامند تھے۔ ان کے چچا و خیمہ کو نکاح میں شرکت کے لیے کہا گیا تھا۔ چونکہ چچا صاحبان کا اپنا مفاد اس میں نہ تھا۔ انھوں نے لڑائی کے بہانے اس میں شرکت نہ کی اور وارث کے طور پر بھی شریک نہ ہوئے۔ چونکہ ان حضرات کا مفاد اس مسئلہ سے وابستہ تھا اور وہ چاہتے تھے کہ لڑکی کی رضامندی کو بالائے طاق رکھ دیا جائے۔ تاکہ وہ اس کا نکاح اپنی مرضی سے کر سکیں۔ ان کا اس تقریب میں شرکت نہ کرنا قدرتی فعل نہ تھا۔ بلکہ طبع کی وجہ سے تھا۔ لہذا ان کا یہ فعل شریعت کے اصولوں کے منافی تھا۔ ان حالات کے پیش نظر میری آپ سے درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں میری رہنمائی فرمادیں۔

﴿ج ۳﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ واضح رہے کہ اگر نکاح مذکور کفو کے اندر ہوا ہے تو یہ نکاح نافذ ہے۔ لڑکی کا قلم بالذات پناہ نکاح بغیر اجازت ولی کے اپنے کلمہ میں کر سکتی ہے اور ایسا نکاح جائز اور نافذ ہوتا ہے۔ لہذا اس صورت مسئلہ میں بدیہہ سمیت بیان سائل نکاح مذکور درست ہے۔ اگرچہ لڑکی کا بچا رضامند نہ لگی ہو۔ کما قال فی الہدایہ ص ۱۵۷ ج ۳ و مستفاد نکاح الحرہ العطلۃ البالغۃ یرضاعہا وان لم یعقد علیہا ولی یمکرزاکانت ارنیاً عند انبی حنیفۃ و انبی یوسف فی ظاہر الروایۃ۔۔۔ و فیہا ایضاً بعد اسطر ثم فی ظاہر الروایۃ لا ھوق بین الکف و غیر الکف و لکن لنولی الاعتراض فی غیر الکف و عن لمی حنیفۃ و انبی یوسف انہ لا یجوز فی غیر الکف لانی کہم من واقع لا یرفع و بروی وجوع محمد الی قولہما ص ۱۵۹ ج ۳ فقہ اللہ تعالیٰ اعلم

درود عبد اللطیف حضرت یحییٰ عقی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عذ اللہ عن مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۵ ربیع الاول ۱۴۲۵ھ

باپ کی موجودگی میں دادا کا نکاح کرنا

﴿س ۳﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک دادا نے اپنے دو بیٹوں کے ہر نے کے ہاں بیوہ اپنی دو بیٹیوں کا نکاح ایک دوسرے کے بیٹوں سے کر دیا۔ اب یہ مسئلہ قابل غور ہے کہ ان دو بیٹیوں کا نکاح ان بیٹوں سے دادا کا کیا ہوا قابل اعتماد ہے یا والدین کو ان کا نکاح منع کر سکتا ہے۔ نیز التوجروا

﴿ج ۳﴾

الوالی فی النکاح المعبود بنفسہ علی بتریب الاوث (لہو مصرح فی کتب الفقہ مثل الدر المختار ص ۷۶ ج ۳) اگر لڑکیوں کا باپ موجود نہیں تو ولایت نکاح کا حق دادا کو نہیں پہنچتا اور دادا کا نکاح منع کرنے کا حق دادا نہیں اور نہ نکاح صحیح ہے۔ البتہ اگر لڑکیوں کا باپ بعد طلم بالنکاح کے راضی ہو چکا ہے۔ یعنی ایک دفعہ رضامندی ظاہر کر چکا ہے۔ تو نکاح صحیح ہو گیا۔ شرع نہیں ہو سکتا۔ نیز اگر لڑکیوں کا باپ کسی سفر پر چلا گیا ہو کہ وہ کسی راے معلوم کرنا دشوار ہو۔ تو یہی دادا کا نکاح کا حق رہے اور اس کا نکاح صحیح ہوگا۔ غرض خود کر لیا جائے۔ و مسائل فی

الذخيرة الاصح انه اذا كان في موضع لو نظر حضوره او استطلاع رآه فالتكليف الذي
حضره فاعلمه مقطعة الخ . شامی ص ۸۱ ج ۳ کتاب النکاح

مگر عدالت عن مفتی صدرہ دایم اعظم دہلی

باپ کی وفات کے بعد چچی ہی ولی ہے، خالہ کو نکاح کرانے کا حق نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین؟ آپ فقہ فہم ہو گیا اور اس کے دور کے اور آپ لڑکی بھی شہ دوران لڑکوں کی متولی
والدہ صاحبہ اور چچی اور دانی بھی تھی اور ان لڑکوں کی والدہ صاحبہ کا ارادہ تھا لڑکی کے نکاح کرنے کا اور ان لڑکوں کی
خالہ نے حضرات کا نکاح کر دیا اور ان نکاح میں چچی داری بھی تھی اور جن لڑکوں سے نکاح ہوا ہے وہ بالذات ہیں اور جن
نکاح ہیں۔ یہ اثبات میں نکاح نہ ہے یا نہیں۔

﴿ث﴾

لڑکی کے نکاح کا ولی اور مختار چچی ہے۔ بیجا کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہو سکتا۔ ایت اتر بعد از نکاح رضہ مندی
کا انہما تین از نکاح کرے تو نکاح صحیح و فہم ہے۔

مگر شوہر بوقت حلاق لڑکی کی تولیت بیوی و تفریق کرے تو کیا صحیح ہے؟

﴿س﴾

اسی عبدالرشید نے جب اللاس و مگر و جرم کی بنا پر اپنی بلیہ کو طلاق مطلقہ دی۔ ابھی تک اسی بیہ ک مہر جو کہ طلاق
چار صد روپے ہیں دان کیے تھے ان بیویوں کے عوض تولیت دی تھی اور اسی وجہ سے عبدالرشید نوایک لڑکی بھی تھی۔ سہی
عبدالرشید نے اپنے طلاق نہ پر تحریر کیا کہ اپنی بیوی کی تولیت نکاح نہیں لودیتا ہوں۔ بعض حق مراد اس کی زوجہ
نہ دے تو باہان یہ تحریر قبول کر لیتی ہے۔ کیا حق تو یہ نکاح کر کے طاس کی والدہ کو ہے یا والدہ کا یا اور وراثہ کو۔ صورت عدم مہر
مہر واپس لے سکتی ہے یا نہ۔ جیہ تو جرم

﴿ث﴾

حق ولایت کے عوض بھولیہ جائز نہیں۔ قال فی الدر المختار ص ۸۱ ج ۳ لا یجوز الاخصاص
عن الصحوق المبردة كحق النشعة الخ وقال ورد المختار قال فی البدائع الحقوق المفردة لا

[illegible]

۱. لی اقر سید موجود ہو تو اجداد اختیار نہیں

میں نے

مگر مرض ہے کہ مانتا ہی نہیں کہ کاموں سے باوجود بیمار اور چلتی نہ سونہوئی کے درمیان ہی عدم رخصت کے نکاح
نہیں ہے۔ یہ شرعی ہفت نکاح قرار ہے اس میں بھی نہ رخصت نہ نکاح کہنی دینی۔ بلکہ یہیں بھی رخصت نہیں کر چلی
ہو چکی۔ یہ نکاح بھی منکوحہ نکلیں۔ چاہے وہ بدو یا بدیہی ہو۔ اس کا کیا اور پھر ہی جس وقت نکاح میں۔ باوجود موجودگی
کے قائم نہیں کیا گیا۔ حسب اسے نکاح کی حلالی تو اس سے کیا نہ یہ نکاح میں ہی رخصت کے خلاف ہے۔ میرا موقع یہ
نہیں کہ یہی نکاح کیسے درست ہوں گا۔ چنانچہ یہ بچہ زوالہ جلی نے موقع پر کارکن کی نکاح کی دوسری جگہ کر دیا ہے اور ان کی
دوسرے نکاح کے ساتھ لکھی ہے۔ اور باقی نکاح یہ ہے کہ باوجود موجودگی کی اگر یہ اور عدم رخصت نہ ہو۔ لی اگر یہ ولی
بعد نکاح کر سکتا ہے یا نہ۔ صورت نہ کو رہتا میں نکاح کمال درست ہے یا غلط۔

ਸੰਦੇਹ

[illegible]

کیا آپ کے کرائے جوئے فروش کو بھروسہ نہ تھا؟

१५३

مرض خدمت سے کہ یہاں پر ایک مسلمان سنیٹ مسٹر راج نے ایک ٹھکان کی قیام کی ہے اور باپ کے کالج سے
ایسے شہر، ایسے کالج میں ناکر کالج کو فتح کیا ہے۔ تحریر کرتا ہے کہ مدعا سیدہ خاتون نے تسلیم کیا ہے کہ میرا کالج دینی
ہے میرا والد کہنا تھا کہ ہائوس کی حالت میں دینی مدعا کہ والدہ نے لیا تو میں نے اس ٹھکان کی قبولیت حالت دینی
میں کی تھی۔ اس بیان پر پھر ۔۔۔ اپنی رائے دیتا ہے کہ یہ ٹھکان نہیں ہے۔ کیونکہ باغ لڑکی کی قبولیت کا مدعا ہے یہ نہ
کے کمرے کی فیصلہ کا مدعا ہے پھر اس نے اپنے فیصلہ میں۔ پاور اور خیر سلسلہ میں لیا۔ یہ کہ لڑکی نے خلیا۔ سوچ کو
اختیار کیا ہے اپنے باپ کے کالج کو فتح کر دیا ہے۔ یہ کہ اس نے اختیار کیا ہے۔ یہ کہ اس نے اختیار کیا ہے۔ یہ کہ اس نے
وہ وکیل کے نام سے دستخط ہے یا نہ ضرورت نہ کہ وہ وکیل میں نام فتح ہو جائے گا یا نہ۔ وہاں کتب معتبرہ سے
بواب سے سرفراز ہوئی۔ راقم الحروف عبدالقدوس پارسہ مسجد ابراہیم اعلیٰ ملتان۔

ذاتِ باری ہونے کے لئے نے دوسری جگہ پر خدا کی کرلی تھی اور دعائیں میں لڑائی کے بارہا میں کا دعویٰ مستحق رہا تھا۔

424

خیر بارغ لڑائی کو یہ کہے گا کہ میں جامل نہیں ہوں۔ لہذا القصاصی علی قول الدرد و مرد النکاح فی
 بلا خوف علی اجدۃ احد و ملا ثبوت حاد فی تزویج الاب (المجد الفص ۱۶ ج ۳ مطبوعہ
 مصر۔ ایست انروپ پہلے سے دوسری ڈپرین کے کان فیخوہ سب مقامات میں پرچہ ہے اور اس کا سارا اختیار
 معروف و مشہور ہو چکا ہے۔ ہجرت اس کی وراثت ہی منسوب ہو جاتی ہے اور اس کا حکم ہر کھل سمجھ کر ہی ہو گا۔ لیکن جب
 ایک والدین وراثت کی وجہ سے نکاح کی صحت کو تسلیم کر لیا اور اس کے فتح و خواہش سے دلی کی۔ یہاں سے اس نے
 بھی نفس نکاح کو تسلیم کر لیا ہے۔ لیکن یہ اختیار دو بخ کے فتح مراد آیا ہے۔ فرعون صوم۔ کہ باب کے نکاح کی صحت ہو وہ
 وراثت کے ہائی جوئے کے تسلیم کریں۔ اب کسی صورت میں۔ وہ وہ اپنے صحیح شدہ نکاح کی فتح اختیار ہوئے ہت نہ ہو گا۔ دلی
 ضعیف روایت بھی ایسی نہیں ہے کہ بعد صحت نکاح میں کو اختیار ہوئے سے فتح کرے ہوئے اور کتاب القصد میں شری
 نے تصریح کی ہے کہ نکاح قاضی علی خلاف مذہب صحیح نہیں۔ ظاہر ہے کہ عمر زہد مثلاً کہ وہ ہونا خواہش مانع نہ سب
 فعل کے خلاف نہ کہ باخلاف ہوگا۔ اسی اور ہی ہے کہ باخلاف کا قول صحیح ہے یا نہیں۔ اس میں عرض ہے کہ میں یہ قول

کا امر ہے، وہ قبول نکاح کر لیتا ہے۔ اس کے الفاظ مستحب ہیں۔ لیکن ولی کی اجازت پر توقف ہے گا۔ اگر بعد علم کے ولی نے کاروائی ہو گیا ہے تو نکاح صحیح ہو جائے گا۔ اس کا حکم انصاف سے اس عاقل و ان کسان حنفیہ علی اصل اصحابنا لہو غیر ناخذ بل بنو خلف بغداد علی احراز ولیہ کتاب النکاح مدائع صنائع ج ۲۔ و اللہ اعلم بحمدہ و تعالیٰ مفتی محمد رفیع دہلوی مدظلہ العالی

چچا کے ہوتے بہنوئی ولی نہیں بن سکتا

فتویٰ

نیا نہ مانتے ہیں علم و دین اور یہ مسئلہ کہ سنی احمدیوں کو گھبران کی تین نواہیاں تھیں۔ ایک نہی سنی غلام مسلمان کو دیدی۔ دوسری نہی کا درجہ بخش کو دیدی۔ ایک نہی نابالغ ہے۔ یہ سنی غلام مسلمان کہ جس اپنی نابالغ سانی کا متولی بن۔ جبکہ سنی احمدیوں کے متولی اور بھیجے دوسرا ہیں۔ تو اس صورت میں سنی احمدیوں کی نابالغ لڑکی کے نکاح کا ولی کون نکاح غلام مسلمان اس کے بھائی اور متولی کی جائے لیکن اس کے لیے کی؟

فتویٰ

صورت مسئلہ میں ہر تھری صورت و ائمہ ثلاثہ سنی مذکور واقع نابالغ سانی کا شرعی ولی نہیں ہے۔ مسلمان مذکور کے چچا اس کے متولی ہیں اور اس نے نکاح کی ولایت بھی نہیں چھوڑی ہے۔ اگر غلام مسلمان مذکور اس لڑکی کا کہیں نکاح کرے گا تو اس کے چچا کو اس نکاح کے رد کرنے کا اختیار ہے اور متولی احمدی جائیداد کے وارث اس کی لڑکی اور اس کے لیے ہیں۔ شرعی و ائمہ ثلاثہ کے ترکہ سے حصہ نہیں لے گا۔ اللہ اعلم

بہنوئی نکاح صحیح ہے

محمد رفیع دہلوی مدظلہ العالی

جب قرسی اولیاء موجود نہ ہوں تو ماں ولی بن سکتی ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع تین (۱) سوچاؤ: منہج زوجہ من ذمی مروع نے اپنی تابالذکر کی سات حیضہ تکیم کا ہنگامہ بھائی باپ دارا ماموں بچہ و درمیں سے کوئی بھی نہیں ہے۔ ایک بالغ لڑکے کسی سیدھی سے رد برد کو ہاں مجس۔ م میں نکاح کر دیا ہے۔ کیا ازروا نے شریعت کو وہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔

﴿ج﴾

جب مصدقہ و عیوہ یعنی جدی قرباء کوئی نہ ہو تو نکاح کا اختیار ماں کو ہے۔ نقد پر مست و اتمعہ کو وہ با نکاح صحیح ہے۔ فان لم یکن عصبة و مذہم

لڑکی کے چچا سے ہوتے ہوئے والدہ کا نکاح کرانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع تین درجہ مسئلہ کہ ایک لڑکی تابالذکر کا نکاح اپنے والد کے فوت ہونے کے بعد چچا مفتی کی بطور رضامندی کے اس کی والدہ نے کر دیا۔ بعد میں انکی والدہ نے دوسری جگہ نکاح کر یا اور لڑکی کو ہر لے چکی۔ وہاں لڑکی کے باپ نے دوتے کے بعد اس کو دوسری جگہ مجبور کرتے رہے نہ دینی نکاح پر رشہ مند ہوئی اور اس جگہ رضامند ہے۔ بالغ ہو کر اپنی ماں کے پاس۔ اس ۱۰ سالہ عری۔ اب وہ لڑکی اپنی والدہ سے روانہ ہو کر اپنے ناکے پاس آگئی۔ اب لڑکی دوسری جگہ شادی کرنے پر رضامند ہوتی ہے۔ اب لڑکی کا نکاح دوسری جگہ جائز ہے یا نہیں۔ اس وقت لڑکی کی عمر ۱۸، ۱۹، ۲۰ برس ہے۔ فقط

﴿ج﴾

لڑکی جب تابالذکر تھی تو اس کے نکاح کا اختیار چچا کے ہوتے ہوئے والدہ کو ہرگز ہرگز حاصل نہیں۔ ہندو و نکاح صحیح نہیں ہوا۔ فقال فی الدر المختار ص ۹ ج ۳ النونی فی النکاح العصبہ بنفسہ (والی ان قال) فان لم یکن عصبہ فالولایة للام۔ ص ۸ ج ۳ و بعد بالذکر جانے کے دوران میں خود مختار ہے۔ جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے۔ ولا تحسبوا المصلحة البکر علی النکاح لا یقطع الولاية بالبلوغ (در مختار) محمود و مفتح مفتی و رسد کام العنوم شان

وہی قرب ملفقہ ہو تو لی بعد نکاح کرا سکتا ہے

چونکہ یہ

مقدمہ واصل علی زوجہ الہدیم بعد کہ فرماتے ہیں جو عداوت میں مسند میں ایک ذی نفس کی کفران سے زائد
وہ سوال ہوگی اور ظاہر دیکھنے میں بھی غیر مراد ہے۔ اس کا پے حسد از عداوت سے کم اور مفتوحہ الطیر ہے۔ لڑکی
مہر دیا جاتی اور والدہ بھی نکلیں۔ چچا سوچو ہے۔ وہ اس لڑکی کا نکاح چاہی تو عیال میں لڑکا چاہتا ہے۔ کیا شرط اور اس بات
کا مجاز ہے۔ نیز عرض ہے کہ لڑکی کا پے بھی کئی دور و خان میں مبتلا ہونا تا قناعت و ملاطمت

چونکہ یہ

ناپاؤ کے نکاح کا اختیار وہی اقرب کو ہوتا ہے۔ لیکن اب وہی اقرب یہاں تک کہ اس کی رائے معلوم
کر کے کا اتفاق کیا جائے تو موقع ہاتھ سے نکلتا ہے اور کچھ ماضی اس کا اتفاق دیکھ کر مانتا۔ تو اب بعد نکاح کرا جا سکتا
ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ کچھ عداوت اور ہر عمل۔ یہ کم پر نہ ہو ورنہ نکاح صحیح نہ ہو۔ یہ مہر
مقدمہ واصل علی زوجہ الہدیم سے ملتی ہے۔ یہ مہر مہر

۱۳ اس میں والی لڑکی کا نکاح اگر والدہ کرا دے تو کیا حکم ہے؟

چونکہ یہ

لی لڑکے میں ملتا کہ اس میں مسند کہ بعد نکاح میں ہی والدہ نے زیر سے کرا دیا ہے اور بیان کرتی ہیں کہ
اس کی مہر دے پھر واپس نہ دیتی ہے اور یہی شہادت بھی لڑکتی ہیں۔ حالانکہ اب کی عمر میں وقت حیرتوں کی داغ
تھی اور اس کے والی تربیت یعنی چچا زاد بیٹی موجود تھے۔ جن کو باقی اطلاع نہیں تھی۔ یہ مدت کو خفیہ نکاح متعقد کیا
کیا اور ولی جب بنتے ہیں اپنی اختیارات انتہائی کا انہماک کرتے ہیں ورنہ تکلیف دہ کرتے ہیں کہ نکاح ہم پر غیر منظور
نہیں کرتے ہیں۔ (۲) اس کے حاکم کی ماموریت یعنی ایام والدہ کی ولیمہ و موجود تھی۔ کیا یہ نکاح صحیح ہے یا
نہیں۔ کیا قرب یا حمید سے اسچھوڑنا کڑا کریں ضرورت پانچ ہوتی ہے یا نہ۔ نیز دو چیزیں۔

چونکہ یہ

لڑکی وائر میں آج سے یا صلح نہیں ہائے تو وہ بعد ہے۔ جن سے آنے میں اس کا قرار مہر ہوگا۔ اب اگر یہ لڑکی
اپنے والدہ سے کافر ان کی وقت کر بھی ہے اور اگر بولنے کے بعد نکاح ہوا ہے۔ تو نکاح جب اس کی اپنی بات سے

ہے۔ تو صحیح ہے۔ نیز پندرہ سال پرے ہونے پر بھی بالغ تصور ہوگی۔ لیکن اس کے لیے باقاعدہ شہادت دو دینا اور مردوں کی یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی ہوگی۔ فقط ایک یا دو عورتوں سے اس کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔ اب ذکر نہ تو دو گواہ پندرہ سال کی عمر کی گواہی دیتے ہیں اور نہ خوار سے بالغ لڑکی کا جو بکا جو تو نکاح صحیح نہ ہوگا۔ جبکہ بولیا، نے ہمارے ملکی کا اٹھارہ گواہانہ اجازت نکاح کی نہ تو اولیا، بدستور اولیا، ہیں۔ جب تک کہ وہ معروف بدستور اولیا، نہ ہوں۔
 محمود رضا اللہ عزوجل سے درجہ رسد قائم اعظم ملتان

دادا کے کرائے ہوئے نکاح والدین کی اجازت پر موقوف ہوں گے

عزیز

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنے پرے اور بولی نابالغان کا نکاح کرالیا ہے اور ان نابالغان کے والدین یعنی اس شخص کے والد کے لڑکوں سے نہیں پوچھا گیا۔ وہ دونوں گھر سے باہر اور کہیں ملازم ہیں۔ اب کیا یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں۔

نکاح

مفسر اور مفسرہ یعنی نابالغان کے نکاح کا عقد والد ہی ہو کر رہا ہے۔ دادا کو جب تک زندگی میں ولایت نکاح نہیں۔ البتہ جب والد یعنی ولی قریب اتنی دور چلا گیا ہو کہ اس کی رائے معلوم نہ رہے اور شوہر بولی، جید کو اختیار نکاح ہوتا ہے۔ لیکن مسئلہ مذکورہ میں جب نابالغان کے والد (جو باہر ملازم ہیں) کی رائے معلوم کرنی آسان ہے تو جو نکاح ان کے پوتے بغیر دادا نے کر لیا ہے۔ بزرگ صحیح نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

محمود رضا اللہ عزوجل سے درجہ رسد قائم اعظم ملتان

نابالغ کا ولی باپ کے بعد حقیقی بھائی ہے

مسئلہ

میں ملک محبوب علی ولد ملک پان محمد نہیں مرحوم مکنہ چاہ تالاب والا موضع وان لب درجہ تحصیل ملتان کا باشندہ ہوں۔ میرا ایک بڑا بھائی ملک شید علی ہے اور ہماری ایک بیٹی سہ ماہی عا جہ و عمر تقریباً ۱۴ سال کے قریب ہے میرا بھائی اس کا پیسے آدمی کے ساتھ رہنا چاہتا ہے۔ جس کو میں پسند نہیں کرتا۔ کیا مجھے حق ہے کہ میں اپنی بہن نابالغ کا نکاح خود بیٹہ کر دوں۔ عطا علی اپنی بیٹی کی مرضی سے۔

﴿تَرْجُمَةٌ﴾

ترجمہ لڑکی کے دونوں یعنی اُمّی سے حقیقی ہیں تو ہر ایک کو اس کے نکاح کا اختیار ہے۔ جس نے پہلے نکاح کرادیا۔ اس کا صحیح موقع یہ ہے کہ دوسرے کو اس کے نکاح کرنے کا اختیار نہیں۔ بشرطیکہ نکاح ان دونوں میں سے ہو۔ نہ یہ بھی خیال ہے کہ جب لڑکی پودو سال کی ہے۔ اس کے نکاح کا احتمال ہے۔ اس سے دریافت کر لیا جائے کہ وہ قرآن مجید کا کڑے پھر اس پر کسی کی ولایت اچھ نہیں۔ وہ خود مختار ہے۔ ولو ردّ رجعھا ولسان مستوران فقدم المسلم الخ (در مختار ص ۸۱ ج ۳) کا خوب شیعین اضافی (واللہ اعلم)

نکاح و طلاق و نفقہ و غیرہ۔ عربیہ و اسلامیہ۔

اُمّی چچا عالم ہو تو اب ولی کون ہوگا؟

﴿جواب﴾

اُمّی لڑکی نابالغہ کا نکاح اس کی والدہ سے چھانکے جاتے ہوئے کر دیا ہے۔ لڑکی ابھی نابالغہ ہے۔ چچا کا عالم ہے اس کا نکاح پر خوش ہے۔ لاپٹی اور یتیم سے اس نہ رکھنے والا اور بیچ جانے کے لیے آمادہ ہے۔ بلکہ اس کی خوشی ہے کہ کسی طرح یہ بیڑہ تمھارا جائے۔ جس طرح میں رو بہ رو بھٹک رہا ہوں۔ جس کو بھی ساتھ رکھوں۔ اس کے یہ خلاف والدہ و عہدہ اور نہ شفقت سے کام لے رہی ہے۔ اس نے تعلق منقطع کر دیا ہے۔

﴿تَرْجُمَةٌ﴾

اُمّی چچا عالم غیر مشفق ہو اور کھوتے نکاح کرنے سے مانع ہو تو ولایت کا سوت بچانے بعد جموں کی قریب ہوں کہ ہو گا یا چھانی کو ہوگا۔ اس میں اختلاف ہے۔ حضرات ولی بعید کے لیے ولایت ثابت کرتے ہیں اور بعض کا خیال ہے کہ عالم مسمر ہوگا۔ اب اگر والدہ کے بغیر اس لڑکی کا کوئی عہدہ قریب پر چھوڑ دے تو ایک قول پر اس کی ولایت صحیح ہوگی۔ لیکن یہ قول بھلا نہیں۔ کیا ہو مصرح فی امثالی۔ اور اگر اس صغیرہ کا کوئی ولی عہدہ ہو جو والدہ کو باعلاقہ فی ولایت نہیں۔ نیز یہ بھی واضح ہو کہ اُمّی چچا کی نظر میں کوئی امر ہی نہیں۔ نہ یہ وہ وہاں ہو۔ اس لیے اس وقت کو صبح کرے تو اس کی ولایت باقی رہے گی۔ (واللہ اعلم)

لڑکی کا نکاح جب دادا نے کر لیا، تو والدہ دوسری جگہ نکاح کر سکتا ہے

﴿تَرْجُمَةٌ﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مستند و اہل میں کہ میری لڑکی عمر دس سال کی ہے جس کا نکاح میرے والد نے میری

عدم موجودگی میں میرے ماموں کے بڑے سے کراہ ہے اور میرا ماموں بھی شیعہ ہے۔ میں انکے لڑکے کو لڑکی بنا کر نہ
 نہیں کرتا۔ یہاں میری ناپسندی کے باوجود اتنی شیعہ۔ یہ میری لڑکی کا نکاح بھی ہو سکتا ہے؟ کیا میں اب چھ لڑکی کا کسی
 دوسرے سے نکاح کر چکا ہوں؟

مراٹھ غلام محمد حضرت: ذہنی محمد رمضان مہاروا

نکاح

اگر لڑکی کے والدین موجودگی میں نکاح کر دیا ہو تو نکاح بدعت و باطل ہے والد کے نافذ نہ ہونا۔ البتہ اگر آئی دور چلا
 گیا ہو کہ اس کے آنے تک انتظار کرتے ہیں کفو کے فوت ہو جائے گا فطرہ ہو تو نکاح صحیح ہو جاتا ہے۔ اب نہ کہ وہ
 صورت میں جب دارائے نکاح بھی شیعہ سے کر دیا ہے۔ تو زوجہ غیر کفو ہونے یہ بات ثابت ہے کہ ولایت نکاح راہ کی
 طرف منتقل نہیں ہوئی۔ یہاں بھی شیعہ نسب کو جائز اور کام خیر سمجھنے کی وجہ سے اسلام سے مناصب ہیں۔ اس لیے اس سے
 نکاح سرے سے صحیح ہوتا ہی نہیں۔ اس لیے لڑکی کا نکاح دوسری جگہ ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم
 محمد، عطا اللہ علیہ ملتی درستی سماعلہ مہاروا

بالفہم لڑکی کا ولی کون ہوگا؟

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور پیر مسلمانانہ و متقی بھائیوں میں سے ایک فوت ہو گیا تو اس کی بیوہ اور یتیم بچوں
 دوسرے بھائی کی کفالت میں رہے۔ لیکن اس نے بھائی کے نکاح کر چاہا تو اس بیوہ نے انکار کر دیا اور
 اس لڑکی میں اس کی کفالت سے بھی چلی گئی۔ اپنے بچے بھائی کے ساتھ رہنے کی قہر ت چھ سال تک اس کا بھائی ہی اپنے
 بھائیوں اور بیوہ بچوں کے خرچہ کی کفالت کرتا رہا۔ اب اس بھائی کا بھائی یہ کہتا ہے کہ وہ رٹ میں ہوں اور بچوں کے نکاح کا
 حق صرف مجھے ہے اور خرچہ کا مدد و نہیں بناتا اور اسے شریعت ان یتیموں کا خرچہ اس کے ذمہ آتا ہے یا نہیں اور
 کیا اس باغ ہیں۔ کیا وہ اپنے نکاح میں تیار اور اعانت کی پابند ہیں یا نہیں اور وہ بیوہ اپنی بچیوں کا کوئی حق رکھتی ہے یا
 نہیں اور ان یتیموں کا ماں بھی کوئی حق رکھتا ہے یا نہیں۔ جوان کی چھ سال تک چھ درمیان کی کفالت کرتا رہا ہے۔

نکاح

بالفہم لڑکی کا نکاح میں خود مختار ہے۔ اس پر کسی کو اجابت جبرہ مل نہیں۔ بالفہم لڑکی کی جائز کے بغیر کوئی بھی اس کا
 نکاح نہیں کر سکتا اور نہ شرعی کسی کی اجازت کی پابند ہے۔ لہذا بالفہم لڑکی کی اجازت اور رضا مندی سے اپنے نکاح میں اس کا
 نکاح جائز ہے۔ واللہ اعلم

محمد نور محمد خیر علی صاحب ملتی درستی سماعلہ مہاروا

جب پہلا نکاح قرہ جی رشتہ داروں کی مرضی سے ہوا تو وہ بھی درست ہے

جس پر

یہ فرماتے ہیں علماء دین اندر یہ مسئلہ کہ ساتھی کی بیعت میں بھی۔ اس کا نکاح اس کی والدہ نے کسی شخص سے کر دیا۔ ساتھ کر دیا۔ بعد نکاح کے وقت ساتھی کے دوستوں کے درمیان دار بہرہ خلق نے تھے اور ان سے دو کوئی ترقی وہ قریب نہ تھا۔ ایک یہاں سردار نکاح، دوسرا غشی احمد دونوں کے شجرہ کا نقشہ ساتھ ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔ صاحب یہ ہوا کہ یہی ساتھی کا ساتھی ہے۔ بلکہ وہ بھی ترقی دو سال کے بعد اس کی مرضی ایک اور شخص سے دوسرے کے ساتھ ہوئی۔ حیدر یہ کیا کہ ساتھی کا ایک بیعت ہوئی اب باقی تھی۔ اس کو براہ کر کے ساتھ بھی گئی۔ وہاں جو کر جب کے ساتھ دوبارہ اپنا نکاح پر نکاح کر لیا۔ بلکہ اس کے بعد ساتھی کو نکاح سے۔ ساتھی مذکور نے اس عرصہ کے اندر پہلے نکاح کا کوئی انکار نہیں کیا۔ اس کے بعد شمس الدین اور اس کے باقی اور رشتہ داروں نے خوشی کر کے دیکھا اور ان اور چوبیس کے ذریعہ ساتھی مذکورہ دو ساتھی سے آئے۔ اس کے بعد مقدمہ و کچہری میں شروع ہوئی۔ محضریٹ نے عورت طلب کی۔ غشی احمد بن نے عورت پیش کی۔ محضریٹ نے فیصلہ دیا۔ کہ حق میں کر دیا اور یہ تمام۔ پتہ میں کو دے کر عورت چلا۔ لیکن فرقہ کر۔ عورت پکڑی گئی اور کہ تم کے دو ذریعہ کر دیا اور غشی احمد۔ اس میں سے غشی احمد۔ دوسرے کی پارٹی کا کیا ہے اور اس کا ہے۔ میں پہلا نکاح پر راضی نہ تھا۔ لیکن مقدمہ سے پہلے ہی کا انکار ثابت نہیں۔ دوسرا میں ہر بار بھی وہ پہلے ہی اور اب بھی نکاح پر راضی ہے۔

جس پر

الوالبی فی النکاح العصۃ کے مسئلہ قاعدہ کے تحت غشی احمد اور میاں مراد داخل دونوں برابر کے صاحب ہیں۔ دونوں کی بیعت کی کہ ہماری میں اور ایسا نکاح حاصل ہے اور ان کا ایک کی رضا سے نکاح صحیح ہو جاتا ہے۔ اگرچہ دوسرے کی رضا نہ تھی۔ رضی ص ۳۰۳۔ مرقاۃ العصۃ من الاولیاء فی العقد او بعدہ کافکل لیسر نہ لیکن کمال النہ۔ اور صاحب کے بعد مرقاۃ ص ۳۰۳۔ فان لم یکن عصۃ فالولی لایہ للام رد مختار ص ۱۸۰ ص ۳۰۳۔ یہاں صاحب اور والدہ دونوں کی رضا سے نکاح کر لیا گیا۔ لیکن کے والدہ سے بیعت ہے۔ اس لیے پہلا نکاح صحیح ہے۔ اور ان کا نکاح جو ان کے والدہ سے

اگر وہی قریب نابالغ ہو تو ولی ہجید کو حق نکاح حاصل ہوگا

یا کسی بچہ

والدہ پر

اللہ بخش

معدہ

خدا بخش ہے

اللہ ہے

زور

سہو چرمائی

اللہ وسایا

کیا فرماتے ہیں علماء دین مذکور بالا صورت میں کہ سمات بچہ مائی، باپ یا ہر تقریباً اور برک کی اور سمات مذکور کا والد کسی اللہ تبار اور والدہ اسٹوٹ کو دوہوئیں فوت شدہ ہیں۔ مسکنی اللہ وسایا سمات مذکور کا بھائی نابالغ عمر تقریباً دس سال کا موجود ہے۔ سمات مذکور کے دادا کسی شخص کے چچا زور بھائی سوڑا کسی خدا بخش والا مذکور نے اپنے بھائی کسی پلو کے لڑکے کسی زور سے سمات بچہ مائی کا نکاح کر دیا ہے۔ حالانکہ سمات مذکور بچہ مائی کا بھائی کسی اللہ وسایا نابالغ اور سمات بچہ مائی کی والدہ معدہ مائی اور سمات بچہ مائی کا نانا کئے خان اور سمات بچہ مائی کے تین مائیں کسی اللہ یار والدہ دتہ دتہ زور ان سب کی مجلس عقد میں عدم موجودگی عدم برتہا مندی کے کسی خدا بخش والا مذکور نے اپنے بھائی کسی پلو کے لڑکے کسی زور سے سمات بچہ مائی کا نکاح نکاح کر لیا ہے۔ کامل اور یافتہ یہ چیز ہے کہ سمات مذکور کے بھائی نابالغ اللہ وسایا اور والدہ معدہ مائی اور نانا مائی اور تین مائیں کے عدم موجودگی عدم برتہا مندی میں کسی خدا بخش مذکور کا بکثیب ولی زور نے بچہ مائی کے کسی زور سے نکاح کرنا شرعاً جائز ہے یا نہ۔ جیسا تو جہاں

نکاح بچہ

جب سمات بچہ مائی کا والد قریب اللہ وسایا ہے اور کسی کے بعد خدا بخش ہے تو جب اللہ وسایا نابالغ ہے تو انکی ولایت اپنی بہن پر نہیں ہے۔ خدا بخش ہی لڑکی کے نکاح کا مختار ہے۔ والدہ کو والدہ کے اقرب یعنی چرمائی کے نے اور مائیں وغیرہ کو خدا بخش کے ہوتے ہوئے ولایت نکاح برز حاصل نہیں۔ معبر العصبانہ سر الاشراف ولایۃ الشر وبع عند امی حبیفہ ہا عد عدہ العصبات طبع (مہد ابیہ) لہذا سچو منشی کا نکاح زور مذکور کے ساتھ صحیح ہے۔ واللہ اعلم

محرمہ عن اللہ علیہ عشقہ و رزقہ سلمہا مہمان

۱۹ صفر ۱۳۱۷ھ

باپ کی موجودگی میں چچا کو ولایت حاصل نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ میں رمضان ولد بہار قوم محمد سکندر موضع جودہ پور تحصیل کبیر والا ضلع ملتان کا کہ میں اپنے گھر سے باہر کسی خاص کام کے لیے عبدالکیم چارہیم کے لیے گیا ہوا تھا۔ میرے بعد میری غیر موجودگی میں میرے بھائی سلطان نے میری جائیداد کی شہنشاہی جس کی عمر اس وقت چار پانچ سال تھی کا نکاح شرعی اسلم ولد نور قوم محمد سے بطور رضامندی میری کے کر دیا۔ جس وقت واپس گھر آیا تو میں اس ماجرا کو سن کر بھائی سلطان سے بہت ناراض ہوا اور اس سے قطع رحمی کر لی۔ اب لڑکی بالغ ہو گئی ہے اور رشتہ پر رضامند نہیں تو اس صورت میں کیا کیا جائے۔

﴿ج﴾

نایاب لڑکی کا ولی باپ ہے۔ باپ کی موجودگی میں چچا کو ولایت حاصل نہیں۔

شادی شدہ بہنوں سے چچا زیادہ حق دار ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ یہ دھرم پروردگار اور بھی اندھ و کمزور دنیا فانی ہلک جاوید الی رحلت کر دو پس خود چند دختر شادی شدہ و دو دختر غیر شادی شدہ و دو پسر بالغ گذاشت، یا انکوں دختران شادی شدہ و پسران نایاب اطفال عمر و خواہرین غیر شادی شدگان خود را بلا اجازت و رضائے کہ مجلس دست نکاح و ادان تو اٹھ یا نہ اور نہ اگر نکاح و ادانہ بلا رضائے یہ نکاح صحیح نہیں مجلس درست از رائے شرع متین؟

﴿ج﴾

مخبر ان نایاب اطفال ولی ایشان است۔ خواہرین شادی شدگان راجح ولایت نکاح نہ رسد۔ اگر نکاح ایشان در نایابی شدہ باشد۔ پس بغیر اجازت صحیح۔ شد۔ و اگر بعد از بلوغ ایشان خود با اجازت ایشان شدہ باشد نکاح ایشان صحیح است۔ نکاح بالغہ با اجازت خود صحیح شود۔ و اما اموال فرزند ان زید کہ انکوں نایاب اطفال اند۔ در ولایت عم یا خواہرین نے آئی۔ مگر وہی اب یا جد اگر باشد و نہ قاضی را لازم است کہ برائے حفاظت اموال ایشان کسی را وصی مقرر کر دہ و موال باو سپارد۔ واللہ اعلم

محرمہ نقیضہ علیہ منشی و در مقام معلوم ہوا

بالغہ پاکر، کاچچی کی اجازت کے بغیر نکال کرنا

45

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان عرب؟ تین اس مسئلہ کے بارے میں تو ایک شخص نے ب کالج اپنے گھر میں
 "بادی اونی ہے۔ اس عورت کا پہلا حادثہ زخم ہے۔ اس عورت کی اولاد نفع اس زونی سے ہے۔ حتیٰ اولاد حرام ہے
 اور اس اولاد کا کاش کس طریقہ پر کیا جائے۔ آ یہ شرعاً کاش کوئی مانہ ہو سکتا ہے۔" اس میں مباحیہ کا ذکر غلط حساب
 امام نیک نمبر ۱۹۔

உயிர்

حدیث شریف میں ہے۔ الولد للفراش وللماهر الحجر لہذا ان نایا غوں کا باپ وہی ہے۔ جو اس عورت سے
کا خاتمہ ہے۔ زہلی سے نسب ثابت نہیں ہے۔ اس لیے ان کا نکاح زانی نہیں جیسا کہ عورت کا نکاح زانی سے کا اہل علم
عقیدہ ہے۔ انہی کے ہر واقعہ کا علم و امتداد

دوا کی ولایت ہوتے ہوئے مائے نکاح کر دینے کا حکم

454

کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ کسی محمد حیات فوت ہو کر اپنے بعد سے ایک بیوہ و سنی زید دہائی لڑنے کہاں عیض
بہر آخہ سال محمد الطاف امرتسری سال تاباں لڑا کیاں سہات رشید مائی حرم کیہ و سانی عیض مائی ہر چہ سال وادہ عیضی فتح
محمد خان چھوڑ دیا ہے رستوں کی پیرو اور لالہ لہو چھوڑ کس کی احمد خان اپنے گھر لے جا کر بیوہ عرصہ بعد سہات رشید مائی
تاباں لڑا کیاں عیض مائی احمد خان نے لڑنے کے عیضی وادہ فتح محمد خان کی بیوہ و سانی عیضی مائی احمد خان نے لڑنے کے
عیضی وادہ فتح محمد خان کی بیوہ و سانی عیضی مائی احمد خان نے لڑنے کے عیضی وادہ فتح محمد خان کی بیوہ و سانی عیضی مائی احمد خان نے لڑنے کے

६३

[illegible]

حکومت نے اپوزیشن کو ہزاروں روپیہ کی رقمیں بطور قرضہ فراہم کر دی ہیں۔

۱۳۳۵ تا ۱۳۳۶: در این سال، در حالی که در حال تحصیل بود، به همراه دوستان خود به سفر حج رفت و در حین سفر، به مطالعه و تفکر پرداخت.

کیا غصہ کو ولایت حاصل ہے

(42)

ملائم اور حسیہ زائید ہیں۔ اب مہم و بخود کھائی نے اپنے چمن سے تولی کی دووں لڑکیوں پر جو وہ شکار پہنا
برائی کے تابع بنوں سے اپنی مرضی اور مہم و ملائمات مذکور کے مشورے مطابق نکاح پر مجبور کیا۔ بقول مولوی صلاح
نوائں وہ ملائم کے پاس آیا۔ بعد از نماز مغرب قلمی ان کا نام اس سے پوچھا کہ صفیرہ بیچوں کی و آمد و نکاح پر مہم و
ہے۔ تمہارا کیا مشورہ ہے۔ اس نے کہا کہ میری طرف سے تمہیں کوئی کام نہیں۔ بلکہ اجازت ہے۔ میر کوئی
اعتراض نہیں۔ باقی بڑی امر، یعنی وہ وہ نہ تھے۔ سزا میں تھے۔ یہ سب معہ ایک رعبہ کے ہیں یا نہ۔ ملائم ان
مہم و حسیہ و مرضی اور معتدل ہیں۔ ملائم نکاح سے تھک رہے ہیں۔ ملائم تھک رہے ہیں۔

ॐ नमः शिवाय

ناباؤڑ کیوں کے نکاح کی ولایت کا حق مصیبا ہے۔ صاحب مسائل فی لہجہ میں ہر ایک بامشورہ دوسرے سے
 ان کا نکاح کرنے کو مجاز ہے۔ صورت مذکورہ میں اگر واقعی لہذاں مصیبا کو یہ علاوہ کیا ہو کہ ان کیوں کا نکاح نکاح فوری
 شخص سے کرنا چاہتے ہیں اور انھوں نے جائزہ دی ہے کہ نکاح میں شغل سے بوجھ کا ہونا نکاح صحیح ہے۔ لیکن اگر
 ان کی میں باوجود کی نہیں ہیں نکاح کو دفع کر کے تاؤ کو ہر روز اور پھر کسی مسلمان مجسرت سے تنہی نکاح کرانے کو
 اور نکاح دفع بھی ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم

مکمل و متنوع غذائی مواد سے قوت حاصل ہے۔

وہی قول الخوارزمی سے نکال کر درست ہو جائے گا

$\frac{d}{dt} \left(\frac{\partial L}{\partial \dot{x}} \right) = \frac{\partial L}{\partial x}$

کیا فرماتے ہیں علماء کرام میں مسد میں کہ منکر محض کی لاش نے طونابی عورت کا کھنکھانہ اٹھانے پر حیا ہے جو کہ عورت منکر نے اٹھانے کے والد کا گرجا ہے۔ بیروز و اہوس کے اور کفار حج و عمرہ کے وقت کوئی قرعیہ نہ دے جو ان میں سے کسی

بچا کی پرورش میں تھی اور اب بھی ہے۔ نکاح نہ جانے کے وقت جو عقد نکاح لگے۔ وہ مسترد و بطل ہیں۔ محمدؐ نے کہا کہ میری چھتری غلطو اہل کی لڑکی کا نکاح میں نے عمر بخش کے ساتھ کر دیا ہے۔ یہاں تک نکاح ثابت ہے یا کد نہیں۔

فروع

لڑکی کا والد کے نکاح کا جائز اہل (باپ، دادا، چچا، بھائی اور بیٹا اور حقیقی بھائی بالغ کی عدم موجودگی میں) اس کے والد کا حقیقی بھائی ہوتا ہے۔ درکنار میں ہے۔ النواہی فی السکاح العسۃ برتبہ الارافہ بهذا صروت مسئلہ میں احمدؒ اور حاکم کے حقیقی دادا کا بھائی ہی اس کے نکاح کا ولی ہے اور اس کا نکاح صحیح نکاح ہوگا۔ چونکہ عرف عام میں بھائی کی پوتی کو بھی پوتی کہا جاتا ہے اور اس کا اشتہال بالکل عام ہے۔ اس لیے اس کہنے سے کہ لڑکی میری پوتی (کوئی ظلم نکاح میں واقع نہیں ہوتا۔ جبکہ نکاح خون اور مگر اہل کے خیال میں اسی غلطو کا نکاح نہ ہو گیا۔ جو احمد کی پوتی ہے۔ لہذا نکاح میں کوئی شہد نہیں اور نہ اس لڑکی کا نکاح دوسری جگہ جائز ہے۔ والد احمد

موردۃ اللہ عن حنفی مدرسا کا ملاحظہ ہوا

۱۱۸۱ و التحدید ۱۳۸۵ھ

والد نے اگر نہ والد کے نکاح کا انکار کیا ہو تو دوسری جگہ نکاح درست ہے

مسئلہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں۔ آج سے کئی سال پیش میرے والد صاحب نے میری نابالغ بیٹی کا نکاح میری رضاء کے خلاف ایک شیعوں کے کے ساتھ کر دیا جو کہ کسی قسم کا شیعوں ہے۔ میں نے اسی وقت اس نکاح کے خلاف احتجاج کیا اور اپنے والد صاحب سے عرض کیا کہ میں اپنی لڑکی بھی ان کو نہیں دوں گا۔ اب عزیزہ بالغ ہو رہی ہے۔ وہ بھی اس نکاح کے خلاف اظہار ناراضا مندی کر چکی ہے۔ ملائے دین اور مستحبان اسلام براہ کرم شرع شریف کے مطابق لڑکی کو رہا فرمائیں۔ مسئلہ یہ بالکل شرعاً نکاح ہو گیا یا نہیں۔ کیا میں عزیزہ کا نکاح کسی اور جگہ نہ کر سکتا ہوں یا نہیں۔

المستفتی: محمد مناس بطر، معرفت یوسن، ماہر نظام پوری وی ڈی

جواب

ولی اس کا باپ ہوتا ہے۔ لڑکی کا دادا۔ اس موجودگی میں نکاح کرانے کا شرعاً مجاز نہیں ہے۔ خواہ کسی سے ہو۔ جبکہ وہ نکاح شیعوں سے کر رہا ہو۔ لہذا احمدؒ مسئلہ میں نکاح والد صاحب کے انکار کی صورت میں منقطع فی نہیں ہو۔ دوسری جگہ اس لڑکی کا نکاح ہو سکتا ہے۔ والدہ و علم

موردۃ اللہ عن حنفی مدرسا کا ملاحظہ ہوا

۱۱۸۱ و التحدید ۱۳۸۵ھ

اس سوال والے کئے کا ایجاب و قبول میں

4

نیا فرماتے ہیں معاذ میں اس مسئلہ میں محمد زید نے نسب پوچھا، اگر کے کھرتے ہاتھ میں فروخت کر دیا۔ میرے
 نسب کے بدلے بچے پیدا ہونے پر چند سال گذرے۔ اے کے بعد خالد آیا اور اگر احمی کیا کہ نسب میری بیوی ہے اور یہ
 واقعی ٹھیک تھا کہ نسب خالد کی بیوی ہے۔ ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے آخر خالد خالد نے بڑے کا کہا۔ اُس تو مجھے گیارہ سو روپے دے تو
 میں نسب کو طلاق دے کر میرے ہوائے گزراں کا۔ کھرتے خد قیں دے میں۔ اب بکرتے اپنے بیٹے جو کہ نسب سے
 زائد کے نتیجے میں متولد ہوا ہے سے بدلتے میراں سال تک بڑھایا ایجاب قبول میں۔ کیا جو کہ دوں سال کا بچہ تھا۔ اب
 مسئول یہ ہے کہ از روئے شرع شریف۔ حق دیکھو دو کا نکاح عمر کے ساتھ ثابت ہے۔ بات الزام یہ یاد رہے کہ نکاح کا
 جو کہ کہیں میں عمر کے ایجاب قبول ہے اور اثبات ہے۔ آمین و الحمد للہ۔

ॐ नमः

مرد کا علاج لڑائیں میں بغیر زہنی درست نہیں ہے۔ البتہ اگر اس کا ولی ہو کر خالہ ہے۔ مگر کتنا جی مسکورت کے ساتھ چاہا ہے تو درست ہوگا۔

جواب: ہاں، اگرچہ اس کا تعلق مذہب سے ہے، لیکن اس کا تعلق مذہب سے ہے۔
 اس کا تعلق مذہب سے ہے۔

قریبی رشتہ داروں کے ہوتے ہوئے دور والا رشتہ نہیں کر سکتا

432

کے فرماتے ہیں علامہ ابن اسیر میں کہ مسافر کو تھک کر کان بچ کر وہ آنکھ مائل کر لیں۔ اس کی والدہ نے اپنے بھائی کے ساتھ خط لکھ کر ان کی اس بات کو سید کا گھر لے کر دیا۔ وہ لکھا کہ اب یہ حالت طبع کا والد اور مسافر کا حق تعالیٰ چاہا بھی نہ دے دیتے۔ جس سے اس کان کو ان کی کچھ کوئی اہمیت حاصل نہیں کی تھی۔ یہ اسے سہ ہائی فتویٰ دیا جائے کہ اگر وہ شرعی طریقہ مسافر کو صرف کان سے متعلق نہ ہو گیا ہو تو نہیں۔ بیواؤں کو

ॐ

یہ نکاح چونکہ اہل اہل حق کے لیے منع ہے، لہذا یہ بھی جائز نہیں ہے۔

والا بعد من محبوب بلا قرب كما في الفصح القدير ص ۵۷ ج ۳ مطبوعه مکتبه رشديه
 کونہ البتہ اگر نکاح کے بعد کسی وقت ولی تریب نے اجازت دی ہو تو نکاح درست ہوگا۔ واللہ اعلم
 ابو الحسن: نائب مفتی دار مقام العلوم ہان

دور کے رشتہ دار کا کرایا ہوا نکاح قریبی رشتہ دار کی اجازت پر موقوف رہے گا

پس بھی

کیا فرماتے ہیں علماء دین مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک بیوہ عورت جس کے بطن سے پہلے ایک لڑکی
 تھی۔ پھر ۱۰ مہینے دوسرا نکاح کر لیا جو کہ مرحوم خاوند کا جیٹا تھا۔ اس نے اس کی مائیت لڑکی کا نکاح باقی کی حالت میں
 ایک نابالغ لڑکے سے کر دیا۔ لڑکی کے بچا بھی ہیں۔ وہ نکاح میں موجود نہ تھے۔ کیا یہ نکاح جائز ہے۔

علامہ درندہ محمد علامہ مفتی

فرید ابن عثیمہ زائد و بالغ کمر شیخ عادلہ دانی مائیت کا

پس بھی

واضح رہے کہ ولی قرب کی موجودگی میں ولی احمد کا کیا ہوا نکاح ولی قرب کی اجازت پر موقوف ہوتا ہے۔ کما
 فی القدر المختار ص ۸۱ ج ۳ فلو زوج الام بعد حائض لیسام الا قرب توقف علی اجازت
 پس صورت مسئلہ میں لڑکی عذراء کا ولی اقرب اس کا بہن لی اللہ بخش ہے۔ مگر شیخ کا کیا ہوا نکاح اللہ بخش کی
 اجازت پر موقوف ہے۔ اگر نکاح سے قبل یا بعد اس نے نکاح کی اجازت دی ہو تو نکاح صحیح ہے۔ مگر اگر چکا ہو تو نکاح
 صحیح ہو چکا ہے۔ لیکن اگر اب تک اجازت یا رد کا قول نہ کر چکا ہو تو اب بھی یہ نکاح اللہ بخش کی اجازت پر موقوف ہوگا۔
 فقط واللہ تعالیٰ اعلم

در رحمہ نور محمد بن محمد بن عبدالحق دار مقام العلوم ہان
 ۱۲۰۰ ہجری ۱۳۹۰ھ

باپ فوت ہونے کے بعد حقیقی چچا کی دلی ہے

پس بھی

کیا فرماتے ہیں علماء دین میں مسئلہ کہ دو نابالغ لڑکیاں جو کہ چچہ ہیں۔ ان کا نکاح ان کے کوئی وارث قتل کی
 رضا کے بغیر ان کی والدہ یا اجداد ان کے اہل اہم نے کر لیا ہے اور چچا بھی اسی شے میں موجود تھے۔ اس سے

پیشہ ہو کر نکاح منع کیا گیا ہے۔ اب ان فریقوں کا کوئی عصبہ خلیفہ کے بغیر ان کی اور حام اور عصبہ یا جہاز نکلتے ہیں یا نہیں۔ ان دونوں فریقوں کی روایت کا حل حاصل ہے۔ نہیں اور یہ نفع مستحق ہوتا ہے یا نہیں۔ جواب یہ کہ نہیں۔ کوئی کتاب معصومہ کو فریب میں۔ جہاں جہاں

باب ۱۰

ان فی النکاح عصبۃ بنت۔ ترتیب لکھتے ہیں۔ قال فی النکاح العصبۃ الولی فی النکاح لا المال العصبہ
نفسہ (الی ان قال) ابی قریب الارث والمحب ابی الدرد المحتار ص ۷۶ ح ۳ ص ۶۵۵
ن آئیں ت۔ قال محمد الاب احق لانه یملک التصرف فی المال والمفسر ولا یرا یملک
للتصرف فی مالها وكذلك ابی الامن وان سفل ثم الاج لاب وام ثم الاخ لاب ثم سواهما علی
هذا ترتیب ثم العم لاب وام ثم العم لاب ثم سواهما علی هذا الترتیب ثم عم الاب لاب وام ثم
ثم الاب لاب ثم سواهما علی هذا الترتیب۔ وند عدم العصبۃ کل قریب یرث التصبر
والصغیرۃ من ذوی الارحام یملک فزوج الصغیر والصغیرۃ۔ والاقرب عند ابی حنیفۃ رحمه
لله تعالی الام ثم البنت ثم ابی الامن ثم بنت البنت الخ۔ فہم یخزن ان جریمات سے معصوم ہوا کہ
صورت سے سنا۔ میں نے قرب پی ہے۔ پس اگر بچائے صراحت یا دلالت اذن نہیں دیتا یہ نکاح موقوف ہے۔ بچا کی
اذن (ابا) پر بچائے سکوت سے اذن ثابت نہ ہو گا۔ اگر بچے صراحت یا دلالت جہاز سے ایک قریب ہو جائے گا
اور اگر نہ تو باطل ہو جائے گا۔ قال فی شرح المصویر غلو زوج الایمہ حال فہاہ لافوت توقف علی
اجازتہ وہی الشامیہ تحت (فہو لا توقف علی اجازتہ) فلا یکون سکونہ اجازۃ فنکاح الایمہ وان
کان حاضرا فی مجلس العقد مانع برہم صوبہا از دلالتہ تأمل رد المحتار ص ۸۱ ح ۳ فریقوں
کے ہوتے۔ چنانچہ میں تو اس کا اختیار قائم ہوتا ہے کہ وہ بچا کو دلالت کی اجازت پر موقوف ہو جائے گا۔
قال فی الشامیہ صغیرۃ زوجت عصبہا ولا ولی ولا حاکم لہمہ توقف۔ وفقد باجازه بعد بلوغها
لان لہ محبہ۔ وهو المستطیع الخ۔ الدرد المحتار ص ۸۰ ح ۳۔ واصفا فی النکاحۃ قبل باب المہر
سببی فی البوع توقف عفو وہ (الی الفصولی) کلھا ان کان لہا محیز حاکم العقد ولا یتصل الخ۔
فتاویٰ ہندوستان اعظم

ترجمہ اور تفسیر امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ۔ تاسم معصوم ہوتا

۱۰ محرم الحرام ۱۳۹۱ھ

ابو ابی محمد خرمو، مولانا محمد علی، مدرسہ قائم العلوم، دہلی

[illegible]

یعنی اگر عورت نے بغیر رضہ مندی اپنے وارث ولی سے نکاح کر لیا تو وہی نے صحت پائی کیا نہ یہ نکاح صحیح رہے مندی نے بغیر کیوں کر کیا ہے۔ تو قاضی ایسے نکاح کو صحیح قرار دے اور امام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ کوئی نکاح باطل نہیں ہے۔ پس صورت نہ ہو تو میں عورت مذکورہ کا نکاح اولیاء یا القوم کی وجہ سے نہ کر سکتی ہوں۔ یہ ایسے عہد ہیں عورت کا نکاح اگر عظیم کا ہو گا۔ وہاں ما عہدی والمہ اعظم بالصواب

کتابخانه: مرکز تحقیقات و توسعه - سازمان اسناد و کتابخانه ملی جمهوری اسلامی ایران

[illegible]

یہ امر صحیح ہے کہ خیر ولی نکاح نہیں ہے۔ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ شاہد ہیں کہ صورت مسئولہ نکاح یا طلاق ہے۔ مشتاق احمد دہلوی در رسد الاراء فی بحث خیر ولی نکاح ۱/۱۳۱

نعمدہ ونہضلی علی و سونہ الکریم۔ جس بحثی در ہے کہ شرط محبت سائل نکاح مذکور میں بھی ایسی قسم کے ولی مقرر کرنے کا ذکر نہیں۔ لہذا نکاح مذکور باطل ہے۔ مطابق حدیث: لا نکاح الا بولی عداۃ عندی والله اعلم بالصواب وعنده علم الکتاب

حررہ فقیر دارینی قدیر محمد بہار سعید یہ مانتا ہوں

جواب: ازدوار الاقواء در رسد الاراء

جواب: بلا محج نہیں باوجود عورت اپنے نکاح میں خود مختار ہے۔ بشرطیکہ نکاح غیر کفو میں نہ ہو۔ قرآن مجید میں بھی جب نکاح کی نسبت عورت کی طرف کی گئی ہے۔ مثلاً: حصی نکح زوجاً غیرہ الا یہ ویرثہا یا ذیہا ان ینکحہا ازواجہن اور مسلم شریف کے حدیث میں ہے: لا یمسح علی سفہا من ولہا و عمر ذلک۔ بہر حال مسئلہ صورت نکاح صحیح ہے اور مہر شرط واجب ہے۔

حررہ فقیر دارینی قدیر محمد بہار سعید یہ مانتا ہوں

۱۳۸۹ھ
الجواب صحیح محمد رضا خاں مغلنی در رسد الاراء

کیا لڑکی کے والد کا چچا شرعاً متولی ہو سکتا ہے؟

﴿ک﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور میں مسئلہ نابالغ لڑکی کے نکاح کا متولی ہونا ہے۔ جد یا چچا زادہ، چچا اور باپ کا بچا نکاح کر سکے دینا چاہتا ہے۔ کیا شرعاً متولی بن سکتا ہے یا نہیں۔ بیوا تو جروا

﴿ش﴾

شرعاً نکاح نابالغ کا متولی باپ ہے۔ باپ کی موجودگی میں کوئی اور متولی نہیں بن سکتا ہے اور اگر باپ زادہ ہو اور اس کی عدم موجودگی میں نکاح کر دیا تو نکاح موقوف ہوگا کیا معصومین فی کتب الفقہ

کتبہ فقہ اربعہ علی التہذیب احمد دہلوی در رسد الاراء فی نکاح نابالغ ۱/۱۳۱
واللہ اعلم بالصواب

نابالغ لڑکی کا ولی ازواج باپ ہے۔ اگر باپ کی اجازت سے بغیر کسی اور نے نکاح کر دیا تو وہ باپ کی اجازت سے ہی موقوف ہوتا ہے۔ اگر لڑکی کے طور سے پہلے باپ اس نکاح کو رد کرے تو ورنہ ہو جاتا ہے۔ لیسو زوج لاسعد

حال قیام الاقرب فوض علی احادیث کذا فی کتب الفقہ مثل الفروع المختار ص ۸۱ ج ۳
والجواب صحیح محمد رضا خاں مغلنی در رسد الاراء
حررہ فقیر دارینی قدیر محمد بہار سعید یہ مانتا ہوں

باپ اگر ہر اشکلی کے باوجود اجازت دے تو نکاح کا کیا حکم ہے؟

﴿جس﴾

کہ فرماتے ہیں علماء دین اور یہ مسئلہ کہ ایک شخص جو شہ کے لحاظ سے دارالافتاء ہے۔ قبل از یلغ یعنی دودھ پا کر لڑکی کا نکاح کر دیا ہے۔ تبکہ اس لڑکی کا باپ بھی موجود تھا اور نکاح کرنے پر بالکل راضی نہیں تھا۔ اس نے یہ کہہ کر میں بڑا ہوں میرا حق زیادہ ہے۔ اب لڑکی بڑی ہو چکی ہے اور اب ایک راضی نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ باپ کو نکاح منع کرنے کی اجازت ہے یا نہیں۔

﴿جس﴾

تالیف لڑکی کا دینی اقرب اس کا باپ ہے۔ والدہ کو اگر لڑکی نے باپ نے اجازت کہیں دی۔ بعد نکاح کے ہوئے نکاح کو باپ نے نہ منظور کر لیا ہو۔ تو نکاح صحیح ہو چکا ہے اور اگر باپ نے باوجود مانتی نے اس وقت اجازت دے دی ہو تو یہ اب نکاح صحیح نہیں کر سکتا۔ فلسو زوج الامسند حال فیم الاقرب توقف علی احازفہ افکا واللہ تعالیٰ اعلم۔

مرحومہ امیر شاہ غفرلہ: اب ملتی ہے۔ تمام امور سے ان
سراپا اول ۱۱۹۹

بالغہ کا نکاح والدہ ایک جگہ اور بھائی دوسری جگہ کرنا چاہتے ہیں؟

﴿جس﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور یہ مسئلہ کہ ایک بیوہ عورت نے جس کے باپ یا کسی کے بھائی سے اس کے خاوند ستونی (ظلم رسول) کی پشت سے ایک دودھ پیتی بیٹی تھی۔ مذکورہ عورت نے بعد مدت گذر جانے کے ایک دوسرے مرد سے صدقہ نہی سے نکاح کیا۔ اس کا محمد صدیق کا ایک لڑکا پہلی عورت سے تھا جس کی واحد فوت ہو چکی تھی۔ اب صورت مسئلہ یہ ہے کہ جس اول الذکر بیوہ عورت نے محمد صدیق سے نکاح کیا تھا وہ ایک بڑا اور ایک لڑکی اپنے ستونی خاوند کی پشت سے چھوڑ کر محمد صدیق کے ساتھ پہلی گئی۔ اب اس عورت کو تفریق یا چودہ پندرہ برس گزر چکے ہیں کہ وہ لڑکی محمد صدیق کی لڑکی کا نکاح کرے اور اب یہ صورت سے باقی ہے۔ اللہ ربہ کیفیت کے تحت مکمل تفصیل یہ امر ہے کہ مذکورہ اول الذکر بیوہ کی لڑکی کا نکاح محمد صدیق اپنی پہلی عورت والے لڑکے سے کرنا چاہتا ہے۔ مگر اس لڑکی کا واقعی بھائی، چھٹی چچا، چھٹی نانا، اس معاملہ کے خلاف ہیں۔ وہ لڑکی اپنے بھائی سے چاہتے ہیں۔ برائے کر ہذا لڑکی اب اس معاملہ میں وضاحت فرمائیں کہ زیادہ حق دار ان دیوں میں سے کون ہے۔ اس نے لڑکی خود مختار ہے یا مسترد چاہا یا

الہ دین آجھڑا اور سبھا کہ میں بھی شہر کی بچہ سوں میں ابھی جاؤں ہے۔ میں اجازت دے دیا۔ وہ کہتا ہے کہ میں آج چلا گیا تھا۔ وہ دیکھا کہ میں نے اس وقت لڑکی کی عمر بیان ہوئی تھی۔ اب آپ نے اسے لڑکی بنانا ہے۔ اس کی رشتہ میں اس سے آگے لڑکیاں ہیں کہ کچھ حریف کی دختر کا نکاح محمد مصطفیٰ کے ساتھ ہو گیا ہے کہ نہیں۔ جبکہ محمد مصطفیٰ نے رشتہ کی اجازت بھی نہیں دی اور نہ نکاح کرنے پر راضی تھا اور لڑکی کی عمر بھی اس وقت ۱۳ سال ہوئی تھی۔

三

نعم اللہ الرحمن الرحیم۔ جب لڑکی نابالغہ کا والد موجود تھا اور وہ نکاح میں رہنے سے انکار کرتی تھا اور نکاح ہونے کے بعد بھی انکار کرتا رہا ہے۔ تو بچہ کی عذرت سے نکاح کیس ہوا ہے۔ لڑکی اپنی مرضی سے دوسری جگہ بھروسہ سے نکاح کر گئی ہے۔ یہ کیا حکم ہے؟ اور قرب ہے یا بچہ کو اس وعدہ سے۔ وہی اقرار ہے کہ یہ بچہ کی کسی ولی الہد کا نکاح اس کی اجازت پر موقوف ہوتا ہے اور جب نکاح کے بعد وہ اس کو ترک کر چکا ہے تو نکاح رد ہوا ہے اور لڑکی کا نکاح دوسری جگہ ہو سکتا ہے۔ اتفاقاً اللہ تعالیٰ اعلم

تردد صاحب اسٹیف مغربل عین شش در روز قاسم افسوس بستان

اُن کے لئے اس کا نتیجہ ہے اور وہ اس کا بیان کو کتابتِ محمدی سے جو بہارِ مستجاب کیا گیا ہے۔
 محمد، صلی اللہ علیہ وسلم، کے خلق و درجہ کا وہ معلوم ہے کہ
 ۱۳۸۵ھ

چچ کا کراپا بونیکا حباب کی اجازت پر مقوف ہوگا

संज्ञा

[illegible]

(نوٹ) اٹکانہ بیلٹ ٹیبر ۶۰۰۰ میں ۱۰۰۰ ٹیپاں ہیں، جو تھیں۔

۱۰۰

ایسا دعا پڑھنا اور انیم۔ ولی اقرب اور پ۔ کی موجودگی میں اسے بعد (پچھ) کا یا سو تفاد و ب کی جانتی ہے
موقوف بہ۔ فلسفہ زوج الا بعد حال میں وہ اقرب موقوف علیہ الحدیث والمختار ص ۱۰ ج ۳
مستند سے منقول ہے اس کی جملہ بات اسے منقول۔ ولہذا اسے اس میں ہوتے نکاح ہو گیا ہے اور اگر وہ کہہ دے تو
ایسا ہے اور اگر نہ کہے تو غیب سے یہ سامعین وہ تو اس کے بعد لڑکی کی مرضی پر موقوف ہے۔ اس کے بقول سے یہ
سنا گیا کہ اس کے دورے سے وہ ہو جائے وہ بعد اس

۲۹۔ راوی: یحییٰ بن یزید

بہترین خیریں کا انعام دیا ہے۔ مگر انہوں نے اس کی اجازت نہ دی تو دوا آ کر اسے

43

کہا فرماتے ہیں: میں نے اپنے شاگردوں کو ایک شخص کی وجہ سے قوم، لہذا اس کے نمبر ۵۰۰ تک پہنچا دیے۔ ان کے شاگردوں نے کہا: کیا اس کے والد کی وجہ سے اسے بھڑکنا پڑا ہے اور اس کی وجہ سے اس نے خدا کی عتاب سے بھاگنا شروع کیا؟ وہ فرمایا: وہ اس کا کارخانہ ہے۔ والد کی وجہ سے اسے بھڑکنا پڑا ہے اور اس کی وجہ سے اس نے خدا کی عتاب سے بھاگنا شروع کیا۔ وہ فرمایا: وہ اس کا کارخانہ ہے۔

434

عمر کا یہ بچہ نہ کہ بڑا بھائی تھا جس سے وہ انہیں دیکھ کر پہچاننے لگا۔ وہ اپنے منہ سے اچانک اس کے بھائی کا نام نکال کر کہنے لگا۔
 نہیں۔ یہ میرا بھائی نہیں ہے۔ وہ اس کے ہاتھ سے لے کر اپنے گھر کے دروازے پر لے گیا۔
 محمد نعیم اللہ علی گھریبیہ صاحب مدظلہ کی کتاب میں
 ان کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ ایک اور شخص سے ملے ہوئے تھے۔ وہ بھی ایک اور شخص کی رہائی کے لیے
 مر رہا تھا۔ وہ کسی کے ہاتھ سے نہیں ہوا۔ وہ کسی کا دوسرا بھائی تھا۔
 ان کے ساتھ محمد نور علی گھریبیہ صاحب مدظلہ کی کتاب میں لکھا ہے کہ
 ۳۲ مرزا علی گھریبیہ صاحب مدظلہ

ہاں انھیں نکاح انگریزوں نے کر دیا ہے تو کیا قلم ہے؟

456

ایک لڑکی جس کی عمر ۱۵ سال تھی۔ جب اس کا نکاح کیا۔ لیکن اس وقت اس لڑکی کا باپ سوئٹس پر حاضر نہیں تھا۔ صرف لڑکی کی ماں تھی۔ اب لڑکی جوان ہو گئی ہے۔ اب اس کا نکاح دوسری جگہ ہو رہا ہے یا نہیں اور اب جو نکاح کرنا ہے اس لڑکی کا وہ وہ نکاح کیا ہے۔

424

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ہاں کا کرنا ہوتا نکاح لڑکی سے باپ کی اجازت پر موقوف ہوتا ہے۔ اگر باپ نے نکاح کا
صم ہو جانے کے بعد اس نکاح کی اجازت دی ہو تو یہ نکاح صحیح اور لازم ہو گیا۔ لڑکی دوسری جگہ نکاح نہیں کر سکتی اور اگر
باپ نے اس نکاح کو رد کر دیا ہو تو نکاح کا لھم ہو گیا ہے اور لڑکی دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔ اگر باپ نکاح کے بعد
بوج تک خدا موثر رہا تو بوج کے بعد لڑکی کی مرضی ہے اگر اجازت دے۔ یہ نکاح صحیح شمار ہو گا اور رد کر دے تو روج
ہے گا۔ فقہ دانہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

نابالغ لڑکے کا کلچر اگر ماموں کرا دے تو کیا علم ہے؟

454

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک چھوٹے بڑے (عمر ۳۳ سال) کا کایج اس کے ماموں نے پڑھایا۔ یا جو اس کے اس کا کوئی اقرب اس بڑے کے باپ کا چچا نہ ہو بھائی تھا اور اس سے نہیں پوچھا گیا۔ اب بڑا نکاح کیا؟ ۹۸ سال کا ہے۔ کیا بڑا نکاح ہو یا نہیں۔

紀念

میں چونکہ دلی بعد ہے جو اس کے باپ کا چچا زاد بھائی دلی اقرب ہے۔ دلی اقرب کی سہ جہ کی میں دلی بعد کا گزرا یا ہو گا۔ دلی اقرب کی رہنمائی پر موقوف رہتا ہے۔ صورت مسئول میں اگر نکاح کرنے کے بعد دلی اقرب نے ہی نکاح کر دیا ہو تو پھر اسے اور دلی نہیں چاہیے گا کہ نکاح کر سکتی ہے اور اگر منظور کر دیا ہو پھر نکاح ہوتا ہے اور

ان کی مرضی سے ہی منع مکتوب ہے اور اگر وہ طلاق پر راضی نہ ہو تو اس سے روک دیا ہے اور یہ مکتوب کیا ہے۔ یہاں تک کہ مکتوب کیا گیا ہو۔ کیا ہے تو یہ رخصت کرنے کی ضمانت ہی پر موقوف ہے۔ اگر بعد از طلاق نکاح سے روک دیا جائے تو وہ راجع اور اگر نہ ہو تو نکاح باطل ہے۔ اسی کی حکمت ہے اور اگر ان کی تکلیف ناموس بنے تو اسے اقیامت چاہے تو الگ کر دیا جائے۔

قال فی العانسکبریۃ ص ۱۲۶۵ ج ۱ : وان زوج الصغیر أو الصغیرۃ بعد الاولیاء فان کان الاقرب حاضر أو هو من اهل الاولیۃ تولیہ نکاح الاعداء من احاربه وان نہ یکس من اهل اولایہ فان کان صغیراً أو کباراً کبیراً معجوماً حاروا ان کان الاقرب عاصیاً عیۃ مضطعة حاز نکاح الاعداء کذا فی المحيط وفيها بصر ص ۲۸۲ ج ۱ : سئل الفاضل مدیع الدین عن صغیرۃ زوحت لعمہ عن کف ولا ولی لہا ولا فاضل فی ذلک الموضع قال ینعقد ویوقوف علی عازتہا بعد بلوغها کذا فی الفتا حایۃ اللہ وعلیٰ ما قالہ

اور وہی المکتوب مقرر نہیں مگر مکتوب مقرر مقام اولیاء میں
۱۔ برائے اولیٰ ص ۲۸۲ ج ۱

ولی البعد کے نکاح کرانے کے بعد اگر ولی اقرب اجازت دے تو نکاح درست ہے

پانچویں

کیا فرما میں ملتا ہے اس مسئلہ کے کیا یہ ممکن کسی سلطان و ملکہ و سلطان اپنے والد کو کہتے کہ میں اپنے والد سے دو سال بی بی اپنے بچے افش ۱۰۰ سال کا۔ جبکہ سلطان مذکورہ والد اسے مجبور کرے کہ اگر نہیں دیتی تو اس کی اپنے بچے اور بیانی کے عوض دے۔ مگر وہ اسے انکار کرتا رہا۔ مگر چونکہ لڑکی مذکورہ کی حرمین چار برس تھی اور سلطان اپنے والد کا حکم نہیں مانتا تھا۔ سلطان نے والد سے اس لڑکی سماعت کا عقد و بی بی مسمیٰ تے مطابق شہ کے مولوی صاحب کو بلا کر اپنی مظلومہ پر تکرار کیا۔ عدالت نے کہا کہ میں اس مجلس نکاح میں بھی نہ موجود تھا در میں نے اپنے گھر میں بیٹھ کر اپنے حقیقی والد اس کی موجودگی میں اپنے والد کو کوئی بھی یہ تھا کہ میری لڑکی کا نکاح اس شخص نہ کرو۔ مگر والد مجبور ہو کر یہی عقد پر قائم تھے۔ والد کے نزدیک نہ۔ سلطان کے برادر اس بھی طلاق سلطان کے بیانات کی تصدیق کرتے تھے۔ سلطان کا والد اس وقت فوت ہو گیا تھا۔ نکاح تو اس وقت ہوا تھا کہ وہ قلمی نکاح ملائیں کے والد نے ہی کر دیا تھا اور چونکہ یہ لڑکی اس کی بی بی تھی۔ البتہ اس سے ما اچھلے نکاح کر دیا۔ مگر مجھے معلوم یہ معلوم نہیں تھا کہ لڑکی مذکورہ کا نکاح اس کے والد کی رضا مندی پر بغیر رضا مندی اس جا رہا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ عدالت جس نکاح میں موجود تھا وہ ان واقعات کے ساتھ ہو چکی تھیں اور کوئی ثبوت نہیں ہے۔ سکتے۔ اب وہ بہت طلب امر یہ ہے کہ نکاح منع ہو گیا ہے یا نہ۔ یہ اس کی لڑکی سے ہائی ہوتی ہے۔ ۱۰۰ سال کے نکاح سے انکار نہ ہوتا ہے اور اس میں گواہ بھی ہوتا ہے۔

بیع

ولی اقرب اس بیعہ کی گاہپ ہے اور وہ ولی جمع ہے۔ ولی اقرب کی موجودگی میں ولی بعد کا نکاح اگر کسی اجازت پر منع ہوگا تو یہ اور اس ولی اقرب نے ولی بعد کا نکاح کرانے سے انکار کیا۔ پس ولی اقرب نے اگر صراحت نکاح پر حاکمے جانے سے بعد اس نکاح کا انکار کیا ہے تب تو نکاح منع ہے اور اگر صراحت یا دلالت کرتا ہے تو تب نکاح صحیح ہوگا نہ ہے۔ اور اگر اس نے سکوت اختیار کیا تو تب بھی نکاح اس کی مرضی پر قہر ازلیغ ہوگی کے مستوف ہے اور اس کی نے بھی بعد از بیع اس نکاح کا انکار کر دیا ہے۔ لہذا ظاہر ہے کہ اندر میں حالات صورت مسئلہ میں نکاح مذکور صحیح نہیں ہوا ہے۔ قال فی الدر المختار علی حاشیہ تنویر الابصار ص ۸۱ ج ۳ وللولی الایعد فیزوج بغیبة الأقرب ولو زوج الایعد حال فقام الأقرب فوفف علی إحارته وقیل الشیخی نعتہ وقوله موقف علی إحارته تقدم ان البالعة لو ورحت نفسها غیر کف فلولی الاعتراض مانع برضه صریحاً او دلالة کف فی المهر ونحوه فلم يجعلوا سکونه اجارة و الظاهر أن سکونه هنا کذلک فلا یکون سکونه احارة لکن الایعد ان کان حاضراً ہی مجلس العقد مالم یرض حد بحدار دلالة فامس۔ قلنا والله تعالیٰ اعلم

ترجمہ: اعلیٰ حضرت معین الحقی در معجم علم ہدایت
۱: ۱۹۹ ج ۳

زوج کی والدہ کا کر یا ہوا نکاح والدہ رد کر سکتا ہے

بیع

کیونکہ اس میں عہد دین میں سند میں کہ ایک بالغ بزرگ جس کی عمر تقریباً پانچ و پندرہ سال ہے اور اس کی والدہ کسی شخص سے اس بڑی نکاح کر رہی ہے اور خود اچھا ہے و قبول کرتی ہے اور اس کی والدہ وقت نکاح موجود نہیں۔ تین چار گھنٹہ تک یہ بھی تھا اور بعد میں جب اس نکاح کا مہر ہوا تو اپنی گھر والی یعنی زوجہ کی والدہ پر بہت ناراض ہوا اور ابھی تک وہ ان نکاح پر راضی نہیں۔ کیا ازروئے شرع اس نکاح کا نکاح سزا ہے یا نہیں۔ جیسا تو یہ ہوا

بیع

نکاح مذکور مذکور نہیں ہو سکتا۔ زوجہ مذکورہ نکاح کرنا چاہتے ہیں کر سکتے ہیں۔ یہ کہ والدہ کا کیا ہوا نکاح ولی اقرب یا بیوی کا پ ہے کی موجودگی میں بغیر اس کی اجازت ماحول کے تو تب تو۔ اس کی والدہ کے باپ کی

رضامندی پر۔ لیکن جب اس ذکی کے وہ نکاح کا عمر ہو گیا اور اس نے ہر قسم کی احتیاد کر کے رد کر دیا تو رد ہو گیا ہے اور اب جس چاہے شریکی کا نکاح کر سکتے ہیں۔ فان فی العالمگیریہ ص ۲۸۵ ج ۱ وان زوج الصغیر والصغیرۃ بعد الاولیاء فان کان الاقرب حاضر أو هو من اهل الولاية توقف نکاح الایعد علی اجازتہ وان لم یکن من اهل الولاية بان کان صغیراً او کان کبیراً محتوناً جاز وان کان الاقرب غائباً عیۃ منقطعة حاز نکاح الایعد کذا فی المحيط۔ فقہ اللہ تعالیٰ اعلم

۶۴۰۰ رد المحتار مفتی محمد امجد علی دہلوی ص ۲۸۵ ج ۱
واقعی جب بزرگی کے وہ نکاح کی اجازت نہیں دیتا تو نکاح نہیں ہوا۔
الجواب صحیح محمود غفرلہ مفتی محمد امجد علی دہلوی ص ۲۸۵ ج ۱

اگر روادا نکاح کرے اور یہ آپ انکار کرے تو کیا حکم ہے؟

﴿س﴾

کیا فرق ہے میں علماء دین اس مسئلہ میں کہ روادا نے اپنی بیوی کا نکاح بغیر اجازت یہ آپ کے چاہے اور جس کا اس میں نکاح ہوا ہے۔ وہ یہ کہ وہ اس سے حق پرانچہ فرما سکے اور ہے۔ جب روادا اس کا یا تو ان کی کہ باپ نے صریحاً انکار کیا کہ میں اپنی بیوی نہیں چاہتا تو آپ روادا سے کیا ہوا نکاح صحیح ہوگا یا نہ۔ بیجا تو جہاں

﴿ج﴾

اگر ان کی مذکورہ مبالغہ ہے۔ تب تو روادا سے کیا ہوا نکاح باپ کی رضامندی پر مستوف ہے۔ جب یہ آپ نے صریحاً انکار کر دیا تو نکاح باطل ہو گیا۔ فان فی العالمگیریہ ص ۲۸۵ ج ۱ وان زوج الصغیر والصغیرۃ بعد الاولیاء فان کان الاقرب حاضر أو هو من اهل الولاية توقف نکاح الایعد علی اجازتہ وان لم یکن من اهل الولاية فان کان صغیراً او کان کبیراً محتوناً جاز وان کان الاقرب غائباً عیۃ منقطعة حاز نکاح الایعد کذا فی المحيط وقال ابیہ تم قدر الغیۃ بمسافة المقصر وهو احتیاط اکثر المتأخرین وعلیہ الفتوی الخ۔ اور اگر ان کی مبالغہ سبب اور اس نے اپنے وار کو نکاح بنایا ہے اور اس نے اس کا نکاح کفو میں کیا ہے تب نکاح صحیح ہے ورنہ نہیں۔ کما هو مبین فی کتب الفقہ۔ فقہ اللہ تعالیٰ اعلم

۶۴۰۰ رد المحتار مفتی محمد امجد علی دہلوی ص ۲۸۵ ج ۱
الجواب صحیح محمود غفرلہ مفتی محمد امجد علی دہلوی ص ۲۸۵ ج ۱
۲۳ صفر ۱۳۹۵ھ

دادا کا کرایا ہوا نکاح بیٹے کی اجازت یا انکار تک موقوف ہوگا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ رحیم بخش کی لڑکی مصوبہ شیر خوار کا نکاح رحیم بخش کے والد یعنی احمد بخش نے ایک شخص سے بطور رضامندی رحیم بخش کر دیا لیکن احمد بخش نے جو نکاح کر دیا ہے وہ اپنے دوسرے لڑکے کے عوض میں کیا ہے تو کیا نکاح صحیح ہے یا باطل۔ بحوالہ کتب جواب تحریر فرمائیں۔

﴿ج﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ دادا ولی الیحد ہے اور باپ ولی اقرب ہے۔ ولی اقرب کی موجودگی میں ولی الیحد کا کرایا ہوا نکاح ولی اقرب کی رضامندی پر موقوف ہوتا ہے۔ صورت مسئلہ میں لڑکی کا باپ رحیم بخش اگر اس نکاح کو منظور کر دے تو نکاح لازم ہو جائے گا اور اگر وہ نا منظور اور رد کر دے تو نکاح کا اہتمام ہو جائے گا۔ کمال فی عالمگیری ج ۲ ص ۲۸۵ وان زوج الصغیر أو الصغیرۃ بعد الأولیاء فان كان الأطرب حاضراً أو هو من أهل الولایة فوقف نکاح الیحد علی اجازتہ وان لم یکس من أهل الولایة بان كان صغیراً أو كان کبیراً مجبواً بجاز النکاح۔

درمہ الطیف غفرلہم عن حق مدرسہ امام المسلمان
۸ جمادی الاخری ۱۳۸۵ھ

اگر نکاح میں والد کا دخل نہ ہو تو بیوی پر طلاق نہیں پڑے گی

﴿س﴾

تین بھائی ہیں انھوں نے ایک دوسرے کو لڑکی دیئے کا وعدہ کر کے دعائے خیر کی۔ بعد میں بوجہ کسی تنازعہ کے دو بھائیوں نے قسم کھا کر کہا کہ ہم نے اگر آپ کے بیٹے کو لڑکی دی تو ہماری عورت کو تین طلاق تو تیسرے بھائی نے بھی ایسا کہا کہ اگر میں نے بھی تمہیں لڑکی دی تو میری عورت کو تین طلاقیں ہوں گی۔ بعد ازیں ان دونوں بھائیوں نے اپنی لڑکیوں کی شادی غیر جگہ کر دی۔ تیسرے بھائی کی لڑکی ملنا، مگنی اس نے بھی انھیں نہ دی۔ مگر اس کے والد صاحب نے اس کی غیر موجودگی کے وقت خیر اجازت کے شادی کر دی تو اپنی لڑکی سے طلاق دے کر دیا۔ مگر بوجہ اپنے والد صاحب کو کچھ نہ کہا۔ اب کیا اس تیسرے کی عورت کو طلاق ہو جائے گی یا نہ۔ بیجا تو جروا

استفتیٰ غیر ضروری البتہ خود



بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ باپ کے بولنے پر چچا ولایت نکاح حاصل نہیں۔ اگر باپ نے صریحاً یا دلالت
ازائیں دیا تو یہ نکاح موقوف ہے۔ باپ کے سکوت سے ان کی ریت نہ ہوگا۔ اگرچہ باپ ہمیشہ عقد میں ہی موجود ہو۔
فتاویٰ شریعہ التذکرہ للردود ج ۱ بعد حال قہام الاقرب بوقف علی احزانہ وهو الشاہدہ صحت
قولہ (توقف علی احزانہ) فلا یكون سكونه اجازۃ لکناح الایعد وان کان حاضراً فی مجلس
العقد صالح یروی صریحاً او دلالتاً مأملاً (رد المحتار ص ۸۴ ح ۳) بصرہ لیس صورت سنوں میں جب
والد نے اجازت نہیں دی ہے اور لڑکی بھی بلوغ کے وقت ہے۔ انکار ہی ہے تو یہ نکاح باطل ہے۔ ورنہ لڑکی کا دوسری جگہ
نکاح کرنا جائز ہے۔ واللہ اعلم

درجہ نور علیہ وعلیہ السلام نہ ہو اور نہ درجہ اولیاء اللہ نہ ہو

اگر لڑکی کے والد نے نکاح سے انکار دیا تو اس وقت نکاح ختم ہو گیا۔
وہاں تک کہ عیال و عیال و عیال نہ ہو۔ ورنہ نکاح باطل ہے۔
نہیں دلی اولیٰ ۱۳۵۵ھ

اگر والد نے صریحاً یا دلالتاً اجازت نہ دی ہو تو لڑکی ۱۰۰ سوری جگہ نکاح کر سکتی ہے



نیا فرماتے ہیں۔ عیال و عیال و عیال نہ ہو۔ ورنہ نکاح باطل ہے۔
کی عمر ۱۵ سال ہو۔ عیال و عیال و عیال نہ ہو۔ ورنہ نکاح باطل ہے۔
باپ بھی ہمیشہ نکاح میں موجود تھا۔ کیونکہ اس دور میں کی شادی حاکم و وزیر میر کریم سے تقریباً۔ نکاح تو ان نے باپ
سے پرچھا کہ اجازت ہے تو باپ نے کہا کہ نہیں ہیں رضامند نہیں ہوں تو فرما دو اور نے کہا کہ نکاح پر صریحاً
اجازت دیجئے ہوں۔ نکاح پر حاکم۔ بعد نکاح باپ سے ہمیں نکاح سے چند آدمیوں نے کہا کہ رضامند ہو تو باپ نے
کہا کہ میں رضامند نہیں ہوں اور یہی آپ تک رہیں ہوں۔ لڑکی اس وقت ۱۵ سال کی تھی۔ ۱۶ سال کی ہے اور
اس وقت لڑکی اپنی والدہ کے ساتھ تھی۔ نکاح باطل نہیں۔ لڑکی دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔
بائیں۔ مہربانی فرما کر فتویٰ صادر فرمائیں۔



صورتہ مسئلہ میں مستند و جدید و مملوہ نکاح قرار دیا جائے۔ وہ شرعی طریق سے تحقیق کریں۔ اگر تحقیق سے

یہ بات درست ہو جائے کہ والد نے نکاح کی اجازت نہیں دی۔ بلکہ نکاح سے قبل اور بعد میں بھی انکار کرتا رہا ہے تو نکاح منعقد نہیں ہوا اور لڑکی کا دوسری جگہ نکاح کرنا جائز ہو گا اور اگر والد کی اجازت سے نکاح منعقد ہوا ہے تو پھر نکاح صحیح ہو گا اور بعد میں انکار کا اعتبار نہیں ہو گا۔ واللہ اعلم

حرر و محمد انور شاہ غفرنا تب مفتی و رکن اسماعیلوستان
۱۹۰۷ قیام الاول ۱۹۰۷

نکاح کی اطلاع کے بعد اگر لڑکی اجازت دے چکی ہے تو اب انکار نہیں کر سکتی

45

کیا فرماتے ہیں اہل مدین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کسی عہدہ میں نے ایک باغیڑی مساعہ ظالم کا عیشہ کو حجز لھوا کر لیے۔ لڑائی کے وارثوں نے کچھ عرصہ کے بعد لڑائی کو حاصل کر لیا اور وہ بھی میں ملوثی پر مقدمہ دائر کر دیا۔ چنانچہ ملوثی کو تہذیبی بل کا جب خط لھوا تو اس کے دربارہ نے مسیح کی بات شروع کر دی۔ لڑکی و اولاد نے ہر درشت لینے پر مسلح کی۔ باوکی نے جہیز۔ باہر مجبوری دربارہ نے شرط قبول کی ورنہ کراہ کر دیے۔ جن میں سے دو لڑکیاں باغیہ تھیں اور دو غیر باغیہ۔ اب قابلہ اشتہار یہ بات ہے کہ وہ لڑکیاں جو مسلح کے بدلہ میں نکاح کر کے دی تھیں۔ ان میں سے ایک مساعہ نورانی ہے۔ جو کہ مغربی کے بچے کی لڑکی ہے۔ اس کا نکاح اس صورت سے ہوا کہ چونکہ وہ باغیہ تھی۔ تو اس سے اجازت حاصل کرنے کے لیے نکاح خوان اور اس لڑکی کا والد کسی ملک اور تیسرا شخص کسی دوسرے ملک۔ جب اس کے تھر کے قریب پہنچے۔ جس میں مساعہ نورانی بعد دیگر بھی خاندان عورتوں کے ہنسی خمی ہو تھی۔ وہاں دست پر ہی کھڑا ہوا تو انہوں نے اسے گھری طرف کے تو وہاں سے ہٹایا عورتیں روئی اور کالی گھونچ رہتی ہوئی انھیں اور نکاح سے باز رہنے کو کہتے تھیں تو اس وقت جبکہ یہ دونوں صاحب یعنی نکاح خوان اور لڑکی کا والد اس عورتوں سے تقریباً پچاس فٹ دور تھے تو لڑکی کے والد کسی ملک نے اپنے لڑکی و اس کو اپنی طرف بلایا اور وہ اس شخص سے انھی۔ مگر عورتوں کی گالیوں اور شور سے شک آ کر اس لڑکی کے والد نے نکاح خوان کو کہا کہ چلو جی۔ پھر کسی وقت لڑکی کا آٹھواں نکاح لیس گئے۔ اس وقت عورتیں شور مچاتی ہیں۔ چنانچہ مساعہ نورانی وہاں عورتوں میں رہی اور یہ دونوں صاحب بغیر اجازت حاصل کیے واپس مردوں کی مجلس میں آ گئے اور وہاں آ کر ملک نے اپنی لڑکی نورانی کا نکاح چھ ماہ یا دو مہینے تقریباً چار سال گزر گیا ہے۔ اب تک یہی لڑکی نے آٹھ لکھ لگایا ہے اور نہ ہی کبھی نکاح کا اقرار کیا ہے۔ بلکہ ہمیشہ انکار کرتی چلی آ رہی ہے اور اب بھی انکار پر قائم ہے تو کیا اس صورت میں مساعہ نورانی کا نکاح منعقد ہوتا ہے یا نہ۔ لہذا تو جروا

نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مسألوں کے نکاح میں مندرجہ ذیل تفصیل ہے کہ اگر اس نے، والد نے یا اس کے بیٹے ہوئے کسی آدمی نے اس سے شوہر کا نام بتا کر کے اس کے ساتھ نکاح کرانے کی اجازت مانگی ہو اور اس نے اجازت دی ہو یا سکوت اختیار کیا ہو یا نکاح کرا لینے کے بعد نکاح کی خبر اس بیٹی کو سنتے وقت اس نے تسلیم کر لیا ہو یا سکوت اختیار کر لیا ہو تو ان تمام صورتوں میں سے ہر ایک صورت میں جب یہ باکرہ ہے اس کا نکاح منعقد ہو گیا ہے۔ بعد میں انکار کرنے کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور اگر نکاح سے قبل والد کے اجازت مانگتے وقت اس نے انکار کر دیا ہو یا قبل از نکاح اس سے نہ پوچھا گیا ہو اور نکاح کرا لینے کے بعد نکاح کی خبر پہنچنے ہی پہلے اس نے اس نکاح کا کسی وقت ہی انکار کر دیا ہو تو نکاح منعقد نہیں ہے اور اس کی مرضی ہے جس نکاح کرتی ہے کرتی ہے۔

بہر حال نکاح سے قبل اجازت لینے وقت یا نکاح کرا لینے کے بعد خیر طے وقت اگر اجازت دے چکی ہے یا تسلیم کر چکی ہے یا سکوت اختیار کرتی ہے تو نکاح منعقد اور نافذ ہو گیا ہے۔ اور اگر ان اوقات میں انکار کر چکی ہے تو نکاح کا اہم ہے۔ جہاں چاہے نکاح کرتی ہے۔ قال فی الوقایۃ ولا بدجو ولی بالغلۃ ولو بکفر أو صحتها وحکمکھا ومکناہا بلاخصوات الذن ومعه رد حین استبذالہ أو بعد بلوغ الخبر بشرط نسبیۃ الزوج لا المہر فیہا هو الصحیح۔ فتاویٰ اللہ تعالیٰ اعلم

۴۔ مہر العقیقہ غرض مومن مہنی در تمام معلوم ہاں
والجواب صحیح کہ وہ ممانعت مہنی در تمام معلوم ہاں
۸۔ جب نکاح ۱۳۸۸ھ

جب بالفرائض نے عقد اولیٰ کی اجازت دیدی تو دوسری جگہ نکاح حرام ہوگا

نکاح

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص نے اپنی بیوی یا بیویوں پر اپنے ایک رشتہ دار کے ساتھ بغیر اجازت بیوی کے نکاح کر دیا۔ یا بعد از باکرہ بیوی کو بوقت نکاح حاضر و غایب کہ جو میرا نکاح فلاں نکاح کے ہر امیر والد کر رہا ہے اور بعد نکاح بھی آج تک اس نے وہ نکاح مسترد نہیں کیا وہ خاموش رہی۔ اس صورت اس سے بوقت نکاح اجازت چاہ کر حاصل نہیں کی گئی۔ نکاح ہونے کے بعد شخص مذکور کے والدین نے اس نکاح کو نہ پسند کیا۔ حالانکہ اس نے اپنے والدین کو پہلے اپنے بھائی کے لڑکے کے واسطے کہا تھا اور اس کے والدین نے اپنے اس لڑکے کو دو تین دفعہ بھی کہ وہ اپنے لڑکے کے لیے اپنی بیٹی کا رشتہ لے لے۔ مگر اس لڑکے نے بیوی والے کی شرط نہیں مانی اور والد نے

اجازت دینے پر اس شخص نے دوسرے شخص و دوسری سے بلا طریق پر نکاح کر دیا۔ اب اس کو والد بن بھائی اور تمام برادری والے بے حد مجبور کر رہے ہیں کہ وہ کچھ کا اقرار کرے۔

واقعہ ہے کہ شخص مذکور نے اس سے پہلے اپنے بھائی کو دعا، غیر کرہی تھی اور کچھ سے بصورت سگنی لیے ہیں۔ لیکن لڑکی والوں کی طرف سے ایک شرط تھی۔ جس کو اس کے بھائی نے نہیں مانا اس لیے دوسری جگہ نکاح کر دیا۔ دریاست طلب امر یہ ہے کہ اس بات کے ہوتے ہوئے وقت نکاح لڑکی ہالہ سے اجازت نہیں لی تھی اور اس کو ظم ضرر تھا۔ مگر نکاح کے بعد اس نے کوئی اعتراض و انکار نہیں کیا۔ یہ نکاح منعقد ہوا نہیں۔

(۲) والد بن اور مجبور کریں کہ وہ باوجود انعقاد نکاح اپنے بھائی سے بیٹے کو دے۔ وہ ان کا قسم مانے یا نہ۔

بیرواقعہ

بیرواقعہ

باطل لڑکی نکاح میں ضرور ہے۔ اس پر کسی کو امانت جبر حاصل نہیں۔ پس سورت مسئولہ میں بشرط صحت سواہل و اگر باپ نے اپنی باطل لڑکی کا نکاح شرعی طریقہ سے اسباب و قیول کے ساتھ مباحیوں کی موجودگی میں کر دیا ہے تو یہ نکاح لڑکی کی اجازت پر صحیح ہے۔ اگر لڑکی نے باپ کے اطلاع دینے پر صراحت یا دلالت اس نکاح کو جائز قرار دیا ہے تو نکاح صحیح اور نافذ ہو چکا ہے اور دوسری جگہ نکاح جائز نہیں اور ایسی صورت میں دوسری جگہ نکاح کرنا بااس کے لیے مجبور کرنا حرام ہے۔ ولی اقرب کے علاوہ اگر کوئی اور نکاح کی اطلاع کر دے تو صریح اجازت کی ضروری ہے۔ سکوت کافی نہیں۔ فقہ وائد تعالیٰ اعلم

دعوت محمد اور شاہ غفرانہ نائب مفتی مدرسہ امام اعظمی دہلی

۱۲۴۳ھ ۱۱ ذی القعدہ ۱۳۹۷ھ

نکاح ایک دفعہ نامنظور کرنے کے بعد منظور اور منظور کرنے کے بعد نامنظور نہیں کیا جاسکتا

نکاح

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ میری لڑکی جب ۱۲ سال کی تھی تو میرے والد صاحب نے میری لڑکی کا نکاح بغیر میری موجودگی و رضامندی یا اطلاع سے کر دیا تھا۔ میں اس وقت اہل چھاندنی نوح میں تھا۔ جہاں سے مجھے پُر بع خط و کتابت مطلع کیا جاسکتا تھا۔ عمر بزرگوار حضرت نے ایمان نہ لیا۔ جب میں رخصت گزارنے کے لیے آیا تو معلوم ہوا۔ میں نے والد صاحب سے عرض کی کہ آپ نے معصوم بچی کا نکاح بغیر بی بی ایازت کے کیوں کر دیا ہے۔ جس پر والد صاحب نے فرمایا کہ میں خود خوش نہ تھی۔ مگر مجبور انہی کیا ہے۔ اب التماس ہے کہ لڑکی جو ان بھتیجی ہے اور

ایس کا نام پر خوش نہیں ہے تو ہر کار کا میرے اہل صاحب نے کرایا تو۔ دو ہزار ہے یا، جائز۔ اس میں جو شرط تھو۔
فیصلہ ہے آگاہی۔ میں۔ یحییٰ بن ابراہیم۔

المعنى: سويده الممدود من الخاس ٢٢ ٠٠ فياخذ من است الخاسي من الجوارح

卷之六

ابو ابراہیمؑ کا کالج باپ کی موجودگی میں دھارمیش کر سکتا۔ غریب ایسے قوم پر ہو کہ اس کی رائے طلب کرنے سے گھبرائیں۔ ایک ایسی جگہ ہوتی جہاں جاتی ہے۔ راستہ آہستہ آہستہ باپ کی عدم موجودگی میں نکلتا کر سکتا ہے۔ لیکن صورت مسنوفہ میں ایسی صورت نہیں ہے۔ بلکہ توجہ دیکھنا کہ اس کی رائے معلوم کی جا سکتی تھی۔ انھیں بلایا بھی جاسکتا تھا۔ اس لیے اب غلام یہ کہہ کر کہ آپ نے حنا پاٹنے سے جھڑکی کے تیل لے کر داند میں اس کا تھکا کر دیکھو نہیں کیا تو حنا میں نہیں ہوا۔ اگر حنا میں جانے کے بعد سے مسئلہ دیکھ لیا ہے۔ فراہم ہوا ناخوشہ سی تو حنا میں دیکھ لیا۔ اب تو ایک دفعہ دیکھو کہ اس نے بعد دیکھو کرنے کے بعد ناخوشہ کر دیا ہے یا نہ ہے۔ پہلی دفعہ دیکھ لیا۔ دیکھو کہ اس نے دیکھ لیا تو حنا میں ہو چکا۔ دیکھو کہ توجہ نہیں ہوا تو اس صورت میں لڑکی دوسری دفعہ حنا کو لے کر لے کر دیکھ لیا۔

مفسر: حافظ احمد علی صاحب مدنی، قادیان
۲۳ راجع از دس ۹ ط ۳۵

نواکی بلوئے کے بعد ماتہ کا کرپا ہوا نکاح بدترستی ہے

●

میا فرماتے ہیں ملا دو دین اس سدا۔ میں کہہ دو انکی وریک ڈکا نا۔ میں نہ کہہ دو اور والدہ فوت ہو گئے۔ جس و
میر تقی میر نے یہ روایا جو نے فوت ہو گئے ہیں۔ اس وقت میں بچے کا پالنے تھے۔ جو بزرگ پرور تھی میں۔ ہے نہ باقیان
نے والد کا بچپن نہ۔ بھائی انہ ذات دھور نور محمد پسران احمد مدہ تھے جو کہ شیخان میں سے دو فوت ہو گئے ہیں وریک انہ
وہ سب جو ہے۔ نہ باقیان کا مان کر ہے کہ میں نے نہ باقیان کا کافرا۔ دیا ہے۔ حاجی محمد صالح کے چچا را بھائی
سے نہ کسی ہمارے فی اور تھیں پچھو میر تقی میر سے نہ ہیں۔ اب وہ شیخان بالغ ہیں۔ دونوں شریک انکار ہیں۔

紀三

ابنِ دفعوں کیوں کا شرعی دینی اور دین کے صفائی میں ان کے بپ کا چچا زاد بھائی تھا۔ تاہم وہ نہیں تھا۔
کہ وہ بپ کا چچا زاد بھائی ان کا عصب ہے اور ان کا زوی اور عام میں سے ہے۔ عصب کی موجودگی میں زوی اور عام

ولایت نکاح حاصل نہیں ہے۔ لہذا تاتائے ان کے نکاح کرانے سے قبل یا اس کے بعد اگر تحقیق ولی اقرب خود سے اجازت لی ہو۔ جب تو ان کا نکاح نافذ ہوا ہے اور اگر اس سے اجازت نہیں لی ہے اور تاتائی نکاح رد کر دیا ہو تو لڑکیوں کے بعد از لورٹ افکار کر رہنے سے ۲۵ کا کرنا ہوا نکاح رد ہو گیا ہے اور لڑکیوں کی مرضی ہے جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہیں۔ مال فی العالمگیریہ ص ۲۸۳ ج ۱ وعند عدم العصة کل قریب یرث الصغیر والصغیرة من ذوی الارحام یملیک فی زوجھا الخ وھیہا ایضاً ص ۱۴۹۵ ج ۱ ان زوج الصغیر أو الصغیرة لبعده الارساء فان کان الاقرب حاضراً وهو من اهل الولاية توقف نکاح الایعد علی اجازتہ الخ وھیہا ایضاً ثم قدر الخبة بمسافة القصر وهو اختیار المتأخرین وعلیہ القوی . فقہا واثبت تاتائی العلم ۶۔ محمد العقیف غفرلہ عنین مفتی مدظلہ العالی

۱۳۸۹ھ

لڑکی کا بلوغ کے بعد انکار کافی ہے یا طلاق کی ضرورت ہوگی؟

《五》

بعد سلام مسنونہ گزارش ہے کہ ہوا بھل لڑکی کا نکاح پھر دی شرمی پڑھا جائے اور لڑکی بچھ ہو کر اس نکاح سے نکال کرے تو کما ضرورت طلاق ہوگی یا کس کا نکاح رکائی ہوگا۔ جواب دے کر مقتولہ فرمائیں۔

《乙》

تابع لڑکی کا نکاح جب باپ کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے نے کر لیا ہے تو یہ نکاح ولی اقرب (باپ) کی اجازت پر موقوف تھا۔ اگر لڑکی کے بلوغ سے قبل لڑکی کے نکاح ہو جانے کے بعد باپ نے اس نکاح کی اجازت جس وی۔ بلکہ اس نکاح کو نامعلوم کر لیا ہے پھر تو یہ نکاح صحیح ہو چکا ہے اور اگر باپ نے اجازت دی ہے تو پھر نکاح صحیح نہیں ہو سکتا۔

فلو زوج الی بعد حیاتی فلیما الا لوطی بوقف علی اجیزہ (العلو المختار ص ۸۱ ج ۳) کسی ولایت معتد علیہ کے سامنے جہتیں کی جائے۔ اگر مسائل کا بیان درست ہو تو کوئی پر عمل جائز ہے۔ فقہ و اللہ تعالیٰ اعلم

حرمہ محمد نور شاہ مغربی صاحب مفتی مدرسہ کاسم اہلوم پٹن

۳۰ جمادی الثانی ۱۳۸۹ھ

جسب: الف نكاح پر مطلع ہونے کے بعد مسکوت اختیار کرے تو کیا حکم ہے؟

45

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور سچے مسلمان کہ جب نبی نے اہل بیت سے اپنی یا علیہ السلام کی بیعت کی تو اس کو وکیل بنائے

یعنی روز رائے کو نہیں کہے گا کہ اگر یہ بعد از نکاح چند دفعہ منکوحہ سے اس کتاب کے متعلق لکھا جائے گا۔ سوال کیا کیا تو لڑکی نے جواب دیا کہ میرے باپ نے جو چاہا کر لیا ہے میں اس سے کس طرح متعلق ہو سکتی ہوں۔ آیا یہ نکاح شرعاً صحیح نہ فقہ ہے یا نہیں۔ نیز اتوار۔

فصل ۵

شرعی اصول یہ ہے کہ اگر باپ اپنی لڑکی کا قلم بالذکا اس کو انکس دے دے تو انکس دے دے اور جب اس منکوحہ کو اس نکاح کے متعلق خبر پہنچے اور وہ خاموش رہے تو شرعاً نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔ کما فی فتاویٰ عالمگیری ص ۲۸۷ ج ۱ و اذا قال لها الولی اريد ان ازوجک من فلان بالغ فکنت له زوجاً فقلت لا ارضى اور زوجها ثم بلغها الخبر فکنت له نکاحاً مہر ارضی فی الموجبین جمیعاً ۱۰ صورت مسودہ میں یہ صورت موجود ہے۔ اس لیے شرعاً نکاح منعقد ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ علم

۱۰۔ ملا مافی فی فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۸۷
۱۱۔ اگر اسے خبر نہ دی جائے تو نکاح صحیح ہے۔
۱۲۔ اگر اسے خبر نہ دی جائے تو نکاح صحیح ہے۔

۱۳۔ مال محمد و ابن لڑکی کا والد کے نکاح سے انکار کرنا

فصل ۶

کہا کہ میرے غلام، بن و دختر یا ان میں سے کسی ایک شخص کی لڑکی چودہ برس کی تھی۔ اس نے اپنی لڑکی کا نکاح دے دیا اور ایجاب و قبول لڑکی سے نہیں کیا گیا۔ بعد لڑکی کی طرف سے والد صاحب نے مہولی بن کر ایجاب و قبول کیا اور اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا۔ نکاح کے پیرے پہنانے کے لیے مجھے تو لڑکی کے پیرے پہنانے دیے۔

فصل ۷

محمد بن احمد بن ابراہیم۔ شرعی لڑکی کا نکاح کے وقت بالغ تھی۔ یعنی اس نے اچھی تک ماہرہ کی کاغذ نہیں آیا اور نہ اس کی مہر حسب قمری پیرے پہن دیا۔ سو لڑکی تھی۔ تب تو باپ کا کرنا ہوا نکاح صحیح اور درست ہے۔ لڑکی کو بعد از طلاق اس کے قلم کر کے کوئی اختیار نہیں ہے اور اگر بوقت نکاح یہ بالغ تھی تب اس کی رضا مندی ہو کر نکاح کے لیے ضروری ہے۔ لڑکی کا نکاح کے ہم ہو جانے کے بعد اس نے نکاح کو رد کرنا یا ہتھیار نکاح کا بعد ہو گیا ہے اور لڑکی دوسری شخص کا نکاح کر سکتی ہے اور اگر ہم ہو جانے کے بعد مہر دینا اولیٰ رضا مندی لڑکی کی پانی لگی ہو تو نکاح صحیح ہو گا ہے اور بعد میں

الذی کہتا ہے کہ وہی اللہ تعالیٰ ہے۔ کما فی الزم فی الکبر مع الفہر ص ۲۰۲ ح ۲ ولا تجبو بکرو
بالعقہ علی الکناح۔ لعل۔ انشاء اللہ تعالیٰ اعلم

۱۳۷۵

انہر چچائے نلڑی کا سماج کرالیا، تو نلڑی بعد بلوځ کے اسے قح کر سکتی ہے

4. 2

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور شیعہ علماء؟۔ میں میرا باپ فوت ہو گیا تھا میں خیمہ خیم میرا ایک چچا تھا۔ مجھے اس نے رہنے کی جگہ دی اور تکلیف دینے لگے۔ پھر وہ جگہ میں نے چھوڑ کر اور گھر میں رہنے لگی اور پھر اس جگہ پر وہ فوت ہو گیا میں خیمہ خیم میرا ایک چچا تھا۔ مجھے اس نے رہنے کی جگہ دی اور تکلیف دینے لگے۔ پھر وہ جگہ میں نے چھوڑ کر اور گھر میں رہنے لگی اور پھر اس جگہ پر وہ فوت ہو گیا میں خیمہ خیم میرا ایک چچا تھا۔

॥ ॐ ॥

انہم عندہ ہرجا کر رہے۔ چوہے کی لڑائی کا کانٹا عسکری میں اُترنے کا موقع مل گیا تو وہیں آکر ہوا جوڑ میں تین عاشق گر چکا۔

یعنی ایسی لڑائیوں کا جتن مہر ہوا کرتا ہے۔ اس سے خوف ڈالنے سے تم ستر کر دیا تو ایسی صورت میں بچا کا کرایا ہوا کانٹا کا عدم ہے۔ نہ جیوں کا ہے کانٹا نہ لڑائی۔ ہمارا تو بچہ نے اس کانٹا کو گلوں اور پھلوں کا حلقہ بنالیا تو پتو لڑائی کا کانٹا ہو گیا ہے۔ پتوں کے شرماتے حق و باطل کو مائل ہوتا ہے اور دیکھنا کانٹا کھنکھاتا ہے۔ لیکن اس کی شرم یا ہے یہ نہیں از ہوا کرتا ہے۔ کانٹا کو یہ پتوں پر تو باطل ہوتے ہی شرم سے غور و یاد آتی ہے۔ پھر کانٹا کہہ کر دیکھنا اور دیکھنا اسے کھنکھاتا ہے۔ کانٹا کا حق ہوتا ہے اور پتوں کے ہوتے ہی غور و فکر نہ ہو۔ چونکہ بعد میں کانٹا کا موجب شرم نہ تھا جس نے نہیں رہا لڑائی اور گھر اس قتل و طرح کانٹا کی یاد نہ پاس تو بعد ازاں جب بھی اس کو یہ پتوں کا ہوا۔ اس وقت کانٹا کا انکار نہ رہی۔ یہ تو اس کو کھنکھاتا ہے۔ کانٹا کا حق ہے۔ اس کا حق ہے۔ یہ عالم سلطان کی حد ہے۔

میں اپنی در خواست پیش کر کے کہہ دیا کانٹا سفر کی میں نہ رہے۔ بچے نے گریہ و تھاروب میں ڈالنے پہنچی ہوں اور میں

من نکاح سے نکاحوں میں۔ ہر ماہ میرا نکاح کیج کر رہے۔ حاکم معمر کی تحقیق کرنے سے بعد اس کا نکاح منسوخ کر دیا۔ ۱۔ الحرجہاں میں بیانیہ مرضی سے یہ بڑی کاٹا کر کے رطل فی النکح ولہما خیر القسح بالنوع فی غیر الالب و لحد بشرط النقص و بطل سکونہا ان عمدت بکثر کمر مع النہر ص ۲۰۹ ج ۲ مضمرہ مکتہ حقیقہ بشور و فی التوبہ وان کان المزوج غیر معلاً بصح من غیر کف او حسن فاحش اصلاً وان کان من کف راسعہ العطل صح ولہما خیر القسح بالنوع او العلم بالنکاح عدہ بشرط النقص الخ ص ۶۷ ج ۳ حریرینا: ترجمہ ہے۔ فی الحقیقۃ الحرجۃ نقلاً عن الحوہ و لہدی بنفاس لہ الدس مادون النہر قائمہ شیعہ ماوی فی الفہم و لیس مادون النہر وہ و قال: العلمۃ الشہانوی فی الحاشیۃ قلت نعل الاختلاف لاختلاف الرومان و العلمکان فلا ولمی ان لا یقدر فی بظروالی العرف و یتاحوا لہم

۲۔ وہ الحقیقۃ غفرلہ عن الحق و درہم انصاف

۱۱۱ کی تصدیق ۲۸۹

الابواب صحیحہ و غفرلہ عن الحق و درہم انصاف

باب سوم

وکیل کے ذریعہ نکاح کا بیان

کسی رشتہ دار نے اگر نابالغ لڑکے کے لیے قبول نہ کیا تو
نابالغ کے قریبی رشتہ داروں کی اجازت پر موقوف ہوگا

﴿س ۱۶﴾

نیز فرماتے ہیں مثلاً اگر اس مسئلہ میں کہ یہ آدمی نقد پیش نے وہی لڑکی یا خد کا نکاح دوسرے نابالغ لڑکے کے ساتھ کرنا ہے اور اس نکاح میں ایجاب اقوال کرنے والا کوئی آدمی نہیں ہے۔ صرف اس لڑکے کے چند موجود تھے اور پلندہ طاری زبان میں اس شخص کو کہتے ہیں جس سے لڑکے کی والدہ نے دوسرا نکاح کر لیا ہو۔ اب اگر ایجاب و قبول کرنے والا یہ پلندہ ہے تو نکاح حلال ہو یا نہیں؟ نیز یہ بھی قریب فرما نہیں اگر نابالغ لڑکا آپ قبول کرے اور ایجاب کرے تو نکاح حلال ہوتا ہے یا نہیں۔

﴿س ۱۷﴾

اب پلندہ کا کہی ہوا نکاح ضمنی کا نکاح ہوگا۔ اگر تین یا چار نے ایجاب کرنے کی اجازت دے دی تو صحیح ہو جائے گا اور اگر تین یا چار تو رد ہو جائے گا۔ نیز لڑکا نابالغ اگر عاقل ہے تو اس کا ایجاب و قبول بھی اجازت والیہ پر موقوف ہے اور اگر غیر عاقل یعنی بہت چھوٹا ہے تو وہ ایجاب و قبول لائق ہے۔ اجازت اونی صحیح نہیں۔ جب تک دو مرد و بیبا قبول نہ کیا جائے۔ واللہ اعلم

محمد اعجاز الحق مدرسہ اسلامیہ کراچی

نابالغ لڑکا اگر ایجاب و قبول خود کرے تو کیا حکم ہے؟

﴿س ۱۸﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک نابالغ لڑکے کسی عبد المجید نے ہولت تیسری جگہ اس کی مردوں سال تھی اور اس کی والدہ فوت ہو کر دوسرے شہر بھی گئی تھی اور اس کی ماں کی رضی مرضی اس لڑکے نے وہاں بھی نکاح میں زبان خود ایجاب کر کے عہد شہر پر ایک نابالغ عورت سے نکاح کر لیا۔ اب وہ عورت اپنے لڑکے کو لے کر اپنے خاندان میں چلی گئی اور اس خاندان کی لڑکی کے خاندان کی آپس میں سخت بددلت اور دشمنی ہے۔ اب وہ بددلت طلب امر یہ ہے کہ اس نابالغ لڑکے کا نکاح مذکورہ جو دوزیروں و دختر عامہ شیریں چڑھ گیا اور اس کا نکاح پڑھنے کے وقت اس کا کوئی متولی موجود نہ تھا۔ بلکہ ان کی مدعا صدق کی جگہ بھی نہ تھی۔ تو کیا اس صورت میں نکاح منع ہوگا یا نہیں اور اندر میں صورت دوزیروں کا نکاح دوسری جگہ بلا کی فتح کے ہوتا ہے یا نہ۔ میں تو مردود

﴿مذہب﴾

اس مذہب کے کاتب نکاح موقوف ہے۔ پس اگر اس کے ولی کو طم ہو گیا اور اس نے اجازت دے دی تو نکاح صحیح اور نافذ ہو گا اور اگر ولی غیر اب و جد ہے تو اس لڑکے کو بعد از بلوغ یا اگر بلوغ حاصل ہو گا اور اگر ولی نے اجازت نہ دی تو نکاح صحیح ہو گا اور اس لڑکی کو دوسری جگہ نکاح کرنا جائز ہے۔ قال فی العالمگیری ص ۱۶۹ ج ۱ مسئلہ القاضي بسبع الطین عن صغیرة زوجت نفسها من کتف ولا ولی لها ولا قاضی فی ذالک الموضع قال یحسد ویستوقف علی اجازتها بعد بلوغها کذا فی التارخانیہ و اذا زوجت الصغیرة نفسها فاجاز الاح الولی جاز ولها النکاح اذا بلغت کذا فی محیط السوخی ولها ایضاً ص ۱۳۰ ج ۱ ولا یبطل نیکاح الغلام مالم یقل و هیبت أو یجئ منه ما یعلم انه رضی ولا یبطل بالقیام فی حق الغلام وانما یبطل بالرجاء کذا فی الہدایہ وفي المحتابہ علی هامش العالمگیری ص ۳۴۰ صی تزوج بالغة فغلب فلما حضر تزوجت المرأة بزوج آخر ولقد کان الصبی اجاز بعد بلوغه النکاح الذی باشره فی الصغر فان كانت المرأة تزوجت بزوج آخر قبل اجازة الصبی جاز النکاح الثاني لأنها تملک الفسخ قبل اجازة الصغیر وان کان النکاح الثاني بعد اجازة الصغیر ینظر ان کان النکاح فی الصغر بمهر المثل أو بما یساوین النکاح لای جوز النکاح الثاني لانه کان موقوفاً فینفذ باجازه الصبی بعد البلوغ وان کان بمهر کثیر لا یضاہن الناس فیہ والمصبر أب أو جد فکذا لک لأنهما یملکان النکاح علیہ بمهر کثیر فیتوقف عقد الصغیر علی اجازتهما فینفذ بالاجازة بعد البلوغ وان لم یکن للمصبر أب أو جد جاز الثاني من المرأة لأن عقد الصغیر علی هذا الوجه لم یتوقف فلا تلحقه الاجازة الخ . وهكذا فی الشامی ص ۳۴۰ ج ۱

(۱) اور اگر ولی نے سکوت اختیار کیا صراحتاً یا دلالت اجازت نہ کی اور نہ شیخ کی تو بعد از بلوغ اس لڑکے کی اجازت نہ دینے پر نکاح موقوف ہے۔ چنانچہ یہ نکاح موقوف ہے۔ اس لیے قبل از اجازت وہاں اور بصورت دیگر قبل از اجازت اس لڑکے کے بعد از بلوغ لڑکی کو اس نکاح کے خواتم کرنے کا حق حاصل ہے۔ فتاویٰ تہذیبیہ علم
 حررہ عبد اللطیف غفرلہ میں مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی
 لاہور تصدیق ۱۳۸۵ھ

اگر نابالغ لڑکے کی طرف سے اجنبی شخص ایجاب و قبول کرے تو کیا حکم ہے؟

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ ایک شخص مسمیٰ قادر بخش نے اپنی نابالغ لڑکی کے نکاح کا ایجاب ایک یتیم نابالغ لڑکے کے ساتھ کر دیا اور اس یتیم نابالغ لڑکے کے نکاح کی قبولیت ایک ایسے شخص مسمیٰ غلام رسول نے کی۔ جو اس کا وارث نہیں۔ بلکہ ایک اجنبی شخص ہے۔ اب عرصہ تین سال سے لڑکی بالذہبے اور لڑکا بھی قریب البلوغ یا بالغ ہوگا۔ لڑکی کے والدین اس رشتہ کو ناپسند کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر شرعاً یہ نکاح منعقد ہو چکا ہے تو ہمیں کوئی انکار نہیں۔ ورنہ چونکہ لڑکی بالغ ہے۔ اس لیے ہم دوسری جگہ اس کا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ صورت مذکورہ میں ایک اجنبی شخص کی قبولیت شرعاً معتبر ہے یا نہیں اور نکاح منعقد ہو چکا ہے یا نہیں۔ علاوہ ازیں اس یتیم نابالغ لڑکے کے ورثہ عصبہ نفسہ وہاں سے امیل کے فاصلہ پر موجود ہیں۔ لیکن ان کی طرف سے ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا کہ آیا ان کو نکاح منظور ہے یا نہیں اور اب اگر وہ کہیں کہ جب ہم نے اس کا حال سنا تھا۔ تو ہم نے منظور کیا تھا اور اب تک وہ ہمیں منظور ہے تو کیا اب ان کا یہ قول معتبر ہوگا اور نکاح منعقد ہو جائے گا یا نہ۔ مینو اتو جزوا

﴿ج﴾

یہ نکاح لڑکے کے عصبہ نفسہ کے منظور کرنے پر موقوف تھا۔ اگر عصبہ نفسہ نے اس نکاح کو منظور کر لیا ہے تو نکاح صحیح ہو گیا ہے۔ لہذا عصبہ نفسہ سے حال معلوم کیا جائے۔ اگر وہ کہیں کہ ہم نے قبول کر لیا تھا۔ تو نکاح صحیح ہوگا اور لڑکی کا دوسری جگہ نکاح جائز نہ ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حرر محمد انور شاہ مغرلہ نائب مفتی مدد رسدہ قاسم اعظم دہقان
الجواب صحیح محمد عبداللہ علیہ اللہ عنہ مفتی مدد رسدہ قاسم اعظم دہقان
۲۴ محرم ۱۴۲۲ھ

دادا اگر پوتی کا نکاح بیٹے کی اجازت سے کرے تو درست ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء عظام فی حدوہ المسئلہ کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کے نکاح کا وکیل اپنے باپ کو بتا دے۔
(دادا) اگر نکاح کر دے تو یہ نکاح منعقد ہو جائے گا یا نہیں۔

نکاح

مگر لڑکی کے والد کی اجازت سے دارا نے اس کا نکاح کر لیا ہے تو وہ نکاح شرعاً منع قرار لازم ہے۔ بائع ہونے پر اس نکاح کو رد کرنے کی دست نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم

بحمدہ امتحان فقہ الاسلامیہ
۲۵ رمضان ۱۴۱۹ھ

بچی کا نامناسب جگہ رشتہ کرنے سے متعلق ایک مفصل فتویٰ

نکاح

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں بوریخت جھاول تو م بھٹی سوہی سکھ موضع اکان والہ تحصیل کیر والا ضلع متان قمر یا سون سہلہ ہوں۔ میرا نکاح ہونے کو عرصہ چار سال گذر چکا ہے میرے والد نے میرا نکاح کر دیا۔ میری عمر گیارہ سال تھی۔ جس شخص کے ساتھ میرا نکاح ہوا۔ وہ مسیحی ایک شخص عمر ۷۰ سال کا تھا۔ والد نے ضد میں آ کر میرا نکاح تو بدعتی براہ دارا سے ختم کر کے کر دیا۔ کوئی شخص بھی رضی نہ تھا۔ جب میں بالغ عمر ۱۵ سال میں پہنچی تو میں نے اس نکاح سے نفراں نکار کر دیا۔ میں اس خاندان سے سخت متنفر ہوں۔ والد نے میرے اوپر بہت ظلم کیا ہے اور مجھ کو بوڑھے آدمی کے نکاح میں دے دیا ہے۔ میں اس نکاح سے معافی چاہتی ہوں۔ والد، کرام و کام عظام سے درخواست ہے کہ میرے حق میں فیصلہ فرمائیں۔ والد کی خلعت میرے حق میں نہیں ہے۔ میں ہرگز اس نکاح کو قبول نہیں کروں گی۔ مفتی صاحب اپنا فتویٰ سے شرف فرمائیں۔ تاکہ عند الضرورت عدالت عالیہ میں فتویٰ پیش کروں۔ انگوٹھا ساک۔ نورانی علی

جواب از مولوی عبد الجبار پاکپتن

الحی لڑکی جس کو والد نے بغیر سوہے مجھے ایک بوڑھے آدمی کو نکاح کر دیا ہے اور لڑکی اس سے نفرت کرتی ہے اور وہ طہارت کے بعد اپنی مرضی اور رضا سے جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے۔ کیونکہ ایسا کوئی نکاح شرعاً فضولی شمار ہوتا ہے۔ وہ بہرہ اور صرف کی جماعت میں سے ہے۔ تو وہی موانع عہدائی میں ہے کہ وہی نکاح جیسے بن سکتا ہے۔ بخاری شریف ص ۱۷۷ حاج ۲ میں ہے۔ من زوجه الایب او الجند وہی کازہۃ فکاحا ہا مردود۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس لڑکی کا نکاح والد یا دادا کر دے اور وہ لڑکی اس نکاح کو کمرہ جانے۔ پس وہ نکاح رد کیا جائے گا مشکوٰۃ شریف، ایضاً ۲ ص ۱۶۸ ج ۲۔ حب من عباس قال ان جاریۃ یکتو انت النبی فذکرت ان ابہا رو جہا وہی کازہۃ فکیر ہا النبی۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک لڑکی حاضر ہوئی جو کہ

بیعت

ہاں میں ہے۔ ویحوز نکاح الصغیر والصغیرۃ اذا روجهما الولی بکرا کات أو نمار الولی
 هو لخصه (اُنہی قولہ) لان زوجہ ما الالب أو الحد یعنی الصغیر أو الصغیرۃ فلا حیار لهما بعد
 یسوغھما لئھما کمالا۔ المرأی والمرأۃ الشفقة فیہم العقد بما لشرھما انھ ھدیہ مع الفتح ص
 ۱۷۱ ج ۳ درمختار علی هامش تنویر الابصار ص ۶۵ ج ۳ وللولی الاثنی بیانہ النکاح الصغیر
 والصغیرۃ جبراً ونوبہ (الی قولہ) ولزم النکاح ونوبین فاحسن بقصر مہرہ و زیادۃ مہرہ او
 زوجہا بعبیر کف ان کان الولی السیوح بفسہ یعن انا أو حداً وکذا المعولی اور درالکمار میں ہے۔
 تحت قول درمختار نوم النکاح ابی ملا یوسف علی جازۃ احد و بلا نبوت حیار فی تزویج الالب
 والنجد الف ص ۶۶ ج ۳ درکنز المذائق مع البحر الرائق ص ۱۲۱، ۱۲۲ میں ہے۔ رنسوی النکاح
 الصغیر والصغیرۃ والولی المصنہ یرتب الارث الی قولہ ولھما عذر الفسخ بالبلوغ فی غیر
 الالب والحد بشرط القضاء اور درالرائق ص ۲۱۱ ج ۳ میں ہے۔ تحت لھما عذر الفسخ الی قولہ ولا حد
 بشرط قضاء الفاضی بالفرعہ هذا عند ابی حنیفۃ ومحمد وقال ابو یوسف لا حیار لھما۔ اعتباراً
 بالاب والحد۔ واضح رہے کہ یہ کتب جن کی عبارتیں نقل کی گئی ہیں۔ معتبرہ متنبہ منقذہ میں سے ہیں۔ اسی طرح تمام
 فقہاء نے لکھا ہے اور یہی کتب فقہ میں سے۔ یہ سب عبارتیں اس بات میں نہیں ہیں کہ تراویح و تہجد الارث سے
 ولایت اجبار رکھتے ہیں۔ بلکہ صغیر و پوجن پر بھی کسی وجہ میں وارث بن سکتا ہے۔ دو صغیر و صغیرۃ کا ولی ناسخ بھی ہے
 نیز یہ احناف کا مشفق مسئلہ ہے کہ اسرار جسد کو تک وافر شفقہ ہوتے ہیں۔ اپنی اولاد پر اسرار کی شفقہ کامل ہوتی
 ہے۔ اور دوسرے مصنف ائمہ طریقتے۔ سوچ سکتے ہیں۔ اس بناء پر شرعاً ان کی ولایت جن کا نہیں ہوگی کہ وہ حسب صغیر
 صغیرہ کا نکاح کریں گے تو انھیں خیال بلوغ حاصل نہیں ہوگا۔ خیال بلوغ کی عام پر اب اور جسد کا نکاح منع کر سکیں۔
 ان کا نکاح کیا ہوا نہ سکے اور لڑکی پر کسی ضرر لازم ہوگا جیسے خود بعد اہل بلوغ نکاح کریں۔ ابیت اسرار جسد کے علاوہ
 اگر کسی دوسرے دلی نے نکاح کر دیا تو ان کی شفقہ چونکہ آقص ہے۔ ان کے مصداق اب اور جسد کی طرح نہیں ہو سکتی
 سکتے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ نکاح کریں اور اس میں لڑکی کا نقصان ہو۔ تو اب اور جسد کی طرح یہاں بھی لڑکوں کا نکاح کو
 حکم کر دینے تو اس نقصان کی حلافی نہیں ہوگی۔ اس بناء پر شریعت نے اب اور جسد کے علاوہ دوسرے ولیا د کے کہے ہوئے
 نکاح میں غیر راجح کی وجہ سے نکاح منع شدہ فاضل کا حق دے دیا ہے۔ تاکہ کسی نقصان کی حلافی ہو جائے۔ لیکن اب
 اور جسد میں بھی یہ مدت نہ رہے کہ بچہ اولاد کے مصداق کا بالکل خیال نہ رکھیں اور شفقہ ختم ہو جائے اور نقد ان شفقہ
 ہونے کے حق میں رہے جس میں معروضہ بمعنا اختیار ہو جائیں تو مسئلہ احناف دوسرے ولیوں کی طرح اب اور جسد

کے لیے دوئے نکاح میں خیار بلوغ سے منع نکاح کر سکتے ہیں۔ سب یہ معلوم کرنا ہے کہ کسی باپ کا اپنا ہاڑ سے مت نکاح کرے، یہ سنی شافعت سے نہ رہی ہو نے نبی و جد اور لڑکی کی صحت سے سوچنے کی وجہ سے کہتی ہے اور وہ معروف بسوہ الاعتیاد ہو گا یا تو نبوت کے زمانہ سے لے کر آج تک مسلسل نسلوں کے واقعات میں غور کرنے سے بھی سمجھ میں آئے گا کہ یہ عدم شافعت کی وجوہات ہیں۔ ویسے نکاح آج کل ہوتے رہتے ہیں مثلاً میں و زہرا ہیں۔ تو اس سے باپ معروف بسوہ الاعتیاد نہیں ہو سکتا۔ تاکہ پھر اس کے لیے دوئے نکاح میں خیار بلوغ سے منع نکاح نکاح ہو۔ لہذا صورت یہ کہ والد نے کسی مصیبت کی بنا پر نکاح کیا ہو گا۔ جو کہ دوسروں کی سمجھ میں نہیں آئی ہوگی تو لڑکی کو خیار بلوغ نہ سب احباب کی رو سے شرعاً حاصل نہیں اور نکاح بہ طور باقی ہے۔ پھر اس کے کراہی طلاق کے ساتھ رہے یا کہ طلاق یا خلع سے اپنے آپ کو بچھڑائے کوئی غلامی کی صورت نہیں۔ باقی حضرت عیوب کا حامل حادثہ فرما کر۔ وہ مذہب حنفی سے واقف نہیں ہیں۔ مذہب حنفی میں صغیرہ اور کبیرہ کے نکاح کے علم میں فرقی کو نہیں سمجھا کہ احناف کے نزدیک بالغ یا بالغہ پر باپ یا دیگر اولیاء کی ولایت نہ رہنے کی وجہ سے اجازت کے بغیر نکاح نہیں کر سکتے۔ اگر کریں گے تو ہائے کی مرضی پر موقوف ہو گا۔ بخلاف صغیرہ کے اس نے نکاح میں تفصیل مذکور ہا ہے اور صورت مذکور لڑکی صغیرہ کے نکاح کے متعلق ہے۔ لیکن عیوب صاحب کی عبارت منقولہ در مختار شافعی وغیرہ سے باطل ہے حتیٰ کہ ہے۔ نیز جو بھی حدیث عیوب صاحب نے نقل کی ہے اور ان احادیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اختیار دیا ہے۔ ان کی مرضی پر نکاح موقوف نہ ہے۔ ہر سب کے سب ہائے متعلق ہیں اور حنفی بھی ان احادیث پر عمل کرتے ہوئے ہیں کہتے ہیں اگر پھر رضاع و اجازت بالغہ کے سب یا کسی اور ولی نے نکاح نہ دیا اور لڑکی کو تاج پندہ رہا تو وہ نہ لایا جائے۔ رد ہے۔ بخلاف صغیرہ کے اس کے نکاح کا حکم ایسے نہیں۔ چنانچہ عیوب صاحب نے ان احادیث کے ترجمہ میں بالغہ کا ترجمہ کرتے ہیں۔ نہیں سورا مسئلہ میں نکاح صغیرہ سے متعلق ہے اور صغیرہ کے نکاح کے متعلق عیوب صاحب نے کوئی حدیث جسے تحریر نہیں فرمائی اور دعویٰ مبدائی صاحب میں عیوب کے لیے کوئی عبارت اس مقصد کے لیے مفید نہیں۔ مذہب حنفی انتہائی بے کوئی بات لکھی ہوئی وہ تو احناف کے اہم ہیں۔ باقی مسک حنفی جو کہ کتب معتبرہ حنفیہ سے ذکر کیا گیا ہے رد نام تو وہی تو حنفی مذہب نہیں کہ باوجود اس کے فقہ احناف کے مذہب حنفی سے واقف نہیں۔ علاوہ ازیں غبار نقضائے ہریت کی جگہ مذہب کے نقل میں غلطی کی ہے۔ وہ یہ نقل بھی احناف کے مسلک مذکور کی کتب اللہ سب کے ۱۲ افقی نہیں۔ چنانچہ عبارت بھی دعویٰ کے لیے مفید نہیں۔ مسک کتب احناف میں واضح ہوتے ہوئے اس کی نقل کا کوئی اقتباز نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

محمد جان: سب متعلق درود سے مراد علم ہدایا

۱۳۵۰: ۱۳۵۰

والدہ کا کرایا ہوا نکاح لڑکی بلوغ کے بعد ختم کر سکتی ہے

《己》

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور متکلمین کے ایک مابالغ لڑکی جس کی عمر تقریباً تین سال ہو اور اس کا نکاح اس کی والدہ نے باپ کی عدم موجودگی اور ضماندی کے بغیر کسی بڑے سے جو کہ اس وقت نابالغ تھا۔ چڑھا دیا ہو اور باپ نے اس نکاح کی مخالفت کی ہو اور لڑکی نے سن بلوغت کو پہنچ کر اس نکاح کو منکوحہ کرتے ہوئے انکار کر دیا ہو۔ کیا یہ نکاح شرعی سے باقی ہے۔

(2)

محققین کی جائے دیگر واقعی شریعی جگہ سے یہ ثابت ہو جائے کہ لڑائی کی ضرورتیں میں نکاح لڑائی کیوں مٹنے پر حاکم تھا اور نکاح سے قبل یا بعد۔ آپ نے اس نکاح کی اجازت نہ دی ہو۔ بلکہ نکاح کا علم ہونے پر باپ نے اس نکاح کو رد کر دیا ہو۔ جیسا کہ سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح اسی وقت سے منع ہو چکا ہے اور لڑکی کا دوسری جگہ نکاح جائز ہے۔ لیکن اگر نکاح سے قبل یا بعد والد نے اس نکاح کی اجازت نہ دی ہو تو لڑکی کی والدہ کے یکے سے نکاح کو درست تسلیم کر لیا ہو تو یہ نکاح معتقد ہو چکا ہے اور اب بیوہ کے بعد لڑکی اس نکاح کو صحیح بھی نہیں کر سکتی۔ فقہاء و دانشمندی علیہ السلام

ترجمہ دوم: نور شاہ محمد صاحب مفتی حضرت علامہ صاحب مفتی احمد رضا قادری صاحب مدظلہ العالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۳۹۰ھ

لڑکی نے اگر اجمالی طور پر وکیل ستر رکھا ہو تو نکاح کے لیے وہی کافی ہے

↔

کیا فرماتے ہیں علماء دین اورین مسئلہ سنا ایک مولوی صاحب کسی شخص کا نکاح کرتے ہیں کہ دو دوا اور ایک وکیل لڑکی کے پاس بھیج کر یہ کہلواتا ہے کہ میرے نکاح کا وارث کون ہے نہ لڑکی جواب میں کہتی ہے کہ میرا والد اور پھر اس کا والد نکاح کرو تا جہ تو کیا یہ نکاح ہو جائے گا یا نہیں۔ نیز اس نکاح کے بعد جب وہ مولوی صاحب نکاح پڑھا کر چلے گئے تو بعض نے کہا کہ نکاح نہیں ہوا۔ کیونکہ لڑکی کو یہ نہیں کہا گیا کہ تیرا نکاح فلاں بن فلاں سے کرتے ہیں۔ کیا تو راضی ہے۔ بلکہ لڑکی کو یہ نہیں کہا گیا ہے کہ تیرے نکاح کا وارث کون ہے اور لڑکی نے کہا کہ میرا والد ہے۔ نہ لڑکی بھی بالغ ہے۔

(نوٹ) حاملہ لکڑی پہ نکلانہ دیکھ کے بھی بچہ ہوا ہے اور پھر یہ شرعی نکاح ہوا ہے اور رجسٹر برقیہ پہ لکھا گیا اور لڑکی

نے دستخط بھی کر دیے تھے اور ہر شرعی نکاح کے وقت اس سے یہ پوچھا کہ تیرے نکاح کا وارث کون ہے اور لڑکی نے کہا کہ میرا وارث میرا والد ہے۔ پھر بن دو گواہوں نے اور ایک وکیل نے آ کر تمام گواہوں کے سامنے کہا کہ ہم لڑکی سے پوچھ کر آتے ہیں اور لڑکی نے جواب دیا ہے کہ میرا وارث والد ہے۔ پھر اسباب و قبول ہوا اس کے بعد ہر ایک دوسرے مولوی سے پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ نکاح نہیں ہوا اور اس مولوی صاحب نے دوسرا نکاح لڑکے کے ساتھ کر لیا۔ کیا یہ دوسرا نکاح ہو جائے گا۔ نیز اگر پہلا نکاح ہو گیا تو دوسرا نکاح بڑھانے والے مولوی کے بارے میں کیا فتویٰ ہے۔ بیجا تو جہاں

﴿توضیح﴾

بشرط صحت سوال اگر لڑکی نے رہنمائی نکاح پر دستخط کر دیے تھے اور گواہوں کے سامنے دہانہ کو اپنے نکاح کا وارث یعنی وکیل مقرر کیا تھا اور والد نے شرعی طریقہ سے گواہوں کے سامنے اسباب و قبول کے ساتھ نکاح کر لیا تو صحت نکاح میں کوئی تردد نہیں اور نکاح خالی ناجائز اور نکاح بر نکاح شمار ہوگا۔ نکاح چڑھنے والا مولوی صاحب اور نکاح میں موجود دوسرے اشخاص تحت کفر کابینہ مگتے ہیں۔ بشرطیکہ ان کو علم ہو کہ یہ نکاح بر نکاح اور باہے۔ سب کو تو یہ کرنا لازم ہے اور نکاح خوان مولوی صاحب کی امامت (جب تک وہ توبہ نہ کرے) مکروہ تحریمی ہے۔ ولا یجوز للولعی اجبار البکر البالغة علی النکاح والا استاذنها الولی فسکت او طاعتت فهو اذن (اللی أن قتل) ولو زوجها قبلها الطهر فسکت فهو علی ما ذکرنا الخ۔ (مداہنہ مع الفتح ص ۱۶۱ ج ۳) ولما نکاح مسکوحۃ الطهر ومعتقہ۔ الی قولہ لم یقل احد بجوازہ۔ وبکفر امامتہ حید الخ۔ ولما فی (موسمہ ص ۵۵۹ ج ۱) بل منشی فی شرح الحبہ أن کرۃ تقدیمہ ای الطاهر کرۃ تحریم۔ (رد المحتار باب الامتہ ص ۵۶۶ ج ۴) وانما علم

حرمہ اور شدت لڑکے کا مالک اور اس کا علم ہوتا ہے
الجواب صحیح محمود علیہ من علیہ وسلم
۱۳۰۲ھ

جب باپ اور دادا دونوں نے نکاح اول رد کیا ہو تو دوسرا نکاح درست ہوگا

﴿توضیح﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و برہنہ مسئلہ کہ کسی عیال کے ساتھ ایک جوان عورت نے ہر قوم سے جو کہ باکرہ بالغہ تھی عقد کر لیا۔ جس میں صرف مساکین کے ایک بھائی کی رضامندی تھی۔ جبکہ اس کے والدین رضی اللہ عنہما اور ذلیل کو

اس کی حاضری تھی۔ جب اس نے رشتہ داروں کو خطرہ ہوا تو انھوں نے کسی مذکور اور اس کے بھائی میا کو جھک کیا کہ یا
 دوسرے ہزار چس دیو یا اس کے عوض میری رشتہ دار۔ پالا غرضتہ دینے پر مصالحت کی صورت طے پائی ہے۔ وہ اس
 عدالت کے ایک شیرے جانی محمد زمان کی لڑکی تھی اور ڈایرہ، وہی شیخ خواجہ کی اور محمد زمان کو فوق میں ہزار چس ملازم
 تھا۔ جس کو اس خاصہ واقعات کا ہم تک ہی نہ تھا۔ کسی پہلا کو یہ فریب سمجھ کر اس نے بغیر اجازت والدہ و دادا کے معضات
 کو ماننے کے سے ہوتے نکاح میں لڑکی کا نام انور ذکر کیا۔ جبکہ محمد زمان کی لڑکی کا نام بذریعہ اس تھا۔ حارثہ انور کسی پہلو
 کے چھوٹے جانی کا نام تھا۔ اس پندرہ روز کے بعد پیر ابراہیم کو پتہ چلا کہ اسیں جو کر دیا گیا ہے۔ جس پر انھوں نے
 پہلے ان کے جوہر دے دے پر دوسری بلکہ توئی کر دی۔ کسی پہلا کا مطلق بیان ہے کہ میں نے انور کا نکاح کر کے با
 تھا۔ نہ کہ کسی نذیرین کا نیز اس عقد میں مسماۃ خدیجہ ان کا والد اور دادا شامل نہ تھے۔ لہذا ان سے کسی طرح اجازت نہ تھی
 بلکہ ان نے اس وقت ہی کہی تھا کہ زمان کی لڑکی کا عقد بذریعہ نکاح میں کا پانچ فوق میں لازم ہے اور میں بھی اس پر
 قلعہ راضی نہیں ہوں۔ اس لیے دو مہینے نکاح میں شریک نہ ہوا۔ بلکہ ہلانے اپنی تعلیم کی تکمیل ان سے یہ
 فریب کرنے والا ہوں۔ جب سہمی محمد زمان چھٹی پڑا یا تو اس نے بھی مزید تحقیق کی اور یہی پتہ چلا کہ ان پر اس کو
 جھک دیا گیا ہے اور پہلی لڑکی ان کو اپنے پرگزرا۔ بعد میں تھا۔ پیر باب مسماۃ خدیجہ ان جان ہوئی تو حیا و اس
 نے نیارہ جو غے حق کو بھی استمال کیا کہ اگر میرے بچا نے ہر کوئی عقد کیا تو تو وہ مجھے بہتر منظور نہیں اور میں اس کو
 منع کرتی ہوں۔ اس پر شہرہ خدیجہ فرام نہیں۔ مسماۃ کے والد اور دادا کا مطلق بیان ہے کہ یہ نکاح کے کار میں موجود
 تھے اور نہ ہم نے کوئی زبانی یا تحریری اجازت دی تھی اور نہ ہی ہم اس پر راضی تھے۔ اب مسماۃ خدیجہ ان کا دوسری بلکہ عقد
 کر دینے کے بعد جس میں ہا کا عقد وہاں اور شامل تھے۔ فریقہ دل کے یہ ان کے منہ پر کر دیا کہ اس لڑکی سے ہمارا
 عقد تھا۔ صورت مذکور میں بیان فرمائیں کہ مسماۃ خدیجہ ان کا عقد بدل درست ہے۔ جس میں نہ باب دادا اور نہ تھے نہ
 راضی بلکہ مسماۃ کے بچے نے عقد کر دیا تھا۔ وہ بھی انور زبانی کا بیگناہ نام کی لڑکی تھی یا عقد خالی جوہر مسماۃ و فرست
 مسماۃ و خدیجہ اور وہ جازوہ والدہ و دادا لیا گیا ہے۔ بیٹا تو خیر!

فصل پنجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ چند نکاحات تھے جو درج درست نہیں ہوا ہے۔ ایک تو یہ کہ خدیجہ ان کا نکاح انور سے نام
 سے کیا گیا ہے اور جب نکاح میں دوسرا نام ذکر کر دیا جائے اور اس کی طرف اشارہ نہ ہو جائے تو نکاح منع نہیں ہوتا۔
 صورت مسنونہ میں کہ انور کا نام ذکر کر کے نکاح کر دیا گیا ہو اور اس کی کسی شخصیت کی طرف اشارہ نہ کیا گیا ہو تو نکاح

سرے سے معتقد نہیں ہوا ہے۔ کما قال فی العاصمگیرہ فی ۱۴۷۱ ج ۱ و جعل لہ ہت واحدة اسمہا طامعة قال
 ثم جعل زوجت منك ابنتی عائشة ولم تقع الاشارة الى شحمها و ذکر فی غنای الفاضلی انہ لا
 یبعد النکاح . اور اگر بالفرض معتقد ہوا ہو تو چونکہ بچہ بولی بعد ہے اور وہ ولی اقرب باپ اور دادا کی اجازت کے بغیر
 نکاح کر چکا ہے۔ لہذا یہ نکاح موقوف ہوا ہے۔ ولی اقرب کی رضا مندی پر۔ باپ اگرچہ عاکب ہے۔ قیمت منقطعہ
 کے ساتھ۔ لیکن لڑکی کا دادا تو حاضر ہے اور اس نے اجازت نہیں دی اور عہد نے بھی آنے کے بعد رد کر دیا ہے۔ لہذا
 پہلا نکاح درست نہیں ہوا ہے اور دوسرا نکاح صحیح ہے۔ کما قال لسی العاصمگیرہ ص ۱۲۸۵ ج ۱ وان زوج
 العصیر لہ بالصیرۃ بعد الاولیاء فان کان الاقرب حاضراً و هو من اهل الولاية توقف نکاح
 الابعد علی اجازتہ وان لم یکن من اهل الولاية بان کان صغیراً او کان کبیراً مضموناً جاز وان
 کان الاقرب غائباً غیبة منقطعة حاز نکاح الابعد کذا فی المعیط . فتکذبت علی اہل
 دروید الخلیفہ غفرلہ عن مطلق دروید کا سما معلوم ہوتا ہے

کسی مقامی عالم دین کو بلا کر خوب تحقیق کرنی چاہئے۔ اگر والدہ عند درجہ صحیح ہے تو جواب درست ہے۔
 الجواب صحیح محمود رضا اللہ عن مطلق دروید کا سما معلوم ہوتا ہے
 ۱۱/۱۲/۱۳۸۶ھ

زانی اپنی بیٹی کا ولی بن سکتا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت کا نکاح کسی کے ساتھ تھا۔ وہ عورت دوسرے
 مرد کے ساتھ چلی گئی۔ اس میں ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ اس لڑکی کا باپ کا نکاح زانی نے ایک بالغ مرد کے ساتھ کیا۔ لہذا
 اب تک اس مرد اور عورت کا نکاح نہیں اور لڑکی کا نکاح کر دیا تھا۔ لڑکی بالغ ہو کر نکاحی ہو گئی ہے کہ میں اس لڑکے سے
 شادی نہیں کرنا چاہتی۔

﴿ج﴾

صورت مسئلہ میں یہ نکاح فضولی ہے کہ یہ زانی مرد اس لڑکی کا باپ اور ولی نہیں ہے۔ بلکہ اس عورت کا اصلی
 خاوند اس لڑکی کا باپ اور ولی ہے۔ مگر نکاح مذکور کی اس کے اصلی باپ نے صراحۃً اجازت نہ دی ہے تو یہ نکاح صحیح نہ کہ
 فضولی ہوا تھا اور موقوف تھا اس لیے جبکہ لڑکی کے باپ نے اجازت نہ دی ہو اور نہ لڑکی نے بالغ ہونے کے بعد اس
 نکاح کو منظور کیا ہو اور نہ اجازت دی ہو بلکہ بالغ ہو کر لڑکی اس زانی کے لیے ہوئے نکاح سے انکاری ہو گئی تو شرعاً وہ

نکاح موقوف ختم ہو گیا اور لڑکی دوسری جگہ نکاح کر سکتی۔ اس صورتِ غور کے اصل خاتمہ نے جو کہ شرعاً اس لڑکی کا باپ و دہلی ہے۔ لڑکی کے نکاح کے وقت سے اس کے بلوغ تک کے عرصہ میں اس نکاح کو صراحۃً منظور نہ کیا ہو کیونکہ اگر لڑکی کے باپ نے لڑکی کے بلوغ کے وقت نکاح سے پہلے اس نکاح کو صراحۃً منظور نہ کیا ہو تو وہ فضولی نکاح موقوف شرعاً صحیح و لازم ہو جاتا ہے اور بعد میں لڑکی کے بلوغ کے وقت کا نکاح شرعاً غیر معتبر ہے۔ اس کے انکار سے ۱۰۰۰ دینار کا منظور کردہ نکاح شرعاً فاسخ نہیں ہوتا اور نہ یہ لڑکی اس صورت میں دوسری جگہ نکاح کر سکتی گی۔ اسی طرح اگر لڑکی نے والد نے نکاح ہونے کے وقت سے لڑکی کے انکار سے پہلے اس نکاح کو منظور اور دیکھا ہو تو اس وقت سے اس لڑکی کا نکاح شرعاً ختم ہو گا۔ الحاصل اگر لڑکی کے والد نے پہلا نکاح منظور کیا ہو یا لڑکی کے باپ نے نہ اس نکاح کو منظور کیا اور نہ صراحۃً رد کیا ہو اور لڑکی نے بلوغ کے بعد انکار سے پہلے صراحۃً اس نکاح کو منظور کیا ہو تو ان دونوں صورتوں میں وہ لڑکی کے والد کے لئے ولیدہ بچپن کا نکاح صحیح و لازم ہو گیا ہے۔ سوائے طلاق و فسخ کے اس کے لیے فحاشی کی صورت نہیں اور اگر اس لڑکی کے والد نے پہلے اس نکاح سے انکار کیا ہو بعد میں چاہے لڑکی منظور بھی کرے یا باپ یا ماں نہ ہوں منظور کیا ہو اور نہ رد کیا ہو بلکہ بلوغ کے وقت لڑکی نے اس نکاح سے انکار کیا تو ان دونوں صورتوں میں فسخ نہیں رہا اور یہ لڑکی دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے اور یہ بھی مفہوم ہو کہ لڑکی کا باپ اور دہلی اس صورت کا پہلا غنوم ہے۔ لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ لغفران وللعاہر الحجر ا و کما قال علیہ السلام۔ فقہا واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد عارف صاحب مفتی مدرسہ دارالعلوم دیوبند
الجواب صحیح بہا الطیف غفرلہ مفتی مدرسہ دارالعلوم دیوبند
۲ جمادی الاول ۱۳۸۸ھ

والد کے نکاح کرانے کے بعد لڑکی کو خیار بلوغ حاصل نہیں ہوتا



کیا فرماتے ہیں علماء دین و رہبر مسند کہ مفتی رحمت اللہ نے اپنے بھائی عبدالرحیم کے لیے بیوہ کا تہہ خود و مرد معتبر ہیں شہدین عاقلین بالغین مسلمین متعدد ذیل گاؤں کی مسجد کے امام صاحب کے توسط سے سہمی اسلام کی لڑکی تالانہ کا ایجاب و قبول کر لیا ہے۔ لڑکی نہ نکاح کا ایجاب خود اپنے والد اسم نے ملکہ کیا ہے اور رحمت اللہ جو اپنے بھائی عبدالرحیم کی طرف سے وکیل تھا۔ اس نے قبول کر لیا تھا۔ اس معاملہ کے بعد جب دو لڑکی بالغ ہو گئی تو اس نے اپنے والد کے نکاح کردینے کی تردید کر دی ہے اور شکر ہو گئی ہے۔ آپ حضرات سے دوہمیں دریافت طلب ہیں۔ پہلے یہ مسئلہ ارشاد فرمائیں کہ یہ نکاح عند الشرح مستند ہوا ہے یا نہیں۔ دوسری بات یہ قابل تحقیق ہے کہ انعقاد نکاح کے بعد

مسماۃ مذکورہ کا انکار خیار بلوغ کے مطابق موجب صحیح ہو سکتا ہے۔ نیز تو جروا
نیز معروض ہے کہ یہ ایجاب و قبول زبانی صادر ہوا ہے۔ نکاح خوان کے رجسٹر میں اس کا اندراج نہیں ہو سکا۔
مجلس نکاح کے بعض افراد کے دستخط مستند ہیں۔

گواہ شد	نکاح خوان	گواہ شد
محبت خان	مولوی محمد الیاس	سید محمد خان
نشان انگریزا	امام مسجد بکرم خور	

﴿نکاح﴾

بشرط صحت سوال یعنی اگر واقعی باپ نے اپنی مہترین نابالغ لڑکی کا نکاح شرعی طریقہ سے ایجاب و قبول کے ساتھ
مکمل ہونے کی موجودگی میں کیا ہے تو یہ نکاح بلا ریب صحیح کوہ مانڈ ہے اور لڑکی کو خیار بلوغ حاصل نہیں۔ سابقہ نکاح بدستور
باقی ہے۔ فال فی شروح التوسیر وللولی النکاح الصغیر والصغیرۃ ولو نیبا ولو لم النکاح ولو بعین
لأحش (ولو لم النکاح) یعنی بلا توقف علی اجازۃ أحد وبلا صوت خیال فی تزویج الأب والجد
وکذا الابن علی ما یأتی (رد المحتار ص ۶۹ ج ۳) فقہاء اللہ تعالیٰ اعلم

حرر محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ دارالعلوم دہلی
الجواب صحیح محمد عبد القدیر خان مفتی مدرسہ دارالعلوم دہلی
۲۵ جمادی الاول ۱۳۹۹ھ

نابالغ لڑکی کی طرف سے حقیقی والد کا قبول کرنا بالکل درست ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و بریں مسئلہ کہ اگر نابالغ لڑکی جس کی طرف سے اس کا حقیقی باپ قبولیت کرتا ہے۔ وہ
نکاح شرعی شریف میں جائز و ثابت ہے یا نہیں۔ ہمارے ہاں ایک مولوی صاحب ہیں۔ جو ایسے نکاح کے سرے سے
قائل نہیں۔ نیز تو جروا

﴿ج﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نابالغ لڑکے اور نابالغ لڑکی کی طرف سے جب حقیقی باپ قبولیت کرے تو یہ نکاح جائز اور
لازم ہو جاتا ہے۔ اسی پر فقہاء و مذاہب اربعہ امام اعظم، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا اتفاق ہے۔
تھمارے ہاں کے مولوی صاحب کا انکار جہالت پر مبنی ہے۔ دیکھیے اللہ جل جلالہ کلام پاک کی اس آیت میں۔

والملاتی بمن من المعیص من فسانکم ان اوتیتهم فعدتھن لثلاثة اشھر واللائی لم یحضن۔ الآية
 (ترجمہ) اور اگر تم میں جن کو بوجھاپنے کی وجہ سے محض آمانت ہو گیا ہے وہ جو نکاح نہیں کرتا۔ ان کی عدت تین ماہ ہے۔
 تا بالقی عدت بیان فرماتا ہے میں اور عدت طلاق کے بعد ہوتی ہے اور طلاق تب ہو سکتی ہے جبکہ پہلے نکاح ہو تو اس
 آیت سے صرف طور پر نا بالغ لڑکی کے نکاح کا جواز معلوم ہو رہا ہے۔ اسی طرٹ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا
 نکاح چھ ماہ کی عمر میں ان کے والدہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی کریم صبی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر رکھے ہیں۔
 كما قال فی فتح القلیب ص ۱۷۲ ج ۳ مطبوعہ مکتبہ و شبیبہ مکرانہ (قولہ) ویجوز نکاح الصغیر
 والصغیرۃ اذا زوجھما الولی، لقولہ تعالیٰ واللائی لم یحضن فانثت المدة للصغیرۃ وهو طر و
 تصور نکاحہا ضرراً فبطل بہ منع ان شجرۃ وانی مکر من لاصبہ ود تزویج ہی بکر عائشہ
 رضی اللہ عنہما وہی بنت سنہ نصف قریب من المعتزات وتزوج قدامة بن مظعون بنت الزبیر يوم
 ولدت مع علم الصحابة رضی اللہ عنہم نص فی لہم الصحابة عدم النحوصۃ فی نکاح عائشہ
 فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حرر و سر الخطی غفرلہ یحییٰ علیہ السلام
 الجواب فی معرفۃ اللہ من صفحہ ۱۷۲ ج ۳
 ع ۱۷۲ ج ۳

نا بالغ لڑکیوں کے باپ نے ایجاب اور نا بالغ لڑکوں کے دادا نے قبول کیا ہوتا کیا حکم ہے؟



کیا فرماتے ہیں علماء دین و ریس مسئلہ سزا ید اور مردوں بھائی ہیں۔ یہ لڑکیاں پانچ ہیں اور عمر کے لڑکے بھی
 پانچ ہیں۔ زید نے اپنی لڑکیاں عمر کے لڑکوں کو دیئے کا قرآن کیا ہے۔ ان الفاظ کے ساتھ کہ میں نے اپنی فداں لڑکی عمر
 کے فداں لڑکے کو دی اور فداں لڑکی فداں لڑکے کو دی۔ ایسے الفاظ میں کہہ دیا۔ تمام لڑکیوں کے ہارے میں ان الفاظ
 کے کہنے کے وقت صرف لڑکوں کی ماں اور دادی اور دادا اور بھی چند آدمی موجود تھے۔ لیکن لڑکوں کا باپ موجود نہ تھا۔ زید
 کے ان الفاظ کے کہنے کے وقت عمر کا والد شریف قبول کرتا تھا۔ یعنی عمر موجود نہیں تھا۔ لیکن قبول کرنے کے فوراً بعد ہم
 نے طر پر کپڑے بھی پہنائے گئے اور سمجھ رہی تھیں کہ ہم کی تھیں۔ ہاں زید نے جس وقت یہ ذکر الفاظ میں کہا
 تھا۔ اسی وقت لڑکیاں اور لڑکے دونوں قسم کے الفاظ نا بالغ تھے۔ اب عمر نے مطالبہ کیا ہے کہ مجھے ایک لڑکی دے۔
 میں اپنے لڑکے کے ساتھ شادی خانہ آبادی کی رسم پوری کرتا ہوں۔ لیکن اب زید نے انکار کر دیا ہے۔ کہنے کے بعد کہ میں
 اپنی لڑکی کی دوسری جگہ شادی کرتا ہوں۔ کہ شریعت زید عاجز نہ رہتی ہے کہ دوسری جگہ اپنی لڑکی کا نکاح کرانے نہیں۔

﴿ترجمہ﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اگر میں مجلس میں لڑکیوں کے والد اور بڑوں کے والد کے علاوہ کم از کم دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں موجود تھیں یعنی صاحب شہادت مجلس تھا اور لڑکی کا دادا قبول کرتا گیا ہو۔ تب تمام کا نکاح فضولی معتقد ہو گیا ہے۔ اگر ان لڑکیوں کا والد مسافت ستر تک غائب تھا۔ بلکہ قریب نہیں تھا۔ وہ نکاح فضولی ان لڑکیوں کے والد کی اجازت پر مستوف ہے۔ اگر ان کا والد پہلے چل جانے کے بعد ان کو رد کر چکا ہو تو نکاح رد ہو گئے ہیں اور اگر نکاح کو منظور کر چکا ہو مگر احد یا والدہ تو نکاح باقاعدہ لازم اور نافذ ہو گئے ہیں اور جب زید اپنی لڑکیوں کا نکاح دوسری جگہ ٹک کر سکا اور اگر لڑکیوں کے والد نے یہ چل جانے کے بعد ان نکاحوں کو قبول کر لیا ہو ورنہ رد کر چکا ہو یہ لے تک کہ اس کے بڑے سر سے بعض پانچ دو گئے در بھی تک ان لڑکیوں نے بعد از غم کے نکاح نہ کیا ہو تب خود ان بالغ لڑکیوں کا اختیار ہے پانچ قبول کریں یا رد کریں۔ کما قال فی الدر المختار علی هامش تبویر الابصار ص ۸۱ ج ۳ (و نلوئی الابدع الزویج بغیۃ الاقرب) فلوز روح الابدع حل قیام الاقرب لوقف علی احرازہ ولو تحولت الولاية الیہ لم یجز الا ما جازہ بعد التحول فہستانی وظہویہ وفیہ ایضاً فیل ذلک صغیرۃ زوجت نفسها ولا ولی ولا حاکم لہم لوقف بعد ما جازتہا بعد ہذو غھا لان لہ بحبراً وهو السطان۔ فتکونہ تعالیٰ اعلم

ترجمہ: اللطیف فخری مہتمم مفتی دوسرے قسم کے مسائل
الجواب صحیح بخاری و مشکوٰۃ و غیرہ مفتی دوسرے قسم کے مسائل
۱۱۸۹ (۱۱۸۹) ۱۱۸۹

اگر لڑکی کو یقین ہو کہ میرا نکاح والد کے بجائے چچا نے کر لیا تھا تو کیا حکم ہے؟

﴿ترجمہ﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع تین اس مسئلہ میں کہ شہداء کا نکاح نہ کی صحت میں کیا گیا تھا۔ جبکہ اس کے باپ اور چچا زندہ تھے۔ لڑکی کو یہ یقین نہیں آیا نکاح باپ نے کر دیا تھا۔ بچا نے۔ دوسروں کو بھی اس میں اختلاف ہے۔ معتبر یہ بات ہے کہ کسی ذاتی کارہ کی بنا پر لڑکی کا باپ مجلس نکاح میں موجود تھا اس کے چچا نے جو بھائی ہونے کے ساتھ توفیق پر نکاح کر دیا۔ معلوم شدہ نکاح میں والد کا انھوں نے فرض ٹکویا۔ یہ صورت بھی اختیار کی۔ بہر حال لڑکی بعد از وفات چچا اس نکاح سے مطمئن نہیں ہے۔ کیا شریعت ہڈی کی رو سے کوئی اختیار ہے کہ وہ اپنی مرضی پر طلاق کرے؟

✽✽✽

لڑکی کی مستحبی میں اگر نکاح باپ نے کیا ہے تو ہر قویہ نکاح باپ بھی اور نہ تختہ ہے اور لڑکی کو خیار یوغ حاصل نہیں۔ حال فی کتب الفقہ ولہما خیار الصغیر غیر الاب والجد بشرط القصد و اگر باپ کی سراجہ کی میرا باپ کی اجازت کے بغیر بچائے نکاح کیا ہے تو یہ نکاح لڑکی کے طور سے قیل بایہ کی اجازت پر موقوف تھا۔ اگر باپ نے اجازت دی ہے تو نکاح صحیح ہوا ہے اور خیار یوغ حاصل نہیں اور اگر باپ نے اس نکاح کو رد کر دیا ہے تو نکاح صحیح ہو گیا ہے اور اگر لڑکی کے سوا کتب باپ نے نکاح منع کیا ہے اور نہ اجازت دی ہے تو لڑکی کے یوغ نے بعد لڑکی کو خوار قہیہ رہے۔ چہ ہو اس نکاح کو جائز کر دے یا نہ کر دے۔ صورت مسئلہ میں ضروری ہے کہ متقاضی صورت لڑکی، علم عقد کو تالیف مقرر کر دے اور صحیح صورت حال کا شرعی حریقہ سے تحقیق کر کے مسبب لغوی یا اہم چرخی کر دے۔ عقد والدہ تعالیٰ اعظم

حررہ محمد نور محمد وغیرہ نائب مفتی مدرسہ تاجدار احمد ہستان
۹ جمادی الاول ۱۳۸۵ھ

اگر لڑکی کے والد نے لڑکی کے دادا کو اجازت دی ہو تو اب نکاح رو نہیں کر سکتا

✽✽✽

کیا فرماتے ہیں علماء دین میں مسئلہ کہ ایک لڑکی نابالغہ جس کا والد فوج میں ملازم تھا۔ جس سے اجازت نکاح اپنے والد کو یعنی لڑکی کے دادا کو نکاح کی اجازت دی گئی تھی جاتی سے اور اب جس میں وہ کارہشہ کا فیصلہ کیا تھا غرضیکہ اس کا لڑکی کے دادا نے اس کی والدہ اور دیگر برادرین کے روبرو نکاح پڑھوایا تھا۔ بعد میں اس کے دادا کے آنے پر یعنی ۳ سال کے بعد آ کر اس نے کہا کہ میں رشتہ نہیں دیتا اور نابالغ لڑکی کا نکاح جو شرعی طور پر ہوا تھا۔ وہ مجھے منظور نہیں ہے۔ اس لیے میں لڑکی مذکورہ کا نکاح دیگر جگہ کر دوں گا۔ لہذا اس فقہ نکاح نے جواز عدم جواز کے متعلق فتویٰ صادر فرمائیں۔

✽✽✽

اگر والد کی طرف سے نابالغ لڑکی کے دادا کو اجازت تھی تو دادا کا نکاح شرعاً لازم ہو گیا ہے۔ تین سال کے بعد باپ کے عذر سے نہ جانے لڑکی کا دوسری جگہ عقد نکاح درست نہیں ہوگا عقد وادعہ عالم
بند محمد امجدی وغیرہ نائب مفتی مدرسہ تاجدار احمد ہستان
۱۲ شعبان ۱۳۸۵ھ

جب لڑکی کے والد نے لڑکی کے نانا کو اجازت دے دی تو اب انکار درست نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نامی عاشق حسین ولد غلام حسن اپنی لڑکی مسماۃ حیدرہ خاتون تالافہ کے عقد نکاح کر لینے کی اجازت اپنے سرسری خدا بخش کو دیتا ہے کہ میری لڑکی کا نکاح ہر ماہ ملازم ولد محمد نواز کر دے۔ اس وقت عاقل غلام محمد اور محمد اکرم صاحب موجود تھے۔ چونکہ اس وقت موافق دیتے ہیں کہ بقی عاشق حسین نے اجازت دی تھی اور خدا بخش بھی اقرار کرتا ہے کہ مجھے میرے داماد نے اپنی لڑکی کا نکاح ملازم کے ساتھ کرنے کی اجازت دی تھی۔ چنانچہ اسی اثنا میں خدا بخش مذکور نے اپنی نواسی حیدرہ خاتون دختر عاشق حسین کا نکاح ہر ماہ ملازم حسین ولد محمد نواز قبول کر دیا۔ اب گنہگار یہ ہے کہ یہ نکاح عند الشریعہ حرام ہو گا یا نہیں۔

(نوٹ) یاد رہے کہ عاشق حسین اب کھتا بھرتا ہے کہ میری لڑکی کا نکاح نہیں ہوا ہے۔ باوجود اس کے کہ وہ توکیل نہ ہو گا اقرار کرتا ہے اور وکیل نے نکاح کر رکھی دیا ہے۔

﴿حج﴾

جب عاشق حسین توکیل مذکور کا اقرار کرتا ہے اور وکیل نے نکاح کر رکھی دیا ہے تو نکاح صحیح اور نافذ ہو گیا ہے۔ نکاح کر لینے کے بعد نہ تو عاشق حسین کو کوئی اختیار و فیروہ حاصل ہے اور نہ اس کی لڑکی کو بعد از بلوغ کوئی اختیار حاصل ہے۔ باقی عاشق حسین کا توکیل مذکور کے اقرار کرنے کے باوجود صحت نکاح کا انکار کرنا لغو ہے۔ ہاں اگر عاشق حسین نے وکیل کے نکاح کرنے سے قبل اسے وکالت سے معزول کر دیا ہو تب نکاح نافذ نہیں ہوا ہے۔ اب اگر لڑکی بعد ہر گئی ہے اور اس نکاح سے انکادی ہے تب اس پر حالت مضرتی اس کے باپ کی توکیل مذکور اور پھر نکاح مذکور پر گواہ پیش کیے جائیں گے۔ وجميع ذلك نشهد به الكتب المفهومة فقہاء اللہ تعالیٰ و علم

محمد عبداللطیف غفرلہ معین مفتی محمد سلام اعظمی ہشتان

۹ ذی قعدہ ۱۳۸۴ھ

۱۳ سال والے لڑکے کی طرف سے اگر والد ایجاب و قبول کرنے کو کیا حکم ہے؟

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک نکاح پڑھا گیا ہے۔ لڑکا چودہ سال کا عقل مند اور سمجھدار اور دانستہ۔ مجلس میں موجود تھا۔ اس نے تعزیت نہیں کی۔ اس کے والد نے لڑکے کی طرف سے تعزیت کی۔ اب جھگڑا ہے کہ لڑکی

اے نکاح کا انکار کرتے ہیں۔ نکاح نہیں ہوتا۔ کیونکہ نکاح قبولیت کر سکتا تھا۔ اس نے نہیں کی۔ اب لڑکی نہیں دیتے۔ نیا شریعت میں یہ نکاح ثابت ہے۔ نہیں۔ لڑکے سے طلاق دلائی جائے یا بغیر طلاق کسی اور جگہ پر نکاح لڑکی کے درمیان کر سکتے ہیں۔ نہیں۔ مبراہی فرما کر شریعت محمدی سے ہم کو قطع کیا جائے۔ کیونکہ لڑکے والڑکی کے واسطے راجح نکاح میں نکاح جائز نہیں کر سکتے۔

ترجمہ

سورۃ مائدہ میں چاروں سالہ لڑکا اگر نکاح کے وقت نابالغ تھا تو والدہ یا باپ یا عہدہ منعقد ہوا ہے اور اگر نابالغ تھا تو بھائی کی طرف سے اس کے والد نے نکاح کر کے دیا ہو۔ اس نے والدہ کے کیے ہوئے نکاح پر صواب دینا یا اہل تشیع رضامندی کا اظہار کیا۔ جب بھی نکاح بوجہ ہے اور جو شائستہ بعد اس لڑکے سے طلاق حاصل کیے بغیر دوسری جگہ اس لڑکی کا نکاح جائز نہیں ہے۔ واللہ اعلم

حرر محمد انور شاہ غفرلہ مدرسہ قاسم العلوم ہفتون
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مستحق مدرسہ قاسم العلوم ہفتون
۱۷ صفر ۱۳۹۵ھ

نابالغوں کا نکاح شرعاً جائز ہے

ترجمہ

کیا نہ کہتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ نابالغ لڑکی کا اس سرکاری فیصلے میں نکاح اس کے والد اور دوسرے غیر واپسی دفعہ دشمنی سے کسی شخص کے ساتھ کر سکتے ہیں؟ شریعت میں کوئی رکاوٹ اور پابندی تو نہیں۔ جبکہ قانون پاکستان میں ایسے نکاح پر پابندی عائد ہوئی ہے۔

ترجمہ

شرعاً نابالغ لڑکے اور لڑکی کا نکاح نہیں درست ہے۔ جبکہ نابالغ لڑکے اور لڑکی کے والدین اور رشتہ دار وغیرہ راضی ہوں اور سب سمجھیں اور عہدہ نابالغین کا نکاح کر سکتے ہیں۔ ایسے نکاح سے شرعاً کوئی رکاوٹ نہیں۔ حضرت عائشہؓ کا نکاح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نابالغی میں کر لیا تھا۔ خود مسلمان پاکستان کا یہ قانون خلاف شریعت ہے۔ لہذا اس کے بجائے مسلمانوں کو شریعت محمدیہ پر عمل کرنا چاہیے۔ فقط واللہ اعلم
الہم عفا اللہ عنہما و عفا اللہ عنہما مستحق مدرسہ قاسم العلوم ہفتون
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مستحق مدرسہ قاسم العلوم ہفتون

اور بتاؤ مل صورت میں لڑکی کے، مومن کو ریاضیا اختیار ختم ہو گیا

پیش رو

تیار فرماتے ہیں ملا کر ہم اسی مسجد کے بارے میں کہہ دو آدھوں نے آئیہ دوسرے کی کہیں نے ساتھ شادی کی پھر رہا جاؤ گی کی وجہ سے دونوں آدمیوں نے طلاق دی اور انعام خاں کا نام نکھوئے تو ان میں سے ایک آدمی کی لڑکی تھی۔ خاں کے وقت میں سال کی تھی تو اس لڑکی کے ماموں جان نے کہا کہ لڑکی میرے حوالے کر دیں اور انعام خاں پر یہ لکھوا کہ لڑکی تم سب کی وجہ سے ماموں کی بیوی میں رہے گی تو انعام کے وقت بھی تمیں سال کی تھی اور انعام یہ بھی نکھوایا ہے کہ ان لڑکی کا ماموں جب اور جس وقت چاہے دو وقتہ نکاح کر سکتا ہے تو ان اصطلاح کرتے وقت مذکورہ لڑکی کے باپ کا سال وہ اس نے بھی کہا کہ وہ کام مست کرو۔ لیکن ان میں سے ایک نے اسے کہا کہ ہماری ابا کرنا بعد میں دیکھا جائے گا۔ یہ طلاق نامہ بذریعہ پولیس واقعہ کے وقت ان وقتانہ رویہ یہ ہو رہا ہے ماموں کو ہار دینا یہی کیا تھا۔ دھم مرنے کے بعد وہ گھر کر وادہ ہوئے اور اس اصطلاح حال ہر مذکورہ لڑکی کے والد نے اپنے والد اور گھر والوں کو بتایا تو انھوں نے لڑکی کے باپ کو ڈانٹا اور لڑکی کے باپ نے کہا کہ یہ لڑکی درجہ دار بنائے گا۔ یہ کہہ کر اس کی وجہ سے میں نے ایسا کر دیا ہے۔ اب مدت انعام کے بعد تقریباً چار پانچ مہینہ لڑکی کے ماموں نے عقد نکاح کرنا چاہا تو نکاح کرنے سے پہلے اس کا ہم کرنے کے بعد تمام مدت میں اس کو ڈانٹا اور اس کا ہر وقت ہار دینا لڑکی کے گھر کے درمیان لڑکی کا نکاح نہیں کرنے دیتا ہوں۔ وہ یہ خبر اس کے ماموں تک بھی پہنچ گئی تھی۔ کیونکہ ان دونوں کے گھر کے درمیان تقریباً ایک یا دو چار لنگ کا فاصلہ ہے۔ اب نکاح کرنے کے وقت اس لڑکی نے ماموں سے ایسے وزیر یعنی لڑکی کے نانا کو کہا کہ عقد نکاح کر دو۔ اس نے بھی انکار کر دیا اور کہا کہ اس لڑکی سے ہونا کر کوئی اور اس شرع نکاح نہ ہو۔ یہ خبر بھی انکار کر دیا۔ اس کے بعد انھوں نے دوسری جگہ جا کر اس لڑکی کا نکاح کر دیا۔ اب اس وقت لڑکی بھی منکر ہے اور باپ انعام کے وقت سے نے کہ اب تک عقد نکاح کا منکر ہے اور لڑکی کی تمام پردہ نشینی کرنا کرنا ہے اور سب بھی لڑکی کا منکر ہے اور ماموں جان باپ سے انک ہے۔ کیا اب اس لڑکی کا نکاح صحیح ہے یا نہیں۔ تفصیل اور دلائل کے ساتھ بیان کریں۔

424

سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ لڑکی کے والد نے لڑکی کو، سودا گرانے بھی، رہنما کے ذریعہ بھی لڑکی کا عقد کر کے، بیکار اختیار کر لیا تھا۔ لیکن بشرط صحت سوال جب مکار سے پہلے لڑکی کے والد نے ماموں کے خلاف سے انکار کر دیا

اور اس کو طلاق بھی ہوگی تو اسی کا اختیار رہا۔ نکاح سے پہلے ہو گیا اور لڑکی نے والدہ کی اجازت سے بغیر مہر کے کیا ہوا۔ نکاح صحیح نہیں ہوا۔ لڑکی کا دوسری جگہ نکاح اس کی اجازت سے جائز ہے۔ فقط والسلام واللہ تعالیٰ اعلم۔
ترجمہ: اور یہ فقہاء فقیرانہ، سب علقہ درستی تمام مہر و مہر سے
۱۔ حسب واقعہ

اگر باغ لڑکی سے جبراً اجازت لے کر اس کا نکاح کیا جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ جب لڑکی کا نکاح باغ لڑنے کے ساتھ جبراً کیا جائے تو کیا حکم ہے۔ لڑکی کے رشتہ داروں نے غوب چائی کی۔ اس لیے لڑکی نے بیان چھاننے کی خاطر اجازت دے دی۔ اس وقت لڑکی باغ تھی۔ جبراً نکاح باندھنے کا یہ تمام گاموں والوں کو ہے۔ جس طرح کیا گیا ہے۔ مختلف دیکھنے کے خیال ہیں۔ چند وہ کہتے ہیں کہ یہ نکاح درست ہے۔ جند لوگ۔ سب سے جبراً نکاح درست نہیں۔ ایک دوسرا انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ نکاح درست ہے۔ چونکہ لڑکی کا جب نکاح باغ تھا تو لڑکی سے اجازت مانگی گئی تو اس وقت لڑکی بیکار و غم تھی۔ لے تھی تو کہہ دیتی کہ ہماری طرف سے اجازت نہیں بھرتو نکاح نہ ہونا۔ اب لڑکی نے اجازت دے دی ہے۔ اس لیے نکاح درست ہو گیا ہے۔ لڑکی کا والد فوت ہو گیا۔ والدہ کا مشورہ بھی اس وقت نہیں تھا۔ جس کے نصوں نے لڑکی اور اس کی والدہ کو مکان میں داخل کیا۔ اس کو خوب برا۔ اب لڑکی اور اس کی والدہ یہ کہتی ہیں کہ چاہے ہم جو نہیں یہ کام ہم کی نہیں کریں گے۔ اب کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ کیا یہ نکاح درست ہے۔ نہ کہ لڑکی کا چھ پھار یعنی جبراً نکاح دینا درست ہے یا نہیں یہ یہ بات اٹھانے والے اس میں شک ہے۔ یہ وہاں سے ہے اس طرح الی ہے۔ شاید لڑکی نے ذہنی اجازت سے نکاح کیا۔ والدہ کی طرف سے نکاح نہیں ہوا۔ اس نے بھی رضامندی۔ اپنی طرف سے نکاح کیا۔ یہ لڑکی اور لڑکی کی والدہ کا کہنا ہے۔

جواب

جب اس نے اجازت دے دی تو یہ نکاح صحیح ہے۔ والدہ کا بغیر رضامندی دے دی ہے تب بھی نکاح صحیح ہو جائے گا۔ اب اس کو نکاح کرنے کا کوئی حق نہیں۔ واما النکاح بالکراہ (بالکراہ) فلیم ادرہ صریح یہ والفظہر۔ لہذا لا یخالفہما (الطلاق والعنف) فی ذلک (فی التصحیح) لتصریحہم بان الطلک یصح مع الاکراہ مستحساناً۔ ص ۲۳۵ ج ۳ کتاب الطلاق۔ واللہ اعلم

متمم حق و مستحق۔ قاسم العسکری

بالغی جلد کسی اور کی اجازت کا اعتبار نہ ہوگا

﴿۱۱﴾

نیا فراتے ہیں ملو، اگر ام اس مسئلے پر اسے میں کہ کچھ عرصہ بڑا کہ مسماۃ شہیمہ دقت ظہور احمد قوسہ برکات سائنس
موضوع پانچ تحصیل کیر دار ضلع بنگال کو خاتمہ مسن ولد ظہور احمد نے کہا کہ وہ مذکورہ نکاح ہم کو غلام شہیر ولد محمد فضل کرنا
چاہتا ہے۔ مگر مذکورہ نے من کرنا کرا کر دیا۔ اس کے بعد ہر چند یہ کوشش کی گئی کہ وہ تسلیم کرے۔ لیکن مذکورہ دستہ را کلا
کرتی رہی۔ چونکہ خاتمہ مسن بغض تھا۔ جو غلام شہیر کو از خود لے آیا اور نکاح خواں کے ذریعہ پر بندھ دیا۔ جہاں پانچ چو
عورتوں نے اندرون خانہ شہیمہ کو کہا کہ نکاح کرنے کے لیے آ رہے ہیں۔ وہ ان سے ساتھ بیٹھ جائے۔ جب نکاح نہ
ہوا، چاہتی ہے۔ چھوٹی بھی نہ ہے۔ عورتوں نے کہا کہ بیٹھنے سے تمہارا نکاح نہیں ہوگا اور پردہ میں اسے چھپایا گیا۔
اسنے غلام مسن سے کہان نکاح بطور وکیل کیا اور کہا کہ شہیمہ تمہارا نکاح کریں۔ مگر دوسری عورت نے کہا جی ہاں۔
اس پر وہاں جا کر نکاح خواں و اجازت نکاح دے دی۔ بالانگہ وکیل نکاح خواں اور عورتوں کو ملے تھا کہ مسماۃ شہیمہ نکاح
کرنے سے باز بانڈا کرتی چلی آ رہی ہے۔ آیا یہ نکاح نامہ ہے یا درست۔

﴿۱۲﴾

صورت مسن لہ میر بشرط صحت سوال ذکر بالذکر کی نے نکاح سے پہلے یا بعد کسی وقت اجازت نہیں دی اور نکاح
کے وقت ہی نکاح کرتی رہی اور دوسری شخص عورت نے بالذکر کی کی اجازت سے نکاح نکاح کی اجازت دے دی خواں
نکاح سے شرعاً نکاح نافذ نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اس کی را کلا دے تو نکاح صحیح ہو جاتا ہے۔ ہمیں نکاح میں لائی کا موجود ہونا
اجازت شمار نہیں ہوتا۔ نیز وہی اقرب کی اجازت سے وقت سے اسے اگر چہ اجازت کے حکم میں ہے۔ لیکن اگر اسے آخر
وقت تک نکاح کرتی رہی ہے اور دوسری عورت نے کہاں پر ہی مدد کر کے نکاح کیا گیا تو یہ شہیمہ کی طرف سے اجازت
شہید ہوئی۔

خراب تحقیق کے بعد مگر واقعہ درست ثابت ہو جائے تو اس پر عمل کیا جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
مدرسہ دارالافتاء دارالعلوم دیوبند مفتی محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی
تاریخ: ۱۱/۱۱/۱۴۲۹ھ

غلام کو دے دیا ہے۔ اس کے بعد زید کا وہ دیکھ لیں کہ وہ میں نے زید بن غلام کے لیے قبول کر لیا ہے۔ یا اس کا نکاح فسخ کر دیا جائے اور پھر جب زید کو غلام ہو جائے تو وہ اسے قبول کر لے۔ بذریعہ طیفیون نکاح نہ کرنا یا جانے۔ کیونکہ اس صورت میں گواہ وغیرہ اس کا بیاب قبول نہ سن سکیں گے اور نہ اسے اکیس نکاح ملے۔ تاکہ اعتقاد مرتق ہو جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۔ رد المحتار علیٰ فقہ حنفی در ستقام العلوم بمکات
الجواب کا مجموعہ اللہ عزوجل سے در ستقام العلوم بمکات
۱۳۸۵ھ

بیرون ملک سے کسی کو بذریعہ خط وکیل بنانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ محمد صادق اس وقت سعودی عرب میں بسلسلہ ملازمت قیام پذیر ہے۔ اس کا نکاح فردوس اختر بنت غلام رسول سے اس کی عدم موجودگی میں کرنا چاہتے ہیں جو کہ پاکستان میں اپنے والدین کے ہاں قیام پذیر ہے۔ آیا محمد صادق مذکورہ اپنی طرف سے بذریعہ تحریر کسی کو ایسا دیکھ مقرر کر سکتا ہے اور مقرر کردہ وکیل محمد صادق کے حق میں اعیانہ قبول کر سکتا ہے اور کیا یہ نکاح شریعت مطہرہ کی رو سے درست تصور ہوگا۔

﴿ج﴾

محمد صادق دیکھ مقرر کر سکتا ہے۔ لیکن وکالت نامہ پر دو گواہ ضرور ہوں گے۔ کہ وہ کن وقت وکالت سے انکار نہ کر سکے۔ اسی طرح اگر لڑکی وکالت نامہ تحریر کر کے وہاں کے کسی شخص کو وکیل بنادے تو وہاں نکاح ہو سکتا ہے۔ اگر بغیر وکالت کے بھی یہاں اس کے والدین یا کوئی اور ولی نکاح اس کے لیے قبول کرے اور جب اس کو اطلاع پہنچے اور وہ اس قبول کرے تب بھی نکاح صحیح ہو جائے گا۔ وہاں اس کے قیام پر دو گواہ قائم ہو جائیں۔ جو بہتر ہے۔

۱۔ رد المحتار علیٰ فقہ حنفی در ستقام العلوم بمکات
۱۳۸۵ھ

بیرون ملک مقیم کے لیے اندرون ملک نکاح کرنے کا کیا طریقہ ہوگا؟

﴿س﴾

مسی فقیہ محمد ولد حکیم شیش محمد ذات جنت ساگی۔ بیرون ملک رہتا ہوں اور اپنے ملک بلقان میں نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ میں اپنے ملک نہیں پہنچ سکتا۔ لہذا میں اپنی طرف سے اپنے والد حکیم شیش محمد ولد مولوی عبدالغنی راجہ ذات

ساحی کو نکاح کیلئے مقرر کر دیں گے۔ عقد نکاح سواۓ ذہنی یا بشری زوال، اہل عقل کے ساتھ بعض عیوب اور
نکاح کی نہی، ان کی شایعاً جائز ہے۔

بیعت

صورتِ نکاح میں بیعت، بیعتِ محض، بیعتِ زوجہ کے والد نے کرنا ہے۔ بیعتِ نکاح کے لیے
نکاح کو قبول یا رد نکاح شرط منقطعہ بن جائے گا ورنہ بیعت والد کیلئے جائز ہے۔ بیعتِ نکاح کے لیے
کے لیے نکاح کرنا ہے۔ بیعتِ نکاح

بند محمد حاکم غفرلہ عن ابی ہریرہؓ۔ بیعتِ نکاح کے لیے
۱۲۰۰ھ بخاری ۱۳۰۰ھ

بیعتِ نکاح

بیعتِ نکاح

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ دین تین اس مسئلہ میں کہ ملک پاکستان کا ایک مسلمان ولایت میں تعلیم حاصل کر رہا
ہے یا مذمت کر رہا ہے اور پاکستان میں اسی مسلمان عورت سے عقد کرنا چاہتا ہے تو کہہ دیجئے کہ بیعتِ نکاح کی ہے۔
کئی خاص مجبوری کی بنا پر وہ پاکستان میں بیعت نہیں کر سکتا۔ انہی حالت میں لڑکے کا باپ اپنے لڑکے کی اجازت سے عقد
نکاح کرنا اور بیعتِ نکاح کے ساتھ اپنے خاوند کے ہاں ولایت دانا کر سکتا ہے۔

بیعتِ نکاح

صورتِ نکاح میں لڑکے کے باپ کا باپ لڑکے کی اجازت سے اس کے لیے عقد کرنا اور عورت کو حرم کے ساتھ
خاوند کے پاس بھیجنا شرعاً جائز ہے۔ ورنہ نعم

بند محمد حاکم غفرلہ عن ابی ہریرہؓ۔ بیعتِ نکاح کے لیے
نکاح کے لیے بیعتِ نکاح کے لیے بیعتِ نکاح کے لیے
۱۳۰۰ھ بخاری ۱۳۰۰ھ

بیعتِ نکاح

بیعتِ نکاح

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ دین کہ بیعتِ نکاح کے لیے بیعتِ نکاح کے لیے بیعتِ نکاح کے لیے
بیعتِ نکاح کے لیے بیعتِ نکاح کے لیے بیعتِ نکاح کے لیے بیعتِ نکاح کے لیے
بیعتِ نکاح کے لیے بیعتِ نکاح کے لیے بیعتِ نکاح کے لیے بیعتِ نکاح کے لیے

وہ اس کے واسطے ایجاب و قبول کر لیتا ہے۔ نکاح مولوی صاحب پر حنا کتاب ۱۰۲ (۱) اس کے برعکس ہے کہ اگر سے
موجود نہیں ہے اور بالغ بھی ہے اور اس کے خود والدہ صاحبہ اس کی اجازت لے لے۔ کیا ہے اور خود بخود و قبول نہیں کرتی۔
والد اس کا نکاح کر دیتا ہے تو کیا ان دونوں حالتوں میں نکاح درست درج ہو جائے گا یا نہ ہو گا؟

فصل پنجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ (۱) اگر بزرگیر خط اپنے والد کو اپنے نکاح کے قبول کرنے کا کہل لے لے اور اس کا والد
اس کا نکاح کرے۔ تو نکاح معتد اور لازم ہو گا۔ کتب فقہ فی الشیخ ص ۲۳ مع ۳ لیکن اذا كان
الکتاب بنفق الامر ماں کتب و زوجی نفسک می لا یشرط سماع الشاهدين لما فيه بناء علی
ان صيغة الامر تو کحل لانه لا یشترک الا شهاد علی التوکیل أما علی القول بانه ایجاب فیشترط
کما فی البحر

(۲) اس صورت میں بھی نکاح درست اور لازم ہو گا۔ نکاح اس کے والد سے دو بار دو باروں میں شرعاً ہو جاتا
ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حیدر علیہ العزیز غفرلہ عنہ مفتی محمد امجد علیہ السلام
۲۳ محرم ۱۳۹۳ھ

جس کی طرف سے کوئی اور شخص ایجاب و قبول کرے

اور جس کے لیے ایجاب و قبول ہو وہ اجازت دے تو نکاح مکمل ہے

فصل ششم

کیا فرماتے ہیں علماء دین میں مسئلہ میں کہ زید نے کوشش کی کہ عروہ اپنی بیٹی بکر کو دے دے۔ بڑی کوشش کے
بعد عروہ مان گیا کہ میں بڑی دیتا ہوں۔ اس کے بعد زید نے کہا کہ اب نکاح بھی کر دے۔ تو زید نے اپنے باپ اور دو
بھائیوں کی موجودگی میں کہا کہ میں نے اپنی بیٹی بکر کو مسات زینب کا نکاح کر کے ساتھ کر دیا ہے۔ زید نے کہا میں نے
اس کی طرف سے قبول کیا۔ اس کے بعد عروہ کے باپ نے کہا کہ بکر کا بچہ اپنی بیٹی بکر کی میرے مرنے کو دے تو زید نے
اس کے فورا بعد کہا کہ وہ تم کو نہیں ملے گی اس کے بعد زید کو عروہ کے باپ نے کہا کہ ہم جی بکر کے باپ کو اس کے متعلق نہیں
میں اور تم بھی ہماری طرف سے کوشش کرنا کہ ہمیں اپنی بیٹی دے دے۔ اس کے بعد زید نے بڑی بزرگی کے متعلق کہا کہ
میں تمہیں نہیں دے سکتا۔ میں جو چھوٹی بزرگی ہے اس کے متعلق کوشش کروں گا۔ اس کے بعد عروہ کے باپ نے کہا کہ یہ

تاکہ اس بڑی عداوت کیس نہ توڑیں۔ زیہ نے کہا کہ اس کے متعلق میری نہیں کہہ سکتا کہ کتنا برا ہے یا نہ۔ بعد ازیں اس کے بعد زیہ نے عمرو کے باپ کو کہا کہ بڑا کاپ تمہیں بڑی لڑکی نہیں دیتا۔ اب تمہاری مرضی تو میرا ہے یا نہ کہ نہ کہ بڑا کاپ بڑی لڑکی نہ دے تو نہ دے۔ ہم نے تو ان کوئی ہے۔ یہ تو پہلی بات ہے اور مرد کا باپ کتابت کرسم نے یہ نہیں کہا تھا کہ ہم نے ان کو لڑکی دے دی ہے۔ اگر چہ وہ نہ دیں بلکہ میں نے لیا کہ ہم مشورہ کریں گے۔ چند دن کے بعد بڑا کاپ عمرو کے باپ کو لڑا۔ کہا کہ بڑی لڑکی نہیں دے چوٹی کے متعلق چاہا تو اسے دیا۔ اس کے بعد عمرو کے باپ نے زیہ کو کہہ کر بڑا کاپ ہمیں بڑی لڑکی نہیں دیتا تو ہم بھی بڑا نہیں دیتے۔ اب وہ وقت یہ ہے کہ بڑی لڑکی کا نکاح کر کے ساتھ سوچنا ہے یا نہ۔

فصل پنجم

مذکورہ بالا میں جبکہ زیہ نے بڑا کے لیے نکاح لیا اور اس کی طرف سے قبول کیا تو کر کر کے زیہ کے لیے نوے نکاح۔ یہ مطلق ہونے پر اس نکاح کو منظور کر لیا اور یہ نکاح شرعاً صحیح و معتبر ہے۔ کیونکہ نکاح میں کیا جاتا ہے۔ بالی ہونے کی صورت میں شرعاً اس کی اپ بات پر ہدف رہتا ہے۔ اور اگر منظور کر لے تو نکاح شرعاً صحیح و لازم ہو جاتا ہے اور اگر منظور کر لے تو وہ خوف نکاح ختم ہو جاتا ہے۔ لہذا اس صورت میں بڑا کے نکاح کو منظور کرنے کے بعد دوسروں کے ساتھ لینے اور نہ دینے سے اس کے نکاح پر شرعاً کچھ اثر نہیں پڑتا۔ لہذا واللہ اعلم

بند و مودعہ عفا عنہما عن ابی مطلق ہونے پر تمام اعلیٰ مقامات
الاجواب فی عقد النکاح من مطلق ہونے پر تمام اعلیٰ مقامات

اگر کسی عورت کے نکاح سے دوسری عورتوں کے نکاح کو مطلق کیا ہو تو خلاصہ کی کیا صورت ہوگی

فصل ششم

یہ فرماتے ہیں علماء دین میں مسئلہ میں کہ زیہ نے حرم کالی کے نہاب کے ساتھ نکاح کیے بغیر میں دنیا کی کسی عورت سے نکاح کر دیا تو نہاب کے بغیر جس سے نکاح کیا۔ اس کو حرم کالی نہیں ہیں۔ جوش میں آ کر یہ نے یہ کلمات کہہ دیے ہیں۔ کیونکہ یہ کی نہاب سے نکاح کرنا عورت نکاح ہو سکتی ہے۔

فصل ہفتم

اس میں نے بعد از نکاح کا نام ہے اور وہ نہاب کے ہوائی اور لڑکی سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو اس کی صورت یہ ہے۔ (۱) کہ اس کے لیے اس کا باپ کوئی سرپرست کسی لڑکی سے بغیر اس کی رضائی اجازت حاصل کیے نکاح کر دے۔

وہ نکاح فضولی کا نکاح ہوگا۔ بعد از نکاح بھی وہ زبان سے اجازت نہ دے اور نکاح کے تحقق خاص میں رہے۔ اسی طرح اس لڑکی کو اس کے گھر بھیج دے اور لڑکی سے محبت کرے یا لڑکی نکاح دینا وغیرہ ایسے امور کا ارتکاب کرے جس سے نکاح نکاح کی اجازت بھی جائے تو نکاح درست اور صحیح ہو گیا اور طلاق واقع نہیں ہوگی۔ (۲) نسب سے دو گواہوں کے ساتھ عیجاب و قبول کرے۔ نکاح نسب منعقد ہو گیا۔ اب اگر دو نسب کو فوراً بغیر بصوت کے طلاق دیدے تو نسب آزاد ہو جائے گی اور اس پر کسی قسم کی عداوت وغیرہ لازم نہیں ہوگی۔ البتہ اسے نصف میرا کرنا ہوگا۔ بعد از نکاح نسب دو جس عداوت سے چاہے۔ آزادی سے نکاح کر سکتا ہے۔ فقہ اللہ اعلم

نکاح و عداوت

صورت مسئلہ میں اگر خاندان نکاح فضولی کے بارہ میں زبان سے تو بچہ نہ کہے کہ میں نے قبول کیا بلکہ تعمیل وغیرہ سے پیشتر کچھ ہر بھیج دے تو پھر نکاح اور اس میں کرمیت بھی نہ ہوگی اور اگر بغیر میر نکاح سے جنات یہ دعا لیا میرا کا ارتکاب کر دے تو اس میں کرمیت تحریمی ہوگی۔ کما فی الشہاسی ص ۸۳۵ ج ۳ باب الیمن فی الصرب والقتل وغیرہ۔

الجواب صحیح مبدئہ خاندانہ عنہ مفتی دارالعلوم دیوبند

اگر نکاح خواہ بطور فضولی کسی عورت کا نکاح پڑھا دے تو کیا حکم ہے؟

﴿جس﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارے میں کہ کسی عید الرحمن کی شادی تھی۔ جس میں بچاس آقا مولوی روئے اور وکیل نفس زن بھی موجود تھا۔ وکیل نفس زن نے اپنی لڑکی کے لیے ۳۹ روپیہ میر بھی تھرا کیا اب مولوی۔ جب لے چوس آدلی کے اس مجمع میں روپیہ گواہان وکیل نفس زن سے نکاح پڑھتے وقت کسی عید الرحمن نے قبولیت کا خطاب کیا۔ وکیل نفس زن سے خطاب کا خطاب مراۃ مولوی صاحب کے سہو کر دے نہیں ہوا۔ لیکن وکیل نفس زن بھی کسی عید الرحمن کی قبولیت کے الفاظ سن رہا تھا۔ انکار وغیرہ تو نہیں کیا۔ اب تک اسے شک نہیں ہے صرف اتنی خالی ہے کہ نکاح پڑھتے وقت وکیل نفس زن سے مولوی صاحب کے سہو کر دے مراۃ میر کا خطاب نہیں ہوا ہے۔ لہذا مرد نفس ہوں آویہ نکاح صحیح ہے یا نہیں۔ بیجا تو جرد

الائم میرا میرا کوئی

﴿نکاح﴾

جب مولوی صاحب نکاح خواہ لے کر کے سے خطاب ہو کر نکاح کی لڑکی کا نکاح بمقابلہ اسے لای میرا تھیں

تو یہ ہے وہ ان کے خالق کریم تو اس صورت میں مولوی صاحب فاضل فہم ہے۔ ایسا ب مولوی صاحب نے الفاظ سے کیا ہے اور قوی ثبوت کے لئے کیا ہے۔ جب یہ ب وقور ہو گئے اور جو ب کر گئے اور فاضل قہا تو اس صورت میں فاضل وقور ہے اور اگر فاضل نے صبر اور قوت اجازت دے دی تو کون صحیح ہو گیا۔ اور نہ ب فاضل کیا ہے کہ تو اس کی وجہ سے خصوصاً کام آیا ہو فاضل اور فاضل کے درمیان یہ شکنا ہے۔ اور فاضل

مڑنے کی طرف سے بائیں قبول کر سکتا ہے، اس کا مجلس نکاح میں ہونا ضروری نہیں

三

تو کیا ناست ہیں علو و دین و میں ملے، یہ سبھی شے، اندھ جس کی مستقل رہائش گاہ میں ہے۔ وہ بڑا خوش حال نہیں
 صورت یہاں ڈاکن و صوفی کیریاں ایسے آبا و اجداد ہیں، اور وہ سوا۔ وہ اپنے ہاں لڑکے کے لئے منجھو کا حلہ رکھتا۔
 پتا بچہ یہ ٹھیکر کسی مثال نے اپنی جہان لڑکی اس کو اس نے فرزند کے ہے وہ دنی لڑکی کے والد نے روئے و گویا
 نکاح کیا اور لڑکے کے والد نے اپنے لڑکے کے لئے آؤں کی طور و روزانہ مجلسِ خفا میں موجود نہ تھا۔ صرف اس کے
 لئے کہ یہ نہیں شام میں ہر شخص کے سامنے نکلا یا ہے۔ اب یہ معلوم نہیں کہ غیر احمد نے کوہ نے مانے جا کر رہے فرزند کو
 قبول کرے، اور وہی یہ نہیں۔ اب اس لئے کوہ و امان موجود نہیں تو یہ یہاں منصفہ ہو گیا ہو نہیں۔

450

کروانہ کے اپنے عاقل ہونے سے اسے بڑھکائی تو انہی کے لیے تو شرعاً کائنات منصفہ ہو گئی ہے۔ وہ جو کر پڑے
 "اے اہل بیت! ان کو ان کے اپنے عاقل ہونے سے اس کی عاقبت پر ہادی ہے۔ عطا ہے۔
 نہ مگر ان کے عاقل ہونے سے اس کی عاقبت پر ہادی ہے۔ عطا ہے۔
 ۱۳۵۹ھ

باب چہارم

نکاح میں برابری کا بیان

رتف ریڈیو کم کس! انڈوم تے نیے کھوے یا نہیں؟

453

ایک انمولی نوحہ دس کی۔ اس کو ایک۔ ایک رہ تو مہر بی نے انکو لہو مر یا۔ بعد میں مغویہ نے سارا حق بغیر رضا و مدنی و رجا کے نکاح کر لیا اور وہ مغویہ اس دھو بی کے ماتحت رہا ابھی رہی۔ مگر وہ اسے مغویہ کے تحت رہا۔ اس لئے کہ مغویہ کی تلاش میں رہے۔ آخر مغویہ کو وہ اس سارے رواج کی خوشی سے جس طرح بھی ہوا اس سے بھاگ گئی۔ عموماً تو سرکا کوئی آدمی نکاح کرنے پر رضی نہیں تھا۔ یہ مغویہ کا نکاح اہل جوہر، عبادت و دانش نے دھو بی سے ہوا۔ وہ بے شک ہے یا نہیں؟

॥३॥

شرعاً گھر میں نکاح نہیں ہوتا۔ یہی وہ اصل برائیاں ہیں۔ اپنے عزت کے اعتبار سے نکاح سے متبرک رہنا اور علیٰ اہل بیت چہ خیر کہ
میں بغیر اولاد نکاح نہیں ہو سکتا۔ اب اگر وہاں سے عرف میں دیگر برائی حرکت و اعمال نہ کو روکیں۔ فتنہ سے بہت بچے
اور معصوبہ سبھی کی بچائی جاتی ہے تو قول مفتی جیسے۔ طالبِ حقان، دل تو صحیح نہ ہوا اور نہ ہی طاع جس شخص نے کیا ہے۔ کہ
وہ کلمہ پڑھنا ہے تو نکاح صحیح ہو گا۔ دل نہ بھی صحیح نہ ہو گا۔ نہ مرضی سے اس کو نکاح کرنے کے لیے پہنچا جائے گا۔ نہ اندام
تغیر، نہ عقد منقہ ہو۔ نہ قاضی ملو۔ نہ تیار

سید کے حلالہ کے غیر گناہوں میں کیا عمارت کا قیام؟

۴۳۲

بناپ کا چارنی کروختی وصول ہوا عرض یہ ہے کہ عورت کے لئے جوئے سے منع ہو گیا تھا۔ راسب چونکہ ان کے استاد معصوم ہوا تو خاندانوں نے عورت سے مشورہ کر کے اس طرح سے عقد خاندانی کیا کہ قرآنی روایات سے کرائے ملائے گئے اور راسب عدالت خانہ ان کے مکان پر تھک رہی تھی۔ جب وقت عقد خاندانی کے آگیا تو عورتیں بھی حاضر ہوئیں۔ راسب نے عقد ہوا اور بعد اس کے راجائی علی کی کئی غمگینی کا بیان کیا۔ یہی وجہ ہے کہ نساء نے بڑا راسخانہ نہیں کیا۔ یہ کہہ رہی ہوئی کہ عورت کے لئے نساء کے کافی وقت ہیں۔ یہ سب بڑھاپہ کے خاندانوں کے اپنے ہی مفاد پر کر دیا اور بدنام ہونے کے اس وجہ سے کیا۔ خاندانی، انچوت سے جا کر اب اسے نام پر نہ تو قریب یہ نہیں مل سکتا۔

(نوٹ: ہائیڈروجنل نے ہی خود کمزے ہو گئے۔ آپ کو کم از کم اس نے ایک دہائی یا دو سے اسی سال یا دو۔
 اگرچہ یہ سیدھے کہہ دینا بہت ہی آسان ہے۔ لیکن یہ سچ ہی ہوتا ہے۔

فتویٰ

کسی عورت کا نکاح غیر نفوس میں بار رضا والا یہ صحیح نہیں ہوتا۔ یہاں جب عورت سیدہ ملی ہے اور مرد اجیدت تو اس کا کفو نہیں اس لیے جو نکاح دنیا کی رضا مندی حاصل کیے بغیر ہوتا ہے وہ درست نہیں۔ چنانچہ اگر عورت کے قریب ولی کی اجازت حاصل ہوسکتی ہے۔ تو حاصل کرے۔ اسی اجازت سے وہ بار و بغیر انکھار کے نکاح کر دیا جائے اور پھر جماع کر کے طلاق دے۔ تو طلاق صحیح ہے اور بھروسہ گزراؤ۔ نہ کے بعد زوج اول کے نکاح میں آسکتی ہے اور اگر ولی کسی صورت سے اجازت نہیں دیتے یا ان سے حاصل کرنے میں دشواری ہے تو مسیودہ عورت گزرنے کے بعد کسی کفو سے نکاح کرے۔ بشرطیکہ بعد طاقی حاصل کرنا جائے۔ کفو کے نکاح میں ولی کی اجازت ضروری نہیں۔ واللہ اعلم۔
تم احکاماتہ مذکورہ سے مراد سمجھاؤ۔ آمین

اولیاء کی اجازت سے سیدہ کا نکاح غیر سید سے درست ہے

فتویٰ

نیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے علاقہ میں یہ مشہور ہے کہ سیدہ زادی کے ساتھ نکاح کرنا غیر سید کا درست نہیں۔ اگر کوئی سمجھے تو جھٹ اس پر مرتد کا فتویٰ دیتے ہیں۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ سیدہ زادی کا نکاح غیر سید سے کیا مانے۔ اگر درست ہے تو کیا دلیل ہیں اور مرتد کہنے والوں کا کیا حکم ہے۔ اگر درست نہیں تو بھی کیا دلیل ہیں۔

(نوٹ) اگر سمجھانے والا یہ سمجھائے کہ حضرت عثمان اور حضرت عمرؓ کا نکاح ہوا ہے۔ حالانکہ وہ غیر سید تھے تو جو بولتے ہیں کہ اس وقت سید نہیں مانتا تھا۔ اس لیے غیر سید کو دے دی نہیں۔ تو اس کا کیا جواب ہے۔ بیڑا تو جروا

فتویٰ

قریش چونکہ ایک نطفہ نسب ہے۔ اس لیے کوئی بھی نسب قریشی نسب کا کفو نہیں ہے اور غیر کفو میں جماع رضا اولیاء کے بغیر نہیں ہوتا۔ وهو المحصی بہ البتہ رضا اولیاء سے قریشی عورت کا غیر قریشی سے نکاح صحیح ہے۔ ہاتی قریش کے اندر بنو ہاشم اور امیری قریشیوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ سب کے نکاح آپس میں صحیح ہیں۔ حضرت حمزہؓ حضرت عباسؓ بھی بنو قریش میں۔ یہ تھے اس لیے بنو ہاشم کے کفو ہیں۔ لہذا ان کے نکاح پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا ہے۔ یہ نام نہان غیر قریشی بھی قریشی عورت کا کفو ہے۔ کما هو فی کتب الفقہ۔

محرمہ العاشرہ من مہدی در مقام العلوم

قریشی کا بغیر قریشی لڑکی سے نکاح کرنا

﴿مسئلہ﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ سلام اللہ بن قوم قریشی اپنا نکاح زیرہ کی لڑکی مذ کے ساتھ قوم حبشہ کرنا چاہتا ہے مگر یہ مذکور اپنی لڑکی کا نکاح اسلام آباد میں قریشی کی بہن ہالند سے ساتھ کرنا چاہتا ہے۔ کیا یہ نکاح جائزین میں جائز ہے یا نہیں؟ کھویر قومیت کا اعتبار ہے یا نہیں؟

﴿جواب﴾

اسلام اللہ بن کا نکاح بہت قوم کی لڑکی کے ساتھ صحیح ہے۔ لیکن اسلام اللہ بن بھائی الیہ تا بالہ بہن کا نکاح غیر کھویر میں نہیں کر سکتا۔ وهو العقیبی مد۔

محمد عطاء اللہ علیہ منشی مدد و کام و علوم دہلی

انخواہ کنندہ کا مطویہ سے نکاح کرنا

﴿مسئلہ﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص ایک عورت انخواہ کر کے لے آیا ہے۔ اس حالت میں کہ وہ بچہ بھی۔ پھر اس کے لواحقین نے درخواست نہیں وغیرہ کوئی۔ نہیں عورت اس سے ہر کوئی نہیں مٹی۔ وہ اب اس مقدمہ کو ختم کر کے چلے گئے ہیں اور عورت کو انخواہ کرنے والا ہے اس نے اس عرس میں کوئی جہاں وغیرہ نہیں کیا۔ اب وہ اس کے ساتھ نکاح شرعی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس سے شرعی وارث یہاں پر موجود نہیں ہیں۔ بچہ اپنے گھر میں دو بھائی منتقل ہیں۔ صرف اس کے علاوہ کوئی اور رشتہ دار نہیں ہے۔ اب کیا اس کے ساتھ بغیر کسی شرعی وارث ہونے کے نکاح جائز ہے یا کہ نہیں۔ اس کے پیسے خاندان میں سے؟ بچے بھی ہیں۔ برائے کم شرعی طور پر فیصلہ صادر فرمائیں۔

﴿جواب﴾

یہ بیوہ عورت جس سے نکاح کرنا چاہتی ہے چونکہ وہ سب بیاں سہاگن اس کا کھو ہے۔ نسب اگرچہ ایک نہیں۔ لیکن شرافت وغیرہ کا کوئی تفاوت نہیں۔ بیش ایک علم دین۔ ملہ مدنی کے لحاظ سے دونوں برابر ہیں اور کھو میں نکاح کرنے کے لیے وہی کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لیے یہ عورت وہی کی اجازت کے بغیر خود نکاح کر سکتی ہے۔

محمد عطاء اللہ علیہ منشی مدد و کام و علوم دہلی

۲۱ ربیع الثانی ۱۳۷۵ھ

سید، بلوچ، پٹھان کے کفو ہیں یا نہیں؟

453

کر فرماتے ہیں: ”معاذ اللہ! میں اس مسئلہ کے سیدہ عورت خیر سیدہ مثلاً طریحہ چھوٹے کے نکاح میں آ سکتی ہے یا چھوٹے۔
وہاں سے نکلیں۔“

६३५

سید یعنی بنی ہاشمی کی عورتوں کا گمان یا ظن بڑی اداؤں کے اندھاؤں کی اجازت سے تو ہر قوم کے مسلمانوں میں ہو سکتا ہے۔ لیکن بغیر ہمدانی، قریش کے ملاؤں کسی دوسرے خاندان میں کہ تاؤ دست نہیں۔ قریش کے قرمانہاں خواہ اور بنی ہاشم میں سے ہوں یا نہ ہوں۔ بنی ہاشم کے گھوٹیں۔ ان میں نکاح یا اجازت انہی بھی جا رہے اور یہ غلم فقط بنی ہاشم کی عورتوں کا نہیں۔ بلکہ ہر قوم میں ہر قوم کے غیر غلوں میں نکاح کر لیتے سے نکاح منع نہیں ہوتا۔ لہذا فی الہدایۃ مع الفتح ص ۸۷ ج ۳ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کونستہ وغیرہ واد از روح النورۃ فی نفسہا من غیر کف حدیثا و انہا انہما دفعنا لصرور العار عن انفسہما و الفتوی علی روایۃ الحسن من انہ لا یعتقد کما صرح بہ فی الذمہ سحرار ص ۵۱ - ۵۲ و انہما انہما

میرزا محمد باقر شیرازی، صاحب مفتی، در روز ۱۲ مرداد ۱۲۸۵ هجری قمری

المجلس الأعلى للثقافة

پیخان اور سیدزادی کے نکاح کا حکم

● ● ●

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور متین ائمہ کرام؟ یہاں جو بات نہ بھنکتے ہیں اور ان کی سیر زاولی ہے۔
 مٹو کی کوئی فضا ہے۔ یہاں شیعہ اہل بیت ہیں۔ یہاں وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف سے
 بھیج رکھا ہے۔ تو کیا یہ عالم ہو سکتا ہے۔

42

سیدنا ابراہیمؑ کا مقصد تھا کہ اگر تیری اور اس کے ائمہ میں کسی ایسا معاملہ ہے جسے میں نے درست سمجھا ہے تو اس سے قطعاً واپس

تجلی

بند و محروا-واقی غمرا اندر ما نبر-مفتی-در مقام اعلیٰ-و ما کان

کنفو کا اعتبار مرد کی طرف سے ہو گا یا عورت کی طرف سے؟

﴿مسئلہ﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مثلاً زید نے ایک عورت کے ساتھ زور و زور کیا وہاں کے شادی کی۔ یہ مذکور ہو گا کہ قرینی ہے اور عورت منکوحہ تو اس کی نکاح ہے۔ عورت کا باپ بہنو خرابہ آ رہی ہے۔ اپنی لڑکیوں اور بہنو کے پیسے چاہتے ہے۔ عورت مذکورہ کو اس کے باپ نے کب دفعہ بچا تھا۔ بعد وہ عورت مطلق ہو گئی۔ اب اس عورت نے خواہ مخواہ کر زید قرینی کے ساتھ زور و زور کیا وہاں کے لہو و کر میں نے شرع شریف کے حکم سے اپنا وجود زید سے طلاق کیا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے تو بیاہ لیا ہے۔ کیا اس صورت میں عورت کے وراثت نکاح صحیح کرا سکتے ہیں یا کہ نہیں۔ کنفو مرد کی طرف سے اعتبار کیا جاتا ہے یا عورت کی طرف سے؟ چوتھی فرما فرمائیے۔

مسئلہ: اگر عورت شہ قرینی مقام سیدہ و اولاد نہ لے

﴿پیشینہ﴾

اگر عورت مذکورہ نے عدت گزارنے کے بعد نکاح پائی کیا ہو تو کوئی اور عورت کو اس کے نکاح کے منع کرنے کا میرزا اختیار نہیں ہے۔ کنفو میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ آیا مرد عورت کے لیے کفو ہے یا نہیں۔ عورت مرد کے لیے کنفو ہو یا نہ ہو۔ دونوں صورتوں میں نکاح جائز ہے۔ ملاحظہ ہو: فقہ حنفی ص ۲۹۰ فاعاد تسوؤ جنت العمارة و حلال غیر آمنہا فیس للولی أن یفرق بینہما فان الولی لا یعتبر بان یکون تحت الوجہ من لایکافوہ کذا فی شرح البیوط للامام السرخسی و ۱۰۰

عبد الرحمن صاحب مانی در رسالہ علوم و مسائل
الاجاب صحیح محمد بن عبد الرحمن مانی در رسالہ علوم و مسائل
۱۴۰۱ھ

کنفو میں باپ کا کرنا یا نہ کرنا نکاح الکرک منع نہیں کر سکتی

﴿مسئلہ﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکی جس کی عمر سات بہن تھی اس کے والد نے اپنی دوسری شادی کر کے لیے اپنے رشتہ داروں میں اس کا نکاح کر دیا تھا اور جس لڑکی کے ہمراہ نکاح ہوا۔ اس کی عمر بھی اس وقت سات بہن تھی اور ابھی لڑکی کی عمر تین بہن تھی۔ یہ لڑکی اس کے والدین کی موت سے اور جس اپنے نکاح کے پاس رہنے کی اور جس وقت لڑکی جون ہوئی تو اس نے اپنا نکاح منکوحہ کر دیا۔ جس کی شہادتیں بھی موجود ہیں۔ کیا اب وہ لڑکی اپنے والد کے دوسری چل کر نکاح ہے یا نہیں۔ اگر کر سکتی ہے تو کتنی مدت کے بعد اور کس صورت میں۔

၂၂

وہ اپنے ہاتھوں سے یہ سچا کھانا بنوا کر ان کی کھانسی کے لئے لے کر آئے تھے۔ ان کے لئے جو کچھ چاہیے تھا، اس کا

کتابخانه ملی افغانستان

اگر مالک یا طالبِ خیرہ کو پیشِ مرتبہ کیا حکم ہے؟

٤٢٦

[illegible]

www.elsevier.com/locate/jmb

۱۲۷

[illegible]
$$\sqrt{(\bar{u} - \bar{u}_0)^2} = \sqrt{\frac{1}{n} \sum_{i=1}^n (u_i - \bar{u})^2} = \sqrt{\frac{1}{n} \sum_{i=1}^n (u_i - \bar{u}_0 + \bar{u}_0 - \bar{u})^2}$$

عجم میں غیر کثوح کا اعتبار کیسے کیا جائیگا؟

✽✽✽

عرض رہے کہ کثوح شرم میں اعتبار نہیں کیا جاتا۔ نسب کے لحاظ سے کیا دین کے لحاظ سے بھی اور مال وغیرہ کے لحاظ سے بھی اہم نہیں۔ مثلاً لڑکی کا والد نماز پابند روزہ ہے اور نسب قصاب ہے اور لڑکے کا والد اور لڑکے خود غیر پابند نماز روزہ روزہ پابند اور نسب احمق ہے۔ کیا شریعت اس بات کو اعتبار فرمائے گی۔

رکن میں نہارا تفسیر غرضاب ضلع مرہومہ

✽✽✽

عجم میں کثوحات بہ اعتبار نہیں ہے۔ لیکن دین کے اعتبار سے معتبر ہے۔ پابند نماز روزہ کے گھر کی لڑکی بھی فاسق شخص کی کنوئیں سے۔ اولیاء کی مرضی کے بغیر لڑکی نے ذوق سے نکاح کر لیا تو وہی اتھوڑا کنوئیں کا بیج نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم

محرمہ اللہ عن مطلق درہ قاسم العلوم ملتان

۱۳۷۷ھ تا ۱۳۷۸ھ

سید زادی کا نکاح غیر سید سے کرنا

✽✽✽

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور مصلک (۱) کیا سید زادی عورت کے ساتھ غیر سید مرد شادی کر سکتا ہے یا نہیں؟ (۲) وادین اپنے لڑکے کی رضامندی کے بغیر اپنی لڑکی کی شادی کر سکتے ہیں یا نہیں؟

✽✽✽

(۱) سید زادی عورت کا نکاح اس کے اولیاء کی اجازت سے غیر سید مرد کے ساتھ جائز ہے۔ (۲) کر سکتے ہیں۔

فظہ اللہ تعالیٰ اعلم

محرمہ اللہ عن مطلق درہ قاسم العلوم ملتان

۱۳۷۷ھ تا ۱۳۷۸ھ

سید زادی کا نکاح وادین کی اجازت سے غیر سید سے جائز ہے

✽✽✽

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور مصلک کہ ایک لڑکا سنان سنی العقیدہ ایک شرف لڑکی جو سید گھرانے سے تعلق رکھتی ہے اس کے ساتھ جو وادین لڑکی کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟ مہربانی فرما کر جواب سے مطلع فرمائیں۔

(۱۰۰)

ہدایت یعنی بنی ہاشمی کی عورت کا نکاح خود والدہ وراثت کے اویام کی اجازت سے طبعی یہ مرد سے نہ نکاح ہر
بہ اللہ تعالیٰ ہم

خود ہم اور شہداء اور اسب طبعی ہر مرد تمام اہل بیت
ابوبکر کے بعد عہدہ خلافت میں طبعی ہر مرد تمام اہل بیت
۱۱۱۱ھ

کفو میں نکاح کا حکم بنی ہاشم کے ساتھ خاص ہے یا عام ہے؟

(۱۰۱)

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور یہاں مسکن کئی بھی ائمہ فاضلین الدین علیہ السلام خاتون قوم پختون نے بلال بن ابی رباح نے
مرد بنو ہاشم سے۔ شری نکاح کر لیا ہے۔ صحت یہ ہو ہے کہ حشر ان کے لئے درمیان دھاری کے تعلقات تار
تھے۔ اب حج نکاح کے بعد عورت مذکورہ کے در کے قرائد در یعنی اس عہدہ کے سپرد ہوئے اس نکاح کو غیر نکاح کے لحاظ
سے نہ پڑتا اور اس سے ہیں۔ حالانکہ عورت مذکورہ کے حقیقی بھائی اس نکاح بندی کو پسند کر چکے ہیں۔ اور بعض باری
ہیں۔ بعض علماء کرام نے سیدوں کے مطالبہ کو تسلیم کرتے ہوئے یہ فتویٰ صادر فرمایا ہے کہ یہ نکاح مستحب ہی نہیں۔ وہ
نکاح رسولی کی کتابی قرار دیا ہے۔ لیکن زوجہ مذکور کی نیت میں بھی بعض علماء نے اس نکاح کو پاکی درست اور
صحیح منقہ تحریر کیا ہے اور انکو کے سلا کو شرع الوداع کی عبارت کے حوالے سے رد کر دیا ہے۔ وفی العجم اسلام آباد
العجم حبیبو اسامہم اور یہ بھی لکھا ہے کہ اور واجد امہاتہم ولا تنکحون من بعدہا بعدا کہ یہ درست ان
کی بات کی طرف سے تیار نہیں مگر اب سے کہ حضرت عثمان اور حضرت علی و انوں والا حضور اکرم تھے اور انکو
صورت مرد و عورت بلال پر امین کے حقیقی بھائی جو ان اقرب ہیں اس نکاح بندی کو مذکورہ غرض پسند کر چکے ہیں۔
دوسرے سیدوں کو اس نکاح کا صحابہ کرنا درست نہیں۔ یہ زوجین ابھی میں غرضی زندگی بسر کریں۔ یہاں اس مسئلہ میں
بہت سخت نزاع ہے۔ نوادش فرمائی ہو اب عطا فرمائیں۔ بیاد خود را

(۱۰۲)

بنی ہاشمی عورتوں کا نکاح والدہ زنی وراثت کے اویام کی اجازت سے ہر قوم کے مسلمانوں میں ہو سکتا ہے۔ لیکن
غیر رفاہی و قریشی کے علاوہ کسی دوسرے خاندان میں کرنا درست نہیں اور یہ نعم فقہانی ہاشمی عورتوں کا نکاح بلکہ

بنامہ اقوام کا یہی حکم ہے کہ غیر کفو میں نکاح کر لینے پر اولیٰ کو فتح کرانے کا حق ہوتا ہے۔ جسکے نکاح منع نہیں ہوتا۔ لیکن اگر روز اور خود بالغ ہو کر کسی کی اجازت سے غیر قوم میں نکاح ہو جائے تو وہ بلاشبہ جائز اور صحیح ہوتا ہے۔ جس صورت مسئلہ میں اگر یہ نکاح بالغ کی لاواہس کے ہوا کی اجازت سے کیا گیا ہے تو نکاح صحیح ہے۔ فقال فی الہدایۃ مع الفتح ص ۱۸۷ ج ۲ و اذا رجعت العربۃ من غیر کف فلا لسان ان یعرفوا بہما دفعا لفساد العار عن انفسہم و فی الضرر المختار و المعوی علی ذلک النکاح من انہ لا یفسد۔ جو نوک خیم شمع کی عورتوں کے نکاح کو غیر برائی باشم سے مطلقاً حرام کہتے ہیں۔ سخت متکا رہیں۔ البتہ لازم ہے کہ کچھ بھی کا اعتراف کر کے تو بہ تائب ہو جائیں۔ انکلا و تہ تہاں اہلم

برہ محمد اور شاہ غفرلہ باب مفتی در مسئلہ ہم العظم ہا
الجواب صحیح و درجہ ساقی غفرلہ باب مفتی در مسئلہ ہم العظم ہا
۱۳۹۰ھ

گر غیر قوم ہم پلہ بھی جاتی ہو تو نکاح میں کوئی حرج نہیں؟

جس

کہ فرماتے ہیں غلام دین دہریں مسئلہ کہ ایک یہ عورت قوم ذال نے تقریباً آٹھ برس کے بعد اپنی حسب خداداد احوالی قوم کے ایک مرد سے نکاح کر لیا۔ پتا چلا اس نکاح کے ساتھ تقریباً چھ ماہ کے عرصہ میں بیوی آبدار رہی۔ اس اثنا میں رشتہ داران نے عورت کو زبردستی بچین لیا۔ یہاں تقریباً چھ ماہ عورت رشتہ داروں کے ہاں رہی اور اس عرصہ میں حاملہ عورت سے تشخیص نکاح کی جا رہی ہوئی نہ کر سکا۔ کیونکہ مذکورہ عورت نہ لیٹا چاہتی تھی۔

خاندان کا بھائی چارہ جوڑی۔ عورت کو پولیس نے برآمد کیا اور نہ انک میں جوش کر کے نیکان کاٹا اور شرم کا ثابت کیا گیا۔ جس کو پچھلے دنوں نے تسلیم کر لیا اور عورت کے خاندان پر خاندان کے ساتھ عورت کو بچھا دیا۔ یہ تقریباً نو ماہ میاں بیوی اکٹھے رہے۔ اس کے بعد رشتہ داروں نے ذاکر کے ذریعے عورت کو زبردستی بھر جین لیا اور اس کے خاندان کو سخت مضروب کیا گیا۔ وہ بارہ دن کوئی چار روز کوئی سے عرصہ گزارا۔ وہ بے اور عورت اور وہ بڑا ہوئی اور پھر اپنے بیان خاندان کے حق میں دے چکی۔ اس کی بناء پر دوبارہ میاں بیوی اکٹھے ہوئے۔ وہ بے ہیں اور اس ذاکر کا کبھی عورت میں زیر طاقت ہے۔ (۱) اس تفصیل کے بعد واضح رہے کہ یہ عورت ذوال قوم کی ہے اور خاندان احوال قوم کا ہے اور یہ دونوں تقریباً ہم پلہ قوم ہیں۔ ہمارے عرف میں عام طور پر ان جیسی دونوں قوموں کے آپس میں رہتے ہوئے ہیں اور ان قوموں کے آپس میں رشتوں کو ایک دوسرے تو موائے عار نہیں سمجھتے۔ کیا یہ دونوں میاں بیوی آپس میں آئیں یا نہیں اور کیا ہم مکتوبات

کی وجہ سے ان کا نکاح منع کیا جاسکتا ہے یا نہیں اور کیا ان کا نکاح منع ہے یا کہ نہیں، یہ بھی ملحوظ رہے کہ عدالت نے دو دفعہ خاندان کے حق میں فیصلہ دے دیا ہے اور عدالت کا مشہور کرنے سے پہلے ان کو کئی بار اور دیا ہے۔ کیا عدالتی فیصلہ متولیوں کے حق میں نہ ہونے کے باوجود بھی ان کا حق ہے یا نہیں؟



قدال فی رد المحتار: ج ۵۰ ص ۳۰۰ عن الفقیح تحت قول الدر المختار: مثل حالک الخ ما صہ ان الموجب هو استقراض اهل العرف فیدور معه وعلى هذا ینفی أن یکون الحدک کفوا للعلل بالاسکربة لما هاک من حسن اخبارها وعدم عدها نقضا للبتة الخ و رد المحتار وابصار فی رد المحتار تحت قول الدر المختار: وأما اتباع المنظمة فاحس من الکثر من نعب لاصک ان العرف لا تنعیه به فی العرف (نسی قولہ) لأن الحداد هنا على النفس والرفعة فی الدنیا (رد المحتار ج ۵۱ ص ۳) ان دونات سے معلوم ہوا کہ مسئلہ نکاح کا مدار عار و عار پر ہے۔

نہیں صورت دستور میں بشرط صحت دوائی نکاح اقامہ کر دے، ہم یہ ہیں اور ایک دوسرے سے تعلق عقد کرنے کو عار نہیں سمجھتے تو ان دونوں قوموں میں مسئلہ نکاح اقامہ سے جڑی نہ ہوگا اور عاقلہ بالذکر نکاح متولیوں کی مجازت کے بغیر بھی صحیح شمار ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ علم

ترجمہ: محمد انور شاہ دہلوی، نائب مفتی دارالعلوم دیوبند
 الخیر: محمد امجد علی شاہ، نائب مفتی دارالعلوم دیوبند
 الخیر: محمد امجد علی شاہ، نائب مفتی دارالعلوم دیوبند
 ۲۰۰۹ء بمقام دارالعلوم دیوبند

مزدوری کرنے سے کفو میں فرق نہیں آتا



کیا فرماتے ہیں علماء دین مسئلہ دلیل میں کہ ایک شخص اللہ یا نبی قوم کو کھوکھوہ ولد سب اللہ و سب اللہ راوی چاہے وہ اپنے اللہ یا والد کے قوم بلوچی کے ساتھ وہی بخیر حقیقی یا بالذکر نکاح کرے۔ جسے جسکی عیال و مال ہو گئی۔ ہے۔ بلوچی تو ہم مزدور لوگ ہیں۔ مزدوری کر کے گزارہ کرتے ہیں اور کھوکھوہ زمیندار قوم ہیں۔ چنانچہ بڑی والوں کے زمینیں ملکہ کر یہ غیر ملکان اسیہ ہے۔ خود کاشت کر کے گزارہ کرتے ہیں۔ آیا شرعیانہ نکاح صحیح ہے یا نہ؟ یا پھر ادان نکاح کے وقت فوت ہے۔

﴿ج ۳﴾

مذکورہ جواب صحیح نہیں ہے۔ صورت مسوئہ میں کریم سے نکاح میں کفہ کی شرط کا ذکر نہ ہوا۔ نہ کہ کفہ کا ذکر کیا ہو اور پھر یہ کہ اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا۔ جب نکاح صحیح نہیں رہا۔ تو منکر کفہ کی شرط نہ لگائی گئی ہو اور یہ کہ نکاح کر دیا ہو تو نکاح صحیح ہے اور خیار کفہات الیہیں مصل ہے۔ نہ کہ کفہ کفہات کا اعتبار نہ ہو۔ نکاح میں ہوتا ہے اور یہاں یہ کہ مری سے نکاح کر لیا۔ اگر کیا کفہات کو نکھار دیا تو یہ کہ شرط لگائی۔ وغیرہ۔

الدر المنثور ج ۸ ص ۸۳ ج ۳ الکفۃ فمعتر فی النکاح الی قولہ ولو زوجہا برضاہا ر لم یعتنوا بعدم الکفۃ فثم علموا الا خیار لا حد لہا شرطہ الکفۃ فلو احبرہم بہا وقت العقد فوجہا علی ذلک نہ ظہر انہ غیر مختلف کان لہم العیار لیج ۸۵ ج ۳ فقہ وفتاویٰ مطبوعہ ادب

نزد محمد جان اس مفتی دارالعلوم ملتان
۲۲ رمضان ۱۳۸۵ھ

کیا شریعہ عقیدہ رکھنے والا صحیح العقیدہ کے لیے گواہ بن سکتا ہے؟

﴿ج ۳﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ ایک شخص جو شریعت کا سختی سے پابند ہے۔ اس شخص نے اپنی لڑکی کی نکاحی ایک لڑکے سے جو کہ حرایر اور رشتہ دار بھی ہے، کر دی۔ اس لڑکے کے اوصاف مثلاً چوس پینا، بھنگ جہا، مناسی کرنا اور باطل ہے ایسے ہیں۔ اس شخص کو جس نے اپنی لڑکی کی نکاحی کر دی ہے۔ بعد میں اس لڑکے کے اوصاف کا پتہ چلا لیکن وہ اپنا زبان و دیکھ کر شریعت کے خلاف کچھ نہیں کہتا یعنی انکار نہیں کرتا چاہتا کہ یہ خود زبان دے کہ اس کو جانا شریعت کے خلاف ہے اور ان لوگوں کے عقائد یہ ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم و اساتذہ اطہر مجتہدین اور پیارے ہیں کہ بڑے عوام احادیث سے متنبہ۔ لہذا بھی برائیاں سمجھتے۔ تو ایسے مسئلہ کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

﴿ج ۳﴾

صورت مسوئہ میں جبکہ لڑکا ویسے اوصاف کا حامل ہے کہ عیاش اور بھنگ پیو، بے نمازی اور بے عین ہے۔ پھر عقائد بھی اس کے شریعہ میں لڑکی کے والد کو اپنا عہدہ دینا جائز نہیں بلکہ سبب ہے کہ یہ نکاح اس میں لڑکی کی حق تلفی ہے۔ اگر وجود ان حرکات کے لڑکی کا نکاح کر دیا تو گناہ ہوگا۔ فقط واللہ

میر تقی عثمانی مفتی دارالعلوم ملتان

سید کے ساتھ غیر سیدہ کا نکاح (دنیا کی مرضی سے جائز ہے

چند

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفسرین مسئلہ کے ایک لڑکا قبل از نکاح بیٹا ہوا ہے۔ یہ خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔
نیابت شریف ہے، ہر مرد و کار بھی ہے، کیا اس لڑکے کو رشتہ دینا جائز ہے یا نہیں۔

چند

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اگر لڑکی اور اس کے سر پرست رضامند ہوں تو اس کو رشتہ دینا جاسکتا ہے اور اس کے ساتھ
شرعاً نکاح ہو سکتا ہے۔ اس میں شرعاً کوئی قہر ہے نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم

امام محمد بن عبدالعزیز مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی
الاجاب صحیح کو اللہ تعالیٰ عطا فرمائیے آمین
۱۴۲۳ھ ۲۰۰۲ء

کیا نو مسلم قدیم مسلمانوں سے لیے کفو ہو سکتا ہے؟

چند

محترم علماء اسلام و فضلاء و مفتیان و علماء میں یہ سوال اور شادی کی، بندہ و عورت سے دو بچے ہیں۔
یعنی بچوں اور عورت کو بچوں کے بعد اللہ تعالیٰ میں مشرف۔ سلام ہوا۔ مسلمانوں نے مجھے محض زبانی طور پر بھائی سمجھا
اپنی بزداری کی شرکت سے شریعت کی خوش قسمتی سے ایک جتہ و عورت اسلام آئی اس سے شادی ہوئی۔ اس کے بطن
سے ایک لڑکی ہوئی۔ تم نے قسمت و عورت بھی اس کا منہ وقت دے کر وہی ملک عدم ہوئی۔ خود گریں کھاتے بھرا۔ پھر
عام مسلمانوں میں نکاح و نکاح ہوا ہے۔ اپنی لڑکی کے والدین مسلمانوں سے رشتہ کے لیے بہت خوشی کی۔ مسلمان
رشتہ لینے کے لیے تیار آئے، پھر رشتہ لینے کے لیے آئی۔ مگر اس پرستی حائل ہو جاتی۔ پھر اس نے اپنی لڑکی مسلمانوں
میں بیاہ دی۔ زمانہ انکسار میں بند چلے گئے۔ لوگوں کے زبانی کھادی کے اسلام سے مایوسی ہوئی۔۔۔۔۔ مسلمان
بادجو قول اسلام کے مجھے اٹھائے شکو میں بندو کہہ کر رشتہ سے انکار کرنے۔ مگر جبکہ کشش زور واداری سے کی مگر
دونوں چیزوں کے اندر۔ مصروف بہت ہی آگئی۔ مگر کیا کرنا تھا یہ عورتوں کو عقدہ دینی کے بے دولت دی۔ مگر جس کی قوم
سے ایک یہ عورت نے اس پر لپیٹ لیا۔ میں نے اس سے اس کے ورثہ کو رضامندی سے لگان کرنے کے لیے کہا۔
جو تمہی اس نے میرا نام قوم کے سامنے لیا۔ مجھڑوں کے پیچھے کی حرج و مرجی ہر طرف سے اٹھ کھڑے ہوئے کہ ہم بھادو

رشتہ نہیں دیتے۔ کسی سوچی سمجھی سے نکاح کر لے مگر اس نے سب کا دھوکہ کھاکر میں تو مسلمہ وچرا سے بی نکاح
 کروں گی۔ متوفی خاندان کے دربار نے انکار کر دیا۔ جوئے گھر سے نکاح اس کے لیے جو مہر میں سے فاصلہ پر رہنے
 تھے۔ بلا کر ہر گز نہ دیا۔ وہاں بھی قوم پیش کی گئی۔ یہ وہ نے وہاں بھی انکار کیا۔ پھر خرابی نے تنگ آ کر حور سے کو حجاب
 کرایہ دے کر مہر پر متوفی خاندان کے گھر بھیج دیا۔ عورت نے آتے ہی میرے والد کو کہہ دیا۔ انتہائی سے پھر یہ
 دروغ بہت خود بخود ہی کا پروانہ حاصل کر کے مجھ سے نکاح کر لیا۔ قوم نے اس کا آپ نہ نہ ہوسا۔ چاکر تین مہر میں سے
 قطع تعلق کر لیا۔ رفتہ رفتہ کئی رشتہ والد اس سے ملنے لگے۔ جب دوسروں کو معلوم ہوا تو انہوں نے ملنے والوں سے
 بائیکاٹ کرنے کا اہتمام کیا۔ میں نے ایک پرچہ قرآن شریف کی آیت لکھ کر دیہ کر فیلڈ ٹرینٹ پر رکھ کر قومی مصیبت
 سے الگ ہو کر رہو۔ مگر آپ شخص نے (نقل کٹر کفر نہ باشد) یہی کوششیت پر چڑھا۔ انہوں نے ملنے والے نوادہ جو
 چار ماہ آپ فیصد فرمائیں۔ شریا وہ کیسے مجرم ہیں۔ مسلمانوں کو ان سے کیا سلوک سنا جائے اور میں کیا کروں۔ کیا
 پھر ہندوؤں میں جا کر شادی کروں یا مسلمانوں میں سے کسی قوم سے میں اور مسلمانوں کو چاروں مسلمانوں سے کیا کرنا
 چاہیے۔ بیواؤں کو

بچانے کے

ایسے الفاظ کہنے والا شریعت پر بیٹاب کروں۔ خود باللہ سن اگلی اسلام سے خارج ہے۔ مرتد ہے۔ اس کی
 عورت کا نکاح نوٹ نہیں۔ اس کو تو یہ کرنا لازم ہے اور تو یہی الامان کرنے کے بعد پھر تجدید نکاح کرے۔ نو مسلم
 مسلمانوں کا بھائی ہے۔ مسلمانوں کو اس کے ساتھ اتھوت اور غفل سادات کا طریقہ بتا چاہیے۔ اگرچہ یہ غفل قدیم
 مسلمانوں کا کھنکھ ہے۔ لیکن اس کا یہ مطالب نہیں ہے کہ اسے کوئی رشتہ نہ دے۔ مسلمانوں کو ان سے ہر قسم کا رشتہ خوشی
 سے کرنا چاہئے۔ والد اعظم

مرد و عورت دونوں میں در تمام احوال

انوار کاندھ اگر لڑکی کے لیے کفو نہ ہو تو لڑکی کا والد نکاح نہیں کر سکتا ہے

بچانے کے

کیا فرماتے ہیں ملازمین اسی مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص جسے زمیندار نے ایک شخص جس کی قوم مسلمان
 ہے کو ملازم رکھا ہوا تھا۔ وہ ملازم اپنے مالک کے بھائی کی لڑکی کو اغوا کر کے لے گیا۔ اس لڑکے اور لڑکی کو تلاش کرتے
 رہے۔ دن ماہ کے بعد لڑکی کو مل گئی اور لڑکا فرار ہو گیا۔ اس دوران میں وہ مسلمان لڑکے نے اس لڑکی سے شادی کر لی

اور بڑی دلی محبت اس نے قوم ہندوستانی کو بھی نصیب کیا اور وہ بڑی خوش نصیب قوم تھی۔ اس نے اپنے مگر نے اسے جس میں مولانا کا نہیں ملتا۔ ہاور
اپنے بھائی تھے۔ ان کے بھائی کی زندگی اپنے خاندان میں گزر چکی تھی۔ یہ بھائی کی شادی کر سکتا ہے یا نہیں۔ چرک و ہندو کا
جوہر ہے کہ اگر کتا تھا۔ وہ مشورہ ہے۔ ان کے بھائی اس نے اسے حلقہ کی دے۔ مصلح فرما کر کمزور فرما کر۔

紀元

الرواق نمبر ۱۰ میں ایک فوٹو ہے سے محض کثرت و عمارت کا نام ہے۔ جس مسئلہ غفلت کا جاری ہو گا۔ فی
السنہ ص ۹۰ ج ۳۰ من المصوب ہو استفاض اهل العرف فبنور معه الخ اور مفتی چوہدری کے
جوابی ہونی کی گریختاں غیبتوں میں بدینہ مندی و اجازت دینی کے لئے قواعد و ضوابط معتقدی میں ۳۳۰ نا
ہیں سوز سوزت میں اپنی پستی کی نشان اپنے کلموں کرنا جائز ہے۔ وقت میں ۵۰۰ میں ہے۔ ویفقی
فی غیر الکفر سہ جوار و صلا و هو المختار للفقوی الخ۔ شاکی میں ۵۰۰ میں ہے۔ حوالہ
و هو المختار للفقوی و قال منس الاثمة و هذا أقرب الى الاحتياط کذا فی تصحیح العلامة
فاسم الله تعالیٰ اعلم

مرکز محمد انور شاہ اختر نے جامعہ مفتی محمد قاسم اہلوہ بک خان
۱۰ ذی الحجہ ۱۳۶۱ھ

سید: ادی کا نکاح غیر سے جو کرے یا نہیں؟

453

سیرِ رازن کا کھاج غلہ عمید سے جاڑ ہے یا نہیں؟ مینو اتو جردا

紀中

یہ زوالی جیسی ہی نہیں کہ عورت کا نکاح بالغ لڑکی اور اس کے اولیاء کی اجازت سے تو ہر قوم کے مسلمانوں میں ہو سکتا ہے لیکن بغیر رضائے اولیاء و قرابتی کے ماہر و کمی و دوسرے خاندان میں کرنا درست نہیں اور اگر نیا نکاح تو وہ نکاح قول مشنی کے موافق درست نہ ہوگا۔ علیٰ صاحبہا اختلاف صاحب البدر المختار و الشامی وغیرہ۔ البتہ قریش کے تمام خاندان فحشاء و محرمات پر پابندی سے ہوں۔ یہ راجح ہے۔ تاہم ان کے کفو میں۔ ان میں نکاح یا اجازت اولیاء یا بھی جائز ہے۔ یہ یہ قسم فقہانی شامی کی صورت نکاح میں بلکہ بعد از تمام کما میں حکم ہے کہ غیر نکاح میں نکاح کر لینے پر اولیاء کو منع کرنا کے کافق ہے۔ ان میں البتہ انہ و غیرہ و انکار و استتار و استتار و نفسہا من غیرہ کما فہم و لہا ان یفرقوا

بينهما دفعا لظهور المعار من اتصه به انتهى . والفقير على رواية الحسن من انه لا ينفك كما
 منى به في الدر المختار ومعه في فتاوى دار العلوم ديو بند . والله اعلم
 حرره محمد تقی شاد غفر له الفاتحه بعد رسد قاسم المعصوم مکان
 ۷ اردیبهشت ۱۳۵۵ھ

سید و قریشی کا آپس میں رشتہ کرنا

﴿س﴾

کی فرمائے ہیں علما و دین و دین مسئلہ کہ سید و قریشی ایک کٹھن یا نہیں۔ سید و قریشی آپس میں رشتہ شادی کر سکتے
 ہیں یا نہیں؟

﴿ج﴾

قریش کے تمام خاندان خواہ وہ نبی ہاشم میں سے ہوں یا نہ ہوں۔ نبی ہاشم کے غوط ہیں۔ ان میں نکاح کا نام نہ
 اولیاء بھی جائز ہے۔ فقہ و ائمہ تعالیٰ اعلم

حرره محمد تقی شاد غفر له باب مفتی مدد رسد قاسم المعصوم مکان
 ۷ شعبان ۱۳۵۹ھ

سمجھدار اور نیک چلمن لڑکی کا نکاح غیر قوم میں کرنا

﴿س﴾

کی فرمائے ہیں علما و دین اس مسئلہ میں کہ شریف لڑکی جو بہت سمجھدار نیک چلمن ہے۔ اس کے والد اور بھائی نے
 اپنے ذاتی مفاد کے تحت قریبی رشتہ دار یا کو چھوڑ کر غیر برادری گھر سے اور ۲۵-۳۰ میل کے فاصلہ پر شادی کرنا۔
 اس لڑکی کی والدہ فوت ہو چکی تھی۔ والد اور بھائی نے خود اور رشتہ دار و غیر رشتہ دار غریبوں کی معرفت سختی و تشدد و غارت
 و باؤ ڈال کر شادی کی رسمات مثلاً ہندی وغیرہ لڑائی گھٹن۔ لڑکی نے اس کو چھوڑ کر چھوڑ کر چھوڑ کر چھوڑ کر چھوڑ کر
 کوئی بے واسطہ لڑکی۔ لڑکی سخت حسودہ حالت میں پریشان رہی۔ آخر خفا کی ہم۔ وقت بہت گزرا کہ لڑکی کے پاس بہت سی
 سامان معصوم کرنے کے لیے پہنچے۔ لڑکی نے اس بات میں کوئی جواب نہ دیا۔ بھائی نے ناحق نکاح خواہ و بھوتی
 شہادت پیش کر کے نکاح کے کام کی جھیل کرائی۔ ملک پاکستان اور اسلامی حکومت جس نیک لڑکی کے ساتھ شریفیت
 محمدی قانون کا احترام نہ کرتے ہوئے ایسا ملوک؟

آپ، علقہ قزاقوں محمدی، یہ مکان ملے گا، خیر، آج، عزتوں کے ہر دم میں اور شہرہ منصور سے فتویٰ صادر فرمائیں۔
 یہودیوں کے لئے، کئی چٹانیں، چٹانیں ہیں۔ حالانکہ، ان کے تین بابوں میں، باب ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳

ॐ नमः

ہم سنیہ المیزان ارسیم۔ اُردو کی نے مومن کو حسیانہ مومن کا پلین ہے۔ لکاج کی جانور۔ اسی دور ہے۔
 خداوند کے معافی یہ کہ قول کے ساتھ لکاج کہا گیا ہو تو لکاج منصف ہو گیا ہے اور اگر لکاج نے خاوشی خفای کی
 ہو اور جانت نہ ہوئی ہو۔ صیرا کے لکاج کا پلین ہے اور قاضی کات خوان نے اپنے ہی جگہ کے قاضی کی حکیم کی ہے اور
 لکاج و لکاج کاظم دیکھنے کے بعد لکاج میں کاج کو کھرا بھی ہے تو لکاج کا عدم ہے اور کاج میں کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔
 دیکھ لکاج کے اس لکاج کو لکاج چاہیے۔ لکاج لکاج کی کا انداز کو بھیج دیکھ لکاج کو کھرا ہے لکاج کے کجا کجا ہے
 کے لکاج نے ہمیں لکاج کی لکاج نے پتے کے پتے بھیجے ہیں تب اُردو کی خاوشی خفای اور اس کے بعد ہذا ہذا
 لکاج ہو گیا ہو تو اس صورت میں لکاج منصف ہو گیا۔ کیونکہ لکاج کا کج ہونے اور نہ ہونے کے واسطے لکاج کا کجا ہو
 مخصوص ہونا ہے لکاج کے اور وہ خاوشی خفای ہے۔ لکاج کو کھرا ہونے اور نہ ہونے کے واسطے لکاج کا کجا ہو ہے اور
 اس خفای لکاج کو کجا ہونے کی لکاج لکاج ہاں ہاں کہ لکاج کو کجا ہے اور لکاج کو کجا ہے اور لکاج کو کجا ہے۔ لکاج کو کجا ہے
 تو اس کے منصف ہو گیا۔ سرسوں اس کی تحقیق کرنی ہوئے۔ لکاج لکاج کو کجا ہے

۱- در مورد این موضوع نظر بنویسید.

2019-2020

موجودہ مسائل میں رشتہ کرنا

40

کچا فرمائے ہیں حامدین اس کا نام ہے ہرے میں کہ ایک شخص پناہ دیتا دھوا ہارات میں قائم نہ کیا کرتا ہے۔
 کیا یہ رشتہ چاہتا ہے کہ نہ کیونکہ عوام سادات میں سنی کو باختر قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یونگ ہم لہ نئی میں
 ہے میں اور ہم عقلی نہ میں ہے اسی نور شہید چاہا نہیں۔ وہ تو ہر ذرہ

• 100 b.

کائنات حق و باطل سے۔ عزت و حق نہیں بلکہ شرافت و شہرت سے۔ حق سے حق پرستی اور باطل سے باطل پرستی۔ حق پرستوں کو حق پرستی کی بنا پر عزت و شہرت ملتی ہے۔ باطل پرستوں کو باطل پرستی کی بنا پر عزت و شہرت ملتی ہے۔

ہاں کی پائی ہوئی ہو۔ مثلاً اگر نکاح میں جہلم کرے۔ بالغ لڑکی جو سادات کی بیوہ غیر نکاح میں خود نکاح نہیں کر سکتی۔ غیر بھو
میں لڑکی کا خود نکاح کرنا صحیح نہیں ہے۔ اور فقہ میں ہے۔ ولہذا النکاح ولو بغیر فاحش بمعبر کف ان کان
المزنی اباً أو جداً در مختار ۲۶ ج ۳ غیر نکاح میں عورت کے خود نکاح نکاح کے بظاہر ان کی دلیل یہ ہے۔ و یغنی فی
حبر لکف معقم حوزہ اصلاً و ہذا المختار للفتویٰ لفساد النکاحان در مختار ص ۵۶ ج ۳ ۱۰۱۲۸
ابو حنیفہ: یہ فقہی مسئلہ ہے۔
ابو حنیفہ: یہ فقہی مسئلہ ہے۔
ابو حنیفہ: یہ فقہی مسئلہ ہے۔

صالح عورت فاسق مرد کے لیے کفو ہے یا نہیں؟

﴿ج ۱﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک بالغ لڑکی نے جو کہ شریف
خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔ جنی بنت صالح ہے۔ بغیر رضا اولیاء کے اپنے فاسق معطن سے عقد
کیا اور لڑکے کی ماں بھی با عقد معد ہے۔ اب لڑکی کے ورثہ ہونے کے تحت لڑکی کی عداوت یہ کہتے ہیں کہ لڑکی
میں نکاح ہے۔ عادی و جد سے ہمیں اعتراض ہے۔ عرب میں نکاح کی شرط سے مستثنیٰ ہوتی ہے اور محرم میں منافع
کے لحاظ سے مستثنیٰ ہے۔ عرب کا اعتبار نہیں۔ اب اس صورت میں کیا نكاح درست ہے یا نہیں۔ اولیاء کا اعتراض درست
ہے۔ بحوالہ کتب معتبرہ تحریر فرمائیں۔ ا کہ متذہبی علماء میں اختلاف نہ رہے۔ بخیر و توفیق

﴿ج ۲﴾

فاسق شخص کی عورت کا نکاح میں جو خود بھی نیک ہو اور اس کا باپ بھی نیک ہو۔ صورت سنوہ میں یہ لڑکی جس
نے بغیر رضا اولیاء کے فاسق سے عقد نکاح کیا ہے۔ عداوت خود ایک معلوم نہیں ہوتی۔ اس لیے ازدواج کی وجہ سے نوت
نکار کرنے کی بناء پر فسخ نکاح کا اثر نہیں۔ یہ بات کہ ہے۔ قال فی الہندیۃ فلا یکون الفاسق کفواً للمصاحۃ
کذا فی المجمع سواء کان معطن الفسق اولہ یکن (عالمگیری ص ۲۵۱ ج ۲)

وفی شرح السنویر ص ۸۸ ج ۳ ونعتبر (الکھواء) دباۃ فی فتویٰ قلیس فاسق کفواً
لمصاحۃ أو فاسقۃ بنت صالح معصا کان ولا علی المظاهر

وفی الشامیۃ قسٹ والحاصل ان المفہوم من کلامہم عار صلاح الكل وان من المختصر
علی صلاحہ أو صلاح ما نہ نظر الی لعالم من ان صلاح الاول والاند متلازمین فعلی هذا

والفاسل لا يكون كذا؛ فالعلة بنت صالح بل يكون كقولهم العاسفة بنت فاسق وكذا: فاسقة بنت صالح كما نقله في الجفرية فليس لأبيها حق الاعتراض لأن ما يلحقه من العار مبتدأ أكثر من العار مصبوه وأما إذا كانت العلة بنت فاسق فزوجت نفسها من فاسل فليس لأبيها حق الاعتراض لأنه مثله وهي قد وصفت به الخ (والمحقق ص ٨٩ ج ٣) فتدبر المتعالي الم

[illegible]

اجواب میں محسوس اعلیٰ درجہ کی فہم و فراہم ہو رہی ہے۔

۱۲۸۵

سیدہ سے غیر سید کا نکاح کرنا

45

ایک اہل سنت عقیدہ والو اہل برادری کی کانو جوائن ایجی اعلیٰ برادری کی لڑائی جو کہ سید قوم کے شوہر سے ہے۔ نکاح کرنا چاہتا ہے۔ کیا شرعاً ہمیں کوئی اعتراض وغیرہ کا حق ہے یا نہیں۔ جبکہ لڑکی کا سید قوم کا والد اہل برادری کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہے۔

عمران خان کو ان معرکے میں فائیڈریشن ڈائریکشن اور ایکٹو رول میں مدد ملے گی۔

॥३॥

سید باقی قوم! کن کا علاج اولیاء کی ہدایت کے بغیر دوسری قوم میں نہیں ہوتا۔ لہذا صورت مسئولہ میں اگر وہ کسی لڑکا اور لڑکی کو جو توبہ اجازت والی علاج پر کوشش نہ کی ہو، کے ذریعہ کلمات کی تحقیق کی جائے۔ تو واللہ تعالیٰ اعلم

۷۔ درجہ اولیٰ ازبکستان، نائبہ مفتی محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی

۲۶ کی ۱۳۹۳ھ

اصلی سیدھا مٹی ہے۔ جو پرانے کے صرف نہیں ہو سکتی اور بعض اہل علم سے مصافحہ کرتے ہوئے ایسے بھی ہیں جو کہ صرف جو کہتی ہے۔ ان کا جواب ہے کہ تحقیق کر لینا لازم ہے

انجرا = شکر ایچہ انہ فلفلا ۱۰۰

۲۳: فی الجمله ۱۳۹۴

تجربہ میں سفاک اقدار باقی رہیں گے۔ یہی بات ہمارے پیش کے ہے

5

[illegible]

نظم و سانسہ کی طرف توجہ دینی چاہیے۔

ॐ नमः

[illegible]

مجلسه ۱۱۱۱ - ۱۱۱۱ - ۱۱۱۱

سیدہ کا نکاح غیبی سید عالم دین سے کرنا

五、

نیا فرما، تے جس حواء، یں مظاہرینِ علیہ السلام، سید زہراؑ جی، اے امتِ عالم صابرِ شقیؑ، خود کسی خاندان سے ہو، کرنا
جواز ہے۔ (روز)

ॐ

صالح و پادشاهان میروا دی کاغذ ہے۔ اگر یہ ادب میرٹ بھی ہو۔ کسی نے کھانچا شاہد بھی دیا ہے۔ واللہ اعلم
تذوقی و لکن اللہ ہی و الحمد للہ رب العالمین۔

تقریر دینے کے لئے حضرت علیؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

والدین برشتے اور فاسق، غور زکریٰ غیر رشتہ دار متقی سے تھاج کر، چاہے تو کیا حکم ہے؟

4. 2

نیا فرماتے ہیں علماء دین اور مسلمانوں کے والدین! اس کی شادی ایسی جگہ کرنے پر ہے جہاں جو لڑکی کے قریبی رشتہ دار تو ہیں۔ لیکن اجمالی ہال میں ہیں۔ لڑکی جس جگہ نکاح کرنے پر متفی ہے وہ وہاں اور جہاں چاہے لیکن خواتین پر اصرار اور کثرت سے تعلیق نہیں رکھو اور والدین کے خوف کی وجہ سے وہاں جگہ نہ چنیں۔ چاہے تو اب وہ لڑکی بغیر رضا مسدوی والدین کے اس پسند سے شخص سے چھوڑ کر بھیجے گا کہ اسے تو جاننا تو ہے؟

(۲) ایک لڑکی اور لڑکے نے چومنی چھپے آپس میں اس صریحاً سے اتفاق کیا ہے کہ چومنی نے کیا ہے۔
 ساتھ ساتھ کیا۔ ترکے نے قبول کیا۔ اوٹو، بھی جالیے۔ نہیں گویا ہوں کوئی نجات کا علم ہے اور نہ ہی دو خط فقہ سے دو کتاب
 نیکے چہ۔ نیکہ دو چلی۔ یہاں چہ۔ صورت بھی مئی۔ اختیار نہ مئی کہ کوئی اس کو بھی علم کا علم ہے۔ البتہ ان کو
 انہوں نے فقہ کے لئے تو کیا اسی صورت میں ان کا حکم کیا؟

424

(۱) انگریزوں کا لڑائی بند ہونا کا کہنا ہے تو پھر وہ غنی رضا مسلمان ہے۔ اقصیٰ تاریخ مکرر کرتی ہے۔

(۲۱) مندرجہ بالا صورت سے جانے کے درمیان شہر یا قصبہ کا کسی ایک طرف سے ایک طرف سے

خداوند عز و جل حق تعالی را بابت ستمی که در حق ما کرده، عفو فرماید.

انخواء کنندہ اگر لڑکی کے لیے کفو ہے تو نکاح درست ہے

پیش

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ ایک لڑکی بالغہ نے بھارت سے اپنے آٹھ کے ساتھ قانونی نکاح کر لیا ہے اور آباد ہوئی ہے۔ بعد میں وہیں نے زید لڑکی کو اس کے خاوند سے چھین کر برہمنی اور دوسرا نکاح کر دیا۔ نکاح خواں کہتا ہے کہ میں ملکیہ بیان دیتا ہوں کہ محمد سے دوسرے نکاح بڑھایا گیا ہے۔ یہ شرکا مجلس نکاح و نکاح خواں کسی فقہ کے مستحق ہیں یا نہیں اور دوسرا نکاح شرعاً حرام ہے یا نہیں؟

پیش

لڑکی نے جس سے بھاگ کر نکاح کر لیا ہے۔ اگر وہ شخص اس کا کفو ہے یعنی خاندانی اعتبار سے کہ وہ بچہ کا ٹھیک قیودہ نکاح لازم ہو گیا اور دوسرا نکاح صحیح نہیں ہوا۔ لیکن نکاح خواں اور حاضرین مجلس بوجہ اطمینان کے معذہ ہوں گے اور اگر وہ شخص غیر کفو ہے جس سے لڑکی نے نکاح کیا ہے تو یہ نکاح باطل ہے۔ شرعی ضرورت نہیں ہے اور دوسرا نکاح صحیح ہو گا۔ فقہ وادعائے اہل علم

محمد عبداللہ محمد صالح عینی، مدظلہ العالی، دارالعلوم دہلی

۱۲ رمضان ۱۳۹۳ھ

انخواء کنندہ اگر لڑکی کے لیے کفو ہو تو دوسری جگہ نکاح نہیں کر سکتا

پیش

میں فرماتے ہیں علماء دین و رہنما کہ ایک آدمی ایک نوجوان لڑکی کو انخواء کر کے لے جاتا ہے اور نکاح کرتا ہے۔ چھ ماہ کے بعد بچہ ماتا ہے اور لڑکی بیان دیتی ہے کہ میرا والد میرا کہیں نکاح نہ کرتا تھا اور میں بھروسہ سمجھ رہی تھی کہ اس کے پیچھے چلی تھی۔ کیونکہ میں دوسرا سے جوان ہو چکی تھی۔ اب اس لڑکی کا والد کہتا ہے کہ وہ میری لڑکی کو زبردستی سے لے گیا تھا۔ اب اس لڑکی کا والد دوسری جگہ نکاح کرنا چاہتا ہے۔ کیا وہ نکاح کر سکتا ہے یا نہ؟

پیش

اگر اس آدمی نے بالغ نوجوان لڑکی کی رضامندی سے اور اسے نکاح شہی کیا ہے، یعنی گواہوں کے سامنے ویسے بے قبول کر کے نکاح کیا ہو اور یہ نکاح بڑکی کا کفو ہو۔ ایسا قابل پیش نہ کرتا ہو جاکہ والدوں کے لیے باعث عار ہو کہ لڑکی شریف گھرانہ کی ہو اور لڑکی والے اچھا پیش کرنے والے ہوں اور خاوند تمام درویشانہ ہو چکی، جس سے لڑکی

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

اگر میرا ثروت کا غیر سید سے نکاح نہ کیا جائے اور خیر، کشی کا اندیشہ ہوتا کیا جائے؟

सुखे

ایمان ہے جس کا معنی میں اس مسئلہ ہے۔ وہ ہے میں (۱) ایک سیدہ عورت اور ایک غیر سیدہ عورتوں کی آجائیں میں
 انہی سے کہنی ہے اور دونوں نکاح کرے پر مجبور ہیں۔ مگر ایک طرف عورت کے اہلیانہ راضی نہیں اور دوسری طرف
 اگر نکاح سے عورت اور مرد دونوں خود بخود رضی کر رہیں گے۔ اس حالات میں اس کی عین صورتیں ہو سکتی ہیں۔ جو کہ منہ وجہ
 داخل ہیں۔ (۲) یا تو دونوں باہم رضی کر لیں۔ اس سے بچانے کے لیے سیدہ عورت کے اہلیانہ راضی ہو جائیں اور
 نکاح کریں۔ (۳) یا خود انہی کے مشتبہ کوئی نہی جہاں سیدہ عورت خود اپنی مرضی سے نکاح کر لے۔ (۴) یا دونوں کے
 خود بخود رضی کر لیں۔ یا جو ہے اور دونوں خود بخود رضی کر لیں۔ حالات اس قسم کے ہیں کہ منہ وجہ والائیں دونوں کے
 علاوہ اور کوئی صورت ممکن نہیں ہے۔ ان چیزوں کی حالت میں شریعت اسلامی میں صورت فی اہانتہ ہوتی ہے اور
 کوئی صورت بظہر ہے۔ اگر پہلی صورت جاری ہو یا باجائز ہو۔ مگر جو ہے کے واسطے کسی حالت میں بھی راضی نہ ہوں۔
 دوسری صورت شرعی خلاف ہے۔ رمت نہ ہو کہ تیسری صورت روضہ ہوتو کیا میں وہ باتوں کی خود بخود رضی کی صورت میں شرعی
 لحاظ سے عورت کے واسطے اور مرد کے متعلقین تمام وہ باتوں کے بائیں یا متعلقین سے جو بہ حیانت لیا نہیں۔

2017

پہلی صورت انکسہ کو جانے کو بہت جگہ ہے۔ دونوں نواسی سے بچ جائیں گے۔ لیکن نولیا کی مرضی کے بغیر سیرہ عورت کا نکاح بغیر سیرہ کے ساتھ ہوا نہیں جیتا۔ اور ناسی ان میں سے کسی کو نکاح نہ کرنا چاہی کی گئے اولیا کو مرضی

کرنے کی کوشش کی جائے۔ لیکن اگر اس لڑکی کے دلایا، باہل میں کے نکاح کرنے پر رضامند نہ ہوں تو پھر اس مشکل کا حل یہ ہے۔ اس لڑکے کا نکاح کسی دوسری عورت سے کیا جائے اور اس لڑکی کا نکاح کسی دوسرے مرد سے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ خود بخود گنتی کرنے سے دونوں محفوظ رہ جائیں گے۔ کیونکہ کسی خاص عورت یا کسی خاص مرد کے ساتھ نکاح کرنے کی خواہش رکھنا اضطراری حالت پیدا نہیں کرتا، کسی دوسرے مرد یا دوسری عورت کے ساتھ نکاح کر لے۔ یہ ضروری ہے۔ حاجت پوری ہو جائے گی۔ لیکن اگر اس کے وجود بھی یہ ہو گا اور لڑکی خود بخود گنتی کرنے پر آمادہ ہوں اور انکا پیش جوئی کسی دوسرے مرد یا دوسری عورت کے ساتھ نکاح کرنے سے تردد نہ چتا ہو تو ممکنہ ان کے سر پر، اونیہ کو شرجا مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ جس کی صورت تو یہ ہے کہ ایک شخص یہ مطالبہ نہ کرے کہ مجھے صبر و تحملت برآوردہ اور نہ میں خود بخود گنتی کرتا ہوں، یا مجھ سے فلان مسکوحہ عورت کا نکاح کر لو۔ اور نہ میں خود بخود گنتی کرتا ہوں۔ تو کیا تو میں پر اس شخص کے مطالبے کو پورا کرنا لازمی اور لازمی ہے کہ پورا کرنے سے گولہ باروں گئے۔ نہیں ہر لڑکی نہیں۔ وہ خود بخود گنتی کرتی ہے۔

خود امیر غنیف غفرلہ عنہ ذی القیامہ ۱۳۸۴ھ

۱۲ صفر ۱۳۸۴ھ

بچے گئے لیے رشتہ کر کے بغیر عذر شرعی اس سے بچر جانا

﴿س ۱۱﴾

خدا کا نام سند وجہ میں مسئلے متعلق کیا فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ نہ وہ سبب یعنی ہیں۔ زید کی بیمن کا رشتہ نسب کے بھائی عروسی ہو چکا ہے۔ گو یہ باہمی قریب ترین رشتہ میں منسلک ہیں۔ نسب کی درخواست پر اس کے بھائی عروسی لڑکی کا، رشتہ نسب کہہ کر کہہ کر قرار پایا۔ جس کا صبر صرف۔ ہم برادری بہ جان پہچان کہہ لوں گے بھی یہ اور اب اس رشتہ کو حقائق کی استوارانی کے لیے ٹیکے لگانے خیال کیو۔ اور اللہ تعالیٰ سے زید تمہیں اور عروسی قریب خداداد جب لڑکا اور لڑکی ازدواجی حرم کو پہنچا اور ملک میں مادہ پرستی کی ہوا میں پڑی تو زید۔ نے اسے رشتہ کو باقاعدہ و صورت دینے سے گریز کرنا شروع کیا۔ اسے لڑکے کے لیے کوئی حوالہ رشتہ تلاش کرنا شروع کیا۔ چنانچہ غیر برادری اور غیر گھوٹل رشتہ قرار پان اور اس کی تکمیل بھی کر لی۔ انہی حالات زید کو قانع لایم کہہ جائے کہ اگر عروسی اور اس کی بیمن کا رشتہ زید سے بچ لڑکی کا اظہار کرے تو شرعاً ان کے لیے کرنت ہوگی۔ حکام اعلیٰ و احکام نی کی مدد میں مناسبت کی جائے۔ جیسا تو جیسا

﴿س ۱۲﴾

یہ درست ہے کہ رشتہ جتنے دور پہنچے تھے وہیں سے غمزدگی میں بھی خود بخود گنتی کرتی ہے اور جتنی پہل خود بخود گنتی کرتی

دوسری ہے۔ ان میں دشت لیرا اور دشت یخ خوش و قرابت کا سب سے بڑی اور صلہ رتی کوتاہی ہوگی، جو کہ عنہ اللہ بہت بڑا محبوب ہے۔ لیکن اگر کوئی خوشیوں اور آفرینوں کے علاوہ دوسری جگہ دشت لیرا دیکھتا ہے تو وہ فیض قاطع ازیم نہیں پاتا۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول (فاسکحو عما طلع لكم من فضلنا وفضلنا وربع) نے انہیں اور غیروں دونوں سے توجہ کرنے کی اپنا نیت واضح ہے۔ یہ حسد و انکار کم علی اللہ یہ زعم ہے بہت سے تو اہل داپنے عمل سے اور صحابہ کرام کے آپس میں کھار اور بعد کے علماء کلمہ میں اور اولیاء و صلحاء کا تاریخ میں غیروں سے رشیت لینے اور دینا کا یہ ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ دشت لینے والے میں فیض دوست کو دیکھنا اور ٹھوکر کھانا ہے۔ بلکہ شرعاً دشت لینے والے میں دین کو کفر و کفر کا مضرب ہے۔ لہذا مذہب مکرر دشت نہیں ہے کا تو قاطع ازیم نہیں ہوگا لیکن اگر پہلے یہ و مکرر کا آپس میں دشت لینے کے بارے میں مہد و میثاق ہوا ہے تو وہ کوہ و غلاتی کرنا کہ وہ ہوگا اور عہد و عائدتہ کا یہ و نصف کو قاطع ازیم سمجھ کر ان سے بچ رہی کرنا چاہئے ہوگا۔ یہ و نہ ان کے غم و تہمت بہت بڑا کہ وہ فیض قاطع ازیم کا نہ نہیں ہوگا۔ لہذا مکرر یہ اور عاشقوں سب سب کو چاہیے کہ آپس میں صلہ رتی نہیں چاہیے بلکہ قاطع ازیم انہیں غیوم ہو تو دوسرا اس کی طرح نہ بنے۔ بلکہ یہ تصور صلہ رتی کرنا ہے۔ صمد اس اللہ علیہ السلام کے ارشاد (صلی من قطعک) کا مصداق اپنے آپ کو بنانا کر و طین کا قہقہہ من عمل کریں۔ فقہ و اللہ تعالیٰ الم

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله

۱۲۸۴ هـ

خون کا مبراداء کرنے کی طاقت دیرھتہ موجود، مدار کی کافیتہ ہے

ہاں ہاں

[illegible]

ظن پنجم

صورت مسئول میں، کچھ اس قیہ لڑکی کے لیے سواہر، نقشہ پر قیہ درود نے کی وہ یہ کہتے ہیں۔ جیسا کہ، لکھیری ص ۹۰ میں مذکور ہے۔ (منہا الکماہ فی افعال) وھو ان یكون مالکاً للشیء والحققة وھو احصی فی ظناصر الروایۃ حتی ان من لا یملکھما نو یمسک احصیما لا یكون کثیرا کذا فی الھدایہ اور ہاپ رواستہ عا، درونی کا نکاح غیر کثیر میں باطل ہے۔ اس صورت مسئول میں قیہ کا نکاح جائز ہے۔ اسے منعقد نہیں ہوا۔ جیسا کہ درختا علیٰ نحوہ، لا اجماع ص ۹۷ ج ۲ میں مذکور ہے۔ وہاں کماں السروج غیر ہما ای عبر الایاب الی قولہ لا یصح النکاح من عبر النکف وبعض فاحش اصناف میں یہ لڑکی دوسری بے نکاح تھی۔ حتی ہے۔ فقہا و اللہ تعالیٰ اعلم۔ بعد ازاں سر قیہ، اب ملحق درود خیرا نہ در نکاح

ویندر آؤ وی کو رشتہ دین واری کو دینا چاہیے

ظن ششم

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ یکہ عمر رسیدہ شخص اور اس کا بیٹا جو کہ بیوی دینی تعلیم سے الت۔ شریف اور جہتی پردہ دار خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور اپنے قبیلہ میں ممتاز خاندان شریکے ہاتے ہیں، نے آج سے ایک سال قبل اپنے بھائی کو اپنی لڑکی اور پوتی کے رشتہ دینے کو، لینے کا فیصلہ کیا اور اس سلسلہ میں زبانی عدالتی طور پر وعدہ و وعید ہو گئے اور معتد بہ ایک جوان رشتہ کی شدی ہو گئی تھی۔ کسی خاکی ناراضگی کی وجہ سے چند بات سے مغلوب ہو کر مرد و باپ بیٹے نے ایک دوسرے باہل اور غیر خاندان کو کچھ ماہ میں ان رشتہ دینے کے لیے دھانے خیر دے دی۔ حالانکہ باپ بیٹا ایک مولوں خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہاں پر اب رشتوں کی دعا، خیر کی گئی ہے۔ وہ ایک ان پڑھ غیر خاندان ہے اور اس خاندان کے لوگ سزا یافتہ اور باہل لوگ ہیں اور ان لوگوں نے پشت با پشت سے بھی مستورات کا پردہ نہیں کیا۔ البتہ اس نے رشتہ کے بعد داوی خاندان سے پردہ کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

اب خاندان والوں اور شہر کے فہم و فوس کے اہل خانہ سے اس فقہ رشتہ کے خلاف زبردست احتجاج کیا گیا ہے تو مولوی خاندان والے کہتے ہیں کہ اگر ہم دعا سے خیر سے بچ نہ سکیں تو اللہ تعالیٰ فی الارضی کے عا اور نیاسیہ عا ہم پر جا کر ہے۔ حالانکہ بعض نے دے رہا ہے کہ ایک سال قبل رشتوں سے مستحق جو زبانی فیصلہ ہوا تھا۔ وہ دوسرے جذباتی رشتہ اور دھانے خیر سے مقدم اور قابل ترجیح ہے۔ اس سلسلہ میں فوکی درکار ہے کہ وہ لوگ پہلے رشتہ پر قائم رہیں یا غیر خاندان دھانے خیر و ان سے رشتہ کریں۔ دینی فتویٰ دے کر منظور فرمائیں۔

ایسی ہووے لیکن درست ہے۔ گناہ اُن کے ماں باپ کا ہے ان کا نہیں۔ (۶) اسری جگہ نو بیٹوں میں درست ہے۔ صحیح ہے۔ مگر چھوٹے بڑوں میں نماز کا دوام نہیں۔ کبھی چھتے ہیں اور تمام برادری ایسی ہے اور ان کی نمازی ہے۔ کیا اسے دین اور غیر نو بیٹوں میں دینا ہمارے تجربہ میں نہ تھا ہے۔ اگر مواقت ہوئی امید ہے۔ حتیٰ کی جائے گی۔ مگر بعض بے چارے جو عورتوں کے پیچھے کہ عروج زمان ہے۔ دوسری عورتوں کی خبر نہیں رہے گی یا نثر غالب ہے۔ گناہ اس وقت غراہ کو پردہ کا زور دینا پہاڑ کا سامنا ہے۔ ہرگز نہ مانیں گے۔ اللہ شاہانہ تعالیٰ۔ نیز صحیح عقائد کے ساتھ ہونا ہے اور اگر بالفرض جملہ جو کچھ صحیح رہا اور خاکی حالات درست ہیں کیا کرے۔ کبھی کرے۔ بیٹا تو جو (۳) برادری میں نہو نہ تھا۔ یہ دفعہ دینا عروج ہے کہ کوئی خوشی اگر نہ دے نہ لے۔ اس کو برادری سے خارج کر دیتے ہیں۔ اس کو کوئی نثر کی دینا نہ لیتا ہے۔ بچا رو نہ ان رہتا ہے کہ کیا اس۔ عورتیں بچے لیکر دیتے ہیں کہ ہائے آمد و رفت نہ رہی۔ فیہ برادری ہمارے ملک میں ہلا ہے یا خنجر اثر ہے اور محسن ہے تجربہ ہوا۔ کسی جگہ ابھی مل جائے۔ اقلیل کا معدوم کے سداق پر ایسے حال میں کیا کرنا چاہیے۔ بیٹا تو جو

استغنی مافی الامر فی ما حسبہ رکن ہستی مغرور و فخر آباد طبع دان

﴿تذکرہ﴾

نماز اور شریف ذکی کا نفوس نہیں ہے۔ اس لیے پہلے سے نکاح کرنا لازم غیر نکاح میں ہوگا۔ دوسرے کے متعلق اگر معلوم ہو جائے تو انکاح کے بعد چھوٹے۔ گناہ۔ نہ ہو پورا پورا۔ اور نہیں ہے۔ اس سے نکاح نکاح ہوگا۔ اگر نکاح سے چھ ماہ بعد سے قسور کو قتل ہوا ہے تو یہ بھی نہ ہو اور غیر نکاح ہوگا۔ دوسرے خوش واقف یا جن میں اطلاق نہ لیا گیا اور بے نثر ہے۔ اپنی ہے۔ اُن سے تو یقیناً یہ چھاپے کہ نہ زار و صاع سے اس کا نکاح ہو۔ اس لیے وہ جب فسق کے دوسرے اقرب ابھی نکاح میں ہیں۔ ذائق صادق کا نفوس نہیں ہو سکتا۔ غیر نکاح میں نکاح کرنے کے باوجود یہ ذکی کے خالق ہو چکے کا خضر ہے۔ وہاں تجربہ غیر نکاح میں ہے۔ لیکن ذکی کا دین محفوظ رہے گا اور اگر وہاں فاسق ہیں تو یقیناً ترجیح اس کو ہوگی کہ ابھی شخص سے جو صاع اور شریف ہو اس سے نکاح کر لیا جائے اور ایسے آدمی مل سکتے ہیں جو پرہیزگار ہیں اور دیگر شرعی امور کا براقت خاں رکھیں۔ (۳) یہ رسم ناجائز ہے۔ بہر صورت کوشش کی جائے کہ اس سے محفوظ رہیں۔ برادری کے جناب کو چھوڑ کر صرف خداوند کریم جل مجدہ کی ذات پر اعتماد کریں اور دینی اچھا کارساز ہے۔ من کان لله کن الله له الحدیث اس لیے ایسی دوسروں کے لیے اعتدال نہ رہے جائیں۔ واللہ اعلم

محمود علیہ السلام علیہ السلام

۱۱ مقرر مقرر علیہ السلام

درج ذیل صورت میں نکاح کفو میں ہے اور جائز ہے

• کفو میں ہے

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ عورت لڑکی ہانڈ میں کوہم اس کے چچا اور بھتیجی سے شادی کرنے پر آمادہ ہیں اور وہ لڑکی طقت سے تم حاجت کے گھر نکاح کرنا چاہتی ہے۔ ہم پندرہ سو لہ کمال اراغی کے مانگتے ہیں۔ مئی ۱۹۱۰ء کو زمین کے ایک ہیں اور وہ ایک کمال کے مالک بھی نہیں۔ قوم کے دو گھر ہیں اور ہم جت کھتہ ہیں۔ اُن کا پتہ کچھ عت و مزدوری اور کوئی منت و حاجت کر کے کاشت کے لیے اراغی ملے ہیں اور لڑکی کو کرنے ہیں اور ہم پندرہ سو لہ کی او۔ ہڈی اراغی۔ اور لوگ منت و حاجت کر کے پرانے کاشت کرتے ہیں۔ وہ لڑکی حزار عت و حاجت میں سے نہیں۔ سالی طقت مرداری کے ہیں اور پچہ روجاں لڑکی کا ہے۔ وہ دو لڑکی کے ہم و ہنس و طقت ملی سے برتر ہے اور وہ جوان بھی ہے۔ کیونکہ اس کا وادہ زمیندار ہے اور دوسرے آئی وادہ کی۔ عت و لڑکی شہیت ست ہیں۔ کیا وہ لڑکی بچہ و عت و دین اسے برابر اور بھتیجی کے وہاں نکاح کر سکتی ہے۔

حاصل: غرض بھتیجی سے ہر دو سو لہ کی عت و لڑکی کو ہانڈ میں سالی عت و دین وادہ کی عت و لڑکی

کفو میں ہے

لڑکی بغیر رضاعتی اولیاء کے غیر کفو میں نکاح نہیں کر سکتی۔ کفو میں حرات، پیشہ اعتبار ہے۔ انسحر الفرائض ص ۲۳۵ ج ۲ وفي العیہ الحانک لا یكون کذا قلت السعفی و ان کان معسر أو قبل هو سکوف وفي المعرب غلب اسم السعفی علی من له عفاو کثیرة الفح وقال فی الدر المنثور و یفسی فی عسر السکوف مقدم حوازیہ اصلاً و هو المختار للمعوی لیسان الزمن الح ص ۲۴ ج ۳ پیشہ مزدوری و اولیاء پیشہ نہیں ہے۔ بآئی دولت میں سناہی ہونا کفو کے لیے ضروری نہیں ہے۔ لہذا یہ نکاح کفو میں ہے اور جائز ہے۔ البتہ اگر کفو میں نہ ہوتو جائز نہ ہوتا۔ واسطہ

محمد و ابی ہاشم بھتیجی ہیں۔ اگر ان کا عت و دین

۱۰۰ ج ۱ ص ۱۰۰

مجھوں میں کفو کا اعتبار پڑے۔ کے اعتبار سے نکاح

کفو میں ہے

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شیخ ابی ہاشم میں کہ کیا یہ نکاح اس کے واسطے جائز ہے

مذہب سے انہی نے کراہے ہیں جہاں لوگوں کی رضا نہیں تھی۔ وہ کاروائی نے مجبور ہو کر کدوات میں پیش ہو کر اپنی
 شہرہء مذہب سے قوم اپنے نکاح کرنے کا ہمارے نام نہ سنا تھا۔ بعد ازاں اپنی حسب مقتضایہ کاروائی
 نکاح خوں کے ہاں لنگھا نکاح تو اس مذہب نکاح کرنے کا مستطیع کیا گیا تو اس مذہب کو کڑی مجھے اپنے اقوام
 فصد کے نام میں اس پر ہمسائہ میں وہ میرا نقل کو کسی مسکا سکا سزا بخش و انہ میں سے ہوا۔ لڑائی کے قریب کھد یاد نکاح
 خواہی نے پیدا آج میں سے وہ نکاح چاہ کر رہا تھا میں وہی کر رہا تھا بعد ازاں وہ اندے کمر سے رقعہ کھد کہ میں نکاح
 کر رہی ہوں۔ اس نے والدین سے نہ باب پہنچا اور یہ اسے لڑائی کو کھرت ملے آئے۔ نہیں لڑائی نے پھر سوچا
 کہ نہ دے نہ کھری۔ تاہاں اب درج ذیل کتاب امر یہ ہے کہ لڑائی نے غیر کلمہ میں خطی و شامی والدین اور خوش
 ان کی کتاب کا کتاب ہے۔ یہ ان کی ہو گئی ہو پائے۔ اگر نکاح ہو گیا ہے تو والدین کو خطی و غیرہ کہنے کا حق نہ ہے۔

مفتی اعظم دہلی

14. 6. 1952

مجلس الشورى

426

قوس مغنی۔ ہے کہ لیکھ میں ہاتھ عورت بلا اجازت اس پر نکاح نہیں کرتی۔ ہا۔ یہ ہے کہ یہ شخص نہ لکے اس لڑکی کا کہو ہے پانچوں عمر کے اندر عادات نہیں کا اعتبار نہیں ہے۔ اہت پیش اور رفتی عمارت و شرافت کا اعتبار کیا جاتا ہے۔ ہا۔ عرف کے اعتبار سے اس کا پیشہ نہیں شمار ہو اور مستحکم کے رہا، کا شریف تو نکاح نہ ہوگا۔
روایت صحیح: ہا۔ واللہ اعلم

محکمہ، وفد ائمہ عزت منشی م۔ سہ قاسم، معلوم، اقامات
دسمبر ۱۹۴۳ء

شیعہ مس قلم کا بھی بودہ مسلمان عورت کا کفو نہیں ہے

##

کہا کرتے ہیں کہ، ان میں سے کچھ میں کہ آپ شخص تو افعال، مذہباً شیوہ ہے۔ یعنی وہ شیوہ کو مانتا ہے۔ مجلس
خود منعقد کرنا ہے۔ تاہم میں کو نہیں خبر وہی اور کرتا ہے۔ ان کا اظہار مجبوراً تو اس کی کرتا ہے۔ لیکن اس کے دل سے سب
شعیں اٹھ نہیں سکتا۔ اسے کامیاب معاشی پیدا کرنے ہیں۔ اس مذکور شخص کے پانچ امور دنیا کے کاموں کو اعلیٰ منزلت
اور جماعت سے ہے۔ ہاتھ سے کرتے رہیں۔ پانچ مذکور شخص کی طرح کے لایح کی وجہ سے صرف آپ انہی سے توبہ
کرنے والے ذہن شیوہ نہیں کہ ان میں سے کچھ نہ درست ہو گا نہیں۔

این عمل مربوط به ... است.

●

شیعہ جس قسم کا بھی ہو۔ وہ مسلمان محبت کا کلمہ نہیں۔ اس لیے وہی جو حوت اذن اولیاء کے بغیر اگر شیعتہ سے کلمان کرے وہی تو کلمان سے باہل ہوا۔ نیز اولیاء کو بھی ازہم ہے کہ کسی قسم کے شیعتہ سے اپنے بغیر کلمہ کرنے کے عورت کو نکاح کرنے کی اجازت نہ دے۔ اہلہٴ اعرورت اور اس سے دیر و کثرت کلامات کے بغیر نکاح نہ دیتے ہیں تو اس کا کہنا ہوگا۔ اگر سب شیعیین رضی اللہ عنہم کو مؤذ نہ عرب یا اعراب سمجھتے ہیں یہ حضرت مائتہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے کلمہ کا قائل ہے۔ (المیہ عبرۃ الک من الک کفریات) ایساں قسم کے شیعیوں کا مؤذ نہ ہے جو حسد یا تکبر کی اشاعت کرتے ہیں تو یہ نکاح بھی صحیح نہیں ہوتا اور یہ شخص کافر قرار دیا جائے گا۔ کفر و فساد پر راضی ہونا دونوں پر یہ میں درآئے ایسے کوئی اختراعات نہیں کیے یا کفر۔ یہ دونوں سے اعتقاد صحیح کہ یہ تو کلمان صحیح ہو جائے گا۔ واللہ اعلم

عام سہانے سیدو کے گار میں کوئی قحط نہیں

45)

کو فرماتے ہیں علماء دین اورین اسلام کہ ایک صاحب جو اس وقت متحرک ہے۔ لیکن قوم کے سید ہرے کی وجہ سے۔
رشتہ کے لئے مجبور ہے۔ اپنے رشتہ دار غریبی یا کستان میں کہیں بھی نہیں ہیں۔ جو دوسرے سید ہیں وہ لیتے ہیں اچھے
نہیں۔ عرض یہ ہے کہ یہی سید کے بغیر دوسری قوم کو لڑائی سے ملنے دوں یا نہیں؟ کیا شریعت میں جائز ہے یا
نہیں؟ (پتہ اتہ جرد)

५८३

[illegible]

سکے اے مرد کا نکاح کا دعویٰ کرتا جو عورت کے لیے کھنڈہ ہو

45

[illegible]

③

[illegible]

۱۰۰ نور مشعلہ علم برائے ناپ مشفقہ و رستہ کارانہ اعظم - ج ۱

21346 *1.5* 20

مغویہ کا درجہ وہی مرضی کے خلاف نکاح کرنا، کیا بھائی کا کر یا یا ہوا نکاح وادائع کر سکتا ہے؟

جواب

نہی نہ ہے جس علاقہ میں اس مسئلہ میں (۱) کہ زید نے اپنی قوم سے زینب کو غلام کیا ہے اور عورت بالغ ہے اور اس کا والد بھی۔ نہ ہے اور بھائی بھی۔ زید سے جا کر نہ بھائی نکاح پر حلال ہے۔ اب عورت کو زینب لے لیا ہے۔ کیا نکاح۔ کی جگہ جائز ہے یا نہیں۔ ایک مجاہدی صاحب نے فرمایا کہ اگر زید نے زینب سے زنا کیا۔ قبل از نکاح تو نکاح زید کا زینب سے نہ تھا اور دوسری جگہ ٹھیک ہے۔ تو یہ مسئلہ کا نکاح پہلا ٹھیک ہے یا نہ۔ اگر ٹھیک ہے تو دوسری جگہ کرنا جائز ہے یا نہ (۲) نسب کا نکاح بھائی سے کر دیا ہے۔ والد فوت ہو چکا ہے اور والدہ ہے۔ پس زید نے اپنی بیٹی کا نکاح اپنی قوم میں کیا ہے۔ کیا۔ اور نکاح کا حق سے یا نہیں۔ بیوقوف و

نیم الدین نہ وہ ملک ہر اہل اسلام کو ہے جس میں یہ مطلق و مفوض

جواب

(۱) اگر نکاح لایا جائے والد و خیرہ اولیاء کی مرضی کے اپنی قوم میں کیا ہے تو نکاح درست ہے۔ خواہ اس سے قبل از نکاح زنا ہوا ہو یا نہیں اور اگر خیرہ قوم میں کیا ہو تو نکاح نہیں ہوا۔ دوسری جگہ نکاح کیا جا سکتا ہے۔ کتو سے مرد ہم قوم ہونا نہیں۔ بلکہ یہ کہ وہ شخص پیشہ و بنداری و خیرہ و اعتبارات سے عورت اور اس کے گھر والے سے ہم درجہ کا ہو۔ (۲) اسے اگر اجازت نہیں وہی نہ قبل از نکاح اور نہ بعد از نکاح اور نہ کسی نابالغ ہے تو واداء صرف یہ کہہ دے کہ میں منکوحہ نہیں کرتا تو نکاح ختم ہو گیا۔ تنقیح کی ضرورت بھی نہیں ہے اور اگر بڑی بالغ ہے وادائے اجازت دے دی ہے تو نکاح لازم ہے۔ جمع نہیں موتاں و نذرانہ

نکاح و طلاق و نفقہ و حضانہ و یتیم و یتیم و یتیم و یتیم

سیدنا اوی عام آدمی کے نکاح میں آ سکتی ہے

جواب

کیا فرق ہے جس علاقہ میں وہ مرنے والی ہیں اور میں مسئلہ کہ سیدنا اوی خیرہ سید کے نکاح میں آ سکتی ہے یا نہیں۔

بیوقوف و

جواب

سیدنا اوی یا جگر مفت نہیں ہے۔ اگرچہ اسے واداء ہے اور اس نے اپنی باقی ہے کہ اس کا رشتہ کسی سید سے

کریں۔ جو کہ اس کی طرح نہ پایا بلکہ اور معزز ہو اور اگر وہ خود ہی حق کو کسی وجہ سے چھوڑ دیں اور کسی غیر سید شریف آدمی سے نکاح کریں تو ان کی رضا مندی سے بلاشبہ ہو سکتا ہے اور عالم آدمی جو کہ غیر سید ہو وہ بھی سید زادی کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے۔ کیونکہ سید زادی کو اگر شرافت بھی حاصل ہے تو عام آدمی کو ملی تنوع حاصل ہے۔ ففی الدر ص ۳۹۳

لکن فی النہر ان فسر الحسب بذی المنصب والجاه فعبیر کف للعلویۃ کما فی الینابیع وان العالم کف لان شرف العلم فوق شرف النسب والمال الخ . فقط

عبد اللہ مغلانی رحمہ اللہ مفتی مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان

کفایت کا دار و مدار عدم عار پر ہے



کیا فرماتے ہیں علماء دین وین مسئلہ کہ جاہر علی ولد یقین الدین عرف کینہ اور طاہرہ جیم اختر، دوران تعلیم ان دونوں کے ناجائز تعلقات استوار ہو گئے۔ نصیحتہ ناجائز حمل ظہر گیا۔ دونوں نے حمل کو گرانے کی حتی الامکان کوشش کی۔ حمل ساقط نہ ہونے کی صورت میں خفیہ نکاح ایک نکاح خواں سے ساز باز کر کے نکاح خواں کے گھر نکاح کا اہتمام کیا گیا اور خفیہ نکاح پڑھایا گیا۔ ذہن کی طرف سے حقیقی ولی کوئی نہیں تھا۔ صرف جعلی ولی صابر علی ولد یقین الدین کا چچا زاد بھائی ساکن کبیر والا قربان علی ولد شیر محمد کو بنایا گیا۔ جاہر علی کا ولی خود نکاح خواں بنا۔ شادی کے گواہاں نکاح خواں کے دو بیٹے مسیحی حافظ محمد صدیق اور حافظ حبیب الرحمن ولد شرف الحق بنے۔ لڑکی کے وارثان زندہ ہیں اور ان کی عدم موجودگی بغیر رضا مندی اور سبب خیر میں یہ نکاح پڑھا گیا اور ولہا ذہن کا کسی طور بھی رشتہ دار نہیں ہے اور گھو کے لحاظ سے ذیل قوم کھائی پچا وہ یعنی بھکاری قوم سے تعلق رکھتا ہے تو شرعاً یہ نکاح جائز ہے یا نہ؟



مفتی یہ قول کے مطابق غیر گھو میں نکاح منعقد نہیں ہوتا اور کفایت کا دار و مدار عدم عار پر ہے۔ کما فی رد المحتار عن الفسخ تحت قول الدر المختار فمثل حائک الخ . مانصہ ان الموجب هو استنفاص اهل العرف فیدور معہ الخ ص ۹۰ ج ۳۔ پس صورت مسئلہ میں فریقین کے عرف کے واقف علماء تحقیق کریں۔ اگر واقعی ان دونوں کے آپس میں رشتے نہیں کیے جاتے اور ایک دوسرے کی قوم میں رشتوں کو عار سمجھتے ہیں تو نکاح منعقد نہیں ہوا اور دوسری جگہ نکاح جائز ہے۔ بہر حال کفایت کی تحقیق لازم ہے کہ حکم اسی پر متفرع ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

بالذکر کی جب والد کے نکاح کرائے کے بعد خد موش رہی تو نکاح لازم ہے

﴿مس﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ اللہ وسایا اور غلام حیدر ساکنانِ بھ نے قجس میں ۔۔۔۔۔۔ کا لیس دین کیا۔ اس طرح کہ غلام حیدر نے اپنی اولاد کیاں : بالذکر اللہ وسایا کے اولاد کو بن لایا انھوں کے لیے نکاح کر دی ہیں اور اللہ وسایا نے اپنی اولاد کا نکاح غلام حیدر کے ساتھ نکاح کر دیا ہے۔ غرض تقریباً دو سال جاریہ وکلا ہو چکا ہے اب جبکہ غلام حیدر نے اللہ وسایا سے سرخیل کا تھمنا کیا ہے۔ اللہ وسایا کہتا ہے کہ میری اولاد نکاح کے وقت چونکہ بالذکر تھی اور استیذان نہیں ہوا تھا۔ لہذا نکاح نہیں۔ اس کے متعلق شرعاً کیا حکم ہے۔ کیا نکاح صحیح ہے یا نہیں؟

﴿نکاح﴾

اولیٰ ذکر نکاح کے وقت بالذکر تھی تو بھی باپ کا کیا ہوا نکاح صحیح اور لازم ہے۔ امر بالذکر تھی۔ نکاح کے حکم ہو جانے پر مگر فی الفور اس نے انکار نہیں کیا تو بھی نکاح مشہور ہو گیا۔ کیونکہ کنواری کی بیوی کی چپ رضا ہوئی ہے۔ امر یہ ایک لحاظ بھی ہو۔ چچا نکاح دہ سال چپ رہی۔ کما هو الظاهر من کتبہ الشرع۔

بہ ماہر میر نکویر، ترقی نظامہ من

۱۲ جنوری ۱۳۸۶ھ

الجواب صحیح بندہ و محمد عفا اللہ عنہ اب مخلصہ رسد قاسم اسلمہ لکھان

باب پنجم

مهر کا بیان

جو زمین لڑکی کے باپ کو دی گئی ہو کیا اُس کا واپس لینا جائز ہے؟

﴿س﴾

چہ فرماید علماء احناف اندوہیں مسئلہ کہ زید مثلاً دختر خود طہر بہ بکر بیٹے داد مگر قہر سے زمین زرعی طہر و عور و مہر مہرہ جائز و گرفت اکنون جہاں بکر بہ دادہ نش بعد از نفی او جہاں زمین است و او میباید یعنی واپس میخواند یا مطالبہ ایشان رد است یا نہ ہمیں زمین باو نشان بصورت اول و شرط دادہ بکر شود یا نہ۔ بیخود و جزوا

﴿ج﴾

اگر ایس زمین در وقت نکاح حق مہر برائے زن مقرر شدہ است یا بیک حق مہر نقد روپے مقرر شدہ بود و بعد از آن روپے ایس زمین دادہ بود۔ بیک در ہر صورت این زمین حق زن حلیہ است۔ کسے دادہ راں تعریف بغیر اذن او جائز نیست و اورا اختیار است کہ ازل زمین را فروخت کند یا حبہ کند۔ مہر کسی کہ خواہد۔ و اگر حق مہر زمین را مقرر نہ کرد و اند۔ و بغیر از مہر برواق خود این زمین از گرفت شدہ است۔ پس بکر و بعد از فوت او و ارکان او را حق نہ رسد کہ زمین را واپس کنند۔ و اندہ امر

محمود غفرلہ عنہ من مطلقہ در مقام تمام اعلوم و ان
۱۴۸۸ھ

شرعی مہر کی مقدار کیا ہے؟

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفسرین

(۱) حق مہر کی شریعت محمدی میں کیا کوئی خاص مقدار مقرر ہے۔ یا مقرر نہ تو کیا ہے۔ نیز کیا کم حق مہر ہوتا مقرر کیا ہے۔

(۲) نیز موجودہ ۱۰۰۰ میں جب تک مختلف قوموں کا دستور ہے کہ حق مہر میں ہر ماں کس روپے یا تھیس روپے چرانے یا تھیس روپے آٹھ آنے مقرر کرتے ہیں۔ آیا اس کی شریعت میں کوئی منطقی ہے یا نہیں۔

(۳) حق مہر کے متعلق یہ ہے کہ ہر ماں مرقی چاندی کا شہت شریعت سے ملتا ہے۔ حق مہر میں اتنی چاندی یا اتنی چاندی کی رقم جو وقت میں حق ہو مرقی چاندی سے ملتا ہے۔ بیخود و جزوا

بی بی

مورث کے مہر کی مقدار کم سے کم جس امر شرعی ہو تو اس سے زائد سہ ماہیہ چاندی یا اس کی قیمت ہے۔ اس سے مہر مقرر کرنا جائز نہیں۔ زیادہ کی مقدار مقرر نہیں ہے۔ بلکہ بجز ہے کہ حسب قوتیں مہر مقرر کریں۔ اگر مہر مقرر نہ کریں تو وہاں نہ کر سکے۔ فقہ الاسلامی علیہ السلام

۱۔ محمد بن زید بن عجلان ابی مطلق درۃ ص ۱۰۰ مکتوم سلمان
۲۲۲۲۲۲۲۲

۲۔ کل چاندی کا نرخ سولہ روپے تولہ ہے۔ (مکتومہ فتاویٰ مفتی محمود علی خاں صاحب سے تقریباً تیس سال قبل کی بات ہے جس کا حساب فقہانہ لیس روپے تولہ اس کا ہوتا ہے۔ اس سے کم نہ ہو۔
۱۔ ابی محمد محمد بن عجلان علیہ السلام

نکاح کے بعد مہر میں اضافہ کرنا جائز و نافذ ہے

بی بی

ایک شخص سید بہادر شاہ نے ایک عورت سے نکاح خاتم عارضہ سے نکاح کیا اور حق مہر شرعی مبلغ پچھن روپے غیر عقل مقرر ہوا۔ کچھ عرصہ بعد سید بہادر شاہ نے ہیئت تدفینی و سلامتی ہوش و حواس اپنی ذخیرہ دینی کے حق مہر میں اضافہ کر دیا اور مجموعی طور پر حق مہر ستر ہزار روپے مقرر کر دیا اور ساتھ میں اس اضافہ شدہ حق مہر کے بدلہ میں کچھ پیش اور کچھ سامان اور کچھ ادھنی جو مختلف موصوعات میں تھا دیدیا اور اس سے منطبق ایک تجربہ مند صاحب برکزدی اور دو دو گواہان و سامان اور مولیٰ اور ادھنی اپنی بیوی کے قبضہ میں دے دی۔ اس تصرف اور تحریکی تکمیل کے بعد سید بہادر علی شاہ اس سالی تک زندہ رہا اور اس تمام عرصہ میں اس ادھنی پر یہ گناہ تھا نہ تصرف اس کی بیوی سے نہ نکاح نافذ نہ کار ہا۔ اب سید بہادر علی شاہ فوت ہو گیا۔ بہادر اور ان میں ایک والدہ و مسماۃ شہب الہیہ اور ایک بیوی مسماۃ خدام عاتقہ اور ایک بیوی مسماۃ گمان لہی بی بی چھوڑ گیا ہے۔ اب سو فیصد ہے کہ کثرتا سید بہادر علی شاہ کا یہ تصرف یعنی مہر میں اضافہ اور حق مہر کے بدلہ میں مولیٰ سامان اور ادھنی کا دیدیا جائز و نافذ ہو گا یا نہ اور اب یہ اوضاع شرعیہ مسماۃ عاتقہ کی ملکیت شمار ہوگی یا وارثان یا زکوٰۃ میں تقسیم ہوگی۔

بی بی

۱۔ شرعاً مقرر شدہ حق مہر میں اضافہ جائز اور نافذ ہوتا ہے۔ بشرطیکہ جب چاہا اپنی بیوی کے مقرر کردہ حق مہر میں اضافہ کر دیا جائے۔ چنانچہ خود برابری

ص ۱۱۱ ج ۳ میں ہے۔

وما فرض بعد العقد أو زيد على ما سمي فانها تلزمه بشرط قبولها في

المجلس

سید بہادر علی شاہ صاحب نے اپنی بیوی مسات غلام عائشہ کی اضافہ شدہ حق مہر جو مبلغ پندرہ ہزار روپے مقرر کیا ہے۔ اب شرعاً حق مہر بھی پندرہ ہزار روپے تصور ہوگا اور یہی حق مہر واجب الادا ہوگا۔ پھر سید بہادر علی شاہ نے اس رقم حق المہر کے بدلہ میں جو مولیٰ جو سامان اور مختلف مواقع میں واقع جس قدر اراضی حسب تحریر اسناپ دی ہے۔ اس کا حکم شرعاً بیع کا ہے۔ جس کا مطلب شرعاً یہ ہے کہ بہادر علی شاہ نے یہ مولیٰ اور سامان اور مختلف مواقع میں واقع اراضی اپنی بیوی مسات غلام عائشہ کو فروخت کر دی ہے یہ تصرف شرعاً صحیح اور نافذ ہے۔ خواہ سامان، مولیٰ اور اراضی کی قیمت مبلغ پندرہ ہزار روپے سے کم ہو، برابر ہو، یا زیادہ ہو۔ کیونکہ سید بہادر علی شاہ عاقل بالغ انسان ہے اور شرعاً ہر عاقل بالغ کا تصرف بیع حبہ وغیرہ معتبر اور نافذ ہوتا ہے۔ لہذا شرعاً اب یہ مولیٰ اور سامان اور اراضی مسات غلام عائشہ کی ملکیت تصور ہوگا اور ان میں سے کوئی چیز اب سید بہادر علی شاہ کی متروکہ جائیداد شمار ہو کر اس کے وارثان یا زراعت میں تقسیم بطور وراثت نہیں ہو سکتی۔ ہاں اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ موجود ہوں تو وہ وارثان میں بطور وراثت تقسیم ہو سکتی ہیں اور پھر حق وراثت بھی شرعاً متوفی کی والدہ مسات نسب الہی اور بیوی مسات غلام عائشہ کو حاصل ہے اور کسی کو حاصل نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلیہ اتم

حرر محمد عبداللہ انوائی بہاول پور

﴿ج ۳﴾

واقعی اگر بعد عقد کے شوہر نے عورت کے لیے مہر بڑھایا تو شوہر پر یہ زیادتی لازم ہو جائے گی۔ خواہ اسی جنس سے ہو جو مہر بیان ہوا یا غیر جنس سے ہو جیسے اراضی وغیرہ بشرطیکہ قیام نکاح کی حالت میں عورت قبول کرے۔ وما فرض بتواضعیہما او بفرض قاض مہر المثل بعد العقد عن المہر أو زيد علی ما سمي فانها تلزمه بشرط قبولها فی المجلس در مختار ص ۱۱۱ ج ۳۔ قبل تقسیم وراثت اور انجلی قرض مہر ضروری ہے۔ جیسا کہ در مختار ص ۲۰ ج ۲ میں مذکور ہے۔ ثم تقدم دیو نہ النی لہا مطالب من جهة العیاد وبقدم دین الصحة علی دین المرض ان جہل سہ والا فسیان کما بسطہ السید الخ۔ لہذا صورت مذکورہ بالا میں قرض مہر مقدم ہے اور مولانا مفتی عبداللہ صاحب انوائی نے فتویٰ درست تحریر فرمایا ہے اور مجھے اتفاق ہے۔

محمد عظیم اللہ مفتی وخطیب جامع ملی شائع

مولانا محمد عبدالغفار علی مفتی بہار نے جو جواب لکھا ہے، وہ صحیح اور درست ہے۔
 انجواب کج محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ جامعہ العلوم دہلی
 ۲۹ مئی ۱۳۸۹ھ

مہر کی تعداد کیا ہے اور کوئی چیزیں مہر میں دینا جائز ہیں؟

﴿کس﴾

کیا فرمانے ہیں علماء دین مسئلہ ذیل میں کہ حق مہر کی از روئے شرع کوئی تعیین ہے یا نہیں؟ اور اگر ہے تو کتنی ہے اور کوئی اشیاء ہیں جو مہر بیٹنے کے قابل ہیں۔ مثلاً کہا جاتا ہے کہ لوہے کی ایک انگشتی اور قرآن پاک کی کچھ سورتیں بھی مہر میں دی جاسکتی ہیں۔ ان روایات میں کس حد تک صداقت ہے۔

﴿جواب﴾

حق مہر میں کم از کم دس درہم وزن چاندی کی یا اس کے برابر قیمت یا کوئی دوسری چیز جو مال ہو مقرر کرنا ضروری ہے۔ موجودہ رائج الوقت وزن کے مطابق تقریباً تین تولہ چاندی دس درہم کے وزن کا ہو جاتا ہے اور زیادہ اس سے بڑھا و فریقین بنتا چاہیں مقرر کر سکتے ہیں۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ بہت بڑھا کر مہر نہ مقرر کیا جائے تاکہ زوج پر اس کا ادا کرنا دشوار ہو۔ قرآن پاک کی سورتیں مہر میں ستر نہیں ہو سکتیں اور لوہے کی انگشتی کی بھی کوئی خصوصیت شرع میں نہیں ہے۔ واللہ اعلم

محمد حافظ علی مفتی مدرسہ جامعہ العلوم دہلی
 ۱۰ جنوری ۱۳۹۰ھ

مہر کم از کم کتنا ہے اور مہر فاطمی کی مقدار کیا ہے

لڑکی والوں کا یہ شرط لگانا کہ بصورت طلاق علاوہ مہر شوہر کو دس ہزار دینے ہوں گے

﴿کس﴾

کیا فرمانے ہیں علماء کہ اس مسئلہ کے بارے میں کہ مہر کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ کتنا مقرر کرنا جائز ہے اور مہر فاطمی کی مقدار کیا ہے۔

(۱) اگر لڑکی کا والد میری رقم کے علاوہ اس شرط پر نکاح کرتا ہے کہ اگر تم نے میری لڑکی کو طلاق دی تو تم لوگوں کو دس ہزار یا کم پیش رقم دیا کرنی پڑے گی تو کیا ایسی شرط لگانے سے شرعاً نکاح ہوگا یا نہیں اور یہ شرط مہر کی رقم مقرر کرنے کے علاوہ ہے۔ کیا اس صورت میں نکاح جائز ہے یا نہیں۔

﴿ت﴾

مہر کی مقدار کم از کم دس درہم ہے۔ جس کی مقدار وزن رائج الوقت نے اعتبار سے ہوتا ہے کیا۔ و ما شہد چاندی ہوتی ہے در الذم کے لیے کوئی حد ایسی مقرر نہیں کہ اس سے زائد کم نہ ہو سکے۔ یہ دوسری بات ہے کہ مہر بہت زیادہ مقرر کرنا مکروہ منوع ہے۔ ہر ایہ میں ہے۔ اللہ السہر عشر درہم ہذا بہ مع اشح ص ۵۰۵ ج ۳ نیز حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ لا یہر الل من عشر درہم احوجہ داو فطی اور مہر باگی کی مقدار پانچ سو درہم ہے۔ جس کا وزن رائج الوقت ایک سو بیس تو لہ دس ماہ ہوا۔ نقادی درہم لعلوم ص ۵۶۳/۵۶۴

(۲) یہ شرط تو قاعدہ ہے۔ مگر ہر جود فساد شرط کے کالج میں کوئی نقصان نہیں۔ لہذا کالج منع ہو گیا ہے۔ در مقدار میں ہے۔ ولا یطل مالہ بشرط العسرة فانفقہ من الہمة والصدقة۔ فقہ اللہ اعلم
نہ دھمہ صوفی غفرلہ یہ معنی مردہ کا مہر لعلوم ہستان
۳۰ شعبان ۱۳۹۸ھ

مہر شرعی کی مقدار کیا ہے؟

﴿س﴾

یہ فرماتے ہیں علماء دین دیر سنہ کفن المہر کی شرعی مقدار یہ ہے۔

﴿ت﴾

کم از کم مہر دس درہم چاندی کے ہیں در ایک درہم کا وزن ۳ ماہ ۵ دن ہوتا ہے۔ جس دس درہم چاندی چھتے روپوں کی آج ہے۔ و کم از کم مقدار شرعی مہر کا ہے۔ ہکذا فی کتب العناوی۔ فقہاء اللہ تعالیٰ اعلم
نہ دھمہ صوفی غفرلہ مردہ کا مہر لعلوم ہستان
۳۰ شعبان ۱۳۹۸ھ

زیادہ مہر کی کوئی مقدار مقرر نہیں

﴿س﴾

یہ فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع تین کثیر مہر اللہ تعالیٰ اللہ دس سو کثیر ایک فقہ مسلمان صوفی نے اپنی روک کامر بطل خزا روپیہ مقرر کر کے انجام بھی کھوا لیا ہے۔ امام قریہ نے تمام قریہ میں مشہور کیا کہ نہ بہت مقدار مہر شرعا

تھیکہ دیا نہیں۔ اس مسئلہ کا نوٹ لے کر۔ برائی کتنی اچھی کی ہے۔ حتیٰ کہ جہاں قرآن و احکام و شریعت اور
 ساری سب کے اس نکاح کو کو بھی ہر اہل غیر معتقد سمجھ کر نکاح مسلمان (مذکور کی بات) سے غیر شرعی جاننے لگے۔
 حالانکہ وہ شخص مسلمان صوفی ہے۔ اب متفکر یہ ہے کہ کیا بدعت میرا نہ تھا۔ ہمارے پاس لاٹھ تو جڑوا

﴿تذکرہ﴾

کم از کم میری مقدار ہی ۱۰۰ روپے لگی ہے۔ اور یہاں کوئی حد مقرر نہیں۔ بعض میں احادیث ہیں۔ ہے۔ یہ تہیج
 درکار ۱۰۱ ای ۳۱۳ ہے۔ اقلہ عشرہ درہم لحدیث البیہقی وغیرہ (الشی قولہ) وحسب العشرۃ ان
 سمعنا و درہما وحسب الاکثر ان سمی اکثر الخ قول لشمسی فی شرح هذا القول وبحسب
 الاکثر الخ) ای بالعامہ بلغ فانظروا بالعشرۃ لسمع القصدین و بنا کذا ای انو احب من العشرۃ ان
 الاکثر و لھا ذان المعبر و حب بعض العقد اح ص ۱۰۲ ج ۳ و مکتذا فی جمیع معنیات الخلقۃ
 یہی تحقیق بالانصاف معلوم ہو چکا کہ اکثر میری مالی بدعتیں برائی تھیں۔ ساری سب کے مذکورہ صدر علم شرعی
 خصوصاً فقہی سے بالکل واقف ہے اور جو شخص بغیر خبر تو می ہے۔ گمراہ و گمراہ کنندہ بموجب حدیث شریف ہے۔ اللہ
 تعالیٰ فرماتا ہے۔ ﴿فَلَمَّا دَاوَدُ أَخَاهُ هَارُونَ فَقَالَ هَارُونَ يَا أَخَاهُ مَا تَصْنَعُ﴾

اور یہ معنی بتلھیں کہ شرعی میں

اسباب کی جانب مائل نہ رہنا اور نہ غرضاً غلبہ مانع نہ ہو۔ اس کا عام فہم ہو۔
 البیہقی صاحب فقہ نے کہ دین محمد و محمدیہم اور اصولیہ و فروعیہ
 اور سب کے سب لطیف و ظریف ہیں فقہی و فروعیہ و اصولیہ و فروعیہ
 ۲۰۰ ج ۳۱۳ ای ۳۱۳

میر کے متعلق متعدد مسائل کا حل

﴿تذکرہ﴾

یہ فرماتے ہیں علامہ بن ابی شیبہ (۱) اگر کسی شخص کو یا ایہی او وروے فقہی اور فقه عام ہونے کی حیثیت
 ہے اپنے چھوٹے بھائی کی شادی کے تمام امور کو انجام دے اور وصیت عقد نکاح حق ہو اپنے خیاں کے مطابق
 ہو۔ یہ کام مقرر کر کے برائیل اور فقہی کر دے۔ اور جو حق میرا صورت بھائی صورت کے قبضہ میں دے۔ پھر یہ
 مال بعد وہ چھل اپنی منکوحہ کو طلاق دے۔ اور اصل حق میرا ہے نہ بھائی وارث فقہی عقد عام کے مقرر کر دے۔
 انکلی مخرب ہو جائے کہ حق میرا ہے۔ جو سونے کا کڑی نہیں تھا۔ بلکہ حق میرا شرعی تھا۔ حالانکہ مقرر کر دے۔ نے کا زیا

کہنا تھا۔ کیا شریعت بیضا میں ان کا یہ عذر قابل قبول ہوگا اور بھیجے کا سامان مطلقہ عورت والہاں کر سکتی ہے یا نہیں۔
حالانکہ نکاح کی مجلس میں گواہوں کے سامنے یہ کہا گیا کہ کمال حق مہر میں دیا گیا ہے۔

(۲) نکاح میں حق مہر شرعی کیا ہے۔

(۳) مہر منحل کیا ہے اور کس صورت میں واجب الوصول ہے۔

(۴) کن مہر شرعی کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ مقدار کوئی شریعت بیضا میں مقرر ہے؟

(۵) طلع کامل کس صورت میں ہوتا ہے؟ مینا تو حیرا

﴿نکاح﴾

(۱) صورت مسئولہ میں برقعہ پر محنت واقع جب نکاح کی مجلس میں گواہوں نے سامنے یہ کہا گیا ہے کہ نکاح حق مہر میں دے دیا گیا ہے تو یہ زوج حق مہر میں سمجھا جائے گا۔ خاوند کے منظر ہونے کا اس پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

(۲) یہ دونوں سوال زبانی بتائے ہو گئے۔ آپ کے حالات کے پیش نظر تحریر میں لانے سے غلط فہمی کا

اندیشہ ہے۔

(۳) مہر شرعی کی کم از کم مقدار تقریباً زحائی تولد چاندنی کی قیمت ہے اور زیادہ کے لیے کوئی مقدار مقرر نہیں

ہے۔

(۵) جب زوجین میں نکاح ہو جانے کے بعد لفظ طلع یا اس کے ہم معنی لفظ کے ساتھ نکاح کو ختم کیا جائے۔

اس کو مطلق کہتے ہیں اور طلع کے لیے عورت کا قبول کرنا ضروری ہے اور بدل طلع میں دو چیز (جو مہر میں مقرر کی گئی

ہو) دی جاسکتی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بند و محمد اسحاق غفر اللہ عنہ سب ملحق در رسد سہ العلوم لندن

۱۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۸ھ

مہر کے متعلق متعدد سوالوں کے جوابات

﴿مہر﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ (۱) اسلام میں حق مہر کتنا ہونا چاہیے۔ (۲) آنکھ کے زمانہ میں دیکھنے میں آتا ہے کہ اگر حق مہر یا حجہ دار بھی دیتے ہیں۔ اگر کوئی فریب آتی ہو تو وہ کیسے ادا کر سکتا ہے۔ کیا اختار یا دو

مہر رکھنا جائز ہے۔ (۳) جمل اور مجمل میں عند الطلب اور غیر عند الطلب میں کیا فرق ہے۔ (۴) کیا بغیر مہر (۱) کیے

ایچہ بڑی نے پاس پاستا ہے۔ (۵) اگر مقلد پہ پاکی چہ ہزار کہ میں ہے اور نہ ہی اختیار آتا ہے تو ایسی حالت میں کیا کیا جائے۔

ان سوالوں کا جواب اور تمام باتیں جو حق میرے قصصی مجموعہ میں۔ قرآن و حدیث کے فیصلے کے ذریعے جواب عطا فرمائیں۔

فقہی

اسلام میں میری کم از کم مقدار شرعی اس درجہ ہے۔ جس کا وزن دو تولیہ یا دہ اشپا خدی سے۔ زائد کے لیے ولی حد مقرر نہیں کہ اس سے زائد میرے ہو سکے۔ یہ دوسری بات ہے۔ بہت زیادہ میرا کو مقرر کن غرور و مہمنا ہے۔ وہ یہ سن اٹھتے ہیں ۲۵۵ ع ۳ میں ہے۔ و فی السیر عشرۃ ذراہم الخ لقولہ علیہ السلام لا مہر فیل من عشرۃ ذراہم (والحدیث) اور زائد کے لیے کوں حد مقرر نہیں۔ آیت کرمیہ الہم احدہن قصاراً سے زیادہ میرا قائم نہ ہو، معلوم ہوتا ہے۔ میرے مستون جسے منظور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور عام زوجہ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے مقرر کیا تھا وہ پاکی سورجیم ہے۔ کھاروی عن اسی سلطعہ قال سألت عائشۃ رضى الله تعالى عنها كم كان صدق النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت كان صدقہ لا زواحد فی عشرہ اوقیہ دنشاً قالت نہ ہی ما اقل قال قلت لاذنت نصف اوقیہ فقلتک حسن ما ذراہم رواہ مسلم و فی کرم النعمان فی حدیث طویل ما اصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرأۃ من سنانہ ولا اصدق امرأۃ من سنانہ الا کثیر من النبی عشرۃ اوقیہ (والحدیث) بہت حضرت امیرہ کا میرا جوڑی تھی مقرر کیا تھا یا نہ اور ہم تھا لیکن مستون افضل ان مقدار پاکی سورجیم ہے۔ جسے منظور صلی علیہ وسلم نے خواہ اختیار فرمایا تھا اور نیز ان کے لیے مقرر کرنے کی معنویت منظور ہوتی ہے۔ (۲۱) اور بہت زیادہ مقرر کرنا بالکل مناسب ہوتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے ان سے متعلق یہ طویل فرمایا ہے۔ لا اصدق لواء صدقۃ اللہ فاما ہا تو مکرر فی الدنیا ونقری عند اللہ لکن ان لکنہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکسح شیئاً من سنانہ ولا یکسح شیئاً من سنانہ علی اکثر من النبی عشرۃ اوقیہ مذاہ ازین جب زیادہ مقرر کیا جاتا ہے تو کبھی اس کے ادا کرنے کی ات نہیں ہوتی تو یہی اور غرور و مہمنا کا سامنا ہے۔ لیکن حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت فاطمہؓ کی لڑکی ام کلثومؓ کے لیے اس ہزار درجہ ہزار اور ہم مقرر کرنے کا کیا ہے اور دوسرے سچو پتہ عبد اللہ ان عمرؓ نے اپنی لڑکیوں کا کھانہ اس ہزار درجہ میرے کیا

ہے۔ مصمم ہوتا ہے کہ تیرا وہی مقصد کرنا چاہتا ہے۔ اگر ادارہ نے کاروبار و خدمت کو قیاسی اور غیر خاندانی کی صورتوں کے ممبرانہ پادہ ہوں۔ اگرچہ عند اشروع مشغوبہ اور غروب کیم ہے اور مستعمل مذکور ہے۔ وہ ہم سارے تھے تین ماٹھے چاندنی کے برابر ہے۔ اس سے خواہ مذکورہ ممبران کی قیمت لگا کر انہ کو واپس لائیں۔ (۳) ممبرانہ جو ملے وہ ہے جس میں تاجنیل شرط ہو اور اس میں تحقیق شرط ہو یا کوئی شرط نہ ہو وہ ممبرانگی ہے۔ (۴) صحیح اور غلط یہی ہے کہ کیا کتاب۔ شانی میں اختلافات ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ **سکین المستعار العروا فیلہ**۔ بصیرت سے اختلاف کیا ہے۔ وغیرہ (۵) اور اگر کتابیں یہ واجب ہے ان کو کرنے اور غیر معافی کرنے کی کوشش نہ کرنا۔ **درستہ** یا **مقدمہ**۔ **بہ** **نکاح** **فقط** **وہ** **تعالیٰ اعلم**

بندہ محمد طاہر دہلوی ہے مفتی۔ قوسہ اصمہ قرین

۲۶ جون ۱۳۳۵ھ

رخصتی سے قبل اگر مہر ادا کیا اور پھر شوہر فوت ہوا تو کیا غلم ہے؟

﴿پس﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و رہبر مملکت کہ یہ شخص نے یہ لڑکی سے عقد نکاح کی مائلوں سے کیا ہوا تھا۔ جن کے حق مہر میں کچھ زمین و زریرات، پادچت اور حق میراث سب تحریر کر دیے تاکہ موقع یرش و غیرہ کا انتقال عمل داخل نہ رہتا۔ دین کر اسے کچھ۔ اس پر شریعتی اختیار حاصل ہو گا۔ گویا زمین اس لڑکی کے ذمہ اور اس کی ملکوت ہو چکی ہے (بہ طور حق میراث کاوند دے چکا ہے۔

لیکن شخص مذکور اپنی ملکوت سے شادی نہ کر سکیں کرنے والا تھا۔ صرف چند دن چھری کے درمیان میں عاں ہو گئے۔ یہ علماء الدین و مفتیوں نے ہاتھوں سے یہ شخص مذکور متحویں شیعہ ہوئی۔ **انما ہذا وانا یراد انہ**۔

یہ شخص مذکور نے اپنے بھی پہلی شہرہ دہلیوں سے موجود ہیں۔ جو کہ کئی مائلوں سے ملنے کر چکا ہے۔ اب صرف جائیداد کے بارے میں اذیت طبع۔ مدینہ سے یہ شخص مذکور اپنی شہرہ دہلی کو نہ ہوا۔ زمین یا چاہئے اور اس سے چکا ہے۔ سارے اس سے نصیب ہوں گے۔ اگر سارے ممبروں کے تو یہی ملکوت جائیداد میں سے حصہ کی مقدار بھی ہو گی (بہ طور بہرہ)

﴿پس﴾

صورت سوال میں اس شخص نے اپنی ملکوت کے لیے جو ممبرانہ اور مقرر کیا تھا۔ وہ تمام مقررہ کردہ ممبرانہ کے

مرنے کے بعد کسی کی سلوادی ملکیت ہے۔ اس کے بعد وہ خاتمہ کی جتنی جائیداد ہے۔ قبیلہ شعیب (وہاڑے) میں اسیت چانڑ کے بعد انھوں نے عقیقہ لگا کر اس کی تدفین کی۔ وہیں مسیٰ مہر، عسفرہ قدران، لعابہ المسمیٰ اور داخل مہا اور مات عسفرہ، ابی قلوبہ، و راسوت بھی المکاح بعبتہ والشی مانسہا، بطور و بتاکد فیغور جمع مع امراہ، ہذا یہ مع افتتاح عر ۲۰۶ ج ۳ لکھا۔ نہ خالی نام

۱۱۰۰ مکرانہ و ثروانہ لکھتے ہیں مکرانہ مکرانہ مکرانہ

۱۱۰۰ مکرانہ ۱۱۰۰ مکرانہ

اگر کسی کی شادی شدہ لڑکی فوت ہو جائے تو والدہ اس کے مہر سے حصہ ملے گا یا نہیں؟

جواب: ہاں

انبار فرماتے ہیں ملازمین اس بارے میں کہ ایک شخص نے جائز لے اور لڑکیاں ہیں اور آپ بھی خود موجود ہے اور اسے بڑی بڑی کی شادی کر دی تھی اور اس میں اولاد ہوئی۔ مٹی تین لڑکے اور ایک لڑکی اس شخص کا فوت ہو گیا ہے اور لڑکی اس شخص کی فوت ہوئی بعد فحقی کے اس کا والد اس کے حق میر کا طالب ہے۔ اس کے خاندان سے بھی مطالبہ کرتے ہیں۔ جو میں نے بوقت شادی زکوٰۃ پکڑے ہیں جن کے طور پر دیے تھے۔ وہ بھی میر سے خواستہ کیے جائیں۔ حالانکہ وہ اس شخص نے اپنی لڑکی کی شادی کی تھی۔ یہ پانچ سال کا میر کا طالب ہے۔ لڑکی سو فیصد لے اپنے تین دیات میں اپنے خاندان کو حق میر جو کہ بخش دیا تھا۔ حق میر کے پیشے کے حلقہ کو دے دوں۔ اب وہ انکار کرتے ہیں۔ جن کو وہ ہمیشہ سے لیے پیشے کے بعد کتب دینی تھی کہ میں نے اپنے خاندان کو میر بخش دیا ہے۔ ۳۰ سال کے عرصہ میں جو میر اس کے والد صاحب نے دیا تھا اور جو کچھ دے رہے تھے اور حق میر لیا تھا اور میری ہو گیا وہ بچہ میر دے چاروں میں پر خرچ ہوا۔ چھ حاجی اخراجات میں میر لے ہوئے۔ فریبک اس کی زندگی میں جو بچہ سسرال سے اس کا وحق میر جو تھا اور خرچ ہو گیا۔ دیگر گزشتہ یہ ہے کہ متوفیہ مذکورہ کے والد نے اس کو زندگی میں کچھ کچھ اس میں سفید کار دیا تھا۔ لیکن اس نے اپنی سب اولاد کو دیا تھا اور اپنے لیے بھی کچھ زمین چھوڑی تھی۔ جو کچھ اسٹوریٹ مذکورہ اولاد میں بانٹ کر زمین تھی۔ سترہ کے خاندان نے اس کو مکان کی صورت عطا کیا۔ اس مکان کا بقعہ بھی اس کے پاس ہے۔ ہر صدمہ میں جائیداد کو دیا وہ بطور حصہ شری نے دیا اور اس تقسیم کے حلقہ و میرت نامہ بھی کمزور ہے کہ میں نے جو اس کو دیا وہ کچھ میری بطور حصہ شری نے دی ہے اور سب بڑے اور لڑکیوں کا بھی ہیں۔ اس میں میری کو ایک کونہ بطور میری شہت کو میری تھا کہ میری میری کی واحد مالک ہے۔ اب حال یہ ہے کہ لڑکی کا حق میر اور جو میں نے والد صاحب نے بطور حصہ شری دے دی تھی۔ اس نے اپنی رقم خرچ کر کے مکان عطا کیا۔ اپنے میں حیات میں تھا اس مکان کا مالک اس میں تین کاون ہو سکتا ہے۔ اس کا



بشرط صحت واقعہ یعنی اگر مکان کا نصف حصہ اپنی زوجہ کو بطور مہر کے نہیں دیا۔ بلکہ صرف رہائش کے لیے دیا تھا تو اس مکان میں زوجہ کا کوئی حق نہیں اور اس کے ورثہ کا کوئی حق ہے۔ یہ مکان پر ستور خاوند کی ملکیت ہے۔ اس لیے متوفیہ کے ورثہ پر لازم ہے کہ مکان کو خانی کر کے اصل مالک کے حوالہ کر دیں۔ فقہاء اللہ اعلم
 حرر محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ اسماعیلیہ لاہور ۱۴۰۰ھ

ازدواجی تعلق قائم کرنے سے قبل طلاق دینے سے نصف مہر لازم ہوتا ہے



محترم رزرگان دین الاسلام علیکم ورحمہ اللہ وبرکاتہ۔ عرض ایکس میں نے ۱۷ جون ۱۹۹۹ء کو بمطابق کیمبرج وٹانی ایکس لڑکی سے نکاح کیا ہے۔ لڑکی مجھ سے قدر و قیمت میں دوگنی ہے۔ اس لڑکی سے میرا ارادہ نکاح کرنے کا نہیں تھا۔ والد صاحب کے ارادہ اور مرضی پر اس لڑکی سے نکاح کیا گیا کہ شرائط مہر مبلغ ۵۰۰ روپے اور خرچہ ۴۰ روپے اور خرقہ نان و نقدہ ۴۰ روپے قبل از نکاح لڑکی اور بچانے والد صاحب سے ملے کیا تھا۔ نکاح ہو جانے کے بعد میرے ماموں صاحب کے قریبی رشتہ دار یمن بھائی اور بھائی اور بھلا جوں کی زبانی میری بہنوں کے اور میرے والد صاحب اور میرے کانوں میں آوازیں سنائی گئی ہیں کہ منکوحہ لڑکی کا چال چلن خراب ہے اور کسی حد تک لڑکی نکاح کے بعد خوش معلوم نہیں ہوتی ہے۔ بندہ خراب چال چلن کی خبریں کر اب اس لڑکی سے شادی کرنا نہیں چاہتا ہے۔ یہ صحت حیا سے کا مسئلہ ہے۔ تمام عمر رشتہ ہونے پر خوشی سے گزرنے کی بجائے غمی سے اور ٹھنڈوں سے گزرنے کا امکان ہے۔ بندہ شکستہ دل ہو چکا ہے۔ صرف اپنے والد صاحب کی ناراضگی کو دور کرنے کے لیے بہت مجبوری سے شادی کر لوں گا۔ لیکن بندہ کا دل کسی صورت میں اس لڑکی سے شادی کا اہتمام نہیں کرتا ہے۔ اس لیے تمام ضرورتوں سے گھر سے گھر کی خدمت عالیہ میں گزارش ہے کہ بروئے شریعت بندہ قتل نہ شادی اپنا نکاح منسوخ کر دے۔ گویا طلاق دے تو بندہ مستوجب بالا شرافت کی ادائیگی کا ذمہ دار کس حد تک ہوگا۔ مطابق شرع شریف صحیح فتویٰ بصورت جواب مستدرجہ بالا تحریر کے مطابق دیا جائے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کے فتویٰ پر عمل کیا جائے گا۔



خلوت صحیحہ اور ازدواجی تعلقات قائم کرنے سے پہلے طلاق دینے سے پہلے نصف مہر واجب ہوتا ہے۔ لہذا صورت مسئلہ میں طلاق دینے کی صورت میں اس مہر کا جو نکاح کے وقت ملے تھا۔ نصف مہر دینا لازم ہوگا اور طلاق

کے بعد جیب خرچ یا سکنی لازم نہیں ہوتا۔ قال اللہ تعالیٰ وان طلقتموهن من قبل ان تمسوهن وقد فرغتم لهن فريضة فنصف ما فرغتم الايه . فقہ واللہ تعالیٰ اعلم

۳۰۔ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ جامع العلوم ملتان

۱۳. عبادی الاخری ۱۳۸۹ھ

رخصتی سے پہلے طلاق کی صورت میں کتنا مہر واجب ہوگا؟

(۵)

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص مسی محمد اسماعیل نے اپنے لڑکے کا نکاح مسی حق نواز کی لڑکی کے ساتھ کر دیا۔ جس کا باقاعدہ رجسٹر نکاح میں اندراج بھی ہوا ہے اور حق مہر مبلغ دو ہزار روپیہ مقرر ہوا اور اس نے اس کے عوض اپنی لڑکی بطور و نہ کے مسی حق نواز کے لڑکے کو دینا منظور کر لیا۔ مگر جب مسی حق نواز مذکور اپنے لڑکے کا نکاح کرانے کے لیے اسماعیل کے گھر پہنچا تو وہ انکاری ہو گیا اس طرح ایک قسم کا دھوکہ بھی کیا۔ چنانچہ حق نواز مذکور کی لڑکی رخصتی نہ ہو سکی۔ بعد میں کچھ عرصہ کے بعد اسماعیل کے لڑکے نے طلاق نامہ اشام پر لکھ کر بصورت رجسٹری ڈاک کی معرفت بھیج دیا۔ اب صورت سوال یہ ہے کہ مذکورہ مطلقہ لڑکی کو حق مہر شرعی طور پر وصول کرنے کا حق حاصل ہے یا نہیں اور کس قدر حق مہر وصول کرنے کی اجازت ہے۔

426

اگر اسماعیل کے لڑکے نے دخول اور غلوت صحیحہ سے پہلے اس لڑکی کو طلاق دی ہے تو اسماعیل کے لڑکے کے ذمہ نصف مہر اور اگر تا واجب ہے اور مطلقہ لڑکی کو نصف مہر مقررہ وصول کرنے کا حق حاصل ہے۔ ومن سمي مهر عشرة فما زاد فعليه المسمى ان دخل بها او مات عنها (الی قولہ) وان طلقها قبل الدخول بها والخلوة فليها نصف المسمى لقوله تعالى وان طلقتموهن من قبل ان تمسوهن وقد فرضتم لهن فريضة فنصف ما فرضتم الاية (ہدایہ مع الفتح ص ۲۰۸ ج ۳) فتقوا الله تعالى العلم

حرم و محمد انور شاہ و غفرلہ نائب مفتی مدرسہ عربیہ اسلامیہ العلوم و ہنر

٣٠٩

کیا رخصتی سے قبل طلاق کی صورت میں لڑکی کے رشتہ داروں کو مکمل مہر کے مطالبہ کا حق ہے؟

﴿٥﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور متقدمین کے مسائل کہ میں نے ایک عورت کے ہمراہ کچھ زمین بطور حق مہر و جہیز کی کر کے نکاح کیا۔ پندرہ سال گزرے کہ باہمی جھگڑے اور اختلاف کی وجہ سے رخصتی نہیں ہو سکی۔ اب لڑکی کا کروہ منکوحہ اور اس کے

ماں باپ اور بھائی سالم حق میر کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اگر دائرے شرع محمدی شریف مکمل طور پر قرآن و حدیث سے جہت وے کر واضح فرمائیں کہ کس قدر حق میر دیا جاسکتا ہے۔ نیز اتہ جروا

﴿ترجمہ﴾

رحمہتی ہو جانے کے بعد اگر خاوند بمہسٹری کرے یا خلوت صیغہ ہو جائے تو کلی مقرر کردہ میر کا ادا کرنا واجب ہے۔ اگر بمہسٹری یا خلوت صیغہ سے قبل خاوند طلاق دے دے تو نصف میر کا ادا کرنا لازم ہے۔

لغوہ لعلی وان ضلقتن من قیل ان تمسوهن وقد غر حتم لهن غرضہ نصف ما فرحتم الا یہ۔

صورت مسئولہ میں اگر تصور لڑکی کی طرف سے ہے تو اگر خاوند طلاق کر لے۔ مثلاً میر معاف کر کے طلاق دے دے تو یہ بھی جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حرمہ نور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدظلہ العالی
کچھ حسب حکم آید

اگر عورت میر کا مقدمہ لڑتی ہوئی میر جائے تو میر کا حقد ادا کون ہوگا؟

﴿ترجمہ﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت مسماۃ شمشاد بیگم نے اپنے خاوند مسکمرزا اقبال بیگ کے خلاف دعویٰ حق میر دو ہزار روپیہ عدالت مجاز میں کیا ہوا تھا۔ دوران مقدمہ مسماۃ شمشاد بیگم فوت ہو چکی ہے۔ اب متوفیہ کے والد بمہسٹری نواب دین نے کارروائی مقدمہ کی کی ہوئی ہے۔ متوفیہ کے بطن سے اور سرزا اقبال بیگ کے غطف سے تین پسران ایک دختر زنده موجود ہیں جو کہ اپنے نانا بمہسٹری نواب الدین کے زیر تحویل ہیں۔ عرصہ تقریباً ۱۵ سال سے پرورش پا رہے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا یہ متوفیہ کی فوجی سہ بعد اس کا والد حق المیر وصول کر سکتا ہے یا نہیں۔ مفصل حل فرمایا جائے۔

والد بمہسٹری نواب الدین والد مرزا اعیان بیگ قوم غفلت ماکن مکان چھاونی

﴿ترجمہ﴾

صورتہ مسئلہ میں خاوند کے ذمہ متوفیہ کے دائرہ کو حق میر واجب الادا ہے اور یہ میر متوفیہ کے والد و والدہ اولاد اور خاوند میں حسب ذیل حصص شریعہ میں تقسیم ہوگا۔ متوفیہ کے والد کو اپنے حصہ یعنی چھ حصہ میر وصول کرنے کا حق ہے۔ باقی پنجوں کا متولی خود بچوں کا باپ ہے۔ نانا متولی نہیں ہے۔ اگر والد بچوں کی پرورش نہ کرنا چاہتا ہے جیسا کہ

سائل کی زبانی معلوم ہوا تو بچوں کو والد کے سپرد کیا جائے۔ لڑکی کی وفات کے بعد تقریباً ۲ سال بچوں کا خرچہ خانہ و نفقہ وغیرہ جو نانہ نے برداشت کیا ہے۔ وہ اس نے تہرغ اور احسان کیا ہے۔ خاوند کے ذمہ اس خرچ کا ادا کرنا واجب نہیں ہے۔ نیز متوفیہ کا والد اس کی والدہ کا چھٹا حصہ بھی وصول کر سکتا ہے۔ اگر وہ اجازت دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حرر محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم بمکات

۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۹ھ

الجواب کچھ محرم، عطا اللہ عن مفتی مدرسہ قاسم العلوم بمکات

فوت شدہ شوہر کے وارثوں کے ذمہ مہر کی ادائیگی لازم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ میری بہنوئی جو عبدالحق عرصہ تقریباً ایک سال ہوا تھا۔ گھر سے فرار ہو گئی تھی۔ بعد میں وہ ناجائز حاملہ ہو گئی تھی۔ حمل ضائع کرا کر اس نے ہمارے خلاف عدالت میں دعویٰ حق مہر دائر کر رکھا ہے۔ پھر وہ طلاق مانگتی رہی۔ عبدالحق نے اس کو طلاق لکھ کر دے دی تھی۔ جس کا اس کو کسی نے بتایا کہ اب تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔ تو اس نے طلاق واپس کر دی۔ پھر ہم نے بذریعہ وکیل روانہ کر دی۔ انھوں نے انکار کر دیا۔ جو کہ اب ہمارے وکیل کے پاس موجود پڑی ہے۔ اب عبدالحق فوت ہو چکا ہے۔ اب یہ گھر میں زبردستی گھس آئی ہے۔ اب ہم سے مطالبہ کرتی ہے کہ مجھے حق مہر دو میں جاؤں۔ حالانکہ اس عورت کے بطن سے ۳ لڑکیاں اور ایک لڑکا موجود ہے۔ ہم شریعت کا فیصلہ چاہتے ہیں کہ ایسی عورت کے متعلق شریعت کیا اجازت دیتی ہے۔ جناب شریعت کے مطابق فتویٰ صادر فرمائیں۔

﴿ج﴾

مہر اس عورت کا حق ہے۔ خاوند کے درجہ پر لازم ہے کہ مرحوم کے ترکہ سے مہر ادا کر دیں۔ فقط واللہ اعلم

حرر محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم بمکات

۱۸ شعبان ۱۳۹۹ھ

وارثوں کے ذمہ مہر ادا کرنا لازم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص کا نکاح عقدہ مسنونہ بحالت صغر بنی بالعرض حق المہر مقررہ ایک صد۱۰۰ ایک لڑکی سے ہوا۔ بوقت بلوغت قبل از زہستی و سر میل تک وفات پا گیا۔ دریں صورت کیا حق مہر تاج کے درجہ پازگشت کے لیے منکوحہ کو ادا کرنا ضروری ہے۔ اگر ہے تو کس قدر؟

५६३

مستحق کے لئے ہر اوزار سے نفع میں مشغول ہو جائے۔ انھیں انھیں انھیں

عبدالله بن محمد بن عبدالمطلب

12-13-74

محوریت سے ہم مخالف کراٹا اور شوہر کی نیکیاں عورت و مرد

44

کیا قرار ہے؟ کیا حامد میں اس بار سے اس (و) سب بھارت کرتے ہیں تو آدمی سے میرے اس کی بی بی کو کسی وقت دے کر کہتے ہیں کہ یہ حق میرا ہے خاندان کو ملے گا۔ وہ رات تیری بی بی تمہیں ملے گا مقبول نہ ہوگی۔ جب اس سے معاف کر دیا لیتے ہیں تو میری اس کو سمجھتے ہیں کہ اب بھی بی بی کو اپنے صدمہ سے تیرا حصہ کاٹا ہے۔ اس کا نشانہ بھی روپے کسی جگہ دے دے اور ایسے کاٹا اب اس کی کہ وہ ایک کاٹا اب اس کی صورت کو دے دے کیا شرم میں اس کا ثبوت ملتا ہے یا نہیں۔ ایسا کرنا ہمارا ہے یا نہیں۔ "اس اس کو سزا دی کہ جو باغی تو کیا بہت ہوگی۔ انہیں آج کے تمام لوگوں اس کو گھبراتے ضروری قرار دیتے ہیں اور میرا نے کچھ وقت یہ سہارا دیا تھا۔

مجلسه ۱۴۰۰

紀元

قَدْ رَأَى الْمَدِينَةَ وَرَوَى الْبَاءَ صَدَقْتُمْ لِحُلَّةِ قَانِ طَبِيعٍ كَمَا عَنْ نَسْرِ مَدِينَةٍ فَكَلَّوْهُ هَيْبَتًا مَرِيئًا
(القبلا ۱۰) یہاں آیت ہمارے علوم و ادب سے کہ وہ ہم کو خوشی سے موت کے گون گڑھے، یہ موت کا حق
ہے۔ اپنے انور موت خود غیبِ فکر سے اپنی رضا و قیمت سے بغیر کسی ہرجے مر دکو جو جتنے خود مر گئے ہیں وہ مر گئے۔
موت سے سکو لیں۔ چونکہ موت غیبِ فکر سے حق مر جان، نہیں منتقل۔ پس نہ کو مر جب کہ مر گئے اور کسی کو مجبور کر کے
وہابی کر دیا جاتا ہے۔ اس لیے مر دکو ان میں مرنا ہی نہ ہوا اور پھر وہ مر گئے ان کے ان جہلہ کو جو مر دیا جاتا
ہے کہ چہ بی خیر اتنی قبول نہیں ہوں گی، یہ باطنی فکر بعد ہے۔ نیز مر مر انہی کی ہے کہ اپنے صدقات میں سے قبرا
مرد میں سے تمہیں بخش دیا۔ یعنی آئندہ صدقات کے ثواب دیتے ہو رہے ہیں یہ باطنی فکر ہے۔ جب تک کہ ان
خیرات نہیں کیا وہ ثواب نہیں، ان کو موت پر سے مر دیا ہو ملتا ہے۔ یہ سب باتیں محض زانات ہیں، اصول شرع
کے خلاف ہیں۔ ان کا ترک لازم ہے۔ واللہ اعلم

عقلم، وبنالذ من مستقي، م. ثامن الحوام مشن

۱۳۰۰

اگر لڑکی نے نکتن بیچ کر شوہر کا علاج کرایا ہو تو کیا لڑکی کے والدین اس کا مطالبہ کر سکتے ہیں؟

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ میرے لڑکے کسی بشیر احمد ولد غلام حسین قوم بھٹی سکھ موضع جھنگ پور چاہو بھٹی والا ضلع میان کا کالج دختر ملک اللہ وسایا سے مورخہ ۱۰/۱۱/۱۹۷۶ کو ہوا۔ آج سے تقریباً ۱۳ ماہ قبل وہ بیمار ہوا اور اس نے اپنی زوجہ مسماۃ ممتاز بی بی عرف تاج بی بی سے کہا کہ میرے پاس تو علاج کے لیے رقم نہیں ہے۔ میری بہو نے اپنے خاوند کے کہنے پر اپنے حق مہر کے زیور میں سے نکتن ۲ تو لے فروخت کر کے اپنے خاوند کا علاج کرا دیا۔ شوی قسمت زندگی نے وفات کی اور وفات ہو گیا۔ جنازہ اٹھانے سے قبل ممتاز بی بی نے عورتوں کے کہنے پر اپنے حق مہر میں سے دو نکتن جو اس نے اپنے خاوند کے علاج کی خاطر فروخت کیے تھے۔ اس کو بخش دیا۔ اس کے خاوند نے کہا تھا اگر میں زندہ رہا تو قیمت ادا کر دوں گا۔ اب لڑکی کے والدین اس نکتن کا مطالبہ کرتے ہیں تو کیا لڑکے کے والدین کو اس نکتن کی رقم دینی چاہیے یا کہ نہیں۔

﴿ج﴾

اگر واقعی بیوی نے مہر معاف کر دیا ہے تو مہر معاف ہو گیا۔ لیکن صورت مسئولہ میں تو عورت اپنا مہر وصول کر چکی ہے اور نکتن کی قیمت بطور قرض خاوند پر خرچ کی ہے۔ اگر عورت نے قرض معاف کر دیا ہے تو معاف کرنا صحیح ہے اور لڑکی کے والدین کا مطالبہ درست نہیں۔ فقہہ واللہ تعالیٰ اعلم

حرم محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی دارالعلوم دیوبند

۲۳ رجب ۱۴۰۰ھ

درج ذیل صورت میں مبلغ ایک صد روپے ضمان کا عوض نہیں ہو سکتا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں حضرات علماء دین و مفتیان شرع متین در بارہ مسائل ہذا۔ (۱) پہلے جملہ رشتہ داروں میں بیٹھ کر یہ بات کی کہ میں نے تمام زیورات مسکمی حافظ علی محمد صاحب کو معاف کر دیے ہیں۔ بعد میں مسکمی مذکور نے دوسری لڑکی میرے ساتھ عقد نکاح کر دی اور ایک سو روپیہ نقد اپنی لڑکی کو ساتھ دیا تھا۔ اب وہ مسکمی کہتا ہے کہ جو میں نے مبلغ سو روپیہ دیا ہے۔ یہ اسی رقم جو معاف شدہ تھی اسکے عوض ہے کیا آیا یہ رقم مذکورہ اسی رقم معاف شدہ کے عوض از روئے شریعت میں ادا ہو سکتی ہے یا کہ نہیں اور پہلے زیور جو تھے وہ اس کی پہلی لڑکی کے سپرد تھے۔ اس کے مرنے کے بعد بندہ نے معاف کر دیے تھے۔ اس وقت انھوں نے اس معافی کو قبول کر لیا۔ معاف شدہ زیورات کا وزن سوا دو سو تو لے چاندی اور نو ماشے سونا۔

﴿ج﴾

جب انھوں نے تمام زیورات کی آمد داری سے ان کو بری کر دیا ہے۔ زیورات تو خود اس وقت جب بیان میں حافظ علیؑ نے منع کر کے دیے تھے اور وہ کسی پر اس کی ضمانت نہ تھی تو جب ضمانت سے اس کو بری کر دیا گیا اور اس پر اور کو حافظ صاحب نے تسلیم بھی کر لیا تو وہ بری ہوئی اور وہ ضمانت زیورات کا ساقط ہو گیا۔ اب اس کے بدل کوئی چیز نہیں دینی جا سکتی اور یہ خصوصاً پورے قواس نے اپنی لڑکی کو دیے ہیں۔ یہ ہرگز اس کا بدل نہیں ہو سکتا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعظم

عمود حق لہو حق مفتی محمد رفیع قادری اعظم دہلی

۷ اجمادی الاولیٰ ۱۳۷۵ھ

مہر کا جو حصہ عورت نے معاف کر دیا ہو طلاق کے بعد پھر مطالبہ نہیں کر سکتی

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور میں مسئلہ کہ ایک آدمی کا اناج ہوا۔ عورت کے عقد میں بیعت میر میں پہنچے تو وہ سونا رکھا گیا۔ بوقت نکاح آدمی نے الزامیٰ تو لے سونا دیا اور پھر عورت نے اذوق لے سونا معاف کر دیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد مرد نے طلاق دے دی اور آدھ تو لے سونا بھی لے لیا اور کر دیا۔ لیکن عورت کہتی ہے کہ میں نے وہاں معاف کیا تھا۔ یہاں معاف نہیں کرتی۔ لہذا حق میر پر واجب ہے۔ تو کیا آدمی کو پورا کر دینا چاہیے یا میری ہے۔

﴿ج﴾

میر درست ہے کہ عورت نے عذر دے کر نہ لے کر آدمی نے خود کو معاف کر دیا ہے تو وہ معاف ہو گیا ہے۔ اب اس کا یہ کہنا درست نہیں ہے کہ میں یہاں معاف نہیں کرتی۔ فقط واللہ اعظم

بدو رحمہ، مفتی محمد رفیع قادری، سہ ماہی اعظم دہلی

۳۰ ذی الحجہ ۱۳۷۵ھ

اگر عورت نے اپنا میر معاف کر دیا ہو تو وارثوں کو وصول کرنے کا حق نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور میں مسئلہ کہ جیم بخش، لد غلام معصومی نے نکاح اور سبیل حسنہ عورت مسماہ منظور بی بی سے کیا۔ جس کے سابقہ خاوند سے دو بیٹیاں، جو، ہیں۔ جیم بخش سے کوئی اولاد و جین حیات نہیں ہے۔ واضح رہے کہ معتبرین کے روپر مسماہ منظور بی بی نے فوت ہونے سے قبل اپنے خاوند جیم بخش پر واجب الادا حق ائیر معاف کر دیا۔ بعد ازاں فوت ہو گئی۔ بیماری سے قبل اس نے وصیت کی حالت میں معاف کر دیا۔ شرع محمدی کے نزدیک مسماہ خاوند کے سابقہ خاوند سے اولاد اپنی ولدہ کا حق ائیر وصول کر سکتے ہیں یا نہیں؟

﴿س﴾

اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ عورت نے عورت کے حالات صحت میں پناہ میں بعض مسئلہ صحت کے خلاف کیا تھا تو یہ صحت
کمزوریت ہے اور یہ خطہ تمام ہو گیا ہے۔ وہی اندوہ ۱۸۷۵ ج ۵ شامی و شرائط صحتہا فی النواہب
العقل و البلوغ والعمک اور عہد کرنے کے بعد وہ کو اپنے خاوند سے معجزہ واپس کر دے اور اس سے
بہذا اعتنا فرمے کہ وہ کو اس کے خاوند سے اپنی والدہ کا حق امیر و صوبہ کر جائے نہیں۔ فقط والدہ تعالیٰ الم

بند و محرمات غفر و غفر لہن۔ ابہ ملحق در سہ اسم اعظم ملتا ہے
انوار اللمعہ کچھ وادارہ و غفر و غفر لہن۔ اسم اعظم ملتا ہے
۱۰ محرم ۱۳۹۵ھ

اگر طلاق بصورت خلع ہو تو عورت و مہر کے مطالبہ کا حق نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکی تمام صغرانی بل کا نکاح تمام محمد ولد خان محمد قوم۔ دی سے
نکاح بحق امیر مبلغ تین ہزار روپیہ کر لیا۔ چھ سال لڑکی اپنے خاوند کے گھر پر بارہ سال تک رہی۔ بعد میں لڑکی نے طلاق کا
مطالبہ کیا تو شوہر نے طلاق دے دی وہ حق مہر نہیں دیا۔ وہ کہتا ہے کہ تیرا حق نہیں بنتا۔ بدین صحت تو نے خود طلاق کا
مطالبہ کیا ہے۔ اگر میں خود طلاق دیتا تو تیرا حق بنتا۔ لہذا میرے کہنے پر طلاق ہی ہے۔ اب حق مہر مجھ پر واجب نہیں۔
کیا عورت مہر کے حق سے محروم ہے؟

﴿س﴾

اگر طلاق بصورت فسخ کے جو شخص حق مہر کے ہوئی ہے تو عورت کو مطالبہ مہر کا حق حاصل نہیں۔ اگر طلاق میں خلع
اور عوض کا ذکر نہیں کیا تو خاوند پر مہر لازم ہے اور عورت کے مطالبہ طلاق سے مہر موقوف نہیں ہوتا۔ مہر بہ دستور خاوند
کے ذمہ اور مہر لازم ہے۔ فقط والدہ خان الم

کیا رقم دے کر شادی کرنا جائز ہے؟

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارے میں کہ ایک شخص کا شادی کرنے کا ارادہ ہے۔ اس کے پاس ہونٹ نہیں جو
دے کر شادی کرے۔ کیا وہ رقم دے کر شادی کرے۔ کیا رقم لینا ناجائز ہے۔ کیا ہونٹ ضرورت رقم کا دینا بھی جائز ہے؟

شادی کرنے والہ بوجہ شہوت اور بوجہ روٹی پکانے کے بہت تنگ ہے۔ کیا وہ عورت کے وارث کو کسی میلے سے رقم اور کر کے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

مائل دین اور کھلم موضع بنی راہ پر نکاحا جائے۔

﴿ج﴾

حق مہر شرعاً عورت کا حق ہے۔ آپ روپے نکاح کے وقت بصورت مہر مقرر کرنا عورت کو دے دیں۔ وہ چاہے خود خرچ کرے یا والد یا دوسرے کسی کو دے۔ اس کو اختیار ہے۔ لیکن اگر اس عورت کا وارث عورت کے حق مہر کے مقرر پر راضی نہیں ہوتا اور وہ اس پر مصر ہے کہ لانا نہ لکھے ہی روپیہ دے تو اس کے لینے اور دینے والے دونوں قہکار ہیں۔ سخت مجبوری اور اضطرار کی صورت میں دینے والے سے باوجود نکاح حرام کے امید ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مآخذہ فرمائے گا۔ واللہ اعلم

محمد عطاء اللہ عزہ مفتی مدرستہ کاسم معلوم ملتان

۸ محرم ۱۳۷۹ھ

اپنی لڑکی کے عوض رقم حاصل کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء و مفتیان کرام اس مسئلہ میں کہ زید اپنی لڑکی کا نکاح عورت سے کرتا ہے اس شرط پر کہ عرس سے چھ ہزار روپیہ لے گا اور پھر لڑکی دوں گا۔ کیا زید کو اپنی لڑکی کے عوض چھ ہزار لینا جائز ہیں یا نہیں اور وہ یہ لینا ناجائز ہے تو پھر نکاح شریعت کے موافق ہوتا ہے یا نہیں۔ مہر لڑکی فرما کر اس مسئلہ کا قرآن و حدیث و فقہ حنفی کی روش واضح در مفصل طور پر جواب تحریر فرمائیں۔ آمین عین اللہ ازش ہو کی۔ فقہ الاسلام المستقل عبد الستار صاحب مدرسہ نزل ملتان

﴿ج﴾

اگر یہ چھ ہزار روپیہ لڑکی کا حق مہر نکاح میں مقرر کر دیا جاتا ہے تو یہ لڑکی کی ملک ہو گا اور باپ لڑکی کی رضا کے بغیر اس میں تصرف نہیں کر سکتا اور اگر مہر مقرر نہیں کیا گیا بلکہ ناجائز طور پر مجبور کر کے حاصل کیا جاتا ہے اور لڑکی کا باپ سے اپنے لیے وصول کرتا ہے تو مہر و مروت ہے جو حرام ہے۔ لیکن اس کے باوجود نکاح درست ہے۔ واللہ اعلم

محمد عطاء اللہ عزہ مفتی مدرستہ کاسم معلوم ملتان

سسر نے زبردستی مہر کا کچھ حصہ انگرہ سے واپس لیا تو اس کے مرنے کے بعد کیا حکم ہوگا؟



کیا فرماتے ہیں علماء دین اور بزرگ علماء کرام نے اپنے لئے نہ کہ شادی میں ہائی چیزوں کے علاوہ ایک جوڑی نکلن طلافی بھی سہر میں دیے۔ شادی کے کچھ عرصے کے بعد باپ بیٹے میں جھگڑا ہو گیا۔ جس پر باپ نے طلافی نکلن بھی اس کے گھر سے اٹھا لیے۔ چند ایام گزرنے کے بعد صلح ہو گئی۔ مکان رہا ہنسی تو وہاں ہی کر دیا۔ مگر اسے نکلن واپس نہ کیے۔ مانتے سے بڑے شرم محسوس کی۔ شادی بیاہ کا کوئی ایسا موقع نہیں آیا کہ جس بھانے سے ضرورت پڑے اور مانگے جائیں۔ حتیٰ کہ چند سال کے بعد زید حج بیت اللہ شریف چلا گیا اور وہاں ہی اس کا انتقال ہوا۔ اب ان کے درجہ میں اختلاف یہ ہے کہ یہ طلافی نکلن چھوڑ دے اور اب اس کے لیے تھے۔ لہذا انہوں نے ان کے کام میں لانے کا اس کا ارادہ تھا۔ لہذا ان کے حوالہ کیے جائیں اور بعض درجہ کہتے ہیں کہ یہ درست ہے۔ اسے تمام درجہ میں تقسیم کیا جائے اور بکر کہا ہے کہ یہ چونکہ میری بیوی کا مہر ہے۔ لہذا مجھے وہاں کے جائیں جو شریعت اس بارے میں کیا فرماتی ہے۔



یہ مقدمت و اقدام اگر یہ نکلن نہ پڑنے اپنی جہی کے صہر میں دیے تھے تو یہ نکلن اس کی جہی کے چیں۔ اس کے باقی ترکہ کے ساتھ ان کی تقسیم چاؤ نکلیں ہے۔ یہ ترکہ محض واپس کرنے سے یہ ان کے ملک میں داخل نہیں ہوتے۔ فقط حافظ تعالیٰ اعظم

بند و محرمه - خانقرا اشداب تب مغنی در رسد عام معلومستان
۱۲ جمادی الاولی ۱۳۰۰ هـ

سُسر اگر بیٹے بہو کو الگ کرتے ہوئے، بہو سے زیورات چھین لے تو کیا حکم ہے؟



(۱) تاجیکان کلاچ حسب ضابطہ ۱۹۸۱/۷ کو بحراہم اقبال دندہ علماء قوم خراج صدیقی سکسٹھ ملے گیزی ناؤ دھان
شہرستان ہراتقا۔

(۲) اب سائل کے سرعطا محمد نے ہمیں ملکہ دے دیا ہے۔ تاکہ سائل کو زوجہ شہرزد کو خود بخود ہی سے زوجگی بسر کرے۔

(۳) لیکن تمام زیورات پارچات و طیر و جھین لے جیں اور سرخ و زرد کی کو پارچات زیورات دینے کو تیار نہیں .

ہے۔ جبکہ میرے حق میں اس کے ٹکڑے ملائی ۳ تو یہ تھوڑے ٹکڑے ملائی ۲ تو یہ تحریر کا حجامہ ہے۔ لہذا شرقی طور پر تحریری فتویٰ دیا جائے کہ سرحد و زیورات، زیارات وغیرہ کو بھی تحریر میں کیا دھتکا ہے۔ عین انوشہ کی۔

طرح

بشرط صحت سوال جبکہ یہ زیورات خاوند نے بیوی کو حق میں دیے ہیں تو یہ زیورات بیوی کی ملکیت ہے اور سر کا ان زیورات کو بغیر کسی شرعی وجہ سے بھینچنا غصب شمار ہوگا۔ جو کہ ناجائز اور حرام ہے۔ لہذا اس کے ذمہ واجب ہے کہ وہ تمہارے زیورات فی الغود و زینت کو واپس کر دے۔ لفظ واپس کوئی اعلم

دعا خود انوار شاہ غفرلہ رب متقی۔۔۔ سے ہم معلوم ہوتا ہے

عذر علی التالیف

میر مجمل اور غیر متجمل میں کیا فرق ہے؟ میر غیر متجمل کیا وصول کیا جائے؟

پس

وہ صحت میں میر از اسلامی ادارہ قاسم العصور ہوتا ہے

(۱) حق میر مجمل اور غیر متجمل میں کیا فرق ہے۔ وضاحت کریں۔

(۲) ایک عورت کا کل حق میر وہی ہوتا ہے۔ وقت سر میں وہ ہذا درو پے مجمل اور اپنا چاہتا ہے اور باقی آٹھ ہزار

غیر مجمل کے لیے دو ماہ کی مدت قائم جاتی ہے۔ وضاحت کریں کہ ہذا آٹھ ہزار غیر مجمل مدت مقرر و گزارنے کے بعد کیسے اور کس صورت میں حاصل کر سکتی ہے؟

طرح

(۱) میر مجمل اور غیر مجمل (غیر مجمل) کے جملہ معنی ہیں۔ وہی اصطلاح فقہاء میں ہیں۔ جو میر کا حق کے وقت کی

اغور و یا میا بانی الحال دیا قرار پائے۔ یعنی اس میں مدت کی شرط نہ تھی۔ گویا یہ بھی نہیں تھی کہ پہلے میں نے تو یہ مجمل

ہے اور اس کا حکم ہے کہ عورت فی الحال میر کا مطالبہ کر سکتی ہے اور خاوند پر فوری ادائیگی واجب ہو جاتی ہے اور جس برکت

تیممات ارانکے لیے مقرر کی گئی۔ مثلاً یہ شرط بھر جائے کہ دو ماہ تک سہلت ہے یا مدت اعلیٰ التخصیص چھوڑا گیا ہو تو یہ غیر

متجمل ہے اور فقہاء کی اصطلاح میں اس کو متجمل کہتے ہیں اور غیر متجمل مدت کے لیے مدت موت و طلاق ہے۔ اس کا

حکم یہ ہے کہ جب تک وہ مدت مقرر نہ گزارے عورت یا اس کے ورثہ میر کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔ لاجلہ لا حد ان

تأجيل المهجر إلى غاية معلومة نعلم شهر وسنة صحيح وإن كان لا تلي غاية معلومة فقد اختلف
المشايخ فيه قال بعضهم يصح وهو الصحيح وهذا لأن تعابه معلومه في نفسه. وعبر المصنف
الجملة (دفعه إلى ١٨ - ١٩)

(۲) مدت مقررہ ۱۰۰ روز کے بعد خدائے مہربان سے آگاہی حاصل ہے۔ تو اگرچہ اس وقت اس کے ساتھ ذاتی طور پر ملاقات ہو جائے تو پھر بھی چارے، آٹھ اندھا بھی مصائب سے بھری دنیا میں نہیں لڑا تو غور و فکر ہو کہ اس کے لیے بعد اس کی طرف سے جو کچھ ہے، فکرت و دعا کا اہم

در روزگار فاسد و مریض، کرب و سختی، در جهان اهلوسنت است.

1592 1600

طریق یافتہ عورت کا آمر ہوئے نکاح میں مقرر نہ ہوا تھا تو۔ کیا کیا جائے؟

42

کیا فرماتے ہیں علماء دین مسئلہ میں کہ کسی شخص نے غسل و دعا خوان محرم کو حرام قرار دیا ہے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے جس کا حق میراث بھی روکتی ہے تو قرآن میں کیا حکم ہے۔ کسی ایک ایسی عورت کو طلاق دینی ہے۔ اس کی بیوی کو حرام قرار دینا ہے۔ یہاں تک کہ طلاق کے بعد طلاق کا حکم جاری ہے۔

46

جب میرا مقدر نہیں بدلتا تو میرا شغل و ادب یعنی آداب و عورت کی دہائی نہیں جو عرف میں اس جیسی مانی جاتی ہے۔
 میں نے میرے موافق اس کا میرا مقدر نہ بدلتا جائے گا نیز جب سے اس عورت نے دوسری قبلہ نکاح نہ کرے اس لوگوں کی
 پرورش کا حق اس عورت کو ہوگا اور میرا حق نہ کہ والدین کا ہے گا۔ ادب اہل غ کے قریب پہنچے ہوئے تو اس دولت و ہپ کے
 اسے نہ دے دی جائے۔ لیکن اگر اس عورت نے نہ کسی اور جگہ کھان نہ یہ عورت ہی وہی وقت نہ کہے وہ اسے نہ کرے۔
 چاہئے گا۔

مقدمہ: ۱۰ تا ۱۲ صفحہ

یہ وقت نکاح اگر غیر مقرر نہ ہو یا بہتو حدائق کے بعد عورت کے لئے ناخوش ہوگا؟

46

تیار فرماتے ہیں علماء، مگر اس مسئلہ میں کہ وہ میر نے اپنی بیوی کو بھلا لیا، اعلان خلافِ شریعت کی جس کی مدت ایک سال ہے اور

تجلی ہے۔ لڑنے کے اثناء میں، جب دوسرے جھگڑا شروع ہو گیا ہے تو میں۔ اب اس صورت میں، تباہی مچا رہا ہوں ہے۔
 زہرہ رحمہ اللہ جب۔ ظاہر ہے۔ جب امریکا کا کبھی نہیں کیا گیا۔ یعنی خدا انسان۔ پھر یہ کہانی جو امریکا کو نہیں "

記

[illegible]

2. Explain the following:

تجربہ کرنے پر وہ بین ابھڑتی مہر جو کی کے نام کر دینی بعد میں ادا واپس نہیں آئے سنا۔

4-1/2

[illegible]

۱۱) علم ہارم منسور نہ دغایں و الثامات شریعت ہے۔ ہ ایسے ایسے قسبوں کا ہے۔

(۵) حق اہم غلط فہمی ہے۔ اس واسطے کہ وہ صحابہ بھی اس غلط فہمی سے متاثر ہوئے۔ ان کی عقل کو اس وقت واجب الاحوال ہوتا ہے۔

جنگ میں فوت ہوئے یا غائب ہوئے۔ یہ ہر جہود اور مسورت میں انتشار خلافت شرعی کی ہے۔ وقت فراہم ہے۔

(۳) ہماری انکس میں چند مخصوص شرائط مندرجہ ذیل ہیں جو کہ مطلقاً نہیں چھوڑنا حتیٰ اگر شہر ہو

نفس امارت

(۴) چونکہ منکوحہ اپنے والد کے پاس رہتی ہے۔ اس اٹنے شروع سے تا حال بعد از ولادت ہیں اب کا محل و وقت امر یہ کہ شرط منسب اہل ہے۔ زیادہ حق امر غیر عقل کو رد دے دہائی ملکی عند الطلب کو تسلیم کر کے انکسار قارم اندام منکوحہ کران ہے۔ اب بیل میں عرف مند و متالی کو بہتر کر کے اخراج قارم کا عذر کرنا شرعاً درست ہے۔ نہ حق امر غیر عقلی غیر متردد۔ یہ منکوحہ سے ایک عدم حقوق بی کی شرع پر اعتدال کرنا ہے۔ گویا یہ نئے منکوحہ کے حقوق شرعی میں بلا وجہ یا غصت کی قسمی۔ اس شرط کا جائز سے معرکے ہو جائے۔ اب شرعاً عام قارم اخراج ہو گا یا صرف شرط کا صدر

(۵) اہل ذہن و قدرت خانہ آبادی اور بدوی پندہ و سال سے تسلیم کر کے بعد لکھو دیتا ہے۔ اب صرف اس عام پر کہ منکوحہ ام والدہ سے پاس ہے۔ تسلیم نہیں کرتا۔ حالانکہ اس وجہ کی یہ اور لکھ دینے کے بعد برواشت نہیں۔ یہ وقت سال سے منت فرما کر منکوحہ فرما کر۔

فصل بی

چونکہ امر منی مذکورہ تعلیم ہو چکی اور منی معین مشفق واجب فی اللہ منین ہو سکتی۔ نہ عقل و وحشی ہو سکتی ہے جو واجب فی اللہ ہو۔ اس لیے زمین مشفق ہو کر منی میں نہیں اس کا مذکور وقت صورت کر سکتی ہے۔ یہ بھی واضح ہے کہ اگرچہ منی یعنی غیر عقلی عورتوں میں واجب فی اللہ نہ ہو جاتا ہے۔ نہیں اس وقت ہوتا ہے جب تک معین نہ ہو۔ بعد تعلیم کے واجب فی اللہ اور منی باقی نہیں رہتا۔ لہذا زمین مذکور بھی بعد تعلیم اور شخص کے منی منی نہ رہی۔ نہ ان کی کتاب وقت۔ و اللہ اعلم محمود علی۔۔۔ تا م اعظم جان

شوہر نے جو زمین بیوی کو مہر میں دی ہو ورنہ اس کا اس میں کوئی حق نہیں

فصل ثانی

کیا نہ دے جس ملک۔ زمین اس مسئلہ میں۔ حاج محمد نے ایک عورت کے ساتھ کہا کہ اس کے حق مہر نہ دے جس کیلئے زمین مقرر ہوئی۔ اور یہ زمین۔ ہذا قاضی بھی کی گئی ہے اور بعد کی رلی تک خانہ کے مرنے تک اس کی آمدنی لکھتی رہی۔ بعد وہ آدمی مر گیا اور اس آدمی سے ایک لڑکا بھی ہے اور ایک لڑکا اور بھی تھا۔ پہلی عورت سے جو کہ پہلے مر چکی تھی۔ اس آدمی نے مرنے کے بعد اس کا بھائی تو مرنے پر قاضی بھی ہو گیا ہے۔ اس عورت کا لڑکا اس عورت کے ساتھ ہے۔ جس کی عمر نو سال کے قریب ہے۔ اب اس کا بھائی اس عورت کو زمین و درختیں دیا اور زمین بھی اس کے قبضہ میں ہے۔ عورت دینے بھر رہی ہے۔ مزدوری کر کے کما رہی ہے اور کیا عورت اپنے خاندان کے مرنے کے

جہاں مہر بھی وہی زمین کی جو اس نوازی کی تھی۔ اس کی مہذبیت ملتی ہے یہ کیشور۔ آسمان خلقی ہے تو بالہ اعلیٰ تھوڑا
 نورانی نہیں۔ تاہم اجمال ہو جائے۔ چنانچہ:

せふか

عمر کے بعد زمین بوقت بچان خلق میں دی گئی ہے۔ اس کی شرعی اہد قنونی طور پر ماننا ہی چکی ہے ورنہ زمین کی وسعت نہ ہے۔ اس میں اسے نہ لے کر اڑھن کا کوئی حق نہیں ہے اور نہ اس میں ورثہ ہونی ہوگی۔ یہ زمین صرف اس صورت و تقاضا کو پاس دینی ہے۔ لہذا

انور و نواز نے اپنے محنت سے ۱۹۳۷ء میں انگریزی میں
۲۳۷

سُہنے جو مکان مہر میں لکھواوے وہ میراث میں شامل ہے نہ ہوگا

海、軍

کیا فرماتے ہیں علماء دین سے مسئلہ میں کہ یہ اپنے لڑکوں کو ان کی شادی کے موقع پر اپنی جائیداد کا جو حصہ حق مورث کے لئے لکھ رہا ہے (یعنی اپنی بیوی کے لئے) اتنا تو زیادتی فتنہ کی ہے بعد، و حصہ اس کی جائیداد میں شامل ہو گا یا نہیں۔

42

بھلا اللہ! کہیں اگر پھر حق مہر میں کان نہ ملے کہ جسے گواہی کی صہرت میں دو مکان یا اس کا وہ قصد اس
موردے کو ہی شمار ہوگا اس کے فوجی کی صہرت میں اوروں کے درمیان تقسیم نہ کیا جائے گا اور نہ اس کی پڑی ہوئی تصویر
کو کسی بے شک و اللہ تعالیٰ اعلم

۱۰۱. ۲۳. ۳۹۵

بطور مہر دے گئے زہرات میں سے انہوں نے چھپ چھپ کر ہو جائے تو سہا قلم ہے؟

●●●

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور ائمہ کرام؟ یہ آدمی نے اپنی منگولہ زوجہ میں طہر کی کائنات دینے تھے۔ جو کہ عسب و جود فقہی کے اہل حق میں جو کہ دین کے قانون کا حقدار و احقر ہے وہاں یہ ایک منگولہ کے کانوں میں پہنا دیے گئے اس دن اب کرنا کو اپنے ہاں یہ کہ کھڑے شادی ہو کر نکلتی ہوئی تو شادی کی کچھ کہیں سے بچے خاندان کے کچھ تک پہنچنے سے قبل ایک مرد کا غلطی کی شہ دہانا۔ دکان کے جہر ٹنگو کے والدہ وارث نے اپنی بڑی کو کچھ بٹھا دیا کہ

جب تک حق مہر کا کائنات نہیں خوا کر وہ کسے لڑکی نہیں سمجھوں گا۔ کیونکہ یہ کائنات مہر میں تھوڑا سا اب شریعت اور ہمارا کم شہد کا نئے کا متبادل خداوند سے دلونا چاہتی ہے۔ کیا حق مہر دلا ہو گیا ہے۔ یہ تو جرد



جب وہ کائنات لڑکی کو پہنچا دے گئے ہیں تو حق مہر لڑکی کا قبضہ ہو گیا ہے۔ ہم در جانے کے بعد اب خداوند کا متبادل کائنات نہیں بننا۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ عنہ اب مفتی محمد رفیع صاحب دہلوی

۱۱۵۱ھ القصد ۱۳۸۸ھ

اگر یہی کہے کہ زیورات مہر میں شامل ہیں اور شوہر انکار کرتا ہو تو کیا حکم ہے؟



کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین دریں مسئلہ کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی اس کے بعد حق مہر کی ادائیگی میں اختلاف ہو گیا ہے۔ نہ کہ کہتا ہے کہ حق مہر مبلغ ۵۰ روپیہ جو کہ مقرر کیا گیا تھا۔ وادار کر چکا ہوں اور نکاح کے گواہ اور وکیل کہتے ہیں کہ زیورات مہر میں ہے۔ مگر نہ کہ کہتے ہیں کہ زیورات مہر میں نہیں ہیں۔ اس کا حق مہر سے کوئی تعلق نہیں۔ حق مہر صرف ۵۰ روپیہ تھا وادار کر چکا ہے۔ یہ بیان دو خلفاء بھی دیتا ہے کہ وہ جھوٹ نہیں کہہ رہے۔ گواہ اور وکیل لڑکی کا حقیقی بھائی اور خالہ زاد بھائی ہے۔ یہ تو جرد



لڑکی کے پاس جب اپنے وعدہ پر دو گواہ موجود ہیں کہ یہ زیورات مہر میں: یا گیا تھا تو خداوند کو اپنے بیان پر حلف اٹھانا درست نہیں۔ فیصلہ ثبوت کے حق میں گواہوں کے بیان کے مطابق ہو گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ عنہ اب مفتی محمد رفیع صاحب دہلوی

حق مہر میں دی گئی زمین میں شوہر کے وارثوں کا کوئی حق نہیں



کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس بارے میں کہ کسی قادر بخش وعدہ غلام مسکین ہر ۵۰ روئے سال اس وارثاتی سے رخصت کر گیا ہے۔ تقریباً عمر دو سال ہو گئے کہ اس نے زندگی میں اپنی زوجہ کے پاس تمام غیر منقولہ جائیداد اپنی وکالت میں ۱۰ سالہ عرصہ کا عہدہ کر دی۔ بروز نکاح شادی خود کو نکاح میں ہی ہوا کیا تھا۔ لیکن اب یہ چاہتا ہے

۹ کنال ۸ مرلہ بمقام تخریری اٹھانے میں ہر چارے ہادی۔ اس کے جائز اور حلالیہ۔ میں ایک نئی کہن اور ایک بچاڑا
بھائی حقیقی زندہ موجود ہیں۔ اپنے خیال میں ان کو اس کا تھکاوا سے محروم کر دیا۔ اب یہ دکان نے اور بھڑنے پر اثر
آئے ہیں اور قانونی چارہ جوئی بھی کر رہے ہیں۔ عدالت میں مقدمہ درج کرانے کی کمر ہے ہیں۔ بلکہ جس دن
موتی نے زمین منتقل کرادی تھی۔ اس سے دکانی و یونی وائر کر دیا گیا تھا۔ اب اس کی پریشانی ہے۔ دونوں فریق
شرعی فیصلہ بھی چاہتے ہیں۔ موتی کا درخت ۱۸ لاکھ ہے۔

قادر بخش

بیوی..... شکی بہن..... بچاڑا بھائی

﴿ت﴾

صورت مسئول میں یہ مقدمہ محنت و اقامہ شخص مذکور نے اگر یہ مکان و زمین اجی بھائی و حق میں کھڑے کر دیا
ہے تو بھروسہ میں اس کے دوسرے رہتا، لیکن وقیرہ کا کوئی حق نہیں بنتا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بند و محرم احادیث فقہائے عالمی مدد رس کا نام انصاف و امان

ہر میں اضافہ کرنا جائز ہے۔ وہی زاد لہذا فی السہر بعد العقد لم تہ الریاضۃ ہدایہ مع الفتح ص
۲۱۴ ج ۳ صورت مسئلہ میں بشرط صحت و قیام اگر یہ زمین خاندان سے میر جا کر تحریری طور پر بھی اور اس وقت پر بھی دے
دی ہے تو یہ اس کی زوجہ کی ملکیت ہے۔ دیکھو روٹا و تھکاڑیوں۔

الہ اب علی محمد انور شاہ وغیرہ اب علی مدد رس کا نام احاطہ و امان

۸ ربیع الثانی ۱۴۱۹ھ

سسرال والوں کا یہ کہنا کہ زہر فرودخت کر کے ہم نے اس کے شوہر سے علاج کرایا ہے

﴿ت﴾

کفر جناب بھائی صاحب۔ السلام علیکم وعلیٰ اہل بیتہ۔ کہ ایک دکان اپنے شوہر سے دکان کی وجہ سے گذشتہ چھ
ماہ سے اپنے والدین کے کہ بیٹھی ہوئی ہے۔ اس نے اپنے حق میر کا جو جس کی مائیت تقریباً ۱۰ چار روپے پندرہ لاکھ
سو اٹھائی۔ اپنے سسرال میں رکھا ہو۔ اس دور ان میں شوہر کی وفات ہو جائے۔ جس پر بڑی اپنے سسرال والوں سے
زیور طلب کرتی ہے۔ جس پر انھوں نے جواب دیا کہ انھوں نے زہر فرودخت کر کے اس کی شوہر کی بیوی میں لگا
دیا ہے۔ جبکہ انھوں نے زہر فرودخت کرنے کے لیے بڑی سے مجازت نہیں لی تھی۔ یہی فرماتے ہیں علماء دین و مائیں میر کا
زیور طلب کر۔ لہذا تھکاڑا ہے تو نہیں۔ اگر تھکاڑا ہے تو کتاب و سنت کی رو سے فتویٰ دینا۔

کیا اللہ ق کے بعد محرمت خود واسپہ پھوڑا۔ ازم نے جو میری مکتوب پڑھا کہ ہے؟

١٠٠

پیارا رہا۔ تین چار دن اس مسئلہ میں کہ یہ ٹھیکہ کیا کرنا چاہیو، مگر اسے کھانا نہ دیا۔ وہ اب تک بوقتِ صبح
 جاناوے سے نکلنے سے ہٹا کر اٹھنے میں لگتی تھی۔ علی نے والدین کے حالات اس ٹھیکہ سے کئے ہیں۔ وہ اب معاف
 کرتے ہیں۔ میری لڑکی کو ہم ملحق دور کی طرح نہیں دیکھتے۔ وہ بڑے دلکش لڑکے کا سبب بنانے
 میں لپٹنے کے لیے کیا کیا کرتا ہے۔ وہ اپنی کڑواہٹ کو اس کے دل میں ڈالتی ہے۔ اس کے دل میں جو کچھ ہے وہ اب اس
 سے لے کر اس کا نامہ میں محبت و عقافت ہے۔ اسے تو یہ کہ وہ میری کالوں کو نہ دیکھتا ہے۔ وہ اب اس کا نامہ
 کو توڑنے کے لیے میری طرف سے اس کا نامہ لے کر آیا ہے۔ یہ تو ایک دل آویز اور بے تعلقی دینے کے بعد یہ چاہی
 ہے کہ چنگ مراد محبت کے تعلق سے اس کے دل میں کچھ نہ ہو۔ اس کا نامہ لے کر آیا ہے۔ اس کے دل میں
 میرے سے نہیں دیکھتا۔ والدین کے لئے یہ ہے کہ اس کے دل میں کچھ نہ ہو۔ اس کا نامہ لے کر آیا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[illegible]

تبریز میں اہل حق و انصاف کی ایک بڑی مجلس منعقد ہوئی۔

$$\frac{1}{\sqrt{2}} \begin{pmatrix} 1 & 1 \\ 1 & -1 \end{pmatrix} \frac{1}{\sqrt{2}} \begin{pmatrix} 1 & 1 \\ 1 & -1 \end{pmatrix}$$

جو زیورات لڑکی کو مہر میں دیے گئے ہیں، کیا وہ ان میں تصرف کر سکتی ہے؟

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ اپنی لڑکی محمد یار کو بعض حق مہر ۲۰۰۰ نکاح کر دی ہے۔ انھوں نے کچھ زیورات تقریباً ۱۳۰۰ کے دیے اور باقی نقد رقم عند الطلب ادا کر دی۔ فرمائیں کہ یہ زیورات لڑکی کے ملک میں آچکے ہیں اور وہ اس میں تصرفات حسبہ بخشش رہن وغیرہ کر سکتی ہے؟

﴿ج﴾

صورۃ مسئلہ میں جبکہ منکوحہ محمد یار کا حق مہر نکاح کے وقت دو ہزار روپے ملے ہوا۔ چنانچہ اتنی مالیت کے اسامیہ رہسزنی شدہ عورت کو دے دیے۔ نیز حکومت کی طرف سے جو فارم نکاح و شادی ہیں۔ جو کہ یونین کونسلوں میں ہوتے ہیں۔ ان میں بھی یہی تحریر شدہ ہے۔ تو اب محمد یار نے دو ہزار نقد یا اس کی مالیت ادا کرنی ہوگی۔ شرعاً اس کا ادا کرنا محمد یار پر واجب ہے۔ ادا کرنے کے بعد یہ عورت کے مملوکہ ہوں گے۔ محمد یار کا اس سے کوئی تعلق نہیں رہے گا اور جبکہ اس صورت میں محمد یار نے دو ہزار کے حق مہر سے تقریباً چودہ سو روپے کے زیورات تیار کر کے اپنی زوجہ کے حوالے کر دیے۔ اب یہ زیورات اس کی زوجہ کے مملوکہ ہیں۔ زوجہ چاہے ان زیورات کو استعمال کرے چاہے بیع و رہن کرے یا صدقہ وغیرات کے طور پر مساکین کو دے یا اس کی قیمت سے حج کرے۔ الحاصل یہ زیورات جو کہ عورت کے حق مہر ہیں۔ ان کو ہر طرح استعمال کر سکتی ہے۔ اپنی حاجات میں لاسکتی ہے۔ یہ اس کے مملوکہ ہیں۔ خاوند کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ شرعاً خاوند کو یہ حق حاصل نہیں کہ والدین کے گھر جاتے وقت زیورات اس سے اتارے۔ نیز جو بٹایا روپہ عورت کے حق مہر کا خاوند کے ذمہ رہ گیا ہے۔ جب بھی عورت طلب کرے خاوند کو ادا کرنا واجب ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

احمد رضا اللہ عنہ مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی

دوسری بیوی کو مہر میں دیا گیا مکان پہلی بیوی کو دینا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص نے نکاح شادی کے وقت ایک مکان حق مہر میں اپنی منکوحہ بیوی کو دیا ہے۔ شادی کے عرصہ تین ماہ کے بعد اس شخص نے وہی مکان دوسری بیوی کو تمذیک کر دیا ہے۔ سائل بیوی کو معلوم تھا کہ یہ مکان نئی بیوی کے حق مہر کا ہے۔ اب نئی بیوی اور اس کے والدین اپنے مہر والے مکان کو ہی لینا

چاہتے ہیں اور ساتھ زوی وہ مکان و ایک شخص اپنے چاہتی۔ یہ شخص موجود ہے۔ حالانکہ سالفہ بیوی خود سرفائقہ مکان بھی وہ شخص اپنا چاہتا ہے کہ یہ مکان میں نے میرا والا چھوڑ دے اور مطلقہ مکان ملے۔ لے۔ لیکن وہ پسند ہے چار ماہ کا مصلحتہ ہوا۔ کیا یہ مکان ساتھ بیوی پر چار ماہ یا نہ شریعت پاک کے حکم سے مطلق فرمائیں۔

فقہ حنفی

صورت مسکونہ میں شخص نے کوہ ایک مکان کی بیوی کو حق مہر میں دے دیا تو یہ مکان شرعاً ہی بیوی کا مسوکہ ہو گیا۔ سن کے بعد نہ نہ جائی مکان میں تو باقیہ بیوی کو تصدیق کرنا لازم و ناجائز ہے۔ جب تک کہ بیوی کا ملک بذریعہ حب و غیرہ اس مکان سے شتم نہ ہو۔ اس وقت تک کہ باقیہ بیوی کے ملک میں شرعاً نہیں آسکتا۔ شخص باقیہ بیوی کے نام نہ ملے کہ شرعاً اس کی اہلیہ نہیں تھی۔ لہذا ساتھ بیوی پر شہادہ لازم ہے کہ یہ مکان بیوی کا ہے اور اس گھر سے اور اس کا مندرگہ درگاہی بیوی کو مکان و نہیں ڈکھانا جائز ہے۔ اور خاندان کو مکان کا ساتھ بیوی سے ہی بیوی کو دیا جائے۔ اگر لازم ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بعد از مدعا اللہ عز و ساب متقی۔ رتہ معاصیہ ہذا

جو زیورات مہر میں دیے جائیں شوہران کی واپس کا مطالبہ نہیں کر سکتا

فقہ مالکی

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک لڑکی کی شادی ایک لڑکے سے ہوئی۔ بوقت نکاح زیورات طلائی حق مہر میں دی گئی اور انرا سے گئے اور بوقت نکاح کچھ پارچے بھی دیے گئے۔ اب یہاں بیوی سے دو لڑکیاں بھی ہیں۔ اب کیا یہ بیوی سے زیورات حق مہر اور پارچے کی واپس کا مطالبہ کر سکتی ہے اور کسی وقت زیورات پارچے کی بیوی کے قبضہ سے نکال کر کسی دوسرے لڑکی سے دے دے کہیں کا مطالبہ کرنا ہے۔ لیکن بیوی زیورات اور پارچے نکال دینی دینے کو حرام ہے اور نہ ہی کسی دوسرے شخص سے دے دے کہیں کا مطالبہ کرنا ہے۔ وہ اپنے زیورات اور پارچے اپنے پاس رکھ کر دے دے اور نہ ہر پارچے سے اسی کے قبضہ میں ہیں۔ وہی جب سے میاں بیوی میں نکلتا افتاد ہے اور بیوی تک مال سے نکلے دینی نہیں ہے۔ یہی صورت میں خرافا و خاندانی کے حق مہر پر کی حق رکھتے ہیں۔ کیا اور خرافا و خاندانی لینے کا حق رکھتے ہیں۔ یہی حکم ہے کہ لڑکی کو اپنے لیے زوی کو حق مہر واپس کرنے پر مجبور نہ کیا جاسکتا ہے۔ جتنا تو جہاں

فقہ حنفی

واضح رہے کہ جو حق مہر مقرر ہوا ہے وہ اس درجہ سے خاندان و میاں بیوی میں سے کسی ایک کے مہر جانے کی

صورت میں یا خلوت صحیحہ یا دخول (مجامعت) ہو جانے کے بعد سارے کا سارا عورت کو دینا شوہر کے ذمہ واجب ہوتا ہے۔ صورت مسئول میں چونکہ عورت مدخول بہا ہے۔ لہذا جتنے زیورات اس کو حق مہر میں دیے گئے ہیں۔ وہ سب کے سب عورت کی ملکیت ہیں۔ شوہر کسی طرح سے بھی اس سے واپس نہیں لے سکتا اور نہ جھڑپے کو ختم کرنے کے لیے عورت کو زیورات واپس کرنے پر مجبور کیا جاسکتا ہے۔ بلکہ مرد کو اس بات پر مجبور کیا جائے گا کہ حق مہر کی واپسی کا مطالبہ چھوڑ دے اور جھڑپے کو ختم کرے۔ نیز جو پارچا پارچا نکاح کے وقت دے چکا ہے۔ وہ بطور تمنا یک ہیں۔ لہذا وہ بھی عورت کی ملکیت ہیں۔ کما قال فی الہدایۃ مع فتح القدیر ص ۲۰۸ ج ۳ ومن سمي مهرًا عشرة فمأ زاد فعلیه المسمی ان دخل بها أو مات عنها لأنه بالدخول یتحقق تسلیم المبدل وبہ یتأكد البدل وبالموت ینتھی النکاح نیامیته و الشئ ینتھانہ ینقر و یتأكد فیتقرر و یمجمع مواجہ وان طلقها قبل الدخول بها والخلوة فلها نصف المسمی لقولہ تعالیٰ وان طلقتموهن من قبل ان تمسوهن الآية . فتاویٰ اللہ تعالیٰ الملم

حرر و عبد اللطیف قنزل معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم بمٹان
الجواب صحیح محمود علی اللہ عن مفتی مدرسہ قاسم العلوم بمٹان
۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۹ھ

بد چلتی کی وجہ سے طلاق یافتہ عورت مہر کی حقدار ہے یا نہیں؟ آدھا مکان اگر حق مہر میں لکھا جائے اور پھر شوہر اُسے از سر نو تعمیر کرے تو مہر دینے کی کیا صورت ہوگی؟

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و دین دریں مسئلہ کہ مسی مشتاق احمد ذوق اپنی بیوی مسماۃ ثریا بی بی کو بد چلتی بد چلتی بہ شواہد خود طلاق کا شواہد دے چکا ہے۔ بوقت نکاح مسی مشتاق احمد نے ۱/۲ حصہ مکان حق مہر میں لکھ دیا۔ بوقت نکاح مکان کی قیمت بعد طلبہ دار اسنی مبلغ ۲۰۰۰ روپے مقرر ہوئی تھی۔ بعد ازیں مسی مشتاق احمد نے اپنی رقم سے از سر نو پختہ تعمیر کیا۔ فور طلب امر یہ ہے۔ (۱) کیا فعل قبیح کی صورت میں حق مہر کی حقدار ہے۔ (۲) اگر حقدار ہے تو کس قدر جبکہ طلاق دہندہ نے اگر وہ خود از سر نو تعمیر کیا ہے۔

﴿ج﴾

صورت مسئول میں یہ فقہ بر صحت واقعہ عورت مدخول بہا ۱/۲ حصہ مکان کی حقدار ہے۔ نصف قیمت زمین اور خام کی

جو اس وقت سے ہوئی دس سکتی ہے اور اگر وہ اپنے حصہ مکان کا بھی لینا چاہے تو اس کی قیمت نو پر جس قدر خرچہ آیا ہے۔
 اس پر چارہ کا نصف حصہ خاوند کو دے کرے اور ادا حصہ مکان نو پختہ تعمیر کا اپنے پاس رکھے۔ فقہ واللہ تعالیٰ اعلم
 بندہ محمد اسحاق لغزہ لکھنؤ، سید مفتی محمد رفیع تاسم اعظم دہلی
 ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ

طلاق کا مٹے لے کر نئے واپسی بدستور مہر کی مقدار ہوگی

﴿ترجمہ﴾

یہ فرماتے ہیں علماء دین کہ اس مسئلہ کے بارے میں اگر ایک عورت جزا طلاق لینا چاہتی ہے۔ اپنے خاوند کے پاس نہیں رہنا چاہتی۔ اس کے کسی دوسرے شخص کے ساتھ نہ جائز تعلقات جس جس کی وجہ سے وہ اپنے خاوند کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔ کیا یہ حق مہر اپنے خاوند سے لے سکتی ہے، جو خاوند نے زیر اہل اور دوسرا اس مان نکاح کے وقت دیا ہے۔ وہ خاوند واپس طلاق کے بعد لے آئے ہیں۔

﴿ترجمہ﴾

عورت مہر لینے کی مقدار سب سے علق کا طالبہ کرنے اور خاوند کا اس کو طلاق دینے سے دوسرے مجرم نہیں ہو
 کی۔ البتہ اگر خاوند مہر کے عوض میں طلاق دے اور عورت اس کو قبول کرے تب مہر عاف ہو جائے گا۔ فقہ واللہ تعالیٰ اعلم
 بندہ محمد اسحاق لغزہ لکھنؤ، سید مفتی محمد رفیع تاسم اعظم دہلی
 ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ

خصمتی سے قبل طلاق کی صورت میں مہر کی ادائیگی کیسے ہوگی؟

﴿ترجمہ﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص اپنی بیوی کو قبل از خصمتی طلاق دینا چاہتا ہے تو کیا
 خدا شرعاً اور عورت غیرہ قبول اپنے خاوند سے حق مہر طلب کر سکتی ہے یا نہ

﴿ترجمہ﴾

اگر عورت کے ساتھ ہم بستری اور فحوت سمجھو نہیں ہوئی اور خاوند اس کو طلاق دے تو اس کے لیے حق مہر
 واجب ہے۔ یعنی خاوند پر نصف مہر (اگر لازم ہے) لقولہ تعالیٰ وان طلقتموهن من قبل ان یمسوهن واد
 ھن نصف ما لھن فریضۃ لصف ما فرضتم۔ فقہ واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد اسحاق لغزہ لکھنؤ، سید مفتی محمد رفیع تاسم اعظم دہلی

۱۲ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ

نافرمان بیوی کو طلاق کی صورت میں مہر کی ادائیگی واجب ہوگی یا نہیں؟

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اورین مسئلہ کہ بکرنے عقد نکاح کیا اور عقد نکاح سے پہلے جب لڑکی کی عہد ریافت کی تو بتایا گیا کہ عہد دس سال ہے اور قرآن شریف کی حافظ ہے اور نہایت شریف الطبع ہے۔ خلاصہ یہ کہ بکر کو کئی فریب دیے گئے اور عقد نکاح سے پہلے جو مہر مقرر ہوا تھا۔ وہ تین ہزار تھا۔ جب عقد نکاح کا وقت آیا تو اس وقت مجلس میں دس ہزار تحریر کر لیا اور سسرال کے گھر پر پائش بھی تحریر کر لیا۔ سسرال نے یہ بھی کہا تھا کہ ایک سیر وزنی سونا بھی ہم دیں گے۔ پھر زخاف کے وقت لڑکی کو خاوند کے گھر روانہ کر دیا گیا۔ وہاں جا کر علم ہوا کہ لڑکی کی عمر تیس سال کے بجائے بیست تیس سال کی ہے اور حافظ قرآن بھی نہیں اور شریف الطبع کی بجائے فاسق ہے اس پر ثبوت موجود ہے۔ اب خاوند کی اجازت کے بغیر والدہ کے گھر جا کر رہائش کر لی ہے۔ اب طلاق کے متعلق کہتے ہیں اور حق مہر کل دس ہزار جو کہ بوقت عقد تحریر کر لیا ہے۔ وہی طلب کرتے ہیں۔ اگر مصالحت کے متعلق کہا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہمارے گھر پر پائش ہوگی۔ جیسے شرط تحریر ہے کہ کیا مصالحت میں بکر کو سسرال کے گھر پر پائش ضروری ہے اور تفریق ہو تو ناشز و بیوی کی صورت میں حق مہر کیا ہوگا۔ بیوا تو جروا

﴿ج﴾

صورت مسئلہ میں اگر غلط سمجھ ہو چکی ہے تو مہر بہر حال دینا واجب ہے۔ کسی بھی وجہ سے مہر ساقط نہیں ہوتا۔ الا یہ کہ مالک حق خود اپنا حق معاف کر دے۔ نشوز وغیرہ سے مہر ساقط نہیں ہوتا۔ والمہر یتأكد باحد معان ثلثة الدخول والخلوة الصحيحة وموت أحد الزوجین سواء كان مسمى أو مہر المثل حتی لا یسقط منه شیء بعد ذالک الا بالابراء من صاحب الحق کذا فی البدائع (فتاویٰ ہندیہ الفصل الثانی فیما یتأكد به المہر والمنعۃ ص ۳۰۶ ج ۱) واذا تأکد المہر لم یسقط وان جاءت الفرقة من قبلها بان ارتدت أو طأعت ابن زوجها بعد ما دخل بها أو خلا بها الح (ہندیہ ۳۰۶ ج ۱) سسرال کے گھر میں جب رہائش کا معاہدہ تحریر کر لیا ہے تو ایسا وعدہ ضروری ہے۔ لیکن اگر کوئی نذر شرعی پیش آجائے تو پھر واجب نہیں رہتا۔ حدیث میں ہے۔ اذا وعد الرجل ونوی ان یفی فلم یف به فلا جناح علیہ وفی رواية أخرى فلا اثم علیہ رواہ ابو داؤد والنرمذی وقال فی شرح الطریقة المحمدیة فی تفسیر هذا الحدیث فلم یف به لتعذر ذلک علیہ او تعسرہ او لم تسع به نفسه (صدیقہ شرح طریقہ

ص ۵۹ ج ۳ بحوالہ اعداد العفصیر ص ۱۸۶ ج ۲

صورت مسئلہ میں سسرال کے گھر رہائش نہ رکھنے کا عذر نہ کوئیں اس لیے حکم کا تعین نہیں کیا جا سکتا۔ واللہ اعلم
 حررہ محمد نور شاہ غفرلہ عن مفتی مدظلہ العالی قاسم العلوم ملتان
 لیکن بطریقہ عذر کے بھی اگر خاوند عورت کو دوسری جگہ لے جانا چاہے اور سسرال کے گھر کے علاوہ کسی جگہ ٹھہرنا
 چاہے تو عورت کو لازم ہوگا کہ حلالہ کے ساتھ موجود رہے۔

الجواب صحیح محمد و اعطاء اللہ عن مفتی مدظلہ العالی قاسم العلوم ملتان

ملاحظہ عورت اسی چیز کی حقدار ہے جو بوقت نکاح مقرر ہوئی ہو

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ نے بارے میں کہ کسی فقیر عمر ولد ملک اللہ بخش نے مورخہ ۱۲۱۷ھ کو
 ساک کو طلاق دے دی ہے۔ سہ ماہ فیسمہ اختر کا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بدستہ کسی فقیر محمد طلاق دہندہ واجب الادا
 ہے۔ نیز زیورات اپارچات فقیر عمر نے سرفہ کیے تھے۔ غور طلب امر یہ ہے کہ سائل شہیم اختر مطلق حق المہر زیورات
 لینے کی حقدار ہے۔ نیز فقیر عمر کے غلطہ سے دو لڑکیاں اور ایک لڑکا تولد شدہ ہے اس کا خرچ لینے کی مقدار ہے یا نہ۔
 الدعد مالک مسہات فقیر اختر ملک میدا سندہ علی شیر خان ملتان

﴿ج﴾

نکاح کے وقت میں جو مہر نقد یا زیورات کی صورت میں مقرر کیا گیا تھا وہ ادا کرنا لازم ہے۔ عقدہ واللہ اعلم
 حررہ محمد نور شاہ غفرلہ عن مفتی مدظلہ العالی قاسم العلوم ملتان
 ۶ جمادی الاول ۱۳۹۹ھ

اگر طلاق سے پہلے مقرر شدہ مہر ادا کیا جا چکا ہے تو طلاق کے بعد دوبارہ واجب نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین کہ کسی شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی۔ جس وقت اس کے ساتھ
 شادی کی تھی تو حق مہر یعنی شرعی مہر شرعی طور پر ادا کیا۔ پھر اس نے طلاق دے دی۔ پھر وہ عورت کہتی ہے کہ میرا حق مہر
 دے دو۔ یعنی دوبارہ دے دو۔ کیا اس کا حق مہر دوبارہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟ نیز کسی نے مجھے کہا ہے کہ اس کے جیسی کا مہر
 دیکھو کہ وہ کتنا ہے۔ اسی قدر تو پدید آئی۔ یہ صحیح ہے یا لٹل۔ نیز شریعت کیا کہتی ہے کہ عقدہ کتنا ہو؟

﴿ج﴾

صورت: حضور میں بشرط صحت سوانہ یعنی اگر علق سے قبل مر مقرر شدہ اور اگر چکا ہے تو طلاق کے بعد اب
دوبارہ مہر واجب نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

مر مقرر شدہ مقرر کا یہ معنی ہے کہ وہ علقہ میں معلوم ہوتا ہے
۲ ص ۱۹۹

مرض و فوات میں جائیداد کا خاص حصہ میر ظاہر کر کے بیوی کو دینا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرح مشکناور یہ مسئلہ کہ زید نے اپنی زوجہ زبیدہ کو جو حصہ اپنی جائیداد کا حق
میر میں دیا ہے۔ حالانکہ حق مہر و اپنی زندگی میں پہلے ہی ادائیگہ کر چکا تھا۔ جس کا ثبوت باقی اور اس کے پاس موجود ہے۔ کیا
یہ حصہ نہ کھوے وصیت میں شامل ہے یا نہ ہو سکتا ہوئی ہے اور زید کی وصیت و شہادت اپنی زوجہ کے لیے مرض و فوت میں
شرعاً نافذ ہے یا نہ۔ میں و توجروا

﴿ق﴾

حرفی واللہ و حق میر پہلے ادائیگہ کر چکا ہے اور اس کا درمیان کے پاس ثبوت موجود ہے تو یہ تمہیک ہو یا وصیت ہو۔
دونوں صورتوں میں یہ تصرف لغو ہے اور جائیداد کا یہ حصہ باقاعدہ وصول و فراغ کے تحت تمام و تمام پر تقسیم ہوگا۔ لا
وصیۃ للوارث ولا لغيرہ لہ بالذہب (الحديث) اور قلنی

محمود علیہ اللہ عز و جل معنی ہے کہ وہ علقہ میں معلوم ہوتا ہے

درج ذیل صورت میں بعد میں لکھی جانے والی زمین کی ادائیگی واجب نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان مسئلہ کہ زید نے اپنی والدہ لڑکی کا نکاح کرتے بھائی سے کر دیا اور اس کے عوض
میں عمر سے اپنی لڑکی کا نکاح زبیدہ کے بیٹے سے کر دیا۔ ہوا اس وقت والدہ تھی۔ نکاح کے وقت میر کی رقم ۵۰۰ روپے حق میر
درج ہوئی۔ مگر کچھ عرصہ بعد مرتے زید نے بیٹے سے ایک اقرار نامہ لکھوایا کہ جو مجھے درمختی اور کچھ زہرات بطور حق میر
دینے ہوگا۔ حالانکہ نکاح اور اقرار نامہ کے وقت ۱۲۵ روپے تھے۔

میر واضح رہے کہ عمر نے جس لڑکے سے زمین وغیرہ لکھوائی ہے اس لڑکے سے، ام و بی زمین وغیرہ نہیں ہے۔

اہل اس کے باپ سے دستخطیت ہیں۔ کر جس کو کسی کارقہ لکھا گیا ہے۔ اس میں بھی اس کارقہ نہیں تو شرعاً نہیں اس میں
 ۱۰۰ ہونگا۔ غامد ہے یا زمین و زراعت۔

﴿مذہب﴾

انہی بات صحیح ہے کہ جس کو کسی کارقہ لکھا گیا ہے۔ اس کو میں یا شخص مذکور کے باپ کارقہ نہیں بنے تو یہ عورت
 صرف بچیں۔ وہ بچے غیر شہ و میر لینے کی حق دار ہے۔ زمانہ جو بعد میں لڑنے سے ٹکھایا گیا ہے۔ ۱۰۰ حاصل کرنے کی
 نقدانہ ہوئی۔ نقد و نقد حق کی غرض

بدو محمد اسحاق مضر مطلق اب مطلقہ۔ تمام علوم ملتان

۹ شعبان ۱۳۳۰ھ

مہر کی رقم کے عوض شرائط فاسدہ کے ساتھ بیوی کو زمین دینا

﴿مذہب﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ہم قاضی مسکن نے قاضی مسکن کا عقد کھنچ پند و سورا ہے نقد کے
 بدلے مسکنی محمد فواز ولد کریم باقی سے ہوا۔ بعد مسکنی محمد فواز خاوند نے رضا اور غنیمت خود میر ستر شدہ کے عوض تقریباً پچاس
 ۳۳ بکھیرے۔ میں مسکنی قاضی مسکن کو تصدیق لکھنی اور اسے قید و غیرہ جملہ حقوق کے ساتھ مذکورہ رقم ۱۰۰ چنانچہ اس
 واقعہ کے بارے میں ایک تحریری تصدیق نامہ اسامیپ ہو شدہ۔ بعد ازاں میری سہ ماہی کو کھنچ دی۔ جس پر گواہوں کے دستخط
 موجود ہیں اور گواہوں نے حاضریہ میں اور تصدیق بذاتہ ترائی کے ساتھ کی تھی۔ (۱) جب تک مملکت علیہا مذکورہ رقم
 رہے گی چنانچہ تصدیق شدہ بالا کی۔ لکھ رہے گی مگر قید و غیرہ چنانچہ تصدیق شدہ بالا کی نہ کرے گی بعد وفات مملکت علیہا
 مذکورہ رقم کو کوئی اور زمین و بیٹن مملکت علیہا موجود ہوئی۔ تو وہ جو زمین مذکورہ کی مالک ہوئی وہ زمین حق۔ مالک ہوگا۔
 (۲) اگر زمین فقیر و سری شادی کر لے یہ مملکت علیہا کا اپنے گھر آ جائیگا۔ کھنچ و طلاق دے دے تو اس وقت مملکت علیہا
 کو چنانچہ تصدیق شدہ بالا کو منتقل و بیع و کرے کا اختیار ہوگا۔ نہیں اس کی تاریخ سے من مقرر کا کوئی واسطہ نہ ملے
 چنانچہ تصدیق شدہ بالا کے ساتھ نہیں رہا اور نہ ہوگا۔ مملکت علیہا مذکورہ بشرطاً مملکت علیہا چنانچہ تصدیق شدہ کی مالک
 ہوئی۔ چنانچہ یہ شرائط اسامیپ پر ہیں۔ اب در یہ فسط علیہا میری سے۔ صورتہ ۱۰۰ میں سہ ماہی مذکورہ چنانچہ اس کے
 خاوند محمد فواز نے دوسری شادی کر لی ہے حق میرے عوض اس مذکورہ رقم زمین کا شرعی مالک ہے نہیں اور اسامیپ کو
 اس وقت کی بیع و غیرہ کے حقوق شرعاً حاصل ہیں یا نہیں اور سہ ماہی مذکورہ کی ایک لڑکی مسکنی محمد فواز سے پیدا ہوئی
 ہے۔ اپنی لڑکی کو اس زمین سے سمجھ دے سکتی ہے یا نہیں؟

﴿ج﴾

صور ۶۰ سول میں نہ دیکھنے جو چہرہ سوراخ ہے مقرر شدہ کے لئے تینتیس ۳۰ بجھے زمین اپنی زاوہ کو تسبیح کر دیتی ہے جو کہ پھر مائع ہے اور غائد نے اس مائع میں خطا یا اعبار نہ تملیک نہ میں شرک یا فہر ا شرط غائد کا گئی ہوئی ہے اور شر مائع شرط غائد سے غائد ہو جاتی ہے۔ ہذا غائد کا یہ زمین میرے غرض، یا مائع غائد کے ساتھ ہے۔ جو کہ شر غائد واجب اندہ ہوئی ہے۔ شر غائد کا مائع غائد میں بائ و شتری یہ یہ حکم کرے گا کہ بائ و شتری میرے ایک دوسرے کو دافس کر دیں۔ اس لیے شر غائد یہ عورت پندرہ سورہ۔ یہ میری حق ہے اور زمین میں غائد کو۔ میری۔ لیکن چونکہ مائع غائد سے ملک نصیحت آتی ہے اس لیے یہ عورت اگر تعریف کرے گی مائع غائد وغیرہ تو شر غائد و غیروہات بھی معتبر ہوں گے اسی صورت میں چونکہ عورت پر درکار ناجائز کا ادب تھا۔ ارباب دافس نہ کرے گی۔ بلکہ اس میں تعریف کر کے اور پانچ ملک کو مضبوط بنا لیتی تو وہ تنہا رہ جاتی۔ فقط واللہ اعلم

بند و الحمد للہ عن غائب حقی در رسام معلوم ہوا
الجواب صحیح اللہ عن غائب حقی در رسام معلوم ہوا

کچھ ذاتی اور کچھ مشترک زمین مہر میں دینا

﴿س﴾

زید کہتا ہے کہ میرے بھائی میرے اپنی زمین میں عہدہ اور پھر زمین مشترک کر دے کہ جس کے عوض سے لڑکی نہ لڑکی خرید کر اس سے نکاح کیا ہے۔ اور تین سال کے بعد عرفات جا کیا ہے۔ وہ سکونہ اب زید کے گھر بنا ہے۔ مگر زید اور غائد کے درمیان نزاع بہت زمین اور لڑکی کے عوض بازو کے باقی اور جاری ہے۔ غائد کہتا ہے کہ اگر میرا بھائی یہ ارادہ نہیں وغیرہ موصوفات تو میں اپنی لڑکی بیٹھ کر اس کو نہ دیتا۔ زید کہتا ہے کہ میرے بھائی نے تھوڑی سی زمین وغیرہ دی ہے۔ مگر اس کے مرگ کے بعد تم نے ارادہ نہیں پر قبضہ کیا ہے۔ ہذا شرعی فیصلہ کیا ہے۔

﴿ج﴾

اگر پھر زمین اور دیگر اشیاء لڑکی کے نکاح کے وقت میں مقرر ہو چکے ہیں تو وہ لڑکی کے ملکیت میں ملے۔ اگر اس نے زندگی میں کسی کو تملیک نہ کرے تو اس کے مرنے کے بعد اس کے اولادوں کو وصول فرامش کے مطابق نہیں ملے اور اگر بغیر مقرر کیے غائد نے اشیاء لے لی ہیں تو ایسی کرنے ہوں گے۔ واللہ اعلم

نمودہ عن غائب حقی در رسام معلوم ہوا

عاریع الثانی ۱۲۷ھ

لاڑکی کا مہر والدین کے لئے جائز نہیں! فرض نماز کے بعد یا تہہ انجمت کرو تا مابین طہا

ایک شخص کے بعد عورت و عطلتہ کا وہ ہمدردی بھانہ کتاب کرانا

40

[illegible]

افغان کیوں جاؤ گئے تھے۔ چنانچہ سلطان محمود نے۔ کیونکہ ایک شخص کے ساتھ جانور ہے۔

३८५

(۱) حق مہر نکاح میں عورت کی جانب سے ظاہر ہوا مذہب ہوتا ہے۔ فقہ علمائے مصر علیہم اعلیٰ اور حاکم الامام احمد بن حنبل نے، اور اپنی عورتوں کو حق مذہب رکھ کر۔ البتہ اگر عورت اپنی مرضی کے ساتھ کوشش کرے تو حلال ہے۔ کما۔ حق طے لکھ کر عورتی عہدہ۔ فقہ حنفیہ کے مطابق اگر عورت اپنے حق مذہب کی صورت اختیار نہیں کرتی، یا اپنی مرضی کے ساتھ عہدہ سے نکلتی ہے تو عہدہ کی جائزہ نہ لے گا۔ ہاں اگر عورت اپنی مرضی کے ساتھ عہدہ سے نکلتی ہے تو عہدہ کی جائزہ نہ لے گا۔ ہاں اگر عورت اپنی مرضی کے ساتھ عہدہ سے نکلتی ہے تو عہدہ کی جائزہ نہ لے گا۔

(۳) یہ نکاح صحیح نہیں۔ مولوی مذکور پہلے چاہیں ہے۔ اس لاہوی نے اپنا صحیح نہیں ہے۔ قرآن کریم کی صریح آیت کی خلاف ورزی کر رہا ہے (الکلیاۃ بانہ) شخص مذکور کا فرض ہے کہ علی الاطلاق تہ کرے۔ قرآن کی آیت ہے۔
وَالْمَرْءُ عَلَى مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا مَنْ حَفِظَ مَا فِي بَيْتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (ترجمہ) مطلقہ عورت اس میں نہیں کہہ کرے کہ نکاح ابطال کر دے
واللہ اعلم

مکرمہ معارف میں مثنوی میں ہے کہ مطلقہ عورت کا
مهر واجب ہے ۳۴۹

شوہر اگر میر میں اضافہ کرے تو اس فی رقم یا زمین کی دوا ملے گی اس کے ذمہ واجب ہوگی

﴿نکاح﴾

نیا فرماتے ہیں مولوی بن کر مسئلہ نے دے دیں کہ اگر ایک شخص بوقت نکاح غریب تھا اور اس کا میر لمبہ تھا
اب وہ ایک دولت مند ہو گیا ہے اور اپنی خوشی سے میر میں اضافہ کرتا ہے تو وہ شرعاً اس کا نکاح ہے یا نہیں؟

﴿نکاح﴾

حالت صحت میں یہی خوشی سے زوجہ کے میر میں اضافہ کرتا شرعاً جائز ہے اور اس کا مفروضہ کہ وہ میر کے ساتھ اضافہ
شدہ میر دینے کی تہمید کے ذمہ واجب ہو جاتا ہے۔ روافی دھندلیہ مع الفصح ص ۲۱۳ ج ۳ دانی و اولھا علی
المهر بعد العقد لزمته المریۃ (نکاح مذکور)

نور محمد نور شاہ غفرہ عنہ غرض مثنوی۔ رہ نام مطلقہ عورت کا
مهر واجب الاول (۳۴۹)

پس نکاح کافی ہے اور فریقین کی رضامندی سے میر میں اضافہ جائز ہے

﴿نکاح﴾

نیا فرماتے ہیں مولوی بن کر مسئلہ کے بعد تقریباً ۱۵ سال کا وقت گزرا ہے کہ اس میں ایسا آدمی نکاح کر لے جس کا
مطلقہ نکاح نکاح امر ۱۵۰۰ روپے نہ ملے بہت دیر گزرا ہے اور وہی آدمی نکاح کر لے گا۔ یہ نکاح شرعی نکاح ہے کسی قسم کی تحریر
بند نکاح نہیں ہوتی مگر میر غریب آدمی کے مطلقہ میر ہو گا۔ وہ مسکوت کے درجہ کا ہے۔ یہ نکاح بڑا عیب
ملا ہے (۳) میر غریب آدمی کے لیے یہ نکاح نہیں ہے۔ یہ تو بی صاف قرار دیا جائے۔

فتیہ

مہر سے متعلق میں بیان تو ہی پہلا نکاح شرعاً جو نعم و کافی ہے البتہ مہر میں قرینین کی رضا مندی سے زیادتی ہو سکتی ہے۔ نقطہ دہشتہ تو لی اہم

بند جامعہ عقائد میں اب مفتی محمد رفیع رحمہ اللہ مسلمان
انجمن کے عقائد عقائد مفتی محمد رفیع رحمہ اللہ مسلمان

عورت۔ مگر مہر کی ادا نیکی کے بغیر شوہر کے گھر نہ جائے تو کیا حکم ہے؟

فتیہ

حضرت منہاج رحمہ اللہ کیا فرماتے ہیں اس مسئلے میں کہ ایک مرد نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ عورت مرد کے گھر پر تقریباً ۲ ماہ آدھ رہی۔ اس دوران وہ حاملہ بھی ہوئی۔ پھر بصورت ناچاکی اپنے والدین کے گھر رہی اور ایک اپنے والدین کے گھر رہے۔ مرد نے اس دوران میں عورت کی کوئی تحریر بھی نہیں کی۔ مرد تقریباً دو سال کا کڑر چکا ہے۔ اب تقریباً چھ ماہ سے مرد عورت کو ملے جانے کی کوشش کر رہا ہے۔ دوران کوشش تا حال عورت کی طرف سے براہ یہ مطالبات پیش کیے جا رہے ہیں۔ (۱) خرق عرسہ دو سال جو شرعاً شریف داسے مجھے دیا جائے اور بچہ کی پیدائش ولادت کا خرچہ بھی۔ (۲) ایک تحریر سند کر دو کہ آئندہ مجھے اپنے گھر میں آباد نہ کرو گے۔ غیر آباد نہیں کرو گے۔ غیر آباد کرنے کی صورت میں تمام جہیز ۱۰۰ کروڑے روپے کے یا تحریر شخصی ضمانت اور طرہ منن کہ ہر طرح کی قتل کی کرادو۔ (۳) مہر حکم ادا کر دو اور میرا جہیز بھی مجھے وہ دو جس کی میں وعدہ مالک ہوں۔ شرائط مندرجہ پورے کر دو جس جانے سے مجھے رضامند ہوں۔ بصورت دیگر شرائط کو رد کر دیا پورے نہ کر دو مجھے طلاق دے دو۔ لہذا اور ہفت طلب مسئلہ یہ ہے کہ اگر مرد شرائط چوری کرنے پر کسی صورت میں تیار نہ ہو تو مرد طلاق دینے پر ہی آزاد ہو تو کن مہر کی ادا کرے (جو وہی طور پر ۱۲۳۰۱۲۳۰۱۲۳۰ ادا کرے یہ بالکل دانہ کرے) بموجب فرمان از دی بطن شرعاً شریف محمدی یعنی کتاب النبی و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتاویٰ صلاہ فرمائیں۔ نقطہ ۱۱۱۱۱۱۱۱

فتیہ

عورت کو حق ہر شے کا بھی حق ہے۔ اور دار الحی تصفات پورے کرنے سے میر کا حق واجب ہوتا ہے۔ اگر چہ حاق سے یا نہ۔ جس شے کو صرف عام میں جتنا مہر مقرر ہو گیا ہے۔ اتنا ادا کر دیا گیا ہے تو عورت کو کوئی حق نہیں ہے کہ وہ شوہر کے بھائی جانے سے انکار کرے اور میر قتل کے طالبہ کے بنے۔ اور انوی ظہر ایہ نہیں جو کہ عورت قتل کرنے

[illegible]

خطبات صحیحہ کے بعد نوریہ و لایب ہوئے

45

[illegible]

● ● ●

[illegible]

بھی اختیار ہے کہ اس ہر کے نقاد کرنے کے لیے اپنے ذات کو استیضاح سے روک دے۔ اگرچہ ہر سب مومنان کیوں نہ ہو۔ فی النذر المعنوی ص ۱۴۳ ج ۳ وعن اثنائی لہما معہ ان احملہ کلمہ وہ یفنی استحصاناً و قدال المتناسی تعلیقاً علی قولہ (وہ یفنی) لانه لما طلبنا جعلہ کلمہ فقد وضحی باسقاط حقدہ فی الاستمتاع و فی الحلاۃ من الاستناد ظہیر۔ قدین کان یفنی بانه لیس لہا الامتناع والعصر الشہد کان یفنی بد لہا ذالک وہ لقد اختلف الاءاء (محر) قلبت والاستحسان مقدم فذا جزم بہ۔ المشرح۔ ص ۱۴۵ ج ۳

القرن محمود مظاہرہ در مقام اعظمہ

۱۸ صفر ۱۳۱۳ھ

اگر لڑکی والے بھند ہوں کہ لڑکی کے نام جا سید ا دکھوائی جائے تو کیا حکم ہے؟

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین میں مسئلہ کہ رشتہ سے نہیں دین میں لڑکی والے لڑکی کے نام لڑکی دکان یا مکان کے انتقال کو ضروری قرار دیں خصوصاً جب لڑکے والے حق میں ہیں اور اسے نقدی کی تسخیر و تصرف قرار دے دیں۔
جواب توجہ!

﴿س﴾

مال نہیں قرآن مجید میں مطلق وارد ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ ان تسفوا ماموالکم الامہ۔ لہذا اگر یہ یقین میں کوئی بھی کسی خاص مالی کو ضروری قرار نہیں دے سکتا۔ خصوصاً جبکہ ہر کے تسخیر و تصرف میں بہت مبالغہ کیا گیا ہے۔ حیث قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولو خلاصاً من حديد انما یطرد منہا خمر عسقلانی ای تہنیف شی البادی ص ۱۴۷ نمبر ۷۰۰ میں تحریر ہے۔ حوچ معروج اسباب اللہ فی التفسیر علیہ۔ اس میں علی کی تحریر کا مرجع دوسرے آثار سے ہے تو جبکہ احادیث میں بھی ہر کے تسخیر میں آسانی میں مبالغہ بہ دل ہیں تو کسی خاص چیز کو حق میں ہر کے صورت میں ضروری اور شرط قرار دینا صحیح نہیں۔ اور بھی کو لازم کرتا ہے اور یہ اس میں ہر کے خلاف ہے جس پر احادیث دل ہیں۔ واللہ اعلم

﴿س﴾

اگر یہ ارٹھی، مکان، دکان وغیرہ میرے علاوہ لڑکی کے نام منتقل کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ بلکہ مجبور کرتے ہیں تو۔ جبر شمار ہوا اور جبر پر کسی کو مجبور کرنا درست نہیں۔ نیز میری اقامت ترک کرنا چاہیے کہ خاندان بہ آسانی اسے ادا کر سکے۔

میں نے کہا کہ یہ غلط فہمی ہے۔ فقال عمرو بن الخطاب لا احتمالوا صدقة النساء (قرمذی) جسیر، ویکین
میں نے مقررہ وجہ سے اس کا انکار کر دیا جب ہے۔

چند روز بعد انور کا منہ لانا بے مفتی ہو گیا اور اس کا دل مایوس ہو گیا۔

۱۳۰۰

الجواب صحیح محمد عبید اللہ عفا اللہ عنہ شیخ محمد صالح المنجد

شوہر نے جو مهر مقرر کیا تھا عورت اُس پر سے مہر کی مقدار ہے

കുടുംബം

یہ فرماتے ہیں علامہ دین محمد سندیل کہ ایک عورت جس کو سنسر نے ہلاکت کا تھوڑا سا پھل چاہا تو اس کا نام دین محمد بن عبدالحی کے علاوہ نفوت ہو گیا اب اس کا سنسر نہیں دیتے لڑکا تو کہتا ہے تو کیا شریعت کی رو سے عورت کو لڑکین سے ملا کر نہ ملتی ہے یا نہیں۔ عورت کا حق بتا رہے ہیں۔

●●●

جس لئے درمیں عورت کے حق سہر میں لکھی ہے۔ دو عورت کا حق ہے۔ حرائق کے ذریعے دو اپنا حق میرا سون کر سکتی ہے۔ فقہاء الفدا علم

بنہ ذوالحاجۃ مغربیہ، نبی منقذیہ، قاسم العلوم، جان

279, 12, 13, 14, 15, 16, 17, 18, 19, 20, 21, 22, 23, 24, 25, 26, 27, 28, 29, 30, 31, 32, 33, 34, 35, 36, 37, 38, 39, 40, 41, 42, 43, 44, 45, 46, 47, 48, 49, 50, 51, 52, 53, 54, 55, 56, 57, 58, 59, 60, 61, 62, 63, 64, 65, 66, 67, 68, 69, 70, 71, 72, 73, 74, 75, 76, 77, 78, 79, 80, 81, 82, 83, 84, 85, 86, 87, 88, 89, 90, 91, 92, 93, 94, 95, 96, 97, 98, 99, 100, 101, 102, 103, 104, 105, 106, 107, 108, 109, 110, 111, 112, 113, 114, 115, 116, 117, 118, 119, 120, 121, 122, 123, 124, 125, 126, 127, 128, 129, 130, 131, 132, 133, 134, 135, 136, 137, 138, 139, 140, 141, 142, 143, 144, 145, 146, 147, 148, 149, 150, 151, 152, 153, 154, 155, 156, 157, 158, 159, 160, 161, 162, 163, 164, 165, 166, 167, 168, 169, 170, 171, 172, 173, 174, 175, 176, 177, 178, 179, 180, 181, 182, 183, 184, 185, 186, 187, 188, 189, 190, 191, 192, 193, 194, 195, 196, 197, 198, 199, 200, 201, 202, 203, 204, 205, 206, 207, 208, 209, 210, 211, 212, 213, 214, 215, 216, 217, 218, 219, 220, 221, 222, 223, 224, 225, 226, 227, 228, 229, 230, 231, 232, 233, 234, 235, 236, 237, 238, 239, 240, 241, 242, 243, 244, 245, 246, 247, 248, 249, 250, 251, 252, 253, 254, 255, 256, 257, 258, 259, 260, 261, 262, 263, 264, 265, 266, 267, 268, 269, 270, 271, 272, 273, 274, 275, 276, 277, 278, 279, 280, 281, 282, 283, 284, 285, 286, 287, 288, 289, 290, 291, 292, 293, 294, 295, 296, 297, 298, 299, 300, 301, 302, 303, 304, 305, 306, 307, 308, 309, 310, 311, 312, 313, 314, 315, 316, 317, 318, 319, 320, 321, 322, 323, 324, 325, 326, 327, 328, 329, 330, 331, 332, 333, 334, 335, 336, 337, 338, 339, 340, 341, 342, 343, 344, 345, 346, 347, 348, 349, 350, 351, 352, 353, 354, 355, 356, 357, 358, 359, 360, 361, 362, 363, 364, 365, 366, 367, 368, 369, 370, 371, 372, 373, 374, 375, 376, 377, 378, 379, 380, 381, 382, 383, 384, 385, 386, 387, 388, 389, 390, 391, 392, 393, 394, 395, 396, 397, 398, 399, 400, 401, 402, 403, 404, 405, 406, 407, 408, 409, 410, 411, 412, 413, 414, 415, 416, 417, 418, 419, 420, 421, 422, 423, 424, 425, 426, 427, 428, 429, 430, 431, 432, 433, 434, 435, 436, 437, 438, 439, 440, 441, 442, 443, 444, 445, 446, 447, 448, 449, 450, 451, 452, 453, 454, 455, 456, 457, 458, 459, 460, 461, 462, 463, 464, 465, 466, 467, 468, 469, 470, 471, 472, 473, 474, 475, 476, 477, 478, 479, 480, 481, 482, 483, 484, 485, 486, 487, 488, 489, 490, 491, 492, 493, 494, 495, 496, 497, 498, 499, 500, 501, 502, 503, 504, 505, 506, 507, 508, 509, 510, 511, 512, 513, 514, 515, 516, 517, 518, 519, 520, 521, 522, 523, 524, 525, 526, 527, 528, 529, 530, 531, 532, 533, 534, 535, 536, 537, 538, 539, 540, 541, 542, 543, 544, 545, 546, 547, 548, 549, 550, 551, 552, 553, 554, 555, 556, 557, 558, 559, 560, 561, 562, 563, 564, 565, 566, 567, 568, 569, 570, 571, 572, 573, 574, 575, 576, 577, 578, 579, 580, 581, 582, 583, 584, 585, 586, 587, 588, 589, 590, 591, 592, 593, 594, 595, 596, 597, 598, 599, 600, 601, 602, 603, 604, 605, 606, 607, 608, 609, 610, 611, 612, 613, 614, 615, 616, 617, 618, 619, 620, 621, 622, 623, 624, 625, 626, 627, 628, 629, 630, 631, 632, 633, 634, 635, 636, 637, 638, 639, 640, 641, 642, 643, 644, 645, 646, 647, 648, 649, 650, 651, 652, 653, 654, 655, 656, 657, 658, 659, 660, 661, 662, 663, 664, 665, 666, 667, 668, 669, 670, 671, 672, 673, 674, 675, 676, 677, 678, 679, 680, 681, 682, 683, 684, 685, 686, 687, 688, 689, 690, 691, 692, 693, 694, 695, 696, 697, 698, 699, 700, 701, 702, 703, 704, 705, 706, 707, 708, 709, 710, 711, 712, 713, 714, 715, 716, 717, 718, 719, 720, 721, 722, 723, 724, 725, 726, 727, 728, 729, 730, 731, 732, 733, 734, 735, 736, 737, 738, 739, 740, 741, 742, 743, 744, 745, 746, 747, 748, 749, 750, 751, 752, 753, 754, 755, 756, 757, 758, 759, 760, 761, 762, 763, 764, 765, 766, 767, 768, 769, 770, 771, 772, 773, 774, 775, 776, 777, 778, 779, 780, 781, 782, 783, 784, 785, 786, 787, 788, 789, 790, 791, 792, 793, 794, 795, 796, 797, 798, 799, 800, 801, 802, 803, 804, 805, 806, 807, 808, 809, 810, 811, 812, 813, 814, 815, 816, 817, 818, 819, 820, 821, 822, 823, 824, 825, 826, 827, 828, 829, 830, 831, 832, 833, 834, 835, 836, 837, 838, 839, 840, 841, 842, 843, 844, 845, 846, 84

اگر شوہر کہے کہ میرے والد نے میرا اُردیہ تھا اور لڑکی، تنگ رہی ہے تو کیا حکم ہے؟

५५३

کہ فرماتے ہیں کہ وہاں ہفت سینا شرع عین میں مسئلہ تھا کہ وقت نکاح زوجین باہمی تھوڑے لمہ میں نہ نکاح کر دیا۔ لیکن عمر رسالت سال تک خاوند کے گھر میں آباد رہنے کے بعد وجہ نے حق صبر کا طہ لہ لیا۔ زوج کہتا ہے کہ میرا والد بعد از نکاح فوت ہو چکا ہے۔ وہ وہ میری جگہ والد ادا کر چکا ہے۔ کیونکہ نکاح کا دم میری حق صبر میں ۱۰۰۰ روپیہ کے زوالت سے قطعاً ہی جمع ہونا مقول لکھا ہے۔ اب قابل غور دوسرے ہے کہ عمر رسالت حق صبر فی حق صبر ہے یا نہیں۔

紀三

ہم اللہ فارغین الرحیم۔ کاج نور مہر کو منتقل کیجئے سے امانگی شہر میں ہوتی۔ اگر لوانگی کے کوہ موجود ہوں تو وہ عاتقہ مسلمان کے پاس شہادت میں ابرار اور دن کے جس مہر کی لوانگی کے کوہ موجود ہوں تو لوانگی تمام اٹھانے کی

۱۱۔ اگر زونا کا یہ ٹوٹا ہو گیا ہے کہ میں اس کی تہ و بوم یا کسی اور کھنکھن مبر و انگر چاں سے تھوڑی سی دھرتی سے گرم ہو جائے اس کی تہ و بوم
و غیرہ پر قسم آئے گی۔ نقطہ اللہ تعالیٰ اعلم

حرم و عدم الحیفہ فہمہ یحییٰ علیہ السلام در کتبہ قاسم العلوم مکان
۱۱۔ شہرہ ۱۳۸۵ھ

کیا میری رقم سے بیوی کا علاج کرانے سے میرا اداء ہو جائے گا؟

جواب

کیا فرماتے ہیں علماء دین؟ میں اس مسئلہ میں کہ یہ رقم ہونی چاہئے جس پر نقد دینی آپ یہ فرماتے ہیں۔ جس کو
حق میرا اور وہ بچہ مقرب ہوا۔ مگر آئے یہ یہ صورت زمانہ امراض و غیرہ کی بہت تھی اور اس نے اپنا علاج کرانے کا ارادہ کیا
تو اس نے علاج کیا۔ اس نے یہ دواں بعد دیکھا۔ نظروں کو سر بسودا ہوا کیا اور مشورہ دیا کیا۔ کئی عموں سے معصوم ہو گیا۔ امراض
و عیوب و امراض ہیں۔ رقم بیک خرج ہوئی اور عرصہ دراز تک علاج کرنا ہو گیا۔ جس نے بے کسر بیٹھ صحت یاب ہو جائے۔ مگر
مصولی صحت اور ادا حق میرا نہیں ہے۔ یہ زیادہ کس تجربے سے ہو کر ان افسوس ہو اور اس نے سوچا کہ جو جو ناخوارہ ہو گیا۔
بہ مجھ میں اس قدر طاقت تو ہے نہیں کہ علاج پر بھی نظیر رقم خرچوں اور عورت کا بہر بھی ہوتی رہوں۔ لہذا یہ رقم نہایت
کی کہ عورت کا علاج اس کے بہر سے کرنا چاہئے اور عورت کو یہ نہیں بتایا کہ میں میرا حق میرے بہر سے کر رہا ہوں۔
چنانچہ علاج شروع ہو گیا اور متواتر قورس کے قریب یہ بیوی خوشی سے علاج ہو کر دوبارہ علاج پر ترقی پائی کہ میں بخار
راہے نہ رہا ہو گیا۔ مگر یہ بیٹھ صحت یہ نہ ہو سکی۔ بعد میں چونکہ وقت فاقہ کا ٹھہر گیا۔ اس نے اپنا انداز عورت کا علاج کرنا
گیا کہ اب تک تمہارا علاج تمہارے بہر سے کر رہا ہوں اور تمہارے بہر کی رقم نہ بھی زیادہ خرچ ہوئی ہے۔
پونہ میری پیشکش ہونے والی ہے اس لیے یہ بدگواہی نہیں ہے۔ میں تجھ کو دوں۔ اب حال یہ ہے کہ اس نے شادی
کرائی اور اس نے بیوی کا میرا اداء چاہا۔ یہ بیوی میرا عیب کرتی ہے۔ اس کی تہ و بوم کا علاج میرے نہیں کرنا چاہیے۔
یہ نہیں کرنا چاہیے۔

جواب

بیوی کا علاج معالیٰ خدا کے واسطے کرنا نہیں ہے۔ نہ خدا کا علاج کرنا ہے اور یہ تہ و بوم کرنا ہے کہ رقم
میرے بہر میں شمار ہوگی اور عورت قبول کر لے گی۔ تو میرا نہیں ہے۔ وہی دوا میرا ہے۔ یہ تہ و بوم نہ کی ہو اور یہ نہایت
کر لی ہو کہ میں یہ علاج اپنی بیوی کے بہر سے کر رہا ہوں اور تمہارے علاج کا اپنا بعد میں یہ بیوی کرے۔

کہوے۔ تب اگر وہ اس بات کو تسلیم کر لے تب بھی مہر ہی شمار کیا جائے گا اور اگر بیوی انکار کرے اور یہ کہے کہ مرد نے میرا علاج مہر کی رقم سے نہیں کیا۔ بلکہ ایسے احسان کے طور پر اپنی طرف سے کرایا ہے تو ایسے مسائل میں حرف کو دیکھا جاتا ہے۔ اگر یہاں حرف رواج ایسا ہو کہ لوگ اپنی طرف سے ہی اپنی بیوی کا علاج کراتے ہیں مہر سے نہیں کراتے تب تو اس اختلاف کی صورت میں بیوی کو قسم دلائی جائے گی کہ باندھ میرے شوہر نے میرا علاج مہر کی رقم سے نہیں کرایا ہے اور اگر حرف رواج ایسا ہے کہ لوگ مہر کی رقم سے علاج کراتے ہیں تب شوہر پر قسم آنے کی وہ بیوی قسم اٹھائے گا کہ باندھ میں نے اس عورت کا علاج مہر کی رقم سے کرایا ہے اور باندھ سے مہر کی نیت کی تھی کسما قال فی الکسفس ومن بحث الی امرأته شیئاً ففاسدت هو ھدیه و لاقل هو من المہر فالقول لہ فی غیر المہبأ للأکل وقال فتحہ بحر المراق ھ ۳۲۲ ح ۳ وفیہ ایضاً والذی یحب اعسارہ فی دساراً أن جمیع ما ذکر من الحنطۃ واللوز والذقیق والسكر والشاف السحبہ وبہا یكون القول فیہا قول المرأۃ لأن المتعارف فی ذلک کلہ أن یوسلہ ھدیہ والظاهر مع المرأۃ لا معہ ایضاً ص ۲۲۲ ح ۳ و اراد لا یكون القول قولہ فی المختصر ان یختلف الخ ولیہ ایضاً ص ۲۲۲ ح ۳ و صرح فی معراج الدرازیہ ان فی ما کان القول فیہ لولہا وهو المہبأ للأکل لماتہ مع بعینہا الخ . ص ۳۲۲ ح ۳ فقلا والله تعالیٰ اعلم

اگر مشترک مکان مہر میں دیا جائے تو کیا حکم ہے؟



کہا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ محمد اقبال خان ولد اللہ وسا کا نکاح امرأہ مسماۃ نور جہان اختر عبدالصمد خان ہوا اور اس کا حق مہر مسیح بن بزار روپیہ مندرجہ ذیل تفصیل کے ساتھ رکھا گیا تین ہزار کے بدلے میں مکان اور تین ہزار روپیہ کا زیور اور چار ہزار روپیہ رکھا گیا انسانا پ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو مکان اس کے نے اپنی بیوی کو حق مہر میں دیا تھا۔ اس کا وہ واحد مالک تھا اور اس میں کوئی دوسرا شریک نہ تھا۔ اس اثنا پ پر اس کی والدہ مسماۃ عیسیٰ کا انکوٹھا بھی ہے اور انگوٹھ دو زیور گواہاں سیدہ نے لگایا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی والدہ کو اس مکان کے تمسک کرنے کے سلسلہ میں کوئی عرصہ نہیں نہ تھا۔ اس رجسٹری کو تقریباً دو سال ہو چکے ہیں لیکن مہر والدہ کیسے ہے کہ اس مکان میں مہر بھی حصہ ہے۔ حالانکہ محمد اقبال کے والد کی اور بھی جائیداد موجود ہے۔ اس وقت طلب یہ امر ہے کہ اس صورت میں جائیداد کی شرعی تقسیم کس طرح ہوگی۔ اس کے وارث ایک بیوہ ایک لڑکا تین لڑکیاں موجود ہیں۔

10

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وہیں ذرا صورت میں شوگر رہے تب تک تو یہ نہ کہ اس سے پہلے ہی متعلق ہو جائے

2. 2. 2.

[illegible]

[illegible]

1. 2. 3.

[illegible]

مہ ۱۲ شیعہ کی صورت میں اپنی دُعا بروئے رکعت

١٠٠

کی طرف تھے جس معاویہ بن ابی سفیان میں کو ایک شخص نے اپنی بیٹی کی چوہا مارے شادی کرانی ہے۔ چوہا مارے
بعد والدین نے اپنی لڑکی کو بروں کو رکھ بخدا دی ہے اور اس کے خاتمہ سے پروہ کرادی ہے۔ وہ دو مارے اپنے والدین
کے گھر رہی تھی۔ یہ خاتمہ جاتا ہے تو اسے شہر مارے بخدا دی جاتا ہے۔ والدین کو بھی فاسد بہت کرتے تو

والدین جواب دیتے ہیں کہ تم اس کا حق مبراؤ گے۔ پھر اپنی بیوی واپس لے لو۔ شریعت کی رو سے تم بغیر حق مبراؤا کیے بیوی کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ حق مبراؤا کرنے سے بعد بیوی کے مالک ہو سکتے ہو۔ خاتمہ کہتا ہے کہ میری بیوی عرصہ دو لاکھ ٹرے تھکے ہیں۔ والدین بہ ستورا اپنی بیٹی کو گھر روکے بیٹھے ہیں۔ خاتمہ چکر کھارہا ہے۔ شریعت پاک اس بارہ میں کیا حکم دیتی ہے۔ حکم سے سرفراز فرمایا جائے۔

احادیث ضعیفہ اللہ اللہ مولیٰ ابن اللہ مرحوم

﴿۴﴾

لڑکی کے والدین کا مطالبہ صحیح ہے۔ اگر کہیں کہ نہ مالک کی عورت نہیں کرتے تب تو آپ حق پر تھے۔ لیکن وہ تو یہ کہتے ہیں کہ مبراؤا کرو اور بیوی خواہہ کرتے ہیں تو یہ مطالبہ صحیح ہے۔ فقہ وند اعلم
عبداللہ رحمہ اللہ حضرت مفتی محمد رفیع قاسم انصاری مدظلہ

جب شوہر نے ہزار روپے کے عوض زیورات دے دیئے تو مبراؤا ہو گیا

جب شوہر عورت کو کہتے پر آمادہ ہو تو تنبیخ جائز نہیں

﴿۵﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اور یہ مسئلہ کہ ایک شخص سخی احمد خان نے اپنی بیتر کا کاج میاں حامد سے لیا۔ کاج میں عوض عورت ہزار روپیہ کا فیصلہ کیا۔ سادہ لکھا کہ کوئی عورت معاوضہ میں آکرے گا یا ہزار روپیہ دوں گا۔ ایک عرصہ بعد میاں حامد نے ایک ہزار روپے کے زیورات احمد خان کو دیے۔ چنانچہ حق مبرا بھگ گیا۔ کچھ عرصہ بعد احمد خان نے اپنی بیتر کی نوزدج کے گھر سے روک کر اپنے گھر میں مبرا کیا کہ جب تک میاں حامد معاوضہ نہیں آدا کرے گا۔ میں اپنی بیتر کی خانہ آبادی نہیں کروں گا۔ چنانچہ کافی عرصہ تک بھگڑا رہا۔ چند ملاؤں نے فیصلہ کیا کہ میاں حامد اپنی منکوحہ تب لے جا سکتا ہے۔ جب معاوضہ بازو آدا کر دے۔ میاں حامد معاوضہ آدا کرنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد احمد خان نے عورت کی طرف سے دعویٰ تنبیخ کیا کہ یہاں حامد کی دوسری زوجہ ہے۔ اس زوجہ سے اچھا سلوک نہیں ہے۔ بدسلوکی نکاح ہو رہا ہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ تک عدالت میں دعویٰ تنبیخ چلتا رہا۔ احمد خان کی طرف سے عدالت میں صرف خود اور ۱۱۱۰ کے حوالہ کوئی کوہ میسر نہ تھا۔ مگر عدالت کے فیصلے سے پہلے فریقین شرٹ فیصلہ پر راضی ہو گئے۔ بعد از وجہ پر تبادلہ عورت کا ہزار روپیہ واجب ہے یا نہیں۔ فریقین میں کوئی تفریق ہے۔ اس صورت میں شرٹ کیا فیصلہ ہو چاہیے۔ تنبیخ نکاح اس صورت میں شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ اگر کوئی مولوی تنبیخ کا فیصلہ دے تو اس کے دے میں شرعاً کیا حکم

ہے۔ شرعاً کئی صورتوں میں خلیفہ ہانا ہے اور امتیاع کا کوئی جوہجی ہے۔ اس کا شرفا کا یہ اہماد ہے۔ خاندان دوسری بیوی کی لاشانی سے پہلے مر جودھی۔

صورتہ کے لیے جو تفسیریں وضع کی گئی ہیں ان کے مطابق

紀伊

زوج پر شہداء و عورت کے بدلہ میں عورت دینی از سبب و دہ پے بلکہ صرف و دل دہان از سبب ہونا جاسے
اقت حق عورت کی صورت میں مقبرہ پر چاہتی اور وہ بھی چنی بیوی کو دے گا نہ کہ اس نے پاپے کو جس صورت میں بلکہ نہ اس
کو بہانہ کرنے پر آمادہ ہے۔ تنبیخ شرعاً خبر صحیح ہے۔ خود وہ اس کی طرف سے کیاں نہ ہو۔ کسی نہ لہم کی تنبیخ و کسی صورت
میں بھی صحیح نہیں۔ نہ عالم کو شرعی و دین سے اس قسم کی حاصل ہے۔ وہ انصاف

مکتوبہ مفاد میں حقیقی ہر صورت میں ان کے لئے ہمارے

درج ذیل صورت میں شہر کے فامہر پر اجاب ہے

اُتر شو ہر شرعی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے بیوی کو دلکھتا ہو تو پھر مجھے میں رہنا جائز نہیں

九

[illegible]

(۴) حق انہر نہ نور، غیر مثل سکود، وہ الفنی کے طلب پر عہد الفنی اورینا، جب سے پانچویں۔

(۳) مریاں بیوی کے ٹھہری ہو شیدہ، حالات بیان کرنے کی خام پر عہد الخفی مجرم سے یا نہیں؟

﴿بیع﴾

عبدالغنی کے ذمہ مقررہ مہر اور نکاح کے بعد زوجین کے پوشیدہ حالات کو ظاہر کرنا نکاح ہے۔ نکاح ہر وقت ہوتا ہے۔ نکاح لازم ہے۔ نکاح اگر شرعی طریقہ سے نہ ہو تو آباد کرنے پر تیار رہے تو صغیر کو نکاح کے پاس آجاتا اور لازم ہے۔ فقط واللہ اعلم

نور محمد اعظمی، شاہ معقول، مفتی مدد رستم العلوم ملتان
۳ ذی القعدہ ۱۳۹۹ھ

درج ذیل صورت میں لڑکی آدمی سے مہر کی مستحق ہوگی

﴿نکاح﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر ایک لڑکے کا والد اپنے لڑکے کا نکاح کسی لڑکی کے ساتھ کرے اور حق مہر میں لڑکی کو مکان لکھ کر دے یا ہے۔ مگر باوجود نکاح ہو جانے کے اور مکان لکھنے کے لڑکی کی رخصتی ہو جائے مگر یہ تمام طوط نہ ہوئی ہو اور رخصتی چند سال بعد طے پائی ہو۔ اب اگر بعد میں کسی وجہ سے رخصتی نہ ہو مثال کے طور پر (۱) لڑکا اس شادی کا انکار کرے اور طلاق دیدے۔ (۲) لڑکی والے رخصتی کا انکار کرے طلاق مانگیں تو آج ان دونوں صورتوں میں حق مہر کیا ہے؟ کیا حق مہر ادا کرنا چاہیے گا۔ جبکہ رخصتی کسی بھی لڑکیوں یا لڑکیوں کی بناویں نہ ہوئی ہو۔ (۳) آیا شریعت کی رو سے یہ نکاح جائز ہوگا۔ قبلہ لڑکا اور لڑکی دونوں نے مہر نہ مانگا ہو۔

﴿بیع﴾

صورت مسکونہ میں بر تقدیر محنت واقعہ لڑکا طلاق دے گا تو اس کی زوجہ نصف مہر وصول کرنے کی حق دار ہوگی۔ فقط واللہ اعلم

نور محمد اعظمی، شاہ معقول، مفتی مدد رستم العلوم ملتان
۹ ربیع الاول ۱۴۰۰ھ

باب ششم

رضاعت کا بیان

نانی نے دودھ پلایا ہو تو خال زادہ کن سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں

عورت سے خود اور اس کی بیٹی کا نکاح اپنے بیٹے سے کرے کیا یہ درست ہے؟

✽✽✽

کیا نرمانے میں علاء الدین دریں مسئلہ محمد شفیع نے جو شیر خوار بچہ تھا دو تین دن اپنی ام الکام جدہ غاسقہ دیکھی نانی کا بھتیجی عمر میں دودھ پیا اور اس کی نانی جو کہ مرصعہ ہے اس کی دو تین لڑکیاں ہیں اور ان کی لڑکیوں کی بھی لڑکیاں ہیں جو محمد شفیع کی غاسقہ زادہ کنس ہیں اتنا اس یہ ہے کہ آپ محمد شفیع کا نکاح شرفا ان لڑکیوں خال زادہ کنس سے جاتا ہے یا نہ اگر رضاع کی وجہ سے ہوئی تو جواز نکاح ظاہر ہے لیکن واضح ہو کہ یہ شہادت محمد شفیع کی والدہ کی ہے وہ خود بیان کرتی ہے کہ میں نے اپنے لڑکے محمد شفیع کو اپنی ماں کا دودھ پیتے دیکھ کر میری ماں اپنے بچے کو دودھ پلاتی تھی اور میرا بچہ بھی اس وقت چھوٹا تھا وہ بھی دو تین دن اپنی نانی جو کہ میری ام تھی کا دودھ پیتا رہا میں نے اپنی لڑکی سے جو بلی دیکھا میرا بچہ چشم دید تھا ہے میں اللہ تعالیٰ سے ذمہ ہوں خواہ خود گناہ میں کیوں پڑوں قبر میں کیا لایا جاتا ہے یہ بات سوائے والدہ محمد شفیع کے کوئی بیان نہیں کرتا اب وہ خود خواستگار ہے کہ میرے لڑکے کا نکاح میری بیٹی کے لڑکے کی کسی لڑکی سے ہو جاوے جائے رضاع میں اگر مانع شرعی نہ ہو یا والدہ محمد شفیع کا بیان غلط تھا ہے یا نہ بیٹو تو جروا؟

(۲) محمد شفیع کا دوسرا بھائی ہے جس نے دودھ نہیں پیا آیا اس کا نکاح ان لڑکیوں سے یعنی خال زادہ سے

ہو سکتا ہے؟

(۳) ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا اور عورت اپنے خاوند سے جدا تھی قل خوانی کے دن اس نے جمع میں

اطلاق بھی کر دیا گو ادب بھی شہادت دیتے ہیں کہ عورت نے یہ نہ کیا تھا کہ مجھے حمل ہے بعد اس عورت نے اپنے خاوند کے بھائی سے بعد منقطع حمل کیا اس سے جس سے لڑکی پیدا ہوئی اس لڑکی کو دوسرے خاوند کے عقد میں رہ کر مدت بمرد دودھ پلاتی رہی وہ لڑکی اب بالغ ہے آیا اس لڑکی کا نکاح دوسرے خاوند کے لڑکے سے جو کہ اس شخص کی پہلی بیوی سے ہے جائز ہے یا نہ؟

(۴) اقیات کو نماز میں غواہ پڑھا جاتا ہے نہ اس لڑکی کو لی شخص اقیات کو بلند آواز سے پڑھ لے تو آیا

نہ اس کو لی صل آ جاتا ہے یا نہ بیٹو تو جروا؟

✽✽✽

(۱) ثبوت رضاع کے لیے دوسرا یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت ضروری ہے صرف والدہ کا قولی معتبر نہیں

تین گروہوں کے مدق پر دینا چاہیے تو انہی حالت میں بہتر ہے کہ کالج دینا چاہئے مگر سختی سے نہ۔

اقبال فی المنہج ص ۳۴ ج ۱ ولا یقبل فی الرضاع الا شہدہما رجسین نروحن و امر انس عدول کذا فی المحيط (الی ان قال) وان کان المخر واحد و وقع فی قلبہ اہ صادق فالأولی ان یسزہ و یأخذ باللفظ و حد الاختیار قبل العقد او بعده و لا یحب علیہ ذلک کذا فی المحيط (۲) محمد شعیب کے دوسرے بھائی کا نکاح ان لڑکیوں سے جائز ہے۔

(۳) سائیں کی زبانی معلوم ہوا کہ لڑکے اور لڑکی دونوں کی والدہ ایک ہے بنابرین یہ نکاح ناجائز ہے۔

(۴) عمدہ فقہ میں ہے اگر لڑکیا امویہ یا سلم اللہ یا امین یا تحمد کو مہر الجملہ آورے سے بڑھ کر حلالہ سنت دو قطر اس پر تہ و سہو جب نہیں۔ فقط واللہ اعلم

مرہمہ انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسمہ اصولیہ پاکستان
۶ ذی الحجہ ۱۴۳۵ھ

ش کے لڑکے نے جس عورت کا دودھ پیا ہے اس کی تمام لڑکیاں اس کے لیے حرام ہوں گی

﴿کیسے﴾

نیا فرماتے ہیں علماء کرام! اس مسئلہ کے بارے میں ایک عورت کے بچن سے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں بڑی لڑکی کا نام ش اور چھوٹی کا نام مں دونوں کی شادی بوقت کے وقت ہوئی۔ ش لڑکی کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا اور مں لڑکی کے ہاں ایک لڑکی اب ش مں لڑکیوں کی والدہ کے ہاں ایک لڑکی ف پیدا ہوئی۔ ش لڑکی کے بچن سے پیدا شدہ لڑکے نے اپنی بیوی کا دودھ (خالہ) لڑکی کے ساتھ پیا۔ اب ش لڑکی سے یہ لڑکے پیدا ہوئے والے لڑکے کا نکاح مں لڑکی سے پیدا شدہ لڑکی سے کرنا مقصود ہے یا نہ کرنا چاہیے؟

﴿مذہب﴾

صورت مسکوتہ میں جب ش کے لڑکے سے ف کے ساتھ اپنی بیوی کا دودھ پیا تو یہ بانی ش کے کی رضائی والدہ اور رضائی والدہ کی دوسری لڑکی مں دونوں اس کی رضائی بہن بن گئے اور مں کی لڑکی ش کے لڑکے کی رضائی بھانجی بن گئی اور نکاح حرام ہو گیا۔ واضح رہے کہ ش کے لڑکے نے جس عورت کا دودھ پیا اس عورت کی تمام اولاد چاہے انہوں نے ش کے لڑکے کے ساتھ دودھ پیا ہو یا نہ اور چاہے اس سے پہلے کی اولاد ہو یا بعد کی ش کے لڑکے کی رضائی بہن بھائی بن گئے۔

الحاصل صورت مسئلہ میں یہ نکاح حرام ہے۔ (بحرہ عریض الرضیع اسواء من الرضاع

واصلهما و هو و محلهما من النسب و الرضاع جميعا حتى ان المرضعة لو ولدت من هذا
 لرجل او غيره قبل هذا الارضاع او بعده اراد صغت وضيعا او ولدت لهذا الرجل من غير
 هذه المرأة قبل هذا الارضاع او بعده اراد صغت امرأة من لبنه وضيعا فالتكليف احوق
 الرضيع و اخوانه و اولادهم اولاد اخوته و اخواته و اخ امرئ عمة و اخته عمة الخ
 (عالمگیری ص ۳۲۳) ح مطبوعه مکتبه ماجديه کوئٹہ لفظ و الله تعالی اعلم

محمد امجد اور شاہ محمد علی رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ کاسم العلوم پشاور
 الجوب ص ۱۰۰ مطبوعہ مفتی محمد امجد علی مدرسہ کاسم العلوم پشاور
 ۱ رجب الاول ۱۳۹۹ھ

بچی نے اگر تانی کا دودھ پیا ہو تو ماموں کے لڑکے اس کے لیے حرام ہیں

❦

کیا فرق ہے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں (۱) ایک لڑکی نے اپنی تانی کا دودھ پیا ہے کیا یہ لڑکی اپنے
 ماموں کے لڑکے کے ساتھ کچ کر سکتی ہے یا نہیں؟ (۲) اس لڑکی نے ماموں کے بیٹے سے بچہ بنانے کے لیے بچا پیار پانچ
 سال کے بعد اور بچہ پانچ کے بعد اپنی تانی کا دودھ پیا تھا جواب مکمل اور مدلل کہیں۔

❦

بسم الله الرحمن الرحيم صوره مسنونہ میں اس لڑکی کا بیان ہے۔ ماموں کے لڑکے کے ساتھ بچہ نہیں۔

(الجامعی شرح الوفاة) لا تحرم المرضعة و زوجها علی الرضيع كما فی النسب
 و تحرم فروع الرضيع علی المرضعة و زوجها الی ان قال و صانطه ما فی هذا النسب
 المنفردی حصیت۔ از جانب شیر دہ عہہ حیویش شوند و زوجات شیو عوار زوجان و
 فروع و فقا و الله تعالی اعلم

محمد امجد اور شاہ محمد علی رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ کاسم العلوم پشاور
 محمد امجد اور شاہ محمد علی رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ کاسم العلوم پشاور
 ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ

نانی کے پستان سے اُمرود دودھ پیا ہے تو حرمت ہوگی
ورنہ صرف پستان منہ میں لینے سے حرمت ثابت نہیں

پڑمس

کیا فرماتے ہیں علماء دین سے اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نقر یا تھیں وہ تھا کہ مائی والدہ کے پستان شراب پر
ٹپے جس کی وجہ سے اوردور رہا۔ بچے کے قلم نہ تھی اس کی نانی نے اسے دودھ دینے کے لئے دھو کر غایہ لگی اس نانی کا
اس وقت کوئی غیر خوراک تھا اس کی ایسا لڑکی نقر یا پاچا سالی کی تھی جو شیر خورگی سے دور تھی کیا اس نانی کے فروغ نہ پر
حرام ہوئے ہیں اور نقر یا نہ دودھ اس مائی کے پستان پر مٹا رہا؟

پڑمس

اُمرود نانی کے پستان سے دودھ یا دودھ مٹھی سپال چیز تر کر اس کے سے طلق میں چلی گئی ہے تو اس نانی کے
فروغ اس پر حرام ہوں گے اور نقر یا تھ سے کوئی مائع یا بل غدا اگر کو اس کے طلق میں نہیں گئی صرف پستان چوم کر لڑکا
غرض ہو جائے تو حرمت رضاع کی نہیں اور موقت یا نیز تنگ کی صورت میں بھی حرمت ثابت نہیں ہوتی لیکن بصورت شک
احتیاط اس میں یہ سے کہ ناک یا نہ کیا جائے صورت احتیاط میں طلب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دودھ ضرور ناک کے سے طلق میں
اثر اپنے خود کسی صورت کے شیر خود پرچہ نہ ہو اور اس کا دودھ ٹنک ہو چکا ہو نہیں بسا اوقات دودھ بھر سے پستان میں آ
جاتا ہے جب چاہے اس کو جو مٹا رہا ہے اس لیے احتیاط یقیناً اس میں ہے کہ ناک پر گز نہ کیا جائے۔

محمود علی مدظلہ العالی مدرسہ دارالعلوم دیوبند
تاریخ ثانی ۱۳۹۵ھ

چچا کے ساتھ دادی کا دودھ پینے کی وجہ سے چچا بھائی من حیث

اور اس کی اولاد سے اس کا نکاح حرام ہو گیا

پڑمس

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ کسی عذیم اقبال نہیں کی والدہ کسی میں اوقات پائیں تو کسی عذیم
اقبال نے اپنے بچے کو چچا کے اقبال کے ساتھ اپنی دادی کا دودھ پیا اقبال چاہے اس سے چھوٹا ہے یا کہ کسی عذیم اقبال اپنی
اقبال چاہے اس سے بڑے لیکن جو بچوں کی اولاد سے شادی نہ کرتا ہے یا نہیں؟

﴿ج ۳﴾

صورت مسلولہ میں یہ عقد بر صحت نہ کہما کہان کا عقد نکاح جاوید تہال کی نیکویں اسی طرح اس کے دوسرے بہن بھائی کی لڑکیوں سے شرمایا جائز نہیں ہے۔ رشتہ میں یہ لڑکیاں نہ ہم کے لیے بھیجی اور نہ لڑکی بنتی ہیں در بھیجی اور نہ لڑکی اگر چہ رضاعی ہی اس ان سے نکاح درست نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم
بہار محمدی ص ۱۱۱ نقلہ عن ابی ہاشم عقیلی۔ در بیان ہم اہل علم میں
صفحہ ۳۶۹

اشت کے فروغ اس پر حرام ہے

﴿ج ۴﴾

کیا نہ مانتے ہیں ہم اکرام اس صورت میں کہ سیف اللہ شہید خیر فہ و غیر نے اپنی فہرست اسناد میں کما دودھ دیا ہے تو صورت عاتون ختمہ اختر بیگم کی لڑکی نکاح میں آتی ہے۔ شریعت محمدی میں کیا احکام ہیں؟

﴿ج ۵﴾

اختر بیگم کی اختر مسرت خاتون اس فرزندہ بیع سیف اللہ شاہ کی اختر رضاعی اختر بیگم کی لڑکیوں سے اسے اور اشت کے فروغ اس پر حرام ہیں لہذا صورت مسلولہ میں یہ نکاح جائز نہیں۔ فقط واللہ اعلم
حرر عبد خیر شاہ مظہر صاحب عقیلی در رسد تمام اہل علم و امت
۲۷ رجب الاول ۱۳۱۹ھ

اگر یقین ہو کہ نانی کا دودھ یہ ہے تو حرمت ثابت ہوگی ورنہ نہیں

﴿ج ۶﴾

دو بھائیوں نے ایک گھر کی دو شش بہنوں سے شادی کی ایک کے گھر لڑکا پیدا ہوا دوسرے کے گھر لڑکی شادی کی بہنوں نے۔ آخر اس بات کو نظر کیا ۱۲ ماہ اس نذر لکھے ہیں اور ان کے ہاں اولیٰ دوا کر کے اور ایک لڑکی ہے اب کسی نے یہ شوشہ نکال کر لڑکے نے اپنی بی بی کا دودھ پیا ہے اس لیے یہ نکاح ناجائز ہے اس دوا میں شام کوئی نہیں دیا ہے نہ کچھ دوا۔ آخر تو اس وقت اس لڑکی کی نانی اس سال سے ہر چھی اور آخری بچے کی عمر تقریباً ۱۵ سال تھی لڑکے کی نانی وہی وقت اتنی ضعیف اور نحیف ہے کہ اس کی کوئی بات قوت نہیں نہیں دوسرے نے شوشہ نکالنے والے کا پتہ نہیں چٹا لیکن یہ مشہور ہے میں تردید کیا ہے غارتگی اس بارے میں رائے یہ ہے کہ جب اسے دودھ پلانے کے بارے میں کہا جاتا ہے تو اس وقت نانی وہی سال سے ہر چھی اور ان کے آخری بچے کی عمر تقریباً ۱۵ سال تھی اور اس صورت میں کسی حرمت کے دودھ نہیں دے سکتا۔

६३५

[illegible][illegible]

انسانی کا وجود یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کا رخ جس کی طرف چاہے، کر سکتا ہے۔

45

یہ فرماتے ہیں ملازمین اور مسند کے ارد گرد کھینچیں ہی سے ملتی ماموں زانیہ سے ہوئی تھی بعد ازاں
دب سٹے میں آیا ورنہ ہم لوگوں کمنائی ان کے دودھ پلایا ہے بڑی صاحبہ حیات چیر لگی تو وہ کہہ دیتی ہیں کہ وہ دودھ
آیتا ہوا ہے نہ تھکے یہ شک نہ ہو کہ جیسے ہم نے کو پوتہ ان پوتہ تو میرے من کی پیچیدگی سے چلے پلا پلا ہیں

اب والدہ صاحبہ و راجہاں جان بلند ہیں کہ یہ رشتہ ضرور ہوتا چاہیے لیکن میں نے فی الحال انکار کر دیا ہے آپ سے استغفار ہے کہ اس شخص کو جو ممکن سمجھنے کی کوشش کریں، نئی جو اب سے نوازیں کہ آیا یہ رعیت ہوتا ہے یا نہیں دونوں صورتوں کو ماننے دیتے ہو گے۔ اگر وہ اقرار دے یا نہ دے، پتا نہ ملے تو چھوڑ دیا ہوں

نوٹ: اس انٹرویو کے دوران والدین نے ان کے بچوں کے بارے میں کئی باتیں کہیں جن سے ان کے بچوں کے بارے میں مزید جاننے کے لیے ان کے ساتھ مل کر جاننا ضروری ہے۔

44

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ کہہ رہی تھی اب اس دور، حادثہ یا ہوا تو آپ نے مدت رضاع میں گنتی دینی میں سے
 کہہ کر جس میں ۱۵، ۱۶، ۱۷ یا بوجہ ماہوں کی شریعتی ہے کے نکاح میں نہیں آئیں گے کیونکہ یہ آپ کی عہد کی انتہی دینی
 اور رضاعی بنتی ہے، کہ ۱۷ ہے۔ (وہ بصرہ میں رضاع ماہ بصرہ میں انساب)

وہ انہی کے پناہ گاہ بن گئے۔ ان کے لئے کھانا، شراب، حرمت، رخصت، عورت نہ ہونے کی اور آپ کا نکلنا دماغوں کی بازیگری سے سامنے ہو

سکتا ہے۔ اور اگر دودھ کا پستانوں میں آنا اور طلق میں اتارنا مشکوک ہو تب احتیاط اسی میں ہے کہ یہ رشتہ نہ کیا جائے اسکی صورت میں حرمت رضاع از روئے احتیاط ثابت ہوجاتی ہے۔

کما قال فی الفتاوی العالمگیریۃ ص ۳۶۷ (المرأۃ اذا جعلت لדיہا فی فم الصبی ولا تعرف امص اللبن ام لا ففی القضاء لا ثبت الحرمة بالشک و فی الاحتیاط ثبت دخل فی فم الصبی من الثدي مانع لولہ اصغر ثبت حرمۃ الرضاع لانه لمن یغیر لولہ کذا فی خزائن الحفنین)

و فی الدر المختار علی هامش تنویر الابصار ص ۲۱۲ ج ۳ مطبوعہ مصر (وان قل) ان علم وصولہ لحوفہ من فمہ او انفہ لا غیر فلو النقم الحفمۃ و لم یذرا دخل اللبن فی حلقہ ام لا لم یحرم لان فی المانع شکا و لو الحیۃ

آخری صورت میں یعنی اگر شک کی صورت میں رشتہ کر لیا تو نکاح کو صحیح کہا جائے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
ترجمہ: التعلیل فقہ الزمینی مفتی مدرسہ قاسم العلوم بمکات
والجواب صحیح محمود علیہ الرحمۃ مفتی مدرسہ قاسم العلوم بمکات
محرم ۱۳۸۵ھ

دودھ پلانے والی کی اولاد اور ان کی اولاد سے نکاح درست نہیں



ایک لڑکے نے اپنی علاتی نانی کا دودھ اپنے علاتی ماسوں کے ساتھ مل کر چاا اب اس لڑکے کا نکاح اپنی اس نانی (جواب اس کی رضاعی والدہ بن گئی) کی حقیقی نواسی سے جائز ہے یا نہیں؟



دودھ پلانے والی کی اولاد اور اسی طرح سے اولاد کی اولاد سے دودھ پینے والے کو عقد نکاح درست نہیں دودھ پلانے والی کی اولاد پینے والے کے لیے رضاعی بھائی بہن ہیں اور ان کی اولاد بھینیاں اور بھانجیاں ہیں ان سے شرعاً نکاح جائز نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بند و محمد عاتقی خیر لہ العالیٰ مفتی مدرسہ قاسم العلوم بمکات
الجواب صحیح خیر محمد علیہ الرحمۃ
الجواب صحیح محمود علیہ الرحمۃ مفتی مدرسہ قاسم العلوم بمکات
رجب ۱۳۸۵ھ

حرمتِ رضا مت کے لیے حجتِ امام کا بیانا ضروری ہے جو کہ فقہ و جہلِ قلم سے نہیں ہے

7:15

[illegible]

کتاب: *تاریخ اسلام*، جلد ۱، ص ۱۰۰، مکتبۃ المدینہ، مدینہ منورہ، ۱۴۲۵ھ

مجان کو غصہ ہوتا ہے، مٹی میدان کی نہیں، گودا بڑا کی نہیں، مٹی اچلی قوم ساری نہیں، گودا بڑا قوم ساری نہیں۔

١٠٠

وہی کہ جو کثرتِ مضامین نے لیے بہت کام کیوں کیا اور کیا ایسا ضرور کوئی کی ضرورت ہے۔
 صوبے کے مسولین نے بہت کام کیا ہے۔ وہ اس کے لیے اپنی تمام تر طاقتیں لگاتے ہوئے ہیں۔
 ان کی پیشانی پر تو محض لکھنؤ کا نام ہے۔ وہ اس کے لیے اپنی تمام تر طاقتیں لگاتے ہوئے ہیں۔
 سوئے میں رہنا ہے۔ یہ کسی نہ کسی کی ہمدردی و لاف زنی ہے۔ لاف زنی و لاف زنی ہے۔

اور حمل و امرأتین عدول کذا فی المحيط رالی ان قال: وان کان المصعبر واحدا ووقع فی قلبه انه صادق فالأولى ان یشتره ویأخذ بالشفة رجدا لا خیبار قبل العقد او بعده ولا یحب علیہ ذلک کذا فی المحيط و فی شرح التنویر ص ۲۱۲ ج ۳ فلو انظم الحاسة ولم یندر ادخل اللبن فی حلقه ام لا یحرم و فی الشامیة عن القیة امرأة كانت تعطى لثديها صبة و اشتهر ذلک بهنهم ثم نقول لم یکن فی لثدی لبن حين القیة لثدی ولم یعلم ذلک الامم جهتها جاز لا ینہا ان یتزوج بهذه الصیبة فقط و اللہ تعالی اعلم)

حرر محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قائم معلوم مکان

۱۸ جمادی الاولی ۱۳۹۱ھ

ثبوت رضاعت کے لیے دودھ اور دودھورٹوں کی گواہی ضروری ہے ورنہ حرمت ثابت نہ کی

فصل

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت جس کا لڑکا ہے اور ایک دوسری عورت جس کی لڑکی ہے کچھ عرصہ بعد دوسری عورت کی لڑکی نے لڑکے کی والدہ کا دودھ پیا ہے۔ لڑکا اپنی والدہ کا دودھ پہلے ہی پکا تھا اور لڑکی نے کئی سال بعد رضاعت کے اندر لڑکے کی والدہ کا دودھ پیا ہے لڑکے اور لڑکی نے ایک وقت اکٹھے دودھ نہیں پیا اب قائل اور یاقت یہ بات ہے کہ اس لڑکی اور لڑکے کا آپس میں نکاح جائز ہے یا نہیں اگر نکاح جائز نہیں ہے تو چونکہ اس نکاح کو جائز سمجھ کر نکاح کرنا چاہتے ہیں تو ان لوگوں کا شرعاً کیا حکم ہے۔

نوٹ: اس وقت مرد و عورت اپنے لڑکے کے نکاح کی خاطر اس لڑکی کے دودھ پلانے سے انکاری ہے مگر گواہ و جواہر ہیں اور والدہ پلانے کا اقد پہلے سے لوگوں میں مشہور ہے اور برادری کے لوگوں کو بھی علم ہے؟

فصل

ثبوت رضاعت کے لیے دودھ یا ایک مرد اور دودھورٹوں کی شہادت ضروری ہے۔ قال فی المہذبہ ص ۴۳ ج ۱ ولا یقبل فی الرضاع الا شہادۃ رجلین اور حمل و امرأتین عدول کذا فی المحيط ص ۲۱۳ صورت: مسئلہ میں اگر دو معتد علیہ گواہ و شہادتا معتبر ہوں یہ گواہی دیدین کہ ہم نے اس عورت کو اس لڑکی کو دودھ پلاتے دیکھا ہے تو رضاعت کا ثبوت ہو جائیگا اور نکاح حرام ہوگا۔ باقی دونوں بچے اکٹھے کسی عورت کا دودھ پی لیں یا اکٹھے نہ ہوں بہر حال حرمت رضاعت کا ثبوت ہو جاتا ہے۔ کما فی المہذبہ فقط واللہ تعالیٰ واعلم

حرر محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قائم معلوم مکان

حُرمتِ رضاعت میں عورت کا انکار معتبر نہیں اگر ثبوت و شہادت یہ ہیں تو حرمت ثابت ہوگی؟

424

[illegible]

خدا کے یہ رسولوں کا دوسرا دور ہے۔ خود میں میں نے سمجھنے کی بات کی رہی ہے کہ خراب، ٹھیکے کر۔۔۔ کی خاطر یہ باتیں سمجھ کر کہتی ہے۔ کچھ دوسرے ہیں جنہیں یہ بات سمجھ کر کہتے ہیں کہ یہ دونوں عورتوں کی باتیں ہیں۔ میں نے یہ بات سمجھ کر کہتی ہیں۔ انہیں سمجھ کر کہتے ہیں۔

がしら

تحت عنوان "میں نے" اسے کھلی بات کر دینا ضروری ہے اگر وہ نام
نہیں لے سکتا۔ اس کی حمایت دیتے ہیں تو یہ رشتہ طلاق کا ہی نہ ہوگا تو اس کی قیام نگاہ سے باخبر رہنا ضروری ہے۔
شہادت سر جوڑ کر نہیں لیتا تب بھی دیکھنا یہ کال کال کیا جا رہا ہے جو اسے رشتہ کی بات نہیں اور عام و محاسن میں چلنے ہے۔
دوست ختم

۲۴ رجب الثانی ۱۳۰۹ھ

رضاعت کے اثبات کے لیے حجت تمار ضروری ہے

三、

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت نے ایک نرکی کو دودھ دے رہی ہے ثبوت اسی طور پر ہے۔
 مستخرجاً عنی مولانا ہیں کہ دودھ عورت نہ پاؤں خواہ کتنی دیر سے کہیں دیکھ لی کو جس نے دودھ دیا اسے میرے بچوں پر حرام

فَاقْ بَ:

بسم الله الرحمن الرحيم حرمت رضاعت اثبات کے لیے نم از مومرا، یا ایک مرد اور عورتیں بشرط غلبہ حال ہوں
تو وہ ہوں ایک عورت کی شہادت وثبت حرمت رضاعت کے لیے کافی نہیں ہے ہاں اگر ایک مرد یا ایک عورت
رضاعت کی شہادت یا خبر دے اور وہ افقہ مدکور میں ہو درست جائے تب کوئی یہ سے یہ دو طریقوں کے طور پر مکمل کرے اور
ایک کان سے افقہ اگر کرے۔

و کما فی العالمگیریہ ص ۳۷۷ ولا یفیل فی الرضاع الا شہادۃ رجلین اور رجل و
امراة من عدول کذا فی المصحط والی ان قال اوان کان المحبر واحدا ووقع فی قلبہ انه
صادق فالاولی ان یسرد وصادقا مانطقه وحد الاحبار قبل العقد او بعده ولا یحب علیہ
ذالک کذا فی المصحط وانیہ واندالم

ابو یوسف یقول فی رد المحتار اعمد من ان
الرجل یحیی بمجرده الخ وانیہ واندالم

مگر شہادت نہ ہو تو پھر یقین پر ہے اگر شک ہو تو احتیاط کرے

س =

ایہ فرق ہے میں جو بین ان میں میں کہ مسودہ اولی، دلی ذب فیت دلی قال ہا ایسا پتہ تھا جس کی طرف سے
ذیابو سارہ تھی تو میں یہ بتاؤں تو اس دلی کی کوئی اور نہ تھی۔ اس سے میں بچے کو، نے بیان کیا تو اس کا کہنا ہے کہ
اس وقت میرے سے بیٹے میں مسودہ باقی نہ تھا اور یہ دلی پستان پر تھا تو اب تو اس دلی اپنی لڑکی کی شادی اس سے کرنا
چاہتی ہے مسودہ کا یہ لڑکا اس کی اجازت ہے یا نہیں؟

فَاقْ بَ:

اگر اس بات کی ثانی شہادت کے لیے نم از مومرا، مرد یا ایک مرد، اور عورتیں جو چاہیں جس نے اس بچے میں
حرمت کا موجب پتہ لیجھا۔ اس کو پتہ ہے کہ اس وقت میں پستان سے دودھ نکالتے ہوئے کہ اس نے جب کہ
رہے عت عجزت ہے، اس عورت کی پٹی قال سے لگا دیا ہاں سے وہ اس کی قسمی شہادت ہو، ان کے عت عجزت
بیان ہو تو اس میں کوئی شک نہ ہو اس نے صل میں اقرار کیا ہے تو اس کی تصدیق کرنی تب بھی اس کا دودھ پانی سے
اور حرمت کا موجب اس کے صل میں اقرار کا شک نہ ہو تب بھی عقوبت حرمت عجزت سے ہو جاتی ہے بقایا اس پر

تصدیق ہو جائے اور اگر عورت استیجاب کی جائیگی تو اس کے دودھ اس کے طلق میں نہیں اترا تو حرمت نہ ہوگی اور اس کو اس کے ساتھ نکاح کرنا درست ہوگا۔ (فتاویٰ عالمگیری ص ۳۴۴ ق ۱ میں ہے۔)

والمرأة اذا جعلت ثديها لغيره المسمى ولا تعرف امه اللبن ثم لا فلي القضاء
لاست. الحکم فی مالک و فی الامتصاص نسب.

فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۳۴۴ ق ۱ میں ہے۔
درجہ اولیٰ ۱۳۸۲ھ

حرمت رضاعت کے لیے مشہور کرنا معتبر نہیں

بلکہ دو حاملہ عورتیں تو ثابت ہو چکی ہیں اور نہ نہیں

نہیں ہیں۔

کیا فرمانے میں علماء دین اس مسئلہ میں کہ مسافر یا بی بی یا دختر سران کسی سہاویہ کے ساتھ راجہ کی بی بی یا زنا یا شیر ہے۔
یہ سہاویہ کے لیے مشہور کر دیا ہے کہ اگر بی بی یا دختر سران کی بی بی یا زنا یا شیر ہے اور راجہ کی بی بی یا زنا یا شیر ہے
ہے کہ اس نے بھی بھی خلی بی کو دودھ پیا ہے تو اس صورت میں ضرر نہ ہوگا اور بی بی کا نکاح سہاویہ کے ساتھ
مستحب ہے۔

نہیں ہیں۔

تو رضاعت کے لیے لازم دیا یہ کہ وہ عورتیں ہی شہادت نہ دیں کہ عورت بھی دودھ پلانے
سے مٹے اور کوئی شہادت بھی نہ ہوگی تو حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔ ایسے عورت کا نکاح میں نکاح ہو سکتا
ہے۔ الحاصل صورت سنو کہ سہاویہ کا نکاح اگر کسی عورت سے جائز ہے۔ فقط واللہ اعلم

محمد محمد زکریا خان صاحب مدظلہ العالی
۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۲ھ

عورت منکر ہے لیکن دودھ منہ میں پہنچنے پر معتبر شہادت نہیں ہے اس لیے رضاعت ثابت نہ ہوگی

نہیں ہیں۔

کیا فرمانے میں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک دودھ پلانے والی عورت نے دوسری عورت کے حلقہ میں مال
پینے کو خواہش کرانے کے لیے ایک دودھ پستان منہ میں یا یا بیکہ کے کی حقیقی والدہ کو جو نہیں تھی۔ اسے رضاعت
اور نہ کا حلقہ بیان ہے کہ پستان منہ میں دیا گیا ہے دودھ طلق کے ساتھ نہیں کیا اور نہ ہی پلا ہے ایک دوسری عورت بھی

گواہی دیتی ہے کہ میں نے مذکورہ عورت کو لڑکے کے منہ میں پستان دیا ہوا دیکھا ہے دودھ دینے نہ دینے کا پتہ نہیں تو اس صورت میں رضاعی عورت کی لڑکی کا نکاح اس لڑکے سے ہو سکتا ہے جس کے منہ میں پستان دیا گیا ہے؟

﴿ج﴾

جبکہ عورت دودھ پلانے سے منکر ہے اور منہ میں دودھ کے پھینکنے پر کوئی شرعی شہادت بھی موجود نہیں تو حرمت رضاع ثابت نہ ہوگی اور نکاح جائز ہوگا۔

(كما في القصة امرأة كانت تعطي لذهبها صبية واشتهر ذلك بينهم لم تقول لم يكن في لديها لبن حين القتها لديها ولم يعلم ذلك الا من جهنها جاز لا ينزوح بهذه الصبية. وروى الراس ۲۱۲ میں ہے فلو انقم الحلمة ولم يدرك اللسان في حلقه ام لا لم يحرم لان في العال عسكا)

جب تک حلق میں دودھ پھینکنے کا یقین نہ ہو جائے حرمت رضاع ثابت نہیں ہوتی ایک انجمنی عورت جو اپنے کے منہ میں صرف پستان دینے کی خبر دیتی ہے اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ فقط واللہ اعلم
حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی تاسم اعلم بہتان
۲۰ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ

صرف افواہ پھیلانے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ پر کہ زید نے اپنی چار سالہ منکوحہ کو اپنے ناجائز ناچاکی کی وجہ سے طلاق دیدی بعد میں لوگوں میں یہ بات شہور ہوئی کہ یہ آپس میں رضاعی بہن بھائی ہیں تو کیا صرف مرضعہ کے کہنے یا لوگوں کی افواہ سے جبکہ شہادت موجود نہ ہو حرمت رضاع ثابت ہوتی ہے یا نہیں۔ (۲) مطلقہ عورت نے دوسری جگہ شادی کر لی اس سے اس کو ایک لڑکی پیدا ہوئی اب زید جو کہ مطلقہ عورت کا خاوند اول ہے اس کا بھائی مطلقہ عورت کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

﴿ج﴾

لوگوں کے افواہ یا صرف مرضعہ کے قول سے حرمت رضاع ثابت نہیں ہوتی البتہ اگر مرضعہ کے صدق پر دل گواہی دیتا ہے تو ایسی حالت میں بہتر ہے کہ طلاق دیدے۔ صورت مسئلہ میں جب خاوند نے طلاق دیدی ہے تو

[illegible]
$$\frac{d}{dt} \left(\frac{1}{2} m \dot{x}^2 \right) = \frac{d}{dt} \left(\frac{1}{2} m \dot{y}^2 \right) = \frac{d}{dt} \left(\frac{1}{2} m \dot{z}^2 \right)$$

وہی وہی کہیں کہیں ہے شہزادے کا

محوریت مدبرانِ معین کا قرآنِ ربّی سے دواں کا قبولِ معتبر ہے

○ 〰 〰

”کہا کرتے ہیں کہ اگر ایک شخص کو دیکھ کر دوسرے شخص کو یاد آئے تو اسے یاد دلا دینا اور اسے یاد دلانے سے روکنا، یہ دونوں گناہ ہیں۔“

10

[illegible]

یہودیوں کے وجود پر ان کے شہادت دینے کے لئے جو تورات میں ثابت ہے۔

2. 4. 6.

”اگر وہاں سے میں ہٹاؤں گا تو اس سے وہ بڑا شرمندہ ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے تمام دوستوں کو ان میں شرکت بخوئی۔
وہ ان کے لیے اپنے اپنے کھانے لگا دیا۔ اور وہاں تھوڑے ہی وقت کے بعد وہ بڑے نشستوں پر بیٹھ کر دکان کے سامنے بیٹھ رہا۔
”کھانے کے پچاؤ کی بات نہ کی، پچاؤ کے لیے یہ سب وہاں پہنچاؤ کیسے؟“ ان دو لوگوں پر یہ کہنے لگا۔ پچھا کہ: ”اگر وہاں سے
بھاگ جائے یہ سب لوگوں کے سامنے کیا ہو جائے گا؟“ اس نے کہا: ”اگر وہاں سے بھاگ جائے گا تو اس کے سامنے ایک
بڑا ہی شرمندہ ہو جائے گا۔“

६३५

تفتیشی بہادر۔ اگر ہودی کے پتہ نہ ملے گا تو میں ۱۰۰۰ پاگل نہیں تھا اور اس نے ایک قطرہ روغن بھی راداری کا نہیں
 یہ تو حرمت ہے نہیں غوطہ پہنچے کہ اگر روغن ہے وجود پر کوئی شہ نہیں تو جس پستان میں دینا سے حرمت
 ہے۔ تین جوتی اب تک اس کا قیوت ہو جائے کہ بیک نے دہلی کا روغن بیا ہے ہر حرمت کا حکم کیا جائے گا۔ فقہ و اندام
 فرزند نور شاہ مصر۔ نائب قلمی در در تمام اعظم مسلمان
 ۱۱/۱۳۹۹ھ

جُتوت رِضا عت کے ایسے شہادتِ نغرا ورفی ث

450

صدرت مسجد یہ ہے کہ اہلک انکار تمکین پاکستان ۱۹۵۹ء سے پہلے سرگرمی میں رضیہ سے حواہ شاہی وہ سٹ
نی ہوش میں بظاہر رہنے لگی ہیں مگر انکار کا کلمہ ہے جہاں سے کردار کا تقابلیں سال ہونے لڑا کی شادی رضیہ
سے کر لی گئی رضیہ کی رخصتی بھی شاہی کے فوراً بعد ہوئی الصالحی نے ایسا بھی سے بھی تو لڑائی پیدا ہونے سے چند و
بیشتر بھڑے علی پر زوالی میں سرگرمی نے تھکا کر دیا۔ علی رضیہ کی بہن سے سرگرمی اور وہ بیاہتا بھڑے چلے
مگر کشمکش ذرا یہ بات علی کو بھی دیکھ کر نہ لڑائی نہ لڑائی رہتی تھی۔

(۱) انگریزوں نے ہندوستانی زبان میں قرآن پڑھتے ہیں (۲) مریضوں کا اپنی اور دوسری زبان میں بھی درمائی لیکن بھائی بڑے شینا بھی کہ ان کو ہماری نہیں، وہی چمکا لیں، جو نے اپنی بیوی اور کتا اب اس میں سن جاتی ہے) (۳) عید گھر گھر چلا جائیں اس کی۔ اس نے اس بات کو چھوڑ دیا، اور ان کو انہیں یہ بات سنی، مصدر درست ہے اس لیے مصدر چمکا دیا۔

(۱) ازایہ کیا گمان پڑے گا۔ جو حقوق دینے میں حق بجانب ہے (۲) رضیہ کی کوٹھ سے جس بیٹی نے ہم کو یہ دو نکس لے جاس۔ سے اور سب کی پرورش و فوض اس پر عہد ہوتا ہے۔ سنا تا یا، ابہ کی ان کی شادی رضیہ کے بھائی سے ہو ساق سے مجھے۔ یہ دے تاکہ میں مسکاتہ کر۔ جو بیٹی بھی انسانی طور پر ہے اور بجانب ۱۰۰ حاصل کر سکتے۔

10

ثبوت و حقائق کے لیے ہم دوسرے ایک سو اسی محققین کی کتابت سے مدد ملی ہے۔ یہ صرف مرشد کا قول معجز نہیں
 فتاویٰ اربعہ شیعہ، ترجمہ: رحمان علی المہدیہ ص ۳۶ ج ۱ ولا تغلب فی الزعماء لانہا:

رجلیں اور جل و سر نہیں عدول کذا فی النحیط عاریں

صورتہ مسئلہ میں اگر جنت ۳۰۰ جو رہے پھر عقیق میں تو یقین ضروری اور لازم ہے اور نہ جنت ۱۰۰ نہیں صرف سرحد کا قوت ہے تو اگر اس کے صدق پر اس کو نہ دیتا ہے تو ایسی حالت میں بہتر یہ ہے کہ تفریق نہ جائے مگر محاش ہے۔ اکتفا فان فی الہدیۃ ص ۳۶ ج ۱ اول مکان السجور واحد و رفع فی قلبہ نہ صادق فلا دلی ان بسرہ و ماخذ الحلقۃ وجد الاحار قل العقد تو بعدہ و لایجب علیہ دسک کذا فی النحیط

بہتر یہ ہے کہ اس جواب کا اور دعاء سے استعواء کرنا ہے۔ لفظ واللہ تعالیٰ اعلم
 * رد المحتار ج ۱ ص ۱۰۰ فی النہج مدونہ تاج العروۃ ج ۱ ص ۱۰۰
 * تاج العروۃ ج ۱ ص ۱۰۰

ثبوت رضاعت کے لیے دودھ کا پیٹ میں لگنے کی ضرورت ہے

۴۰۰

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ عیسیٰ کی لڑکیوں میں دودھ کی بوتلی ہوگی اس کی باری جو مائید سال عمر کی تھی خدا تعالیٰ کو دلا سونے کے لیے بچاؤ بن اس کے اند میں دے رہی تھی جبکہ اس وقت وہ بی بی ۱۰۰ سال کی تھی تھا اب معلوم یہ کر رہے کہ وہ خدا تعالیٰ اپنی بچاؤ لایا لیکن وہ لڑکی اپنی پوتی بنی ہے سے لڑکی کو ملنے ہے یا نہیں بڑا تو ہوا۔

۴۰۱

ثبوت رضاعت کے لیے بچے کے پیٹ میں دودھ کا لگنے کی ضرورت ہے بچہ ضروری ہے جس کو لڑکی نہ پتال میں دودھ نہ تھا تو نہ بچے کے اند میں پتال دینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

اس صورتہ مسئلہ میں کتاب ج ۱ ص ۱۰۰۔ افعال فی شرح التوسیر ص ۳۰۴ ج ۳ لبو النعم الحلیۃ و لم یدر۔ دحل قلب فی حلق ام لائم بعروہ فی الشامیۃ عن القیۃ امر ان کانت تعطی لندیہا صیۃ و افسہر ذلک مہم لم نقول لم یکن فی نڈی لس حسن لفسنہا ندی و لم یعلم ذلک الامس جہنہا حار لایسہا ان یروج یجہہ نعیمیہ واللہ تعالیٰ اعلم

* رد المحتار ج ۱ ص ۱۰۰ فی النہج مدونہ تاج العروۃ ج ۱ ص ۱۰۰
 * تاج العروۃ ج ۱ ص ۱۰۰

ایک عورت کی گواہی سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی

﴿ع ۳۸﴾

ایک عورت کے اقرار کے بعد صرف ایک ہی گواہی جاتی نہیں رہتی ہے کہ عورت اس عورت کے لئے گواہ اور پادار ہے مگر بعد میں جب تحقیق کی جاتی ہے تو وہ عورت اپنے بیان سے رجوع کرتی ہے دوسرا کوئی گواہ نہیں ہے کیا صورت انہوں میں درست رضاعت ثابت ہوگی نہ شہادہ و خبر کے رجوع کے ساتھ ہونے کے لئے خبر کو یقین اٹھانی شرط ہے نہ ثبوتی رجوع مع یقین سمجھ ہوگا نہیں بخیر و جروا۔

﴿ع ۳۹﴾

صورت مسئلہ میں حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی اگرچہ دو خبر و خبر و عورت اپنے اخبار پر برقرار ہے اس لیے کہ ایک عورت کے خبر دینے سے شہادہ درست رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور نہ ثبوت سے رجوع کی صداقت میں کوئی یقین و خبر باخبرہ شرط ہے۔ الجواز اربعی = ۲۵ ہے۔

والمصطلح ان الروایة قد اختلفت فی اخبار الواحد فی الكاح و ظاهر المتن انه لا يعمل به وكذا الاخبار برضاع طار فلکن هو المعتمد فی المذهب الح

ابن القیّم الشافعی ص ۲۴۳ ج ۳ ہے والرضاع حجتہ حجة المال و هی شهادة عدلین و عدل و عدل لیس الح و فی رد المحتار قوله و هی شهادة عدلین ای من الرجال و اقام انه لا یستبحر الواحد امرأة کان او رجلا قبل العقد او بعده و نه صرح فی الکافی و النہایہ نعماً لسانی و رضاع الخایة نو شہدت نه امرأة قبل الکاح فہو فی سعة من تکذیبها لکن فی محرقات الخایة ان کان فکله و المعسر عدل ثقة لا یجوز النکاح و ان کان معده و هما کثیرین فلا حوط التنوہ و نه حزم الرأی معللاً بان الشک فی الاول وقع فی الجوار و فی الثاني فی البطلان و الدفع اسهل من الوقوع و یوفی بحمل الاول علی ما اذا لم نعلم عدالة المخبر او علی ما فی المحيط من ان فیہ روائین و مقتضاه انه بعد العقد لا یحصر اتفاق لکن نقل الزیلعی عن المعنی و کبرایة الہدایة ان غیر الواحد مقبول فی الرضاع الطاری ما ان کان نعتہ صغیرة الشہد و احدة ما ان امه او اخه او ارصتہ بعد العقد فلیست و بشیر الیہ ما من قول الخایة و هما کثیرین لکن قال فی البحر بعد ذالک ان

ظاهر الأسلوب أنه لا يعمل به مطلقاً فليكن هو المعتمد في المذهب فنت و هو بهذا ظاهر كلام كافي الحائكم الذي هو جمع كتب ظاهر الرواية و فروع بينه و بين قبوله خبر الواحد بحجاجة الماء أو الملح و فتوى نزلت في ح

٣٠٠

ثبوت رخصت کے لیے جہتاً حاضر و مرجی ہے اور قاضی گواہی معتمد نہیں

ॐ नमः

یہ فراموش نہیں ملتا، میں اوس وقت تک کہ ایک مرتبہ ماہ جس نے رضا خان کو ایک معتد آدمی کے ساتھ ملا کر
 یہ بعد ازاں چار آدمی مزید متعین کیے گئے ان کے سامنے مظلوک بہت گئی اور یہ نچوڑا آدمی جو بحیثیت منجی کے تو اسی
 کے سامنے بالکل اکابر تھے، چاروں مرد، تیس عورتوں نے ظلیفہ پرانے لباس کے دکھایا یہ مرتبہ نے ۱۹۱۷ء کے پانچویں
 اور دسویں میں سے ایک کی خدمت میں بلے اور پانچ سو صوفے صوفے تھے اور ان کے پاس ہے اور دسویں میں بلے اور پانچ سو صوفے
 میں کا تھا اور پانچ سو صوفے تھے ہے اور ان تین عورتوں میں سے ایک پانچ سو صوفے کا ہے اور دسویں میں بلے اور پانچ سو صوفے
 کتبہ ہوا کہ تہہ کہ صوفے ہے اور یہی ہے اور دسویں میں بلے اور پانچ سو صوفے ہے اور اس کے نزدیک اور باقیوں ہا ہا ہا
 کی طرف سے لیا اس صورت میں ہے ۲۰۰ رضا خان ۲۰۰ ہے اور یہ نہیں؟

46

مرضہ کا اہلبالہ، مثبت رضاعت نہیں یا خصوصاً مبتدئہ تک بھی ہو ثبوت رضاعت کے لیے حجت عامہ یعنی اس کا ماہی یا ایک مرد اور دو عورتیں ضروری ہیں، خواہ قبل نکاح ہوں یا بعد نکاح۔

[illegible]

۱۱۔ اور انہوں کو ایسی قوم، مقررہ مہلت طاری ثبوت سے بعد، مسمومہ عزت ثابت ان کے لئے
 بائز قرار دینے کا حکم صادر کیا۔ ۱۲۔ ان کے بعد، عزت اور مہلت طاری ثبوت کی کمی، یعنی ان کے لئے بھی عدالت
 ثبوت ثابت رہے۔

۱۳۔ کتب رجال فی العالیہ السجریہ ص ۳۰۶ ح ۱ المرجع بطہر۔ حد الامور حد حصا
 الاثر وارو الناس البتہ کذا فی السماع ولا یصل فی السماع الا لحدودہ فی حد الامور حد
 امرائین عدول کذا فی الامه جبط ولا یصل الخرقہ لا یصل فی القامی کذا فی السمر الحدائق
 ذیہ الحدائق

۱۴۔ الحدائق فی الحدائق ص ۱۰۰ ح ۱۰۰
 ۱۵۔ الحدائق ص ۱۰۰ ح ۱۰۰

انگریزین ہو کر وادی کے پتھانوں میں دو ایسے قوم
 پڑ کا مدت رشامت میں یہ تھا تو حرمت ثابت نہ ہوئی

۱۶۔ الحدائق ص ۱۰۰ ح ۱۰۰

۱۷۔ حدائق ص ۱۰۰ ح ۱۰۰ ایسی وادی کے پتھانوں کی حرمت ثابت نہ ہوئی
 ۱۸۔ حدائق ص ۱۰۰ ح ۱۰۰ ایسی وادی کے پتھانوں کی حرمت ثابت نہ ہوئی
 ۱۹۔ حدائق ص ۱۰۰ ح ۱۰۰ ایسی وادی کے پتھانوں کی حرمت ثابت نہ ہوئی
 ۲۰۔ حدائق ص ۱۰۰ ح ۱۰۰ ایسی وادی کے پتھانوں کی حرمت ثابت نہ ہوئی

۲۱۔ حدائق ص ۱۰۰ ح ۱۰۰ ایسی وادی کے پتھانوں کی حرمت ثابت نہ ہوئی
 ۲۲۔ حدائق ص ۱۰۰ ح ۱۰۰ ایسی وادی کے پتھانوں کی حرمت ثابت نہ ہوئی
 ۲۳۔ حدائق ص ۱۰۰ ح ۱۰۰ ایسی وادی کے پتھانوں کی حرمت ثابت نہ ہوئی
 ۲۴۔ حدائق ص ۱۰۰ ح ۱۰۰ ایسی وادی کے پتھانوں کی حرمت ثابت نہ ہوئی
 ۲۵۔ حدائق ص ۱۰۰ ح ۱۰۰ ایسی وادی کے پتھانوں کی حرمت ثابت نہ ہوئی

۲۶۔ الحدائق ص ۱۰۰ ح ۱۰۰

(۱) پڑ کا مدت رشامت میں یہ تھا تو حرمت ثابت نہ ہوئی

بعض اعلیٰ حلقوں کے اندر نہیں، تو درست و مستقیم ثابت نہ ہوئی۔

(۴) اگرچہ عرب نے مدتِ رسالت میں ایمان لایا، مگر وہ جانتے تھے کہ مدتِ رسالت نہایت کم اور جو بڑے نسب

کئی روپے فراست ہو گئے ہیں۔ جو مریض کئی دن بعد سے کھانے پینے سے انکار کرتے ہیں۔ نشاء، بے خوابی، غم

۴۴ جمادی الثانی ۱۳۹۵ھ

نزرتِ رضا مت لئے گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔

روادوں نے باندھنے میں عورت کا قول مستحکم ہے

کہ فرماتے ہیں علامہ اربابین میں سنیہ میں کہ مسلمان آؤں گی یا اپنے دوستوں سے میدانِ کیم و لیم میں کھینچ کر پھینک دیں۔ میں نے جی رہی یہاں نے کئے لیے ایک مس کی کووندہ سے وہ لڑکا آئندہ یہ لکھی اور پھر وقت و وقت اور تک کرتا تھا مگر پستانِ سنہ میں ڈالنے کی نہ موٹوں سوچتا تھا مالی اہل میں کہ عمر ۵ سال کی تھی کئی ہے کہ میرے پستانوں میں ۵۰۰ لکھ کا نام انگلیاں دھکا دے پانی بھی نہ تھا مگر بچ اپنی والدہ کے دھوکے سے جیب میں چھوڑا تھا اور غلط سمجھتی ہے کہ میری عمر ۵ سال ہے میرے پستانوں میں ۱۰۰ لکھ کا نام انگلیاں دھکا دے تو ان کی من صورت میں میدانِ کیم و لیم کا رشتہ ہے ماحول کا نام خالد کی دختر مسلمانہ پھرنی سے شامہ ماست

4. 6. 2

شعور و رسلان کے لیے دور یا ایک سو سو مورخوں کی شہادت سے ظاہر ہوتی ہے کہ دامت و سولت میں دیرھ کے وجود پر تمام نہیں اور صورت نہ ہوتی ہے کہ دیرھ نہ قوت صورت کا قول میں ہو جائید صورت صورت نہ ہوتی۔

فقال أي خذوا من السبيير عني ٢١٢ ح ٣ قلوا نعموا: الخمسة والحمد لله الذي أدخل المنى في حنيفة ولا

لم يجد في الدنيا من كان يعطي نديها صبيحة اشبه ذلك بهم ثم يقول ثم
يكسر في نديي ليس غير المصنوع نديي ولم يعلم ذلك الا من جعلها حاز لا منها بل بنزول هذه
الصبيحة في البحر ، فتدرك البحر في علم

...مکمل طور پر منسوخ ہے۔

اگر پستانوں میں دودھ نہ تھا تو حرمت ثابت نہ ہوگی

﴿ج ۱﴾

کین لڑکے ہیں علماء دین اہل تشیع میں اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک ضعیف العمر عورت نے اپنے شیر خوار بچے کو پستانوں سے لگا دیا جب کہ بوجہ ضعیفی اس کے پستانوں میں دودھ نہ تھا کہ یہ لڑکا بلوغت کے بعد اپنی بیوی سے کی لڑکی سے شرعاً شادی کر سکتا ہے یا نہیں؟

﴿ج ۲﴾

اگر واقعی پستانوں میں دودھ داخل نہ تھا اور ایک قطرہ دودھ بھی بچے کے منہ میں نہیں گیا تو حرمت رضاعت ثابت نہیں اور نکاح جائز ہے ولی المسافعة عن القیة امرأة كانت تعطی نديها صببة و اشتهم ذالک یسہم ثم تقول لم یکن فی لدیس لئن حبس لفعتھا فدی و لم یعلم ذالک الا من جہتها جاز لا یبہا ان یعزج بھدہ القیة الخ ص ۲۱۴ ج ۳) لفظ (اجدہ تعالیٰ اعلم
رد المحتار اور شاہ غفرلہ صاحب مفتی دوسرے مامور معلوم ہوتا ہے کہ ۱۳۹ھ

ثبوت رضاعت کے لیے دودھ دیا ایک مرد اور دودھ خور توں کی گواہی ضروری ہے

﴿ج ۳﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ مسافر جتنی جتنی ہے کہ مجھے اپنی بیوی یا کسی کتنی تھی کہ میں نے آپ دن اپنی بیوی سے کھڑا کھڑا دودھ دیا تھا لیکن میں نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا اور نہ بانی ہوں اس وقت مسافر کو شرط ہو گی ہے یا اس کا ذکر اس غلام محمد شرمسائی کی دوہتری کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے ایک بات اور میں ہے جو جتنی جتنی ہے کہ چچا کی لڑکی کی سوکن ہوئی ہے اور فرارست کشندہ حلیہ بیان دیتا ہے کہ مجھے کوئی یقین نہیں ہے اور ثبوت کی کراٹے والا کسی غلام محمد بھی کہتا ہے کہ مجھے کسی صاحبہ مسافر کوئی اعتبار نہیں ہے کیونکہ میری جو بیوی دی ہے وہ مسافر کی لڑکی ہے اس لیے وہ کوئی موجب حرمت نہیں ہے؟

﴿ج ۴﴾

ثبوت رضاعت کے لیے دودھ دیا ایک مرد و دودھ خور توں کی شہادت ضروری ہے اگر مستحکم صورت میں شہادت ثبوتی موجود نہیں ہو مسافر جتنی کے صحت پر بھی دین گئی نہیں دینا تو صرف جتنی کے قول سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی لہذا

اس مرد عورت کا بچہ میں نکاح ہا رہے۔

قال في الهندية ولا يعل في الرضا ع الا شهادة رجلين او رجل وامرأتين عدول كذا في المحصر الى ان قال دون كان المحررا عدا ووقع في قلبه انه صادق فلا ولي ان ينزله ربا خذ بالشفة وجد الاحبار قبل العقد و بعده ولا يبع عنه ذلك كذا في المحصر ع لم يكرهه من ۳۴۳ ح ۱ وفي الشامية لكن فان في المحر بعد ذلك ان ظاهر المتن انه لا يعمل به (ان يبيعوا لوالده) مطلقا فليكن هو المعتمد في المذهب قلت وهذا ايضا ظاهر كلامه في العناكم الذي هو جمع كتب ظاهر الرواية والفرق بينه وبين قول خبر الواحد من جهة النساء والنفق ليرحمه من كتاب الاستحسان من ۲۲۳ ح ۳) فظا والله تعالى ع

مرد عورت کا بچہ میں نکاح ہا رہے۔
۳۴۳ ح ۱

ثبوت رضا ع کے لیے بچہ تادم ضروری ہے صرف مرد عدا کا قول معتبر نہیں

﴿ ۳۴۳ ۱ ﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین کا ایک ٹکڑھ کا نکاح میں کی کہ اسوں زوہ میں سے۔ اور تقریباً اس سال پہلے منعقد ہوا ہے اس کے بچہ میں۔ اس وقت تین زکریہ پید ہو چکے ہیں اور تین فطرس اللہ تعالیٰ نے وہیں چند بچوں سے اس کے بچہ کے کہہ بے نام میں نے پہنچائی کا اور وہ بچہ مگر اس نے کسی نائی وقت فطس کی ہے انکھوں سے نہیں دیکھ اور نائی بھی قرار کرتی ہے کہ فطس میں نے اپنے نواسے کو دودھ پیا تھا مگر میں کا کوئی مرد یا عورت مثنی شاید نہیں صرف انہوں نے در فطس بھی نہ صبی مشہور ہے کیا اس کا بیٹا وہی کے ساتھ۔ ان شرطہ۔ صحت ہے یا تقریبی ضروری ہے کہ تقریبی ضروری ہے تو اس کی کیا صورت ہوگی اور ان دیکھنے کے حواس کی ہوتی گی؟

﴿ ۳۴۳ ۱ ﴾

ثبوت رضا ع کے لیے دو مرد یا ایک مرد و دو عورتوں کی شرط ضروری ہے صرف مرد عدا کا قول معتبر نہیں خواہ قبل عقد ہو یا بعد عقد ہم کہتے ہیں کہ ضروری ہے بعد ایسے مرد و عورت کا بچہ میں نکاح ہو سکتا ہے بشرط انکہ مرد عدا کے صدق پر اس کو اس کے جیسے حالات میں ثابت ہو کہ ان کے بچہ ہا رہے۔

قال في الهندية من ۳۴۳ ح ۱ لا يعل في الرضا ع الا شهادة رجلين او رجل وامرأتين

اسرائيلين عندئذ كذا في المحيط (التي ان قاله) وان كان المصغر واحدا ووقع في قلبه انه صادق فلا يجرى له بطلان وما غلبه بالنقطة وحده الاحواز قبل العقد او بعده ولا يجب عليه ذاك كذا في المحيط وكذا في الشامية ينسب المصالح من ٢٢٢ ج ٣ فقد التفتون من حرركم انور شاه خورشيد نوب خلقي در مقام اعلام
١٢٩٩ هـ

حرمتِ رخصت کے لیے عامل گواہوں کی گواہی ضروری ہے

62

کیا نہ کرتے ہیں علماء دین اسلام؟ ایم کہ نہ دیکھو شہداء کو تم بھی چاہتے ہو پانچ آؤ کیوں سے کہ کسی نے بے
تکلیف کے میرے ساتھ اسد ان و غلو نہ لے لی نہ راجہ گدھ صاف سے نہ بے تکلفی کو دیکھ لے اور نہ ہم اوصاف و احادیث
اب صاف سے تم کیا ہے اور سیدان و غائب بھی ہے ان کے انکار اور یہ ہے کہ ہم نے ان کو پانچ آؤ میں دیکھ لے ہمارے میں کچھ
نہیں جہاں آکھ کے کسی آدمی نے نہیں دیکھا غور و جھین انکار بھی ہیں قریبت کے رو سے کہ یہ رضاعت شریعت ہوئی یا نہ
میرا جواب ہے۔

॥८॥

ثبوت رضاعت کے لیے امر، نال یا ایک مرد اور دو عورتیں ضروری ہیں اس کے بغیر ثبوت رضاعت نہیں ہوتا۔
 مخصوص جگہ خارج بھی ہو چکا ہے والصرح صحیحہ صحیحہ النحل وھی سفادۃ عدلیں او عدل و عدلیں
 دو معتادوں ۲۲ ح ۳ نیز رضاعت میں شہادت و التسلع بھی صحیح نہیں جب تک کہ مشاہدہ و تباہ نے کیا ہو تو پھر نالے
 سے ہو اسی میں مافی میں ای ج غلط ہے جن کو فقہاء نے شمار کیا ہے رضاعت میں سے کسی بے سند حد میں مستحکم نہ کہ
 ضروری ہے۔ بلاشبہ بعد احمد سالار بعد سالار صناع الافی مسروقہ (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵

مکتبہ اسلامیہ، لاہور، پاکستان

حرمت رضاعت کے لئے دوا کا دل گواہ ہونا ضروری ہے جو دودھ حلق میں اترنے کی گواہی دے

کھڑکی

کہا، فرشتے جس علمائے دین و محققین اہل سنت کے بارہ میں کہ سعد بخالت زیادتی بخشتہ تک ایسا ہے ہوش تھا کہ خود خدا کو کھانے پینے سے سزا دیا تھا اور انہی عمر صرف پورے پانچ دن کی حکیم نے کہا کہ والدہ کے سوا کوئی دوسری عورت پستان نہ دے کہ یہ کمرے بچہ اور دیتا ہے یا نہ یہ نوک والدہ کا دوا دھ معر صحت مر لیں ہے چنانچہ ہندو نے اپنا پستان سعد کے منہ میں داخل کرنا چاہا مگر سعد نے نہ تک نہ گھولا فقط لہوں تک پستان رہا اور نہ پستان کو سعد نے چوسا نہ ہی ہندو نے پستان سے اور نہ کال کہ سحر کے منہ میں بالاکو اندر میں حالت سعد ہندو کی غور و خیر دے نکاح کو منسک سے باز؟

(۴) بندہ اور شاہ جن مضافہ مذکورہ بالا صورت کی تفصیل کرتے ہیں۔

(۳) : یہ وہی خود بخود ہائیرہ کے ساتھ سعد کا جس وقت خطہ بھی اور غمی اور کیا گیا اور ساتھ ہی پر اور ہی کی اور رسومات بھی اور کی آئیں اس وقت کسی نے کسی قسم کا اعتراض یا شبہ نہ کیا اب برادری کے ذرائع ہونے پر عرصہ چار سال کے بعد امتیاز کی بناء پر جو شریک خطبہ تھے ان میں سے چند آدمی خواص کے در پر آدمی رسماً کرتے ہیں یا یہ دعویٰ مضاعف قابل ماعت ہے؟

紀年

رضاح کا طہارت اس وقت ہوتا ہے جب دو گھنٹہ اور نصف گھنٹہ کے درمیان میں کسی نے کوئی چیز کھائی ہو تو اس سے طہارت نہیں ہوتی۔ اگر کسی نے کوئی چیز کھائی ہو تو اس سے طہارت نہیں ہوتی۔ اگر کسی نے کوئی چیز کھائی ہو تو اس سے طہارت نہیں ہوتی۔

وقالوا انهم المخلعة ولم يدر ادخلوا السن في حنقه ام لالهم بحره. ونحو في الفتح نو دلت المخلعة
في في المسمى ونسكت في الارضاع فلا تثبت الحرمة فانكح الح ص ٢٠٢ ج ٣ وقال في
المر المختار والارضاع حجه ايمان و هي شهادة عدلين او عدل و عند تبيين الخ ص ٢٢٣ ج ٣
فتاوى سماوي الم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ثبوت رضاعت کے لیے گواہوں کا ہونا ضروری ہے صرف مرضعہ کا قول معتبر نہیں

﴿مس﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ فاضل نے ایک لڑکی سے شادی کی آٹھ ماہ گزر جانے کے بعد منکوحہ کی مانی نے انکشاف کیا کہ میں نے فاضل کو رودھ پلایا تھا تحقیق کی گئی ایک بھی گواہ نہ ملا جو یہ کہتا کہ راقی فاضل نے رودھ پیا ہے حالانکہ فاضل کی شادی کے کپڑے وغیرہ خود مانی نے خریدے تھے اور اپنی اس بات کو سچا کرنے کی خاطر منکوحہ کی مانی نے جس نے فاضل کو رودھ پلانے کا دعویٰ کیا ہے اسی کے لڑکے کے لئے قرآن اظہار کیا۔ واقعہ فاضل نے میری ماں کا رودھ پیا ہے حالانکہ قرآن اظہارنے والا فاضل سے جیونہا ہے ایک بریلوی مولوی صاحب کو بلایا گیا تو بالاذکور صورت کے تحت انھوں نے فتویٰ دیا کہ بڑی فاضل پر حرام ہے اب منکوحہ کے ہاں بچہ بھی ہے فاضل کو منکوحہ کی مانی پر کوئی اثر نہیں؟ بیڑا تو جڑا۔

﴿حج﴾

ثبوت رضاعت کے لیے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت ضروری ہے پس صورت مسئلہ میں اگر خاندان رضاعت کے قول کی تصدیق نہیں کرتا تو ایسے گواہوں کی شہادت ضروری ہے جو شرعاً معتبر ہوں صرف مرضعہ کا قول معتبر نہیں۔ اگر گواہ ہو تو حرمت کا ثبوت نہیں ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
حرر محمد نور شاہ وغفرلہ عبد ملتقى۔ سہ ماہ العلوم مکہ ۱۴۲۵ھ

حرمت رضاعت کا دار و مدار بچگی کے دودھ پینے پر ہے

﴿مس﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل صورت میں سیف اللہ کا نکاح قہت حمیرا بی بی سے ہو سکتا ہے یا نہیں صورت یہ ہے بی بی غلام سیکین کے بیار ہونے کی وجہ سے نکاح حمیرا نے عزیز بی بی کا پستان نہ دیا میں لیا مگر چہ عزیز بی بی دو سال رودھ سے فارغ تھی اور اس کے بہن میں کوئی رودھ نہ تھا اور محبوب خان کے بعد آج تک اس کو کوئی اولاد بھی نہیں ہوئی سیف اللہ خان کا نکاح قہت حمیرا سے ہوتا ہے کیا یہ نکاح درست ہے یا نہیں؟

﴿حج﴾

ثبوت حرمت رضاعت اور عدم حرمت کا دار و مدار بچگی کے دودھ پینے اور نہ پینے پر ہے۔ اگر بچگی نے رودھ پیا ہے

اگرچہ ایک قطر ہی ہو تو حرمت ثابت ہے اور اگر دودھ نہیں پیا اس لیے کہ دودھ نہ تھا یا پیئے کا حقین نہیں تو حرمت ثابت نہیں اور نکاح جائز ہے ہر صورت مسئلہ میں تحقیق کی جاوے جو صورت ہو اس کے مطابق عمل کیا جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

درہمہ انوار شاد مغرب، باب مفتی: د. س. قاسم اعظمی، دہلی
۲ صفر ۱۳۹۵ھ

اگر شرعاً رضاعت کا ثبوت ہے اور خاوند تسلیم کرتا ہے تو ان کے درمیان جدائی ضروری ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص مسکریہ حسین کا نکاح پنہانوں خاتون سے کیا گیا ہے لیکن بعد میں پتہ چلا ہے کہ مسکریہ حسین کی نانی نے مسات پنہانی کو دودھ دیا تھا اور یہ بات مصدق ہو چکی ہے تو اب پنہانی مسکریہ حسین کی رضاعی خال ہوگی یعنی (والدہ کی ہمشیرہ) تو کیا مسکریہ حسین کا اس سے ساتھ نکاح درست ہے یا نہیں اگر نہیں ہو سکتا تو علاقہ کی ضرورت ہوگی یا نہیں ان دونوں کا نکاح ہو چکا ہے یا قصتی نہیں ہوئی۔

﴿ج﴾

اگر شرعی طریقہ سے رضاعت کا ثبوت موجود ہے اور خاوند اس کو تسلیم بھی کرتا ہے تو حرمت ثابت ہے اور اس شخص پر نازہ ہے کہ وہ اس عورت سے علیحدگی اختیار کر لے یعنی زبان سے کہہ دے کہ میں نے چھوڑ دیا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
درہمہ انوار شاد مغرب، باب مفتی: د. س. قاسم اعظمی، دہلی
۱۸ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۵ھ

اگر کوئی رضاعت سے منکر ہو جائے تو پھر ثبوت ضروری ہے

﴿س﴾

لیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ آج سے چھ عرصہ پہلے میری لڑکی سماء حان بی بی کو ایک شخص اللہ بخش بی بی نے انوار کر لیا حالانکہ اللہ بخش نے میرے ساتھ رضاعی طور پر دودھ پیا تھا میں نے ہر طرح سے خوشی کی مگر اس نے میری لڑکی مجھے واپس نہ کی اور اس نے مصنوعی طور پر نکاح پر حاکم سے گھر میں رکھ لیا اس وقت میری انوار شدہ لڑکی سے بچہ لڑکے اور لڑکیاں ہیں کیا میری لڑکی اس کے نکاح میں روکتی ہے یا میری لڑکی اور اس کی اولاد اس کی جائیداد کی وارث بن سکتی ہے یا نہیں یا اللہ بخش نامی آدمی کا یہ فعل دائرہ انسانیت میں داخل ہے یا نہیں لہذا اسے فتویٰ سے روکنی چاہیے ایسے آدمی پر شریعت کی کیا حد ہے شرعی طور پر میں اس کے خلاف کوئی قدم اٹھا سکتا ہوں یا نہیں؟

فقہ حنفی

اگر اللہ تعالیٰ رضاعت کا منکر ہے تو رضاعت کا ثبوت ضروری ہے اور ثبوت رضاعت کے لیے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی حیثیت ضروری ہے اگر شرط رضاعت ۴۰ سات ہو جائے تو درست ثابت ہو جائے گی اور تکلیف غرام ہو جائے گا پہلے اس مسئلہ کی تحقیق کی جائے بعد میں درودت کے تعلق استفسار کیجیے۔ مظلہ واللہ تعالیٰ اعلم

درود و تحرائق: شاہ محمد بن عبدالمطلب رحمہ اللہ نے تمام اہل علم و ایمان کو اس طرح مخاطب فرمایا ہے کہ:

۱۳۹۹ھ

تحقیق کرنے کے بعد ثابت ہو جائے کہ

دو: ہا ایک قطرہ بھی مزہ میں نہیں گیا تو رضاعت ثابت نہ ہوگی

فقہ حنفی

کیا فرماتے ہیں امامین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت مسافر کو مائے کی بیٹی مریدان مائے نے شیر خوار کی کے زمانہ میں بھرا دیا مائے کا پستان منہ میں لیا پستان کو منہ سے جگاتے ہی بھرا دیا اس سے اپنا پستان مریدان مائے کے منہ سے کھینچ لیا مریدان مائے نے صرف پستان منہ میں لیا اور ہا کا ٹھوکت نہیں بنا اب۔ کی مریدان مائے حوا میں سے لیا اس کا نفع بھرا دیا مائے کے بھرنے کا منہ نہ ساتھ جائے یا نہیں تحقیق سے قویٰ تحریر فرمائیں؟

فقہ حنفی

خوب تحقیق کی جاوے اگر واقعی مریدان مائے نے صرف پستان منہ میں لیا اور ہا کا ایک قطرہ بھی نہیں دیا اور درست رضاعت ثابت نہیں ہوگی اور نکاح جائز ہے۔ فقہ واللہ تعالیٰ اعلم

درود و تحرائق: شاہ محمد بن عبدالمطلب رحمہ اللہ نے تمام اہل علم و ایمان کو اس طرح مخاطب فرمایا ہے کہ:

عورت کے انکار کے بعد خاوند بھی تصدیق نہیں کرتا

اور شہادت بھی نہیں ہے تو رضاعت ثابت نہیں ہوتی

فقہ حنفی

ایسا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ: جب بچہ پستان پر لگا دیا تو بچہ شادی شدہ بھی جب زید نے نکاح کیا تو اس وقت زید کی ازکی راشدہ تقریر یا نوامیٰ درود پینے والی اس کے ساتھ تھی مگر نکاح کے بعد

اور جس کی پرورش بائیس عورت کا قول مستحب ہے

فہم بنی

کیا کہتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے بیویوں میں ایسی بی بی سے یک نوازی پیدا کر لی جو اس کی بی بی کے برابر ہو تو اسے کیا حکم ہے؟ کیا یہ بھی جائز ہے کہ اس نے بیویوں میں ایسی بی بی سے یک نوازی پیدا کر لی جو اس کی بی بی کے برابر ہو تو اسے کیا حکم ہے؟ کیا یہ بھی جائز ہے کہ اس نے بیویوں میں ایسی بی بی سے یک نوازی پیدا کر لی جو اس کی بی بی کے برابر ہو تو اسے کیا حکم ہے؟

فہم بنی

دب و احوائے خود پائی نہ بد و نیک اور جو سے خود کتنی سے نہ ہو۔ یہ بھی نہیں آیا تو عورت کا قول مستحب ہے۔
وہ بعد از مرگت نہایت بھول و فراموش ہے کہ ایک دفعہ اس کی شہرہ کنویر میں ۲۱۲ ح سفلو النعم
الحمدہ والحمد للہ دحل المدبر ہر جلفہ و لائلو بحر و لان فی اصابہ شک و فی الشاہدہ عن
انفسہ امرافہ کتبت اعطی مدینا عیہ و اشتہر دنک بیہم نم تقول سوکس فی مدنی لس
حسن النقصانہ مدنی و لہ علیہ دالک الامس جہتہ حار لاسہا ان یبرج بعدہ النقصان لقا
والہ توی ح

مرکز اور مدبر ہر جلفہ و لائلو بحر و لان فی اصابہ شک و فی الشاہدہ عن
انفسہ امرافہ کتبت اعطی مدینا عیہ و اشتہر دنک بیہم نم تقول سوکس فی مدنی لس

مرکز اور مدبر ہر جلفہ و لائلو بحر و لان فی اصابہ شک و فی الشاہدہ عن

فہم بنی

کہتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے بیویوں میں ایسی بی بی سے یک نوازی پیدا کر لی جو اس کی بی بی کے برابر ہو تو اسے کیا حکم ہے؟ کیا یہ بھی جائز ہے کہ اس نے بیویوں میں ایسی بی بی سے یک نوازی پیدا کر لی جو اس کی بی بی کے برابر ہو تو اسے کیا حکم ہے؟ کیا یہ بھی جائز ہے کہ اس نے بیویوں میں ایسی بی بی سے یک نوازی پیدا کر لی جو اس کی بی بی کے برابر ہو تو اسے کیا حکم ہے؟

تقریباً چھ ماہ محبت سے داوی نے غلام فرید کو دودھ پلایا تھا اور داوی ابھی زندہ ہے وہ اقرار بھی کرتی ہے کہ واقعی میں نے اس کو دودھ پلایا تھا اب جبکہ غلام فرید نے داوی کا دودھ پیاتے تو اس کی پھوپھی غلام فرید کی رضائی بہن بن گئی اس لیے اب چونکہ بات ظاہر ہوئی پھر مولوی صاحبان سے پوچھا گیا تو وہ کہتے ہیں کہ غلام فرید کا کالج امیدوار ہے وہ نہیں ہو سکتا جو کچھ موادہ غلط ہے اور آئندہ سو دفعوں غلطہ بخود جائیں اس لیے سب کی طرف رجوع کیا کہ آپ شرعی نقطہ نگاہ سے وضاحت کے ساتھ تحریر فرمادیں کہ واقعی کالج ہوا ہے یا کہ نہیں اب غلام فرید کو کیا کرنا چاہیے۔ بینو اتو جروا۔

﴿ج﴾

مذکورہ صورت میں چونکہ صرف داوی غلام فرید کو دودھ پلانے کا قرار کرتی ہے اس کے علاوہ کوئی گواہ نہیں ہے لہذا صرف مرضعہ کے اقرار سے حرمت ثابت نہیں ہوگی۔ (احوال فی المسند ص ۷۷ ج ۱) اولاً یقبل فی الرضاۃ الا شہادۃ رجلین اور رجل و امرأتین عدول)

البتہ اگر گواہ عادل موجود ہوں تو پھر تفریق واجب ہے۔ غلام معصومی رضوی۔ نقطہ اللہ تعالیٰ اعلم
الجواب صحیح محمود معتمد عن مفتی مدرسہ قاسم اعظم دہلی
۲۲ رمضان ۱۳۸۱ھ

ثبوت رضاۃ کے لیے دوسروں کا گواہ ہونا ضروری ہے صرف ایک عورت کا قول معتبر نہیں

﴿ک﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت اپنی لڑکی کا کالج اپنے بھتیجے کے ساتھ کرنا چاہتی ہے بھائی کہتا ہے کہ تم نے اس لڑکی کی پیدائش سے ۵ سال قبل اسی بچے کو جب یہ صرف ۲۴ دن کا تھا اور میری بیوی یعنی اس عورت کی بھابھی یا تھامی مات کا وقت تھا کہیں دودھ نہیں ہو سکتا تھا اور بچہ دربارہ میں نے نہیں دودھ پلانے کے لیے کہا تھا جس پر تم نے انکار کر دیا تھا مگر میرے اصرار پر تم نے ایک وقت اپنا دودھ پلایا تھا اس وجہ سے تمہاری کسی بھی لڑکی کا کالج میرے اس لڑکے کے ساتھ نہیں ہو سکتا حالانکہ عورت طفیلہ اور قسیمہ کہتی ہے کہ جہاں تک میری یادداشت کا تعلق ہے مجھے قطعی یاد نہیں کہ میں نے دودھ پلایا ہوا اس وقت یہ عورت اس کا بھائی ہوا اس کی بہن بھانج سوجود تھے اور چوتھا آدمی کوئی نہیں تھا بھانج بھی کہتی ہے کہ مجھے پتہ نہیں کہ تم نے دودھ پلایا ہے یا نہیں اور نہ ہی اس عرصہ میں سال میں کبھی ذکر ہوا ہے کہ تم نے کبھی میرے بچے کو دودھ پلایا ہو اگر کبھی پلایا ہوتا تو کبھی نہ کبھی ذکر ضرور چہرہ ۲۔

الغرض دونوں عورتیں دودھ پلانے سے انکار ہی ہیں صرف اور صرف بھائی کہتا ہے کہ مجھے یاد ہے کہ تم نے دودھ

یاد کیا میں عربوں کی فوج کا کھنچ کر ان کے ساتھ ساتھ چلا گیا تھا۔ یہ بھی ان کا بچہ ہے۔ یہ وہی ہے جسے وہ چاہے وہ چاہے ہے۔

२३६

شہادت دھماکے کے لیے اور دہائیوں کے مزاح و مکاریوں کی شہادت ضروری ہے صرف ایک عورت کا قول معتبر نہیں ہے۔ ہر کیف حجت کا ضروری ہے اہل عصمت مسکن میں ان عورتوں کا تکیہ میں نکاح ہو سکتا ہے۔

وقال في الهندية لا يفل في الرضاع الأشهاد وجنن أو رجل أو امرأة في عدول كذا في المحيط (إلى أن قال) : وإن كان المصحح واحداً وقع في فقه أنه صادق فالأولى أن يتفرد وبها حذائقه وخذ الإجماع في العقد أو بعده ولا يجيب عليه ذلك كذا في المحيط (عالمگیریه ج ۳ ص ۱) وفي لامية ص ۲۴۵ ج ۳ لكن قال في البحر بعد ذلك إن ظاهر النصوص أنه لا يعمل به (أي بحبر الوحد) مطلقاً فليكن هو المعتمد في المذهب قلت وهو أيضاً ظاهر كلامه كما في الحاكم الذي هو جمع كتب طهر الرواية وشرقي يسه و بين قبيل خبر الوحد بمحاضرة العلماء أو النجوم فراجع من كتاب الاستحسان إزداد المختار باب الرضاع ص ۲۲۳ ج ۴ انظر تهذیب العلم

و محمد انور شاد و محمد رفیع جہانگیر و محمد رفیع جہانگیر و محمد رفیع جہانگیر
محمد رفیع جہانگیر

ثبوت و شہادت کے لیے روبرو دوا دیں صرف خود توں کی گواہی پر تمہارا نہ کیا جائے گا

५५

اب فرماتے ہیں عموماً میں اس سلسلہ میں کہ میرے سے پہلے میری پوجا بھی صاحب میرے باب نبایا اور نور محمد پانچا بھی جس میں یہ ایسا تو انھوں نے مجھے بھی بتا دیا وہ پلاٹا چاہا اور مجھے میری والدہ صاحبہ سے ملنے آتی تو میں اس پر درجہ صاحبہ انھوں نے دودھ پلانے کی کوشش کی تو والدہ صاحبہ نے مجھے فوراً جھینس لیا اور ان کو ایسا کرنے سے منع بھی کیا اب خدا اکرے گا کہ میں نے ان کا دودھ پیا ہے یہ نہیں جبکہ دیکھا کہ نور محمد یحییٰ دیکھنے والی پانتے والی نور محمد بھی یہی کہتی ہیں کہ تم نے اپنی چھ بھیج کا دودھ پیا ہے یہ میری نقلی میری چھ بھیج کے پاس نہ تھی اسے اور مفتی کے بعد پہنچا تو تم نے اپنی چھ بھیج کا دودھ پیا ہے یہ نقل میں نے اب غور توں نے امر نہ یہ ایک دن میں اپنی چھ بھیج صاحبہ سے پیا تو وہ صاحبہ دیکھا کہ نقلیں انھوں نے جاکر اس میں نے تم کو سمجھائی والدہ سے یہ بھی تمہارا دودھ پلانے والا اور وہی تمہاں

[illegible]

د. ف. خ

تو بت دغا دیا ہے لیکن وہ یہ ایک مرد اور عورتوں کی شہادت پر مبنی ہے جو ہم سے مسئلہ میں ان کے مردانہ
 کیے مرد اور عورتوں کی شہادت پر مبنی ہے تو دغا دیا ہے کہ یہ جو عورتوں کی شہادت
 کوئی نہیں اجازت ان عورتوں کے قصور پر اس کوئی دینے سے تو ان کی عورتوں سے کہہ دیا ہے۔

الحال في السيرة ولا يقل في الصراع الاستبداد وحابي الروح و صراعي كذا في المحيط. الى ان قال: وان كان المعبر واحدا و فم في قبه ان هناك عالما وني ان بقوله و باحد ثلثة و احد الاحد قبل العهد و بعده لا حث عليه ذلك كذا في المحيط. عالج في ١٠ - ٣٥

۱۔ جے آپ اس جو کچھ میں نے تمام ائمہ کے لئے منور کیا ہے، اس کا جواب
میں خود ہی دیتا ہوں۔ یہ سچ ہے۔ وہ سب علم
اور حجت پر مبنی ہے اور ان کے پاس
وہ علم بھی ہے۔

عورت کے اقرا پر کوئی معسر نہیں ہے

ہاں

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور محدثین کہ چند دفعہ اور چند مرتبہ غرضت ایسے ہیں اس بات کی کہ ساقا بندہ
مارے ہاں اقرا رکھتی ہے کہ زید اور رضی اللہ عنہما میں سے کوئی ایک میں سے زید کو روکا جائے تو یہ کچھ مدت گزارنے
سے بعد ساقا بندہ سے زید کے دوستی میں لوگ کے مل میں پوچھا جاتا ہے تو ساقا بندہ قسم کھا کر کہتی ہے زید اس
کار رضای میں نہیں اور نہ ہی میں نے زید کو روکا ہے اور نہ ہی میں نے زید کے رضای میں ہونے کو اقرا رکھا ہے اور
یہی انہی ہے کہ شاید یہ جھوٹی قسم ہے ایسے میں ہم اقرا ضرور ہے کہ زید وہ اب بھی کہتی ہے زید مرد ہے جتنا سب
اور وہ بیٹائی نہیں تھے تو ایک بار انھوں نے کہا ہے کہ زید ہندو کہتی ہے کہ اچانک زید روک لگا تو میں فوراً غمی اور زید
کو کھل اور نہ لگال کہ یہ تو زید ہے وہ اپنے سینے پر لڑ لڑ تو سب زید نے دھڑکا ہوا تھا اور جتنی کو بچانے لگا تو
میں فوراً اچھائی اور فراموش سا قراہی وقت زید کو اپنے سینے سے دایکس بنا لیا اور روکھا لایا کہ کھڑے تھیں نہ چڑھنے اور وہ
یہ کہ ہر دفعہ اور میں نے زید کے بھتیجے رضای میں ہونے کی گواہی ہے ایسے میں لی ملاں اور مسرہ ہندو کے خلاف میں ہیں
قریباً ان صورت مذکور میں الزم کے شریعت و بدلتو کہ رضای میں کچھ پایا تو نہیں اور زید زید کی بیٹی سے نکاح
نہی ہو سکتا ہے وہ انہیں سقاہت ہندو کے اقرا اور انکار والے لہجہ زمان کے لحاظ سے تہدین اور شریعت میں بھی ہیں لیکن
الزید نے شریعت میں غلطی کی ہے نہ ان شامہ ان میں نہیں ہے جانتے ہیں تو چروا

چراغ

محدثانہ اصول میں کو جان کا زور حرجت کے اقرا پر واقع ہے ہیں کہ میں رضای میں ہے شہادت سے فقط
حرجت ہے اقرا پر حرجت اور انکار کہ رضای اور اس واقع کے بعد حرجت نہائی ہے اس ایک واقع سے کہ درجہ حق و حشر
نظم ہو جائے گا۔

کتاب فی الزکاء کتاب الرضا ص ۲۲۳ ح ۳۵ وان اقرت العرف
بذلك زکاء صحیح اور کتاب فیہا و قاب اعطیات و قرر جہا حار کما لہ نرو جہا قبل
ن سکذب عہدا وان اعصوب غیب لان معروفہ نیک البھا فو او بد بقی فی جمع
او جود فی الناسی اقول فی جمع بر جود ای سوا اقرت قبل لعقد فو لا سوا
حرجت علیہ او لا الخ جواب ہے کہ زکاء سے مصہب ہو کہ زکاء نہ ہو و تروا ان کے سے کار مر لیتی ہے اور
اس کا اقرا مر لیتی حرجت یہی چیز ہے کہ مانتے ہوئے ساقا کے لیے مانتے ہوئے ساقا کے لیے مانتے ہوئے ساقا کے لیے

عورتوں کا دوا ضروری ہے۔ روئی رح ۳۶۳ ص ۳ میں ہے: "الرضاۃ ح حجت حجتہ الانسان وھم شہداء عندکین او عدل و عندنہم ظاہرہ سب شہادۃ کما توت رضائے کے لیے ضروری ہے۔ کما ہو مصرح فی الشامی بقولہ لکن قال فی البحر بعد ذلک ان ظاہر التوت انہ لا یعمل بہ زجر الواحد مطلقاً علیکن هو انعمت فی المذهب قلت وھو یضا ظاہر کلاہ کا فی الحاکم الذی ہو جمیع کتب ظاہر الروایۃ ان یہ نکار درست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم محمد و آلہ علیہ السلام پر درود و رحمت فرمائے۔
ج ۲ ص ۱۱۰ اول ۳۷۵

جب تک دوا حلق میں اثر نہ کرے تاہم عت پرست نہ ہوگی

﴿ک﴾

کما فرمے ہیں علامہ ابن اسیر میں کہ ایک بیٹی کی والدہ اس کی بیہوشی کے چند دن بعد فوت ہو گئی تھی اس کی دوا کی تے جو کہ ان یاس کو پہنچ چکی تھی لڑکی دوا پڑھنے سے بیدار ہو گئی۔ یہاں تک کہ اس کے لیے کہہ دینے سے آرام کر جانے حقیقت میں لڑکی دوا دوسری صورت کا چلی تھی اس کی دوا کے سینہ میں کوئی رحوت قصہ دوا دیا تو اس طرح بیدار میں خارجی نہیں ہوا تھا لیکن دوا کے سلسلہ میں یہ دوا پڑھ کر اس نے کئی بار کئی عمر میں شک یہ چو نے میں بھی کوئی اثر پا کر رضا عت کا عالم ہوتا ہے یعنی ابھی اپنے مریاں کے نر کے کے کار میں کہنے سے یا نہ ہی شک کی بنا پر استفسار کیا جاتا ہے کہ علم شرع شرفہ کیا ہے لڑکی یہ فوت ہو گئی ہے یا دبا جس بات کا اظہار کیا تھا کہ اس کے منہ میں کوئی رحوت از قلم دوا پڑھ پانی بھی خالی نہیں ہوا اور گھر کی دوسری مستورات اب بھی تعویذ کے ایک بیان کی شہادت رہتی ہیں

﴿ک﴾

نہ کور صورت میں رحوت ثابت نہیں ہوتی اور کالج صورت سوال میں ہاں رحوت ثابت ہوگی۔
رحوت کا حلق سے پہنچا کر رحوت نہ رحوت نہیں رہے ہوتی۔

نحوہ رانی ص ۳۸ ج ۳ پر ہے: "لو اد حنت امراف حصة لہا فی ہر رصیع و لا ینوی اد حل النسی فی حلقہ ام لا لا یحرہ لکنک لان فی الاماع شکک المبحر: فقد اللہ تعالیٰ ہم محمد و آلہ علیہ السلام پر درود و رحمت فرمائے۔
ج ۲ ص ۱۱۰ اول ۳۷۵

مرد و نواہ چیں تو نکاح کا سد اور اثر طریقین بقصد لیا کریں

تقریباً ۱۰۰ سالہ ورثہ: ضامنہ ثانیہ اولیٰ

ॐ नमः शिवाय

[illegible]

۴۰۰

[illegible]

تاریخ: ۱۳۰۲/۱۲/۱۳

ثبوت رضاعت کے لیے گواہی جتنے ضروری ہے صرف عورت کا قول معتبر نہیں

﴿ج ۳﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ شیر احمد ولد کریم بخش کا اللہ وسایا کی دختر مسماۃ آمنہ ازین مسماۃ شرباں زوجہ دوم رشتہ طے ہو چکا ہے اللہ وسایا مذکور کی زوجہ اول شیر احمد کی حقیقی بشر ہے بوقت مغلن مسماۃ آمنہ بی بی سوکن مسماۃ بشر شیر احمد سے روبرو گواہان معصومہ کی کیا کہ اس نے کبھی مسماۃ آمنہ کو تو دودھ پیسا چلایا اس نے صاف انکار کیا جب مغلن فعل میں آئی اب کسی کے تکیفہ پر دو سال بعد مسماۃ کبھی ہے کہ اس نے آمنہ کو دودھ چلایا تھا جبکہ دودھ چلانے کا کوئی گواہ تک نہیں ہے اللہ وسایا اس بات سے انکاری ہے تو کیا اس صورت میں شیر احمد کا نکاح آمنہ بی بی سے ہو سکتا ہے؟

﴿ج ۳﴾

ثبوت رضاع کے لیے دوسرا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت ضروری ہے صرف مرقعہ کا قول معتبر نہیں لہذا ایسے مرد اور عورت کا آپس میں نکاح ہو سکتا ہے البتہ اگر مرقعہ کے صدق پر دل گواہی دینے سے تو ایسی حالت میں بہتر ہے نکاح نہ کیا جائے مگر کھائش ہے۔

(قال فی الہندیہ ص ۳۴ ج ۳ ولا یقبل فی الرضا ع الا شہادۃ رجلین أو رجل و امرأتین عدول کذا فی المصحف (المی ان قال) و ان کان المصنوع واحدا و وقع فی قلبہ انه صادق فاذا زلی ان یسنوہ و یا یخل بالثقة و جد الاخبار فی العقد او بعدہ ولا یجب علیہ ذلک کذا فی المصحف)

صورت مسنونہ میں بشرط محنت سوال جب مرقعہ کے صدق پر دل گواہی نہیں دیتا اور شرعی شہادت بھی موجود نہیں تو رضاع ثابت نہیں اور نکاح جائز ہے۔ لفظ واللہ تعالیٰ اعلم

خبرہ محمد انور شاہ غفرلہ

نائب سنی کاظم العلوم دہلی ۱۵ شعبان ۱۴۰۰ھ

ان مذکورہ صورتوں کی بناء پر حرمت ثابت نہیں ہوتی

﴿ج ۳﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ میری والدہ نے میرے ماموں کے بچے کو دودھ چلایا تھا اور

محمد بن یحییٰ کی والدہ نے سیر سے بھائی کو اودھ لایا تھا اب میرا بھائی فوت ہو چکا ہے محمد بن یحییٰ کا ایک بھائی نذر بنی ہے اور یحییٰ بن یحییٰ کان ہیں یحییٰ کے لڑکے اور نسیاں ہیں۔

- (۱) کیا محمد بن یحییٰ کی نرسیوں کو سیر سے چودہ کرنا ضروری ہے۔
- (۲) کیا محمد بن یحییٰ کو بھائی کو سیر سے چودہ کرنا ضروری ہے۔
- (۳) کیا میری بھئی کو نذر بنی سے چودہ کرنا ضروری ہے۔

فصل

صورت مسئلہ میں شرعاً تمام صوموں میں پرہیز و رزی ہے اور رضاعت کی حرمت ان پانچوں صوموں میں ثابت نہیں خواہ محمد بن یحییٰ آپ کا رضاعی بھائی ہے اور اس کے بے رضاعت کے انجام بھی بہت ہیں اسی طرح آپ کے جس بھائی بھائی نے محمد بن یحییٰ کی والدہ کا دودھ پیا ہے وہ محمد بن یحییٰ کی بھئی کان کا رضاعی بھائی ہے اور ان کے لیے پرہیز ضروری نہ تھا لیکن آپ کے سر محمد بن یحییٰ کی بھئی کان وغیرہ کا کوئی رشتہ نہیں۔ فتاویٰ اسلامیہ
حریمہ اور شہ غفرلہ بہ متقی ۵ رستہ ص ۱۸۸
نہجواب شیخ محمد مدظلہ العالی ص ۳۹۳ ج ۲

رضاع میں اگر شک ہو تو رضاعت ثابت نہیں ہوتی

فصل

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں ایک عورت چھڑ کر اپنی بچی کو ایک طرف والے پستان سے دودھ پلا رہی تھی ایک لڑکا اس کا خواہر زادہ لکھتا ہوا آیا اپنی نانا کے دوسری طرف والے پستان کو منہ میں لیا عورت کو یہ لگاؤ تھا اس کو پستان سے بنا دیا پھر اس لڑکے سے پوچھا کیا تم نے دودھ پیا ہے یا نہ پیا تھا کہ لڑکا دودھ پولا کہ نہیں پیرا وہ لڑکا چلا آیا۔ لڑکے کی طرف سے پیا ۱۵ سال تھی کیونکہ یہ لڑکا ۱۵ لڑکی سے عمر میں دو سال بڑا ہے اور لڑکی کی عمر دودھ پینے وقت ایک سال کی تھی بہر حال اس سے لڑکے نے دودھ پیا ہو یقین بالکل نہیں ہے ورنہ بعد اس کی خالہ جان کرتی ہے کہ چونکہ اس وقت کوئی آدمی موجود نہیں تھا جو کہ اس کو ملاحظہ کرتا یا ایک مہر خورہ بھی اپنے کام میں مشغول تھا۔ اب اور وقت کیا جا رہا ہے کہ اس صورت مسئلہ میں رضاعت ثابت ہے یا نہ دوسری صورت میں یہ لڑکا اپنی خالہ کی من لڑکی دوسری لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے۔ (۲) رضاعت میں ان صاحب ازادہ یحییٰ کا جو اختلاف ہے جناب کی تحقیق کے متعلق ترجیح کس قدر ہے؟ (۳) صرف مرضہ جان کرتی ہے کہ میں نے کچھ دودھ دیا ہے یا نہ دیا ہے۔ حوالے مرضہ کے دو تین عورتیں اور بھی کہتی ہیں کہ واقعی اس نے ان کچھ دودھ دیا ہے کیا اس صورت میں رضاعت ثابت ہو جاتا ہے۔

﴿ج﴾

صورت مذکورہ فی السؤال میں رضاع ثابت نہیں ہے ایک تو رضاعت میں شک ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ تین برس کی عمر ہو تو امام صاحب اور صاحبین کا اتفاق ہے کہ اس عمر میں حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ یہ اور بات ہے کہ ترجیح مدت رضاع کے مسئلہ میں صاحبین کے قول کو دی جاتی ہے جیسا کہ سوال میں اس کا ذکر ہے اور علامہ شامی نے البحر الرائق سے نقل کر کے صاحبین کے مذہب کو ترجیح دی ہے لیکن تین برس کا بچہ اگر دودھ پی لے تو اس میں حرمت رضاعت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(در مختار ص ۲۱۱ ج ۳) (وبست التحريم في المدة فقط) اس پر شامی نے لکھا ہے (اما بعد ہا فلانہ لا بوجہ التحريم) اور تین برس مدت کا قول نہ امام صاحب کا ہے اور نہ صاحبین کا نیز اس صورت میں تو یقین بھی نہیں ہے کہ واقعی بچہ نے دودھ پی لیا ہے بلکہ محض شک ہے اور محض چھاتی منہ میں آنے سے رضاع ثابت نہیں ہوتا۔

در مختار ص ۲۱۲ ج ۳ میں ہے (ان علم و صولہ لحوفہ من فمہ أو أنفہ لا غیر فلو التقم الحلمة ولم يدرأ دخل اللبن في حلقه أم لالم يحرم لأن في المانع شكاً والو الحية اس پر علامہ شامی نے لکھا ہے (وفي الفتح لو ادخلت الحلمة في في الصبي وشكت في الارتضاع لا ثبت الحرمة بالشك) قال صاحب الدر المختار ص ۲۲۳ ج ۳ والرضاع حجتہ حجة المسال وهي شهادة عدلين أو عدل و عدلتين۔ عدلتين میں اگر خود مرعہ بھی ہو اس کو بھی شامل ہے۔

كما قال العلامة الشامي فقلل والله تعالى اعلم

عبدالرحمن نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

ثبوت رضاعت کے لیے گواہوں کا ہونا ضروری ہے صرف مرعہ کا قول معتبر نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت نے اپنے بچے کو دودھ پلایا اس کی لڑکی کی شادی اس کے اسی بچے سے ہو گئی حالانکہ عورت کبھی رہی کہ میں نے اپنے اس بچے کو دودھ پلایا ہے کسی نے اس کی نہ سنی اور لڑکی لڑکا جو کہ بقول عورت رضاعی بہن بھائی ہیں کی شادی کرادی اب لڑکی کا ایک بچہ بھی ہو گیا بعض آدمی کہتے ہیں کہ کوئی گواہ نہیں لیکن بھادج بیمار تھی اس نے بچے کو دودھ پلایا بھائی بھی شاید جان بوجہ کر انکاری ہے ایسی صورت میں کیا حرمت کے لیے عورت کا کہنا کافی نہیں ہے؟

پیش کش

شہادتِ رضا ع کے لیے ۱۱ مرد، ۱۰ عورتوں کی تیاریت ضروری۔ یہ صرف مرنے کا حق سمجھتے نہیں
 اہل بیت اور مرنے کے بعد حق پر دل کوئی دے تو اس سے اہل الذکر بہرے۔ فقہاء اللہ تعالیٰ اعلم
 ۱۲ روکھ انور ملائکہ، اب سنی مدرسہ دسم العلوم بمقام کے سوال ۱۳۹۹
 انور دے جانے وہی عورت صاف ہے۔ و خلاصہ ابھی اس کی بات پر نہیں ہے تو خداوند میں عورت کو طلاق سے
 کتابچے کے طبعہ نہ کرے۔ فقہاء اللہ تعالیٰ اعلم

۱۴ محمد رفیع خضر مدظلہ العالی، مکتبہ دارالعلوم، پٹنہ ۲۵، ۱۵۱-۱۶۱-۱۷۱

اپنی اولاد کے دھوکہ میں وہی چلانے سے بھی عورت کا رضائی بیگانہ بن گیا

اس لیے اس کی اولاد سے نکاح حرام ہے

چون چکا

یہاں فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت نے اپنے دیور کے لئے کوئی منہ لٹے میں اپنا ۱۱ چاہا وہ چاہا
 ہے کہ میں اپنی اپنی کو وہ چاہا کہ میں چاہا ہوں چاہنے کے بعد جب بچے کی طرف متوجہ ہوتی ہے تو ابھی سے معلوم
 ہوتا ہے اس کی بچی نہیں چاہا پھر اگر نکاح نہ ہو تو بچوں کے والدین نے اس کو ایک دوسرے سے مقدمے
 لیے منسوب کیا ہے۔ اب پتی کی آمد کو کتاب کہ یہ بچی بھول چکی ہے۔ اس سے رضائی عورت نہیں ہوتی اور بطور
 دلیل کہتی ہے کہ جب روزہ اور کھانا رکھا ہے تو روزہ نہیں تو قرآنی صریح میری ہے۔ بھولنے سے رضائی عورت نہیں
 ہوتی لہذا اظہار ہے اگر عورت یا نیا تو جس سے قطع تعلق کر لے لی اور اس نے والدین کہتے ہیں کہ رضائی عورت ہوتی ہے
 ہے اس لیے مقدمہ نہیں ہوتا۔ یہ مسئلہ مذکور میں رضائی سے عداوت قطع تعلق کو بھی اندیشہ نہیں ہے بیجا تو حرام۔

پیش کش

صورت میں شہادتِ رضا ع کے لیے ۱۱ مرد، ۱۰ عورتوں کی تیاریت ضروری۔ یہ صرف مرنے کا حق سمجھتے نہیں
 اہل بیت اور مرنے کے بعد حق پر دل کوئی دے تو اس سے اہل الذکر بہرے۔ فقہاء اللہ تعالیٰ اعلم
 ۱۲ روکھ انور ملائکہ، اب سنی مدرسہ دسم العلوم بمقام کے سوال ۱۳۹۹
 انور دے جانے وہی عورت صاف ہے۔ و خلاصہ ابھی اس کی بات پر نہیں ہے تو خداوند میں عورت کو طلاق سے
 کتابچے کے طبعہ نہ کرے۔ فقہاء اللہ تعالیٰ اعلم

۱۴ محمد رفیع خضر مدظلہ العالی، مکتبہ دارالعلوم، پٹنہ ۲۵، ۱۵۱-۱۶۱-۱۷۱

۱۵۱-۱۶۱-۱۷۱

۱۶۱-۱۷۱

اگر ایک قطرہ دودھ بھی چلا گیا، نہ میں تو رضاعت ثابت ہوگی

﴿مس﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک بزرگ مسکری بنام مسعود احمد نے عامت بیماری میں ایک عورت کا دودھ پیا اور فوری کئی کروڑ روپے فرمائیں کہ اس عورت دودھ پلانے والی کی پھولی بہن سے ساتھ اس بزرگے کا کان ہمارے پاس ہے؟

﴿جواب﴾

ایک قطرہ دودھ کا بھی جب لڑکے کے حلق میں اتر گیا تو حرمت ثابت ہو جاتی ہے مسعود احمد کا نکال دودھ پلانے والی کی بہن سے درست نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

مرکز محمد انور رشید، غلام آباد، منشی محمد رفیع کامران، مظہر سلطان

اگر شواہد نہیں ہیں تو یک عورت کی شہادت سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی

﴿مس﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ سہ قندہب کی بیماری کی وجہ سے سو قندہب کی لڑکی سہ قندہب کو اغوا کر سہ قندہب کے پاس لے آئی مسماۃ داویل کے پاس لے آئے مسماۃ داویل نے تقریباً دو بیسے پر ادوی کو لئے تھی جس کا گھر اور ہے تو مسماۃ خیر نے سہ قندہب کو سہ قندہب کے پاس لے آئی اس کی والدہ نے اس کو ۱۰۰ روپے سے اس وقت ایک شخص بیہل خان وفاق آجاتا ہے اور اس کا گھر اور اور ان کا غیر جانبدار ہے اور کہتا ہے کہ دودھ پینے بابت خاندان سے کوئی اور مت نہیں پھر تم رشتے کیسے کرو گی؟ عورتوں نے پر اوٹ کی۔ مسماۃ سیکڑ کو مسماۃ داویل نے ۱۰۰ روپے سے یا اور کسی پر معاہدہ کیا عام نبی والد سیکڑ نے اس لڑکی کا رشتہ کسی جیسے خان خاندان داویل کو برادری کے سامنے دے دیا خیر برادری تو سہ قندہب کو داویل نے وہاں سے اپنے چچا حامی نام محمد کو کہتی ہے کہ میں نے اس لڑکی کو دودھ دیا تھا اور کسی بیہل خان کو بوقت ۱۰۰ روپے سے موجود تھا عام نبی والد سیکڑ کو کہتا ہے میرے سہ قندہب کی لڑکی کو ۱۰۰ روپے سے اور بیہل خان کو ۱۰۰ روپے سے مسماۃ خیر نے بھی موجود تھی تو اس خیر کے موصول پہلے سہ قندہب نے لکھا کہ وہ دودھ پیتا ہے جیسے سے اور بیہل خان اپنے گھر واپس کرتا ہے کہ انھوں نے نہ جائز رشتہ کیا ہے بیہل خان بڑا کام بخش دے اس کا بھانجا کریم بخش بیہل خان کی زبانی شہادت دیتے ہیں اب بزرگی جو ان ہو گئی ہے کسی جیسے رشتہ مانگتا ہے اس کا والد فوری شرعی طالب کرتا ہے بیہل خان اور مسماۃ خیر کی فوت ہو چکے ہیں مسماۃ داویل دودھ پلانے والی موجود ہے بیہل خان کی شہادت کے گواہ

اس کا بینہ اور بھائی اور خاں نام لیا، والدہ بیڑا موجود ہیں تاکہ بعد رضا کی اطلاع نہ ہونا اور عورتوں نے اس وقت ظاہر کیا کہ یہ اس بلا پر ہے کہ اس شخص کی لوگ اس شخص کے ہیں کہ گزشتہ ہیبت میں انھوں نے ایک دین کیا ہے تو جس کے کوشتہ دیا گیا ہے اس نے شرارت کرتے ہوئے جو عورت مانی بنی ہوئی ہے گا پناہیں بلکہ شروع کر دیں تو اس کہتی ہے کہ اس کو دودھ دیا بھی نہیں آتا تو رکت سے والد نے کہا کہ دودھ کی بوتلی میں نے اس کو دودھ دیا تھا تو اس کے والد نے کہا سستہ چاہییں مگر اگر چاہا ہو تو ٹھیک دودھ دینا نہیں کرینگے تو اس اور خسران کے سے کیا کہتے ہیں کہ سستہ کیوں چاہتا ہے آپس کا معاملہ ہے کہ دینگے ہو یا بیچنا تو ان اعتراضات سے فریاد انھوں نے رضا کو کچھ نہیں سمجھا انھوں کو نیز بھی اطلاع کرائی گئی ہوئے ۱۱ ہے صرف قوی مظلوم ہے لہذا اس وقت "سور کے بارہویں قوی شریٰ ارسال فرمایا اور سے بہنو جو دروازہ

مخرج کچھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم صورت: "نہوں میں نصاب شہادت ایک مرد بیل خان اور دو عورتیں مسرت خیر اور مسماۃ ذیل مرقعہ چٹک پہلے موجود تھیں اور اب صرف ایک مرقعہ و عویل موجود ہے باقی بیل خان اور قریبی فوت ہو گئی ہے اور جن و کس کو انھوں نے اطلاع دی تھی اگر ان کو انھوں نے اپنی شہادت پر شام نہ نہ باؤ تب فی الحال نصاب شہادت موجود نہیں ہے لہذا ایک عورت کی شہادت سے حرمت ثابت نہیں ہو سکتی ہیں اگر مسماۃ سیکھ بعد از بلوغ اس ایک مرد و دو عورتوں نے رضا کی شہادت دی ہو یا مسماۃ سیکھ اب اس یک عورت کی بات کی تصدیق کرتی ہے تو اس صورت میں اس کے لیے کسی بیٹی مذکور سے نکاح کرنا ناجائز ہوگا اور نہ جائز رہے چونکہ ابھی تک ان کے مابین نکاح نہیں ہوا ہے اس لیے اس نکاح سے احتراز کرنا بہر حال اوی اور بہتر ہے اور احتیاط کے مطابق ہے۔

(کما قال فی الشرک المنہار علی ہامش تصویر: لا یبصر ص ۲۰۵ ج ۲) (ولو شهد عہدہا عدلان علی الرحمہ بینہما أو خلافہا ثلاثاً رہو یجحد کہ ماتا أو عد قبل الشہادہ عند نقصی (بمعنی المقدم معہ ولا ینفہد یعنی ولا ینسری ج یا خیر الحج)

ترجمہ: عہدہا عہدہ خدا تعالیٰ سے کہ ہم اہل علم و ایمان
الجبابین نمود عہدہا ہم سے کہ ہم اہل علم و ایمان
۲۳ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ

رضاعت ثابت نہیں ہے نکاح درست ہے

﴿ک﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ مسماۃ ت اور مسماۃ و دو بچی بہنس ہیں۔ مسماۃ و کی دختر کی پیدائش کے وقت مسماۃ و پندہ ہو گئی اور مسماۃ ت نے مسماۃ و دختر و کو اپنی دخترم کے ساتھ دودھ پلایا کیا مسماۃ و دختر ت کا نکاح کسی بچہ پر دودھ کے ساتھ جائز ہے اور کسی فیاض پر دودھ کا نکاح ہر دو مسماۃ ب دختر و جائز ہے۔

﴿ج﴾

صورت مسئلہ میں دونوں نکاح جائز ہیں۔ (کنز الدین ص ۳۱۹) فقہ الفقہ، فقہاء اللہ تعالیٰ و علم
حرر محمد نور شاہ مغرور نائب مفتی مدرسۃ اسلامیہ پاکستان
۱۸ شعبان ۱۴۱۹ھ

اپنے بیان سابقہ سے روگردانی کی بناء پر رضاعت ثابت نہیں ہوتی

﴿ک﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان و شرع تاجران اس مسئلہ میں کہ ایک عورت بوڑھی جس کے پستانوں میں دودھ
آتا تھا جو بچہ تھا وہ اپنے شیر خوار نواسے کو دے دیا تھا اس میں بچے بہت دنوں سے بطور بہنانے کے لگا رہی اور اس کے
مست میں پستان رہتا رہتا کچھ دنوں کے بعد اپنے بیٹے سے کہنا کہ میرے نواسے سے اپنی لڑکی کا کھانہ نہ کرنا یہ کہہ کر اس کے ساتھ نئی کا نکاح نہ
نے دودھ پلایا ہے اب وہ بوڑھی بنتی ہے کہ میں نے کسی بار مفتی اور مفتی کی بناء پر کہا تھا کہ اس کے ساتھ نئی کا نکاح نہ
کرنا اب میں حلیہ بیان کرتی ہوں کہ مجھے دودھ بالکل نہ آتا تھا ایک دفعہ میرے پستانوں میں کچھ حرکت ہوا اور میں نے
فوراً پستان نکال کر تھن پار لپیٹا تو تیسری بار معلوم ہوئی کہ وہاں اب دودھ کی طلب امر یہ ہے کہ اس عورت کے
نواسے سے اس کی پوتی کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟ فیہ توضیح وار

﴿ج﴾

صورت مسئلہ میں بر تقدیر صحت واقعہ لڑکی نہ کھرو کا عقد نکاح لڑکے نہ کھرو سے درست ہے جبکہ عورت نہ کھرو نے
اپنے بیان اول سے رجوع کر لیا ہے۔

فقہاء اللہ تعالیٰ و علمائہ و محرمات اللہ تعالیٰ نائب مفتی کاظم اعظم پاکستان

۱۔ اعتبار اس میں ہے کہ ان کے درمیان نلاج نہ کیا جائے جبکہ وہ عورت پہلے دودھ پلانے کا اقرار کر چکی ہے اور روک چکی ہے۔ لفظ اللہ اعلم

محرمہ اللہ علیہ الرحمۃ وعلیہ السلام

جب تک شرعی شہود نہ ہوں رضاعت ثابت نہیں ہوتی عورتوں کی گواہی معتبر نہیں

﴿ترجمہ﴾

کیا خبر، تے ہیں عداور بن اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکی جس کی عمر ذریعہ حرام کی تھی اس کی والدہ فوت ہو گئی اس کے بعد اس لڑکی کو اس کی چھو بھئی صاحبہ نے دودھ پلانے شروع کر دیا۔ سینے چھو بھئی نے دودھ پلایا اس نے بعد لڑکی اڑی تے پاس رہیں وہی لڑکی کو ابھر دھر سے دودھ مانگ کر پاتی رہی اور دودھ نہ بھی کھا دیوں کے مطابق پاتی رہی جو بچہ اس کے پستانوں سے لٹکا تھا یہ ۱۰۰ روزہ ہو گیا اس وقت اس کی عمر ۷ سال کی تھی اور کہہ صرف تین مہر تھیں ہیں مگر ان سے قسم کا مطالبہ کیا تو انھوں نے قسم کھانے سے انکار کر دیا اب اس لڑکی کا چچا زاد بھائی کے ہاتھ کاغذ آج ہے اس وقت سارے شریک تھے کسی نے یہ بھی نہ کہا کہ اب معاملہ ہے نکاح نہ کرنا اب وہ نکاح ہو گئے ہیں اور کہتے ہیں کہ نکاح جائز نہیں اب یہ پوچھنا ہے کہ نکاح جائز ہے یا ناجائز اور اس وقت ان کو ان کی عمر بیوہ تھی اب وہ بالغ ہو گئے ہیں اور ان کی دائی کی عمر کی ایک دو مہر تھیں اب میں سوچ رہی ہوں کہ میں نے اس لڑکی سے پوچھا کہ تمھاری بیوہ مرنے سے تو تمھاری چوتھی سطر پل رہی ہے اس نے کہا کہ کیا کرنا غریب ہیں انھیں نہ نہیں سے ۱۰۰ روزہ مانگ کر پاتی ہوں؟

﴿ترجمہ﴾

جب تک کہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں بیوہ رہیں نہ ہیں اس وقت تک اس نکاح میں کوئی شرعی ذمہ داری پیدا نہیں ہو سکتی عورتوں کی گواہی اس بارے میں مقبول نہیں ہے بعد ازیں نکاح جائز ہے اور مختار اس ۲۲۷ ق ۴۳ میں ہے

والروضاع صحیحۃ الحدیث وہی شہادۃ عدلین أو عدس و غیہا (لفظ اللہ تعالیٰ علیہ السلام)
بعد از ان باب مضمون در کتابہ احمد بن محمد
۲۳ ہجری قمری ۱۰۰۰

رضاعت ثابت نہیں ہے نکاح صحیح ہے

﴿مس﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زوج نے ہندو سے نکاح کیا اب ہندو کے ساتھ پہلے شوہر سے ایک لڑکی ہے اب ہندو مذکورہ سابقہ بیوی کو دودھ پلاتی رہی اب زید کی پہلی گھروہلی سے ایک لڑکا ہے کیا اس ہندو کی لڑکی جو کہ پہلے شوہر سے ہے جو دودھ زید کی موطوء ہونے کی حالت میں اپنی رہی زید کی پہلی گھروہلی کے بیٹے سے اس کا نکاح درست ہے یا نہیں؟

﴿ج﴾

زید کے لڑکے کا نکاح لڑکی مذکورہ سے درست ہے۔ فقط واللہ اعلم
 محمد اسحاق خضر اللہ نائب مفتی مدرسۃ مسیحیہ
 زید کی موطوء ہونے کی حالت میں دودھ پلانے سے زید کے لڑکے کے ساتھ لڑکی کا رشتہ رضاع ثابت نہیں ہوتا لہذا نکاح جائز ہے۔

المجواب صحیح حرر محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسۃ مسیحیہ
 ۳۳ ذی الحجہ ۱۳۹۹ھ

ثبوت رضاعت کے لیے حق تمام ضروری ہے

﴿مس﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت جس کا لڑکا ہے اور ایک دوسری عورت جس کی لڑکی ہے مکہ عرصہ کے بعد دوسری عورت کی لڑکی نے لڑکے کی والدہ کا دارچہ پیا۔ یہ لڑکا اپنی والدہ کا دودھ پہلے پیا چکا تھا۔ اور لڑکی نے کئی سال بعد رضاعت کے اندر پھر لڑکے کی والدہ کا دودھ پیا ہے لڑکے اور لڑکی نے ایک وقت ایک دوسرے دودھ نہیں پیا۔ اب قاضی دریافت بات یہ ہے کہ اس لڑکی اور لڑکے کا آپس میں نکاح جائز ہے یا نہیں؟ اگر نکاح جائز نہیں ہے تو جو لوگ اس نکاح کو جائز سمجھ کر نکاح کرنا چاہتے ہیں تو ان کے لیے شرعی حکم کیا ہے؟

نوٹ: اس وقت مرشد اپنے لڑکے کے نکاح کی خاطر اس لڑکی سے دودھ پلانے سے انکاری ہے مگر وہ موجود ہیں اور دودھ پلانے کا والدہ پہلے سے لوگوں میں مشہور ہے اور برادری کے لوگوں کو بھی علم ہے بیواؤں جروا

﴿ج﴾

ثبوت رضاعت کے لیے دوم یا ایک مرد اور دو عورت کی شہادت ضرور شاہ ہے۔

(قال فی الہدیہ ولا یقبل فی الرضاع الا شہادۃ رجلین اور رجل و امرأتین عدول کذا فی المحیط) (عالمگیریہ ص ۳۳۳ ج ۱) میں صورت مسنونہ میں اگر دو معتبر گواہ جو شرعاً معتبر ہوں یہ گواہی دیں کہ ہم نے اس عورت کو اس بچہ کی کو دودھ پلائے دیکھا ہے تو رضاعت کا ثبوت ہو جائیگا اور نکان حرام ہوگا۔ مگر انہوں نے اپنے اپنے کسی عورت کا دودھ پلا لیں یا انہیں نہ ہوں یہ حال حرمت رضاعت کا ثبوت ہو جاتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

مرور محمد نور شاہ نعمانیہ مفتی دارالعلوم دیوبند
۳۳ رجب الاول ۱۴۳۳ھ

صرف مرضعت کا قول معتبر نہیں ہے جب تک ضروری ہے

﴿س﴾

کیا قرآن میں جہاں میں اس مسئلہ میں کسی عورت نے بیان کیا کہ میں نے اپنے دودھ دو کر دیا تھا وہ گواہ نہیں ہو سکتی اس لیے دو عورتیں کافی ہو جائیں یا نہیں پر کسی مرد یا عورت کی شہادت نہیں ہے کیا عورت کے بیان کو معتبر جان کر رضاعت ثابت کی جائے گی یا نہ۔ بیجا تہ جروا؟

﴿ج﴾

ثبوت رضاعت کے لیے دوم یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت ضروری ہے صرف مرضعت کا قول معتبر نہیں۔ ابتدا صورت مسنونہ میں رضاعت نہیں ابتدا اگر مرضعت کے صدق پر دلی گواہی دیتا ہے تو اس حالت میں بہتر ہے کہ نکان نہ کیا جائے مگر گناہ نہیں ہے۔

(قال فی الہدیہ ولا یقبل فی الرضاع الا شہادۃ رجلین اور رجل و امرأتین عدول کذا فی المحیط) (عالمگیریہ ص ۳۳۳ ج ۱) ولی الشاہدۃ من ۳ لیکن قال فی البحر بعد ذلک ان شاہدین یعتبرون انہ لا یجمل بہما ای یحرم الواحد مطلقاً فلیکن ہو المعتمد فی

المذہب قلت وهو ايضا ظاهر كلام كافي الحاكم الذي هو جمع كتب ظاهر المؤيدية و
 فرق بينه وبين قنون حيو الواحد سبحانه لعماء او اللحم لراجمه من كتاب الاستحسان
 (رد المحتار) فتقوا الله تعالى اعلم

مردودہ انور شاہ غفرلہ کی مطلقہ رسالہ ص ۱۳۳
 انور شاہ ص ۱۳۳

گر ثبوت رضاحت میں شہود باوجود علم نکاح کے خاموش رہے تو بعد میں شہادت مردود ہوگی

چونکہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ کسی محمد عروقی سرکن ٹکائی کا شرعی نکاح سماء عائشہ کے ساتھ سماء
 عائشہ کے والد کسی عمر ولد احمد نے آج سے تقریباً چودہ سال پہلے کر دیا تھا اور دونوں کے لحاظ سے کتاب و جنس میں درج
 شدہ نکاح ۹۰ سے اسی عمر ولد احمد نے کر دیا اور نکاح کے وقت غلام حیدر ولد احمد کیم نذیر حاجی غلام غفریہ فیضی محمد خان
 موجود تھے نکاح کی رسم حافظہ محمد بخش نے ادا کی۔ غلام حیدر اور احمد اُمرچہ جمع میں موجود تھا لیکن یہ وقت قریب اس
 لیے نہ آیا کہ وہ کہتا تھا کہ جب تک محمد عمر زیدہ عائشہ کو پندرہ سو روپیہ اور پندرہ قلعے زمین پیش نہ کرے تب تک میں
 شریک نکاح نہیں ہو سکتا واضح رہے کہ غلام حیدر سماء عائشہ کا بچا ہے۔ بایں یہ غلام حیدر کے بھائی عمر ولد محمد نے لڑکی
 کا نکاح محمد عروقی کے ساتھ کتابی صورت میں کر دیا ہے درمیان لڑکی عائشہ پوری چھ ماہ عمر کے پاس رہی جب نکاح
 ہو چکا تو عائشہ بی بی کے دارالاحمد نے مبارک باد پیش کی اور غرضی کا اظہار کیا حیدر کا نصب شدہ کاندھات کے کواعی میں
 گویا شرعی نکاح کے وقت سے لے کر کتابی نکاح کے چھ ماہ بعد تک نہ تو کسی نے رضاع اور حرمت کا مسئلہ چھیڑا نہ کسی
 نے اس قسم کے شبہ کا اظہار کیا جب عائشہ بی بی کا بچا اپنی زمین اور رقم اور تاجلہ میں ناکام ہوا تو اس نے چودہ سال چھ ماہ
 کے بعد دعویٰ کیا کہ عائشہ کا زوج کسی عمر عائشہ بی بی کا رضاعی ماں بنتا ہے اس لیے میرے سے نکاح ہی نہیں بنتا۔

عروقی نے ہر چند کہا اگر وہ معاملہ تھا تو تم مجھے اس وقت اغلاص دیتے یہ ساری تمہاری سازش ہے باوجود
 فیض حضرت مولانا مفتی عبد اللہ صاحب کے پاس گیا ان کے سامنے وہی غلام حیدر بصورتی کے پیش ہوا حضرت مفتی
 صاحب نے حسب ذیل جواب کی گواہیاں لیں۔

(۱)۔ تاہم بخش و مدعا خانہ جس نے گواہی دی کہ میں نے رضاع کے متعلق مدعی غلام حیدر اور سماء عائشہ کا اور
 سماء بنتاؤں سے سنا ہے اور ممکن احمد جو کہ عائشہ کا دادا ہے اس سے سنا ہے۔ خلاصہ یہ کہ اس کی گواہی ساقی ہے بشر
 دید نہیں۔

رضاعت کے ثبوت کے بعد نکاح کا توڑنا واجب ہے

﴿مس﴾

نیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ اگر قیودانے وارہ یا ہے مائی بھراؤں کا بھراؤ دس یا نے بلونت کے بعد شادی کی، ذی نفع مائی یہ اسوقت قند و سلیا نے مسئلہ معلوم ہوئے کی ہیں ہے بھراؤ ان مائی کے بھری جو بخش، اچھی شادی ہو جانے کے بعد مسئلہ حل ہو اور قیودانے کی اصل بھی ہے کیا یہ نکاح سوا اور اگر نہیں تو تو جو بچہ بچہ ابو کا تو اس کی نسبت کس کی طرف ہوگی؟

﴿حاج﴾

صورت سو۔ میں یہ نکاح ناجائز ہو ہے حکومت اور اہل اسلام کا لازم ہے کہ ان کے درمیان جدائی ضروری خود ناکند پر بھی لازم ہے کہ وہ نہ بن سکتے کہ۔ میں نے ان صورت کو چھوڑ دیا ہے کہ خداوند نہیں چھوڑتا تو عدالت نکاح طہم کر دے تاکہ یہ نکاح رضائی بھائی کی طرف سے ہو جائے جس طرح حقیقی بھائی کی طرف سے نکاح ناجائز ہے اسی طرح رضائی بھائی کی طرف سے بھی نکاح ناجائز ہے، یہ نکاح جہالت میں ہوا ہے اور اصل بھی ہو گیا ہے جو بچہ بچہ ابو کا اس کا نسب یہ بخش سے ہے، یہ نکاح۔ (و بحرم من الفواحش ما بحرم من الحسب) فقد والله تعالیٰ اعلم کہ اگر مرد نکاح کر لے تب مفتی مرقدہ ماحولہ بن ۱۹ الی النور ۱۳۹۹ھ

صرف مرنصہ کا قول معتبر نہیں البتہ بہتر ہے کہ نکاح نہ کیا جائے

﴿مس﴾

نیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بچہ کی دو بیویاں ہیں زیادہ کی ایک بیوی سے جو ان نکاح سے زیادہ اچھی دوسری بیوی کی، عقلی بنیاد سے اس بات کے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ زیادہ کی دوسری بیوی کہتی ہے کہ میں نے اپنی بھوئی نہیں کو بچپن میں دیکھی تھی بلا ہے کیا شرعاً یہ ممکن ہے کہ وہ نکاح کرے؟ اور یہ بیوی کے گواہ بھی کوئی نہیں آج تک دوسری بیوی نے اس کے کسی فرد کے سامنے ظاہر نہیں کیا کہ میں نے اپنی سوتیلی بہن کو دیکھا ہے اور یہ ہے اب سب نکاح کرانے کے لیے زیادہ سے زیادہ قیودانے کرتے ہیں کہ دوسری بیوی کہتی ہے کہ میں نے اپنی سوتیلی بہن کو دیکھا ہے پاب ہے تفصیل سے مسئلہ واضح فرما دیں؟

فصل ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ثبوت رضاعت کے لیے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت ضروری ہے عرف مرصع کا قول مستحب نہیں بلکہ ان کا آپس میں نکاح ہو سکا ہے بہت اثر مرصع کے صدق پر ان کو انی رہتا ہے تو انکی حالت میں بہتر ہے کہ نکاح نہ کیا جائے مگر صحیح نہیں ہے۔

قال فی التہذیبہ ص ۳۷۷ ج ۱ لا یغسل فی الرضاع الا لشہادۃ رجلین اور رجل و امرئس عدول کذا فی المحيط (الی ان قال) وان کن المحبر واحدا و وقع فی قلبہ أنه صدق فلا ولی ال ینسرد و یأخذ بالثقة و حد الاحبار قبل العقد أو بعده ولا یحب علیہ دیک کذا فی المحيط (القاء) بتدلی من

ترجمہ اور غرض (باب) رضاعت میں دو مرد یا دو عورتوں کی شہادت ضروری ہے

حاکم اگر مرصع کی تصدیق کرتا ہے تو انکی درست نہیں ہے اور صحیح ہے

فصل ثالث

ترجمہ: یہ جہادین اس مسئلہ میں کہ عاقلہ نبی اپنے گھر میں خیمہ میں تھی کہ ان کو یاں سوتی ہوئی عورت اس کی بی بی سب نے دیکھا کہ تمھاری بی بی رورق پہ کھڑی تھی جو نے اپنی بی بی کو کے اپنی بی بی سب کے سوتے ہوئے خیمہ واسے بیٹے دیکھ کر اپنے سینہ پر لٹا کر خیمہ واسے بیٹے کے منہ میں ایلا پیتا تھا یہاں شروع کیا تو سب نے جمدی سے اپنی بی بی نہ لٹا تو چھی طرح پرار کیا کہ تمھاری بی بی تو ابھی تک رورق پہ تھی کہ رورق سے قربے بیٹے کو دودھ پلانا شروع کیا ہے تو اس سے عاقلہ نے یہاں کر اس کے بیٹے کو فوراً بتا دیا کہ مرصع مرصع کتی ہے۔ مجھے اطلاع عروس نہیں ہو کہ اس بیٹے کے مہ سے پستانوں کو اپنے منہ میں لپیٹ لی تھی تو تکہ بے خبری میں خیمہ واسے بیٹے کو دودھ دے رہی تھی پستان دیا بی بی تھی بیٹے کا چونہ تو دور کنارہ میں لیٹا تھی محسوس نہ ہو کہ عاقلہ مرصع کا بیان ختم ہوا۔ جناب اس واقعہ سے ابھی پہلے میں زید اور آمنہ کی بی بی تھی چنانچہ اس سے متعلق بھی مذکورہ عاقلہ نے وہی شکل سالتی تھی کہ اب مرصع کتی تو اس خبر کو اس مسئلہ نے متعلق بھی اپنے اہل و عیال و اہل و عیال سے دل کو تشکیک بخشا تو اب دارین و محل تحریر؟

فصل رابع

بسم اللہ الرحمن الرحیم عمرو و شخص جس سے عقیقہ ہوئی نے مرصع کی تصدیق کرتا ہے چھوڑ دینا جائز ہے۔ عاقلہ نکاح جائز نہیں لیکن اگر شخص مذکور رضاعت کا منکر ہے تو ثبوت رضاعت کے لیے دوسرا یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت

مردی نے یہ فہرستہ کچھ دن پہلے میرے پاس لایا تھا، جس میں ایک ایک شخص کے بارے میں ایک ایک صفحہ لکھا تھا۔ میں نے اسے دیکھا تو اس نے کہا کہ یہ ایک عجیب سی فہرستہ ہے۔ میں نے اسے دیکھا تو اس نے کہا کہ یہ ایک عجیب سی فہرستہ ہے۔

رُفِيعٌ فِي الْهِنْدِ مِنْ سَاحِلِ بَلَّاحِ وَلَا يَقْبَلُ فِي الرِّضَاعِ الْإِشْهَادَ رَجُلَيْنِ أَوْ رَجُلًا وَ
 امْرَأَتَيْنِ عَدُوَّيْنِ كَذَا فِي الْمَحِيطِ وَلَيْسَ أَنْ قَالَ: وَأَنْ كَانَ الْحَبِيرُ وَاحِدًا وَرَقَعَ فِي قَلْبِهِ أَوْ
 صَدَقَ فَلَا وَلِيَّ أَنْ يَتَرَدَّ وَيُحَادِّثَ بِالْفِعْلِ وَحَدِّثَ الْأَعْيَارَ قَبْلَ الْعَقْدِ أَوْ بَعْدَهُ وَلَا يَحِلُّ عَلَيْهِ
 ذَلِكَ كَذَا فِي الْمَحِيطِ

غونسیہ آصفیہ جو رتو میں خنک رہے گی۔ بچہ نہیں پائے ہوئے ملک کے لئے امرِ عمرت۔ عتبہ الہیہ۔

(۲) اے محمدؐ بیت میں رہو حقیقت کا نقیض نہ ہووے جسے حرمت ہمارا عبوت نہ ہوگی۔

قال في شرح التفسير فلو انضم الحلة ولم يدر أدخل اللبن في حلقه أم لا لم يحرم لأن في المانع شكاً وفي الشامية معرباً أي الفتح لو أدخلت ثوباً في حلقه لم يصبه و شككت في الارتضاع لانت المحرم بذلك الخ؛ الذي المختار مع الشامية ص ٤١٠ - ٣٠ فليروا إن تعالوا

[illegible]

صرف دو عورتوں کا قول معتبر نہیں ہے حجۃ تامہ ضروری ہے

٤٧٤

یوسفؑ سے ہیں علاوہ یزید، فضیل بن یزید، اسلمہ، سند بن زید کے متعلق کہ کسی قطعی امر و مدعیہ کا یہ دعویٰ ہے کہ چھپن میں نہ ہی جیئی محمد جان الہیٰ نہ صرف ایک آدمی تھی میری بہنؑ نہ جان کے چھپان سے ۱۰۰۰ھ و ۱۱۰۰ھ تک پیش میں ہے مگر محمد بن عروزیؒ کی کتاب میں اس وقت اس کا ذکر نہ آیا اور دین و دوحہ اپنی رہائش گاہ کی شان میں اپنی اشیاء اس کا سپرد افروز کر کے دین بھی نہ کر سکا تھا جب یہ واقعہ رونق دے گا تو میری جیئی محمد جان کو کل دین افروز کر کے کوئٹہ ہونستان کے رقبہ میں لے آئے گا اس لئے ان تمام سجد سے اپنے کان منصفہ کر لیا یہ واقعہ دعائیہ اسل سے یہ یاد ہے کہ وہ شخص جس نے ان سے واقف اپنے طے شدہ میں پورا کیا ہے واقعہ کار و کاس اس کے خلاف انکو کفر سے ہونے میں نہ ہی فصل نہ کرے کہ ۱۰۰۰ھ میں جس ایک کا یہ علم ضرور ہے وہ جیئی کا یہ منصفہ یہان ہے یہ خوشخبر یہ خواہ میں اس سے نہیں ملتی یہ ایک بین و مسودہ محمد بن یزید، و محمد بن اسلمہ رشتہ صحت سے منصرہ ہے وہ کہتی ہے کہ یہ ۱۰۰۰ھ بھی مسلمان محمد جان کے پاس پہنچا جس نے اسے ۱۰۰۰ھ کے بعد سے یہاں تکھانی لکھا اس امر اپنے بھائی میں کتاب سے یہی صورت حال

کی موجودگی میں سب عانی سے یہ دعویٰ غلط کیا جاتا ہے کہ جب مریض ناکارگی نہ دے، وہ کسی پناہ دہی رضا میں اور عورتوں کی شہادت سے ثابت کرنا چاہتا ہے تو مسئلہ ثانی کیا ہے اور اس معاملہ میں سب سے قانون کا فیصلہ آتی، اہل سے تحریر فرمادیں؟

جواب:

موت رضا کے لیے دوسرا یہ ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت ضروری ہے صرف یہ عورتوں کا قول معتبر نہیں البتہ عورت مسئلہ میں صرف دو عورتوں کی شہادت، شہادت رضا نہیں مانا
۱۔ اہل ہی نہیں دینہ ۳۴۷ ولا یغیر ہی الرضا فی الاشهادۃ، جلس اور جن و امر من عدو، کذا فی المحیط، انظر والذہبی عمر

حررہ واد، شہادتہ: بے شک درجہ سوم عاقلہ
۱۲۲۲ھ تا ۱۳۸۹ھ

صرف وادی کے آخر اور سے رضا مت ثابت نہ ہوئی جیسے تاہم ضروری ہے

جواب:

کیا مانے ہیں معاہدہ میں سند میں کیا کیا جائے گی؟ کیا ہیں جتنی اس کے روانی و وجہ یا نہیں اس نے کتنی وادی نے لڑے کی؟ اس نے ساتھ ساتھ جواب لیا اور ان کی زبان ہونے والی اس کے کئی جملے، عورت نے ہر میر نے اپنی زبان کی کہ میں اسے دور میں پتلاں یا نہ لیکن میرے پتلاں میں اکت شک تھے اور جان میں نہیں تھا کہ اس کے اور لڑنے کا کچھ آپ میں جائز صحیح ہے یا نہیں لیکن لڑنے کے پتہ میں کچھ ہونے کا شک ہے میرے تو کہ

جواب:

موت مسئلہ میں سب تک دو مرد اور دو عورتیں اس بات کی نواہد موجود ہوں کہ میں یا میری نے ہر دہا، وہی کا دور ویراں وقت تک میں اس نے کہنے کے کہ میں نے اپنی دوسری نے میں پستان اور بے یاب ہے کہ وہ چاہتا ہے، عدو ثابت نہیں ہوئی وہ کوئی صحیح و قلم ہے کا پتہ امر لڑنے وادی کے اپنے پر غور و کج تسلیم کرنا جو واقعی اس کے اور وہ ہے تو یہ ہے کہ اس کی وطنی دے کر ملے گا۔
۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳

بہت دفعہ موت کے لیے ایک مرد کو ہوا ہی قابل قبول نہیں ہے

५५

ایک طرف توں علماء دین اسی مسئلہ کے نزدیک کاغذی ہے کہ اگر اہل فاطمہ کے ساتھ جو بندہ اور سرہنہ ہو جائے وہ اس کے ساتھ ساتھ رہے گا۔ ان دونوں کا حال ایک ہی میں ہے۔ اگرچہ وہ ایک دوسرے کو روک چکے ہیں۔ یہ انکار کرتی ہے۔ اور صرف اس لیے تیار ہے۔ یہ فاطمہ کی عمر میں تھا۔ یا قرین ماس کا فرق بھی ہے۔ اور یہ اپنے دھرمی روح ثابت بھی نہیں کر سکتا۔
 لیکن اس صورت میں اگر وہ فاطمہ کے ساتھ جان بیکار رہے؟

ॐ नमः

ثابت حجت رضی اللہ عنہ کے لیے دعویٰ کو ادا کر دیا ایک عدلیہ برادر اور عدلیہ محرموں کا ہونا ضروری ہے
 اندام صبر سے متعلقہ میں جب تک کہ میں نے دعویٰ کے دعوئی کو ادا کیا۔ یہ دعا طرہ کے مابین حرمہ، شادی، غارت
 نہیں ہوئی تو مجرد طرہ کا احکام شرعیہ عام ثابت ہو گیا ہے اس میں حدیث میں ہے۔ وہ لا یفصل فی البصر صاع
 الا شہادۃ۔ جلس اور جل و امیر انہیں عدول کے دعا فی المحیطہ وغیرہ صبر سے متعلقہ میں کو کرنا
 مال اور یہ بد شرعت نہیں ہے اور میں نے بات ثابت کر کے والوں نے والے انہی سے تو ان کا حق میں احکام ہے۔
 کہنا ان ہے۔ (عالمگیری ص ۳۳۳ پر ہے) ان کے مال المحصر والحدود و وقع اند صادق
 فالأولی ان ینزل عن التذوق فی العلم

۵. تالیف: ۱۳۸۷

۱۰۰۰ پستوں سے (کافیست) قیمت، ضمانت ثابت شدہ دین

2

[illegible]

بخش ۴۴

اگر کسی نے اس الزامی کو صرف یہ کہہ دیا ہے کہ میں اس کے بہتے میں ۱۰۰ روپے خرچ کر کے نہیں تو ہمارے
الزامی کے صحت میں مایہ کو ہٹاؤں گے تو پھر حرمت رضاع ثابت نہیں اور اس الزامی کا نکالنا اس مایہ کے
بھائی کے ساتھ جائز ہے اور اس کو دھوکہ دینا تو ہمارے الزامی کے لئے ہے تو پھر نکالنا جائز ہے۔
حرر عبد الخلیف محمد بن یحییٰ مفتی مدرسۂ علمہ علوم دہلی
۱۳۹۴ھ

صرف وہم سے رضاعت ثابت نہ ہوگی

بخش ۴۵

ایسا کہتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک بوجہی عورت جس کا دل ۱۰۰ شک ہو چکا ہے اس نے ایک بچی شیر
خوار کی کو بہنا دیا کہ: نیسا بنے چہن نہ میں دیکھنے اور بچی نے شیر معلوم پیسنے لگے جن کی تعداد معلوم نہیں وادھ
خفک ہو چکا تھا لیکن احتمال ہے کہ شاید ابھی گھبراہٹ ہوئی ہو اس احتمال کی صورت کے بعد رضاع ثابت نہ ہوگی یا نہ
ہوگی تو حوالہ

بخش ۴۶

اگر اس وقت کہ بچہ ۱۰۰ روپے خرچ کر کے نہیں ہے تو پھر صرف وہم سے رضاعت ثابت نہ
ہوگی اور اگر بچہ نہیں ہے تو پھر حرمت و بیضا لوجہ قیاط کے ثابت ہے اگرچہ بچہ نہ لگا چکا ہے۔

(قال فی المال سنگرید ص ۳۳۳ المراء اذا جعلت تدبھا فی فم العسی ولا تعرف

العص اللبن ثم لا ففی النقصه لانک الحرمة بالشک و فی الاحادیث نعت) فتاویٰ الدہلوی

حرر عبد الخلیف محمد بن یحییٰ مفتی مدرسۂ علمہ علوم دہلی

۱۳۹۵ھ

جب تک واد شرعی نہ ہو ۱۰۰ روپے خرچ کر کے نہ ہوں گے تو اس سے لگانے سے حرمت ثابت نہ ہوگی

بخش ۴۷

بیان طبعی رضاعت کی یہی وجہ ہے کہ اگر کسی نے ۱۰۰ روپے خرچ کر کے نہیں تو ہمارے

الزامی کے ساتھ جائز ہے اور اس کو دھوکہ دینا تو ہمارے الزامی کے لئے ہے تو پھر نکالنا جائز ہے۔

دیا میری شادی کو عمر ۱۵-۱۴ سال، وہ چلے گئے اور میرے بھائی سے کوئی ارادہ نہ تھا جس میں اولاد تھی محبت مطرا بخش سے اولاد نہ ہونے کی تو میں نے اٹھنی لڑکی کے والدین کے لئے کہا کہ تم اٹھالو کیونکہ تمہاری اولاد نہیں ہم نے یہ لڑکی تم کو خدا کے عام پر بخش دی ہے میں نے لڑکی کو اس کی اولاد کے بغیر ہونے سے تین یہ عہد انویا عورتوں کے کہنے پر میں نے اس کو چھائی پستان سے لگا دیا اور یہ عمل دو تین مرتبہ کیا یہ میں حلیہ بیان رقی سوں کے اس وقت میرے ۱۰۰۰۰ ٹھنڈے تھا اور میں ۱۰۰۰۰ آٹا میں حلیہ بیان کرتی ہوں کہ میں نے جب لڑکی مذکورہ کو اٹھایا تو مجھے اپنے من میں ہونے کا علم نہیں تھا لیکن سات ماہ بعد میرے بھائی سے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیین شرع فقہان اس واقعہ مذکورہ بالا پر بموجب ہے اب قابل رد یا درست امر یہ ہے کہ مسماۃ زینب بی بی لڑکی پر دروازہ کی مسماۃ زینب بی بی کو اپنے بھائی کے نکاح میں نہ چاہتی تھی کہ یہ نکاح اپنے بھائی کو دے سکتی ہے اور اس کے نکاح میں آسکتی ہے یہ نہیں کہ لڑکی مسماۃ زینب بی بی کا دل عرصہ چار پنج ماہ سے ثابت ہو چکا ہے اور لڑکی کے بھائی موجود ہیں جن جیسے لڑکی مذکورہ مسماۃ زینب بی بی نے اٹھائی اس کے والد کے بھائیوں نے کبھی سبب نہ دیا یہ کسی جسم کا کچھ نہ ہو بلکہ وہ لڑکی پر دروازہ کی کے لیے نہیں دی۔ ملک قادر بخش لڑکی مذکورہ کا حقیقی ماں ہوں ہے اب قائم دریافت امر یہ ہے کہ لڑکی کی مسماۃ زینب بی بی کو ملتی ہے کہ ملک قادر بخش ہو سکتا ہے یا کو لڑکی کے بھائی سے ہے اور لڑکی مذکورہ پہلے ہے پھر یہ کہ لڑکی کا خیر یہ ملک قادر بخش و زینب بی بی چاہتے ہیں اس سے بے روادار ملک ر ہے ہیں اب اگر سنی لڑکی کے بھائی نے مسماۃ زینب بی بی کو نکاح والی و پروردگار سے مانگا ہے یا نہیں؟

پہلے

صورت مسوے میں اگر کسی لڑکی نے مسماۃ زینب بی بی کا وہ نہیں کیا کیونکہ وہ اس کے بہنوئیوں میں نہیں تھا تو محض بھائی سے لگنے اور وہ میں پستان دینے سے حرمت رضا عت ثابت نہیں ہوتی اور اس لڑکی کا نکاح مسماۃ زینب بی بی کے بھائی سے جائز ہوگا البتہ اگر وہ اس ماں میرا یہ ایک مرد ہو تو میں اس بات کی گواہی دے دوں کہ مسماۃ زینب بی بی کا وہ اس لڑکی سے یہ ہے تو یہ حرمت رضا عت ثابت ہوگی اور یہ نکاح چار نہیں انکار یہ لڑکی بالغ ہے تو وہ اپنی مرضی سے جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے۔ فقہاء اللہ تعالیٰ اعلم

بسم اللہ تعالیٰ الرحمن الرحیم

دودھ کا پیٹ میں پہنچنا یعنی ہر صرف شک سے حرمت رضا ثابت نہیں ہوتی

﴿مسئلہ﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شیر غولڑی کی والدہ دے دوسری عورت کے شیر خواہ لڑکے کا منہ اپنے پستان سے لگا کر یا اپنی حقیقی ماں پر مجھ میں تیز کر سکتا ہے یا نہ نہیں لڑکی کی والدہ دے اپنے پستان سے لڑکے کا منہ لگا یا منع کرنے پر فوراً شیر بہن کو دے کر لے لے اس وقت تک اپنی لڑکی جو دودھ لے لے گی اس کے منہ لگتے ہیں اور دھند میں چلا گیا سو اب نہ کہ پستان کو منہ تو ضرور لگا کر منہ میں دودھ پانے کا یقین نہیں کیونکہ منہ لگنے کی الفور پیچھے ہٹا لیا گیا اب ہمارا ارادہ ان کے مابین قطع کا ہے۔ براہ کرم فتویٰ صادر فرما کر ہماری رضائی فرمائیں کہ حسب بالا ان کا کفار برائے شرع ثابت آجس میں جو کرے یا نہیں ہر پانی ہوگی۔
جواب: ۱۔

﴿فتاویٰ﴾

چونکہ حرمت رضاعت کے لیے پچھلے پیٹ میں دودھ کا پہنچنا ضروری ہے اس لیے جب تک بچے کے پیٹ میں دودھ پہنچنے کا یقین نہ ہو محض شک کی بناء پر حرمت رضا مت نہیں ہوتی۔

(قوله هو مص الرضیع) من لدی اُمیة فی وقت مخصوص (انوار المحتار ص ۲۰۹ ج ۳)
انوار المحتار ص ۲۱۲ ج ۳ میں ہے: اهلوا النصف الحلیمة ولم یلدو اذ حل اللبن فی حلقه لم لا کم بحریم لان فی المنع شک ولو الحلیة و فی رد المحتار تحت هذا القول: فی المنع لو اذ حل الحلیمة فی فی الصبی و شکت فی الارضا لا انت الحریمۃ بالشک (الح)

لہذا صورت مسئلہ میں جب دودھ کے بچے کے پیٹ میں پہنچنے کا یقین نہیں محض منہ میں پستان لینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی شریکوں کے درمیان شک کا علاج یہ ہے۔ لفظ والدہ خاں ام
بندہ و امہ طالعہ عن امہ یعنی ہر سقاہم اہل علم و ستان

محض شہ کی بناء پر حرمت رضا ثابت نہ ہوگی

﴿مسئلہ﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین متین در صورت کہ محمد رمضان آج (من باب النوالہ) کی ایک رضائی بیٹی ہے نہ یا وہ لڑکی یعنی رضائی بیٹی اب رمضان کے کفار میں آ سکتی ہے یا نہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ پہلے رمضان کی

میں نے قرار کیا۔ میں نے اس کی ۱۰۰ سو پادیاں بے نیکی بعد میں ان محمدیوں کو دھپانے میں شہرہ کو اس
 لڑکی دیا، جسے اس لڑکی وروا دیا نے پادیاں شہرہ شکر سے لیں۔ یہ تو اس شہرہ ہیں؟

بجائے کچھ

چونکہ رضا نے شہرہ سے ہے وہاں کو دوسرا ایک سو دوا، وہ لڑکی کا عانا یا ضروری ہے اس سے
 صورت سنو۔ یہ لڑکی بھائی نین اور پلائے کا اثر دیتی ہے اور شہرہ بھی ویسی ہے تبہ بھی قطعہ از سنار
 تہیت سے ہوئی اور بیکار لڑکی کو اس لڑکی ۱۰۰۰ پلائے میں تہر ہے تو رضا سے تہیت کی کوئی دیکھیں البتہ اگر
 تھوڑے خاص و کشیدہ قرار دے اور شہرہ سے اس صورت میں کہ لڑکی بھائی کو قرآن و احادیث سے کمال
 مالک ہے کہ میری بھئی سے اس لڑکی ۱۰۰۰ پلائے تو رضا نے لے لیے اور یہ ہے کہ اس لڑکی سے نکال دے کرے۔
 نفلہ اللہ تعالیٰ علم

نفلہ اللہ تعالیٰ علم، بے ملحقہ۔ نام ان طلبہ ملکان

و حیدر علی میں ہے کہ محمد رضا ان لڑکی سے نکال دے۔

محمد رضا اللہ تعالیٰ علم، سرکار ام طلبہ ملکان

اگرچہ تادمہ رضاعت کے متعلق یہ تو پھر حرج و مرج، رضا سے نہ ہوگی

بجائے کچھ

نیا فرم نے ہیں جو انہوں میں علامہ محمد حسین کا نکاح محمد پادریاں فی سناۃ ایک بار بختراہ ام میں سے ہوا
 محمد اور محمد حسین کے نظارہ نظام کے ملحق۔ سو فیصد لڑکی بھی پیہ ہوئی جس میں اس وقت دو سال ہے۔ جب محمد حسین
 کی عمر تقریباً تین سال کی تھی اس کی والدہ فقہائے اعلیٰ سے نکاح ہوئی اور محمد حسین کی پرورش سن نے مائی۔ لڑکی اس میں
 آواہنا ۱۰۰۰ پلائی رہی اس وقت لڑکی کا لڑکا سکھ نظام میں پندرہ سال کا تھا، محمد حسین کا۔ اس وقت محمد حسین محمد حسین کی
 شادی تمام سن فی ثانی ام نظام سے ہوئی ہے۔ اس میں چند وجوہات کی بنا پر تنازعات پیدا ہو گئے ہیں اور نظام
 میں چلی چلی ام نظام کو کہتے تھے کہ یہاں سے لڑکے نکال دے کہ یہاں بھی جائز نہیں ہے کہ وہ لڑکے جن نے اپنی مائی
 ۱۰۰۰ پلائے ہے۔ میری فرمائش، ملازمین کہ ان کے نکاح جائز ہے وہ نہیں۔ اور نکاح آجائز ہے تو محمد حسین پلائی ہیں جو
 ام نظام سے ہے، ہوئی اس کو اپنے پاس رکھ لیا جائے یا نہیں؟

نہیں۔ یہ کہ ہے کہ محمد حسین کہہ لے۔ مگر نے اپنی لڑکی ۱۰۰۰ کھنس دیا اور ان کا مالک محمد حسین بن گیا

یہ کہ اس نے ۱۰۰۰ پلائے محمد حسین اس میں سے نکال دے کہ وہ اس وقت بچہ تھا اور اس نے نکال دیا تھا
 مجھے کوئی اعتراض ہے؟

فتح

دودھ پینے کا ثبوت دودھ دینا دواہانی کی گواہی ہے۔ یہ گواہی اور دواہاں یا ایک مرد لکھ دو غور تھیں اس بات کی گواہی دینے کی ہم سے دیکھا کہ یہ گواہی کا دودھ دینا رہا تھا اور دودھ اس کے حلق سے اتر گیا تو یہ عورت کی ہر مرام دوشی اور نکس اور ان گواہان سے ثبوت ہے اوراق محمد بن کو صف دیا چاہے ان کو وصف افحالی کہ مجھ دودھ پینے کا دوشی علم نہیں تو اس کے عمل ہو گا۔ لفظ واللہ تعالیٰ اعلم

محمد حقاہ دینے والی عورت سے اس اسم اعظم کا بیان شدہ ہے کہ ہر روز
حاضر ہو ۱۳۷۷ھ

عزت رضا عت میں اگرچہ پتہ تو اس سے جو کچھ پتہ تشریف دودھ شکار ہو گا

اور حرمت رضا عت ثابت ہے

فتح

یہ فرماتے ہیں کہ میں اس مسئلہ میں کہ دودھ جو کہ رمضان میں سے دودھ ہے اس کے رچ کو جو کہ دودھ کا ہے پنے پینے سے دودھ پلانے کے لیے تقریباً پھر دوشی دن تک کہ دودھ دوشا یا دوشی آتا رہا اور دودھ دوشنے کے سبب اس نے نکس اور نہ عورت کے پر کیا دودھ اسے دودھ چائے چمہ ماہنگ اور نہ عورت نے اپنے پاس رکھا اور دوشی کر دیا پھر نہ دوشنے خواہ مشا اور پینے سے چمٹانے رکھا جس حال پر ایک کے دوش رہا اب ان کا جواب ہے کہ دودھ کی پوری دوش سے نکال کر مٹا چاہتا ہے کیا اس کا کتان بدو کی دوش سے مٹا رہے یا نہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ دودھ دوشا یا دوشی تھا اگرچہ پتہ تو اس پر چمٹا بھی رہا اس لیے رضا عت ثابت نہیں چمٹا چمٹا کرتا جائز ہے؟

فتح

مسودہ مسئلہ میں یہ پتہ تو اس سے جو کچھ پتہ تشریف دودھ شکار ہو گا اور حرمت رضا عت ثابت ہے۔ دودھ دوشی دوشی اس کا کتان چمٹا نہیں۔ لفظ واللہ تعالیٰ اعلم

محمد حقاہ اور اس کا نظریہ اب مفتوحہ ہے کہ دودھ دوشی سے
حاضر ہو ۱۳۷۷ھ

دودھ قلیل و کثیر برابر ہیں ایک دفعہ سے حرمت ثابت ہو جائیگی

﴿س ۴﴾

ایسا فرما کر ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید نے خالہ کی والدہ کا تم۔ یہ تم ایک بار بیٹ بھر دودھ پیا اور
ثابت تحریر میں زید مذکور خالہ مذکور کی ترکی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟ اور جواب۔

﴿س ۵﴾

(یحرم من الرضاع ما یحرم من اللب) رضاعت قلیلہ و کثیرہ حرمت میں برابر سے لہذا ایک
دفعہ دودھ پینے سے ثبوت سے خالہ کی بی بی کی بیٹی کی بیٹی رضاعی بن جائیگی۔ اور نکاح حرام ہو گا۔ اللہ اعلم
تجدیداً مذکورہ مفتی مدد سے تمام انھوں مکان شہر

رضاعت کے اثبات کے لیے مفتی بہ قول دوسرا ہے

﴿س ۶﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مسئلہ چار میل سنہ میں کیا ایک بچہ کو دودھ پلایا گیا ہے اس وقت اس کی لڑکائی ہوئی
تھی مگر اس کے بعد میرے قریبی ایک ڈاکٹر نے اس کو کوئی دو سال بعد فوت ہوا اس کے بعد ایک لڑکی کوئی دو سال بعد
گئی اس کے بعد اور ہوا وہی مر گیا اور اس کے بعد کوئی چھ سال بعد ایک لڑکی کوئی اس لڑکی کا دودھ میں سے اپنے شوہر
کی بی بی کی بی بی کو پلایا اس وقت لڑکی کی عمر چھ سال کی تھی اور رضاعت کی حرمت لڑکائی تھی اور جس بڑے کو میں نے
دودھ پلایا وہ میرے شوہر کے بڑے بھائی کا بیٹا ہے اب یہ دونوں اپنے شوہر اور لڑکی کی شادی کرنا چاہتے ہیں تو یہ ان
دونوں میں نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

﴿س ۷﴾

۱۔ رضاعت مفتی بہ قول کے مطابق دو سال اور انام اعظم کے نزدیک ڈھائی سال نے اندر ہی اندر دودھ پینے
سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے اور مدت رضاعت کے بعد دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ یہی صورت
مفسرین میں اثر و قوی دودھ پینے والی لڑکی نے اور دودھ پیتے وقت ڈھائی برس سے زائد کی تھی تو کسی کے نزدیک حرمت
رضاعت ثابت نہیں اور نکاح جائز ہے۔

۲۔ دودھ ۱۱ سال و غریبہ میں مفتی مدد۔ قسم العلوم

۱۔ ج ۱، کتاب ۱، ص ۱۳۹

کما فی شرح الوہابہ)

اس سے معلوم ہوا کہ حرمت مخصوص ہے دودھ کے ساتھ ہی پانی سے حرمت نہ ہوگی۔ (حقیر العباد (خلیل احمد صدیقی)

﴿ج ۱﴾

وفی المالک المکبیرہ ص ۳۴۳ ج ۱ (دخل لی لم العسی من الثدي مانع لو نه اصغر

نفس حرمة الرضاع لانه ليس نعبه لو نه كذا فی خزائن المفتين

روایت بالا سے معلوم ہوا کہ بچے کے چوسنے سے اگر پستان میں پانی اترے اور وہ پانی بچے کے پیٹ میں چلا

گیا ہے تب بھی حرمت رضاع ثابت ہوگی اور اس رخص کا مرنے کی اولاد سے عقد نکاح درست نہ ہوگا۔ دارالعلوم کا

جواب یہی ہے تو ہمارے خیال میں درست نہیں ہے۔ نقلاً عنہ تعالیٰ اعلم

بند محمد اسحاق خفر اللہ رب مفتی محمد اسحاق

۳ ربیع الثانی ۱۴۰۵ھ

زرد رنگ جیسی چیز پستانوں سے نکل جائے تو وہ دودھ کے حکم میں ہے

﴿ج ۲﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ مثلاً ایک عورت ہے کہ اس کے پستانوں میں یقیناً دودھ نہیں ہے لیکن بچے

کے چوسنے سے کوئی چیز نکلنے کا احتمال ہے بلکہ پانی وغیرہ کی شکل میں کوئی چیز نکلتی ہے اگر عورت موصوفہ مندہ بچہ پالانے

کسی کم سن دودھ پینے والے بچے سے جس کا زمانہ بھی دودھ پینے کا یقیناً ہوا پستان چسوا یا اس سے جزئیہ عطیت

ثابت ہوگی کہ نہیں بیوا تو جوا۔

﴿ج ۳﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم سن رسیدہ عورت کے پستانوں میں اگر زرد رنگ کا مائع ہو تو یہ بھی دودھ کے حکم میں

ہے اور اس سے حرمت رضاع ثابت ہو جاتی ہے۔ اب اگر یقین ہو کہ بچے نے صرف منہ ہی دکھا ہے اور اس کے منہ

میں یہ پانی نہیں اترتا ہے تو حرمت رضاع ثابت نہ ہوگی اور اگر یقین ہو کہ بچے کے منہ میں یہ زرد رنگ کا مائع اتر گیا ہے تو

حرمت رضاع ثابت ہوگی اور اگر اس میں شک ہو تو حرمت رضاع اگرچہ ثابت نہ ہوگی لیکن احتیاط اور یانت کا تقاضا

یہی ہے کہ اس قسم کے نکاح سے بھی اجتناب کیا جائے۔

دکما قال فی المغناوی العالمگیریہ ص ۳۴۳ ج ۱ المرأة اذا جعلت ثديها فی دم

العصبی ولا تصرف أمه اللین أم لا ففی القضاء لا ثبت المعومة بالشک و فی الاحیاط
ثبت دخول فی لم العصبی من الثدي مانع لونه أصفر ثبت حرمة الرضاع لانه لبن بغير
لونه کذا فی عزانة المفتین و فی الدر المختار ص ۲۰۹ ج ۴ (هو) (مصر من ثدی اذمت)
ولو بکراً أو میتة أو ائمة و الحق بالمعص الوجور و السقوط قطعه والله تعالی اعلم
مرور عبد الحلیف حضرت اشد مفتی در رسد اسم اعظم سلمان ۱۳۸۶ هـ

لذا کاپنی رضاعی بہن کی بشر سے نکاح کر سکتے ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے متعلق صورہ مسئلہ یہ ہے کہ زنب نے عمرو کی والدہ
کا دودھ پیا ہے یا شمار رضاعت کے کیا امر ہو کہ زنب کی بشر سے جو کہ زنب کی بشری بشر ہوئی ہے نکاح کرنا
درست ہے یا نہیں دوسرے مسئلہ کی صورت اول کے برعکس یعنی زید نے زنب کی والدہ کا دودھ پیا کیا اب زید زنب کی
یعنی بشر کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔ مگر دونوں صورتوں میں کوئی فرق ہو تو مفصل بیان فرمادیں اگر کوئی فرق نہ
ہو تو بھی مفصل بیان فرمادیں؟ بیذا تو جزوا

﴿ج﴾

نکاح صحیح ہے اس لیے کہ عمرو کا زنب کی بشر سے کوئی رضاعت ایسی تعلق نہیں ہے زنب کا تعلق عمرو کے
گھرانے سے پیدا ہوا ہے نہ کہ عمرو کا زنب کے گھرانے سے صورت ثانیہ میں نکاح غیر صحیح ہے اس لیے کہ اب زید نے
زنب کی ماں کا دودھ پیا اس کے خاندان سے رضاعتی تعلق پیدا کیا گیا نہ کہ ان کے خاندان کا ہو کیا جیسے زنب زید کی
بشر رضاعتی بنی ایسے ہی زنب کی دوسری بہن بھی اگر جانب شیردہ بہر قواز جانب شیر خواہ از جان و فروغ اس شعر سے
قائد و کلیہ سمجھ لیا جائے۔ واللہ اعلم

محمد رضا اللہ عز مفتی در رسد
کام اعظم سلمان
محرم ۱۴۱۰ھ

رضاعی بہن سے نکاح حرام ہے اور اسی طرح رضاعی بھائی کے بھائیوں سے بھی

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ لڑکی شریعت و خراج حکم علی کی والدہ صاحبہ دودھ پیتی کی فوت ہو گئی تھی

امید داری شریعت کو سمجھ لے گا۔ اے نبی! رسالت بھی نے لڑائی شریعت کو مانا۔ وہ پیر محمد تک پہنچے۔ جس نے
 احسنہ وچ بھی نے پاس نکلتا ہے۔ ۱۰۰۰ پیسے ۱۰۰۰ عبدالستار جو وقت اور عبدالستار اور لڑائی شریعت نے دونوں نے رسالت
 بھی کا کھنڈہ ۱۰۰۰ چنانچہ وقت لڑائی شریعت کی شان ہے عبدالستار سے سزا دی گئی ہے۔ مسکے کے مطابق کیا کہتے ہیں
 جہاد میں نہ یا نہ دونوں کا کھنڈہ جائز ہے جائز ہے؟

ہوئے۔ یہ استاد کے نیاز و کی کا نکلا مہرہ استاد کے بھائیوں سے بھی سومتا ہے۔ بائیس

中記

صورت مذکور میں شہادتت مول شرعیان اور محمد الطار رحمہ علیہ کہیں معافی ہیں ان کا آپس میں لگان حرام

”ہماری شرمیلی بیٹی دھماکی ماں، ان کی اور چھٹی نے بچن سے جتنی ولاد اولیٰ ہے چاہے اس خانہ کے ہولناکیاں
کسی اور سے تمام ولاد بچریں لی دھماکی بہن بھائی بن گئے اور سب کے ساتھ کھان پڑا رہو گی۔“

فذل فی التہذیب ج ۱ ص ۳۳۳ ج ۱ اقطار النہج ص ۱۰۰

خبر بھراؤ، غلہ بیک، بھٹی، سرسہ، نام اعلیٰ ہوتا ہے
 ۲۰۰۰ روپے فی ٹن، ۱۰۰۰ روپے فی ٹن

دورہ چینیہ والے کی اولاد کا کالج اس عورت کے کسی بڑے سے بہتر نہیں

（五）

یہ فرماتے ہیں علامہ دین میں سے مندر میں یہ منظر دیکھیں یہاں جو تیار اور اس کے اچھے چھوٹے بھائی (محمد رمضان کی والدہ وار غلام محمد کی بیوی) کا لڑکا (جہاں سے برحق محمد رمضان نے منظر حسین کی والدہ دوسرا لڑکا بی بی (الہ دوسری بیوی) کو جو وہاں بیٹا لیا کرتا ہے ہیں علامہ دین اس مسئلے کے بارے میں کہ محمد رمضان کی بیٹی شادی کا اگلا منظر حسین کے چھوٹے بھائی کے ساتھ ہے، میں نے اس سب سے پہلے یہ ثابت کر دیا ہے۔

فقہ حنفی

صورت: مسئلہ میں برآمدہ صحت و تحکم رمضان سے سرکاری بی کا ۱۱۱۱ھ کیابت تو وہ سرکاری بی کا وضعی کا ہو
نیا اس لئے محمد رمضان کی کوار کا کچھ دورہ پانے والی عورت کے کئی بچے کے منظر میں پانے کے چھوٹے بھائی است
درست نہیں ہو گا۔ عطا اللہ اعلم

بزرگوار احمد رضا رحمہ اللہ، شب معنی، قاسم اعظم، ملتان
۱۲۰۶ھ/۱۸۹۱ء

دب لڑکی نے اس کا دودھ پرایا ہو تو مای کی حقیقی اولاد سے اس کا نکاح حرام ہے

فقہ حنفی

یہ فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ منصب الہی اور تصور الہی دو یقینی چیزیں ہیں جن کے لئے یہ ایک
چیز منصب الہی کی مذکی نے اپنی بھی مای تصور الہی کا دودھ پیا۔ تو کیا اس لڑکی کا نکاح تصور الہی کی اولاد سے کی
لڑکے سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟ میں اتوا جواب۔

فقہ حنفی

صورت: مسئلہ میں برآمدہ صحت و تحکم منصب الہی کی لڑکی جس نے اپنی مای کا دودھ پیا ہے کا عقد نکاح اپنی
مای کے کسی مائے سے نہ ہو اور مست نہیں ہے تو اور وہ اس کے دودھ پینے سے پہلے پیدا ہو چکے ہیں یا بعد میں
میں یہ تمام! لڑکے اس کے لیے رضاعی ہوئی ہیں اور رضاعی بھائی سے عقد نکاح درست نہیں ہے۔ عطا اللہ اعلم
بزرگوار احمد رضا رحمہ اللہ، شب معنی، قاسم اعظم، ملتان، ۱۲۰۶ھ/۱۸۹۱ء

رضاعی لڑکے کی نیسی بہن سے نکاح جائز ہے

فقہ حنفی

نیا فرماتے ہیں علماء دین و فقہان شرع کہ اس مسئلہ میں کہ زیدی رضاعی بہن سے نکاحی نہ ہو چکی نہ یہ نکاحی نہ ہو چکی نہ یہ نکاحی نہ ہو چکی
عقد کرنا چاہتا ہے جو کہ نسب مہر و مہر کی بھی شافی بھائی کی لڑکی ہے اور خداداد ہے جب سے بڑے ہوئی ہو کر نے نسب
کا دودھ لگا دیا ہے اندر میں صورت زید کا نکاح خداداد سے درست ہے یا نہیں؟ میں اتوا جواب۔

فقہ حنفی

(فتح اللہ بر مطبعہ مکتبہ رشیدہ کراچی ص ۱۱۳ و ۱۱۴) نسائی کہ: پس من الرضاع مان الرضاع روجه

الرجل حسنہ للرجل احسنه من النسا انهنی

اس عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ بکرا بچہ کا رضاعی ترکہ ہو گیا اور وہ لحدہ بکری نہیں لیکن ہے تو زیادہ

لیجے اس رضاعی ترکہ کی نہیں لیکن سے نکاح جائز ہے۔ واللہ اعلم

مہد الزمان: یہ فقہی اور حنفی ہے۔ مراد معلوم ہوتا ہے
لو اسے صحیح سمجھو اور وہ حد تک حنفی و حرام ہے۔ مراد معلوم ہوتا ہے
۹۔ دوا قعدہ سے مراد

رضاعی لیکن بھائیوں سے نکاح حرام ہے

﴿۳﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ خدا بخش نے کوزا کی بھئی بیوی سرک کا دودھ پیا ہے اس کے بعد کوزا
کی بھئی اور بھئی بیوی عاتقہ سے ہے۔ اس کے ساتھ نکاح کر رہے کیا یہ نکاح جائز ہے اگر نکاح شرمنا جائز ہے ضد
بخش بھئی بیوی عاتقہ سے علیحدہ نہیں کرتے تو اس کے رشتہ دار شرمنا بخش کے ساتھ ہیں چاہے وہ دولت، خیر
ہیں یا کیا طریقہ اختیار کریں جو وہاں اس کی سے ہوئی ہے وہ کسی کی تصدیق ہے؟

﴿۴﴾

کوزا کی تمام اولاد چاہے بھئی بیوی سے یا بیوی دوسری بیوی سے ہے خدا بخش کی رضاعی بھئی بھالی بن گئے ہیں
نکاح حرام ہو گیا ہے بشرط صحت سوال اگر بہرہ جو رضاعت کے کائنات کیا گیا ہے تو یہ شرعاً صحیح نہیں ہے طرفین پر واجب
ہے کہ وہ اولاد انہذا نہ کریں اگر وہ عاتقہ سے پر راضی نہ ہوں۔ مسئلہ تو یہ ہے کہ وہ ان کے ساتھ زیادہ سے
تعلقات قطع کر دیں لیکن یہ سارا تمہارا وقت ہے کہ رضاعت کا شرعی ثبوت ہو۔

واللہ اعلم فی السعدوری و ہوان نرضع المرأۃ حبیبۃ فنجوزہ ہذہ الصبیۃ علی رزحہا و

علی اماتہ و اماتہ و یصیر الزوج الذی نزل لہا منہ النفس امثالہا رضیعۃ) فقہ واللہ تعالیٰ اعلم

ترجمہ اگر مرد عاتقہ پر رضاعت کے حق پر ہے تو اس کا نکاح حرام ہے۔

حدائق اشراقی ۱۳۱۵ھ

دودھ پینے والے کے بھائی کا نکاح رضاعت سے نہیں لڑکیوں سے جائز ہے

﴿۵﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ عاتقہ نے مائیں بی بی کا دودھ پیا ہے کیا عاتقہ اس سے بھائی کا

[illegible]

(۲) پادشاہی کی رائے کے مطابق مسلمانوں کی مشیر و کئے رہتیں ہو سکتا ہے۔

53

(۱) مسٹر: جسٹس کے بھائی صاحب نے اپنی بی بی کی لڑائی کے سرائیچہ نہ ہے۔

الحمد لله

[illegible]

۲۳. جنہ فی اللہ انی ۳۴ ح

رضاعی بھائی کے ساتھ نکاح حرام ہے

۴۷

کئی شرمات ہیں جو کہ دین کے مسئلے کے بارے میں گمراہی کے لیے ایک اور دھبہ ہیں اور کئی اور لڑکیاں نے تو کسی سے طے بھی اس کو دیکھا، انھیں کبھی سب نے بھی کسی لڑکی سے ملنا نہ دیکھا تھا۔ وہ چلی گیا۔ کیا اس لڑکی کو اور کبھی کا نکاح آجائیں میں یہ ماننے والا نہ رہا۔ یہی جو کئی کئی سالوں کے ان کا نکاح شرمناک صورت ہے، آج بھی یہ ہے۔

436

صورت کا ٹکڑہ دیکھیں پھر ٹکڑہ لے لیں۔ وہ ٹکڑہ لڑائی آنکھیں میں بھائی، بہن، خدیجی کیوں اس لیے لیا گیا کہ آنکھیں میں شعلہ لگے۔
 ٹکڑہ خراسا ہے۔ اللہ تعالیٰ علیم

تدعنا - يا رب - ننتهي من قسمة الصور متان شر

2. $\frac{1}{2} \sqrt{2} \approx 0.707$

! کی۔ کے۔ مضامین بھائی کے بھائی سے بھی کٹے جا رہے۔

供し、

نیز فرائض میں غلامانہ میں کہ فرائض عورت مسافر صائمائی میں جس نے جس سے کسی کو مجھ سے مہاجر و مہاجر
اور کسی غلام کو۔ یہاں کہ ہیں دوسری عورت مسافر شرم میں جس نے جس سے مسافر و غلام، کی شریعت و غلام فرما
یہاں کہ ہیں مسافر و غلامائی مدت رخصت کے اندر دوسرے و غلامی و دوسرے و غلام کو دوسرے و غلام کو دوسرے
غلامائی نے اور حواشی مائی کا یہاں مسافر و غلامائی کے مسافر و غلامائی کے مسافر و غلامائی کے مسافر و غلامائی کے
میں سے اب مسافر و غلامائی کے مسافر و غلامائی کے مسافر و غلامائی کے مسافر و غلامائی کے مسافر و غلامائی کے

﴿تج﴾

صورت معروہ میں سمانہ نسب کا نکاح کسی فور محرم کے ساتھ جائز نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
حررہ محمد انور شاہ مفتی صاحب مفتی مدرسہ دارالعلوم دیوبند ۱۳۹۲ھ

ثبوت رضاعت کے بعد دو بہنوں کو نکاح میں سمجھا کر نہ سمجھ نہیں ہے

﴿تس﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مفتیان شرع متین دریں صورت مسئلہ کہ خالہ اور بھائی ایک شخص کے نکاح میں ایک ہی وقت میں جمع ہو سکتے ہیں یا نہ ہو سکتے ہیں اور ان کا باپ ایک ہو اور ان کا عہدہ مثلاً ازب کی دو لڑکیاں ہیں ایک ان کی ماں کا عظیم خاتون اور دوسری کی ماں کی لڑکی خاتون ہو۔ لہذا ان خاتون کی لڑکی ایک شخص کے نکاح میں ہے اور عظیم خاتون کی لڑکی اللہ وسائی کی لڑکی ہے اسی شخص کے ساتھ نکاح کیا ہے کیا یہ دونوں یکجا اس کے نکاح میں آ سکتی ہیں یا نہیں نیز عظیم خاتون کی لڑکی مسماۃ اللہ وسائی جس نے اپنی لڑکی بعد میں دی ہے ان کے بچوں نے مسماۃ اللہ وسائی کا دودھ بھی پیا ہے۔ بیوا تو مرد؟

﴿تث﴾

صورت مسئلہ میں محمد عظیم کے ساتھ زوجہ فیض مائی کے ہوتے ہوئے جس لڑکی کا نکاح ناجائز ہے اور اس طرح طلعہ کا آپس میں آپا اور بنا حرام کاری ہے طلعہ میں پر لازم ہے کہ فوراً منکرت اختیار کریں یعنی جس لڑکی کو چھوڑا ہے اگر وہ جی محمد عظیم منکرت نہیں کرتا تو اس سے ساتھ برادری کے تعلقات قائم کر کے بیٹا نکال دیا جائے کیونکہ اس وقت یہی ممکن ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ مفتی صاحب مفتی مدرسہ دارالعلوم دیوبند
الجواب علی محمد عبد اللہ مفتی صاحب
۲۸ جنوری ۱۴۱۲ھ

ایک بھائی کے دودھ پینے سے دوسرے بھائی کے لیے اس عورت کی لڑکیوں سے نکاح کی ممانعت نہیں

﴿تد﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت جس کا عہدہ بی بی ہے۔ اس نے ایک آدمی سے ساتھ نکاح کیا جس کا نام شیر محمد تھا چنانچہ شیر محمد نے اس عورت کو ایک لڑکی کا گل خان پیدا کیا بعد میں اس لڑکی کا والد شیر محمد فوت ہوا۔ چنانچہ اسی عورت کا دودھ لاکو پہلے خاندان شیر محمد سے دیکھ لڑکی بخت بی بی پیدا ہوئی تھی اس

جنت بی بی کے ساتھ ایک لڑکے نے جس کا نام زمان ولد ہاتھی خان ہے کے ساتھ دودھ پیا۔ اس کے بعد بس بی بی کا اس خاوند جانی شیخ دین سے ایک لڑکا نظام دین پیدا ہوا اس کے بعد بس بی بی کا اسی خاوند جانی شیخ دین سے ایک لڑکی گل میری پیدا ہوئی جس کے ساتھ زمان ولد ہاتھی خان کے بھائی دولت خان ولد ہاتھی خان نے دودھ پیا اس کے بعد بس بی بی کے ہاں اسی خاوند جانی سے ایک لڑکا محمد دین پیدا ہوا اور زر خان دولت خان پسران ہاتھی خان کے دو بھائی ہیں جن کے نام امیر خان جان خان پسران ہاتھی خان ہے اب مسئلہ دریافت یہ کرتا ہے کہ آیا جان خان ولد ہاتھی خان گل خان ولد شیر محمد کی بیٹی علمہ زادہ کے ساتھ از روئے شرع نکاح کر سکتا ہے کہ نہیں براہِ کرم اس کا جواب جلدی دیں اور ایک مشکل آسان کرنے میں معاون ہوں؟



بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جان خان ولد ہاتھی خان نے جبکہ خود بس بی بی کا دودھ نہیں پیا تو جان خان کے بھائیوں کے دودھ پینے سے بس بی بی کی خود یا اس کے اصول و فروع جان خان پر حرام نہیں ہوتے الحاصل جان خان اور علمہ زادہ کا آپس میں نکاح جائز ہے۔ البتہ زر خان اور دولت خان کے ساتھ بس بی بی اور اس کے اصول و فروع کا نکاح جائز نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حرر محمد انور شاہ فاضل دینی مدرسہ دارالعلوم ہمتان
۲۳ ذی القعدہ ۱۳۸۹ھ

رضاعی بہن کی نسبی بہنوں سے بھی نکاح حرام ہے



کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے جنت بنت زینب کے ساتھ جنت کی ماں کا دودھ پیا تو کیا زید جنت کی دوسری بہنوں کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے؟



زید کے ساتھ جنت کی اور بہنوں کا نکاح بھی ناجائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
حرر محمد انور شاہ فاضل دینی مدرسہ دارالعلوم ہمتان ۱۸ صفر ۱۳۹۱ھ

رضیع کی چھوٹی بمشیرہ کا نکاح مرضہ کے لڑکے سے جائز نہیں



کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ مسماہ بیچ نے عبدالستار کے ساتھ لال خاتون کا دودھ پیا کیا رضیہ مسماہ بیچ کی چھوٹی بمشیرہ کا نکاح عبدالستار مذکور سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

درجہ

۱۔ عید کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس دن کو بھرپور اور خوشی سے منانے کی ضرورت ہے۔

یا علیؑ

یہ عید اس وقت تک نہیں ملے گی جب تک کہ اس دن کو بھرپور منایا جائے۔
۱۳۳۹ھ

۲۔ عید کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس دن کو بھرپور اور خوشی سے منانے کی ضرورت ہے۔

درجہ

۱۔ عید کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس دن کو بھرپور اور خوشی سے منانے کی ضرورت ہے۔
۲۔ عید کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس دن کو بھرپور اور خوشی سے منانے کی ضرورت ہے۔

درجہ

۱۔ عید کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس دن کو بھرپور اور خوشی سے منانے کی ضرورت ہے۔
۲۔ عید کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس دن کو بھرپور اور خوشی سے منانے کی ضرورت ہے۔

۳۔ عید کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس دن کو بھرپور اور خوشی سے منانے کی ضرورت ہے۔

۴۔ عید کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس دن کو بھرپور اور خوشی سے منانے کی ضرورت ہے۔

درجہ

۱۔ عید کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس دن کو بھرپور اور خوشی سے منانے کی ضرورت ہے۔
۲۔ عید کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس دن کو بھرپور اور خوشی سے منانے کی ضرورت ہے۔
۳۔ عید کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس دن کو بھرپور اور خوشی سے منانے کی ضرورت ہے۔
۴۔ عید کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس دن کو بھرپور اور خوشی سے منانے کی ضرورت ہے۔
۵۔ عید کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس دن کو بھرپور اور خوشی سے منانے کی ضرورت ہے۔
۶۔ عید کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس دن کو بھرپور اور خوشی سے منانے کی ضرورت ہے۔
۷۔ عید کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس دن کو بھرپور اور خوشی سے منانے کی ضرورت ہے۔
۸۔ عید کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس دن کو بھرپور اور خوشی سے منانے کی ضرورت ہے۔
۹۔ عید کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس دن کو بھرپور اور خوشی سے منانے کی ضرورت ہے۔
۱۰۔ عید کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس دن کو بھرپور اور خوشی سے منانے کی ضرورت ہے۔

﴿ج﴾

بکر کا نکاح احمد بخش بخت بھری رحمت کی لڑکیوں سے جائز ہے اور امیر بخش وغیرہ کی لڑکیوں سے جائز نہیں شرم خاتون کا دودھ جو بکر نے پیا وہ نور محمد کی جانب سے اتر ہوا نہ تھا اس لیے کہ اس وقت اس کی کوئی اولاد دودھ پیتی ہوئی نہ تھی بلکہ مدت سے اس کا دودھ خشک تھا اب شرم خاتون اکبر کی ماں رضاعی بن گئی اور اللہ بخش وغیرہ اور شرم خاتون اس کے بھائی بہن بنے اس لیے ان کی اولاد سے اس کا نکاح مجتبیوں اور برہانچویں سے نکاح ہو گیا اور نور محمد بکر کا رضاعی باپ نہ بنایا بلکہ انعام فاطمہ کی اولاد اس بکر کے بھائی بہن نہ ہوئے اس لیے ان کی اولاد سے نکاح تا جائز ہے قاضی خان ص ۴۱۹ ج ۱ علی ہاشم البند یہ میں ہے (درجل نزوج امراة فولدت منه ولدًا فارضعت ولدها ثم یس لبسها ثم در لبسها بعد ذلك فارضعت صبا كان لهذا الصبی ان یتزوج اولاد هذا الرجل من غیر المرصعة) فتاویٰ اللہ تعالیٰ اعلم

محمود علی اللہ عز و ثلثی مدد رس جامع العلوم بمکات

سگی بہن کی رضاعی بہن سے نکاح کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ مسماة س اور مسماة و دو سگی بہنیں ہیں اور ان کی مندرجہ ذیل اولاد

ہے۔

ت = رمضان + رفیق + س بی بی + م بی بی + س بی بی

و = خ + فیاض + ع

مسماة و کی دختر کی پیدائش کے وقت مسماة و بیمار ہو گئی اور مسماة ت نے مسماة ع دختر و کو اپنی دختر م کے ساتھ دودھ پلایا کیا مسماة م دختر ت کا نکاح کسی خ پسر کے ساتھ جائز ہے اور کسی فیاض پسر و کا نکاح ہمراہ مسماة ب دختر ع جائز ہے؟

﴿ج﴾

صورت مسئلہ میں دونوں نکاح جائز ہیں۔ (کذا فی کتب الفقہ) فتاویٰ اللہ تعالیٰ اعلم
حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدد رس جامع العلوم بمکات ۸ شعبان ۱۳۹۱ھ

رضاعی بین کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

﴿مس﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ سہ ماہی نسب نے زیر کے ساتھ لی کر جو باندہ کو حقیقی بیٹا ہے باندہ کو دودھ پیا ہے اب کیا زید کا بھائی عمرو نسب کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے۔ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں عمرو زید سے چھوٹا ہے؟

زانی حزیہ کی اولاد سے جو کہ زائے بعد پیدا ہوئی ہے ناجز کر سکتا ہے یا نہیں۔
اہل سنت و الجماعت مرزائی کو اپنی لڑکی ازرا کے شریعت دے سکتا ہے یا نہیں؟

﴿حج﴾

بندہ کی تمام اولاد نسب کے بھائی ہیں لہذا عمرو نسب نسب کا رضاعی بھائی ہو تو نسب کی لڑکی اس کی بھانجی ہوگئی اس لیے یہ نکاح جائز نہیں ہے۔

زانی حزیہ کی اولاد سے ہرگز نکاح نہیں کر سکتا۔

اہل سنت و الجماعت مرزائی کو اپنی مسلمان لڑکی نکاح میں ہرگز نہیں دے سکتا۔ واللہ اعلم

میرزا رضی صاحب مفتی مدظلہ العالی
مکملہ الفقہ فی المسئلہ
۲۴/۱۲/۱۳۴۵ھ

دادی کا دودھ پینے سے دادی کی لڑکی کی لڑکی اس کی رضاعی بھانجی ہوگی، نکاح حرام ہے
اگر یقین ہو کہ دادی کے پرستان میں دودھ نہ تھا، دودھ اترائیں تو کوئی حرج نہیں

﴿مس﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک زید نامی شخص نے اپنی دادی کا دودھ پیا ہے لہذا وہ لڑکی ایک لڑکی ہے اب اس کی لڑکی کی لڑکی زید نکاح میں آسکتا ہے یا نہیں گو یا یہ لڑکی زید کی رضاعی بھانجی بنتی اور دوسری صورت یہ ہے کہ زید کو جب دادی صاحبہ کی بھانجی پر لگا یا گیا اس وقت دودھ دادی کے نہیں تھا اور وہی کی عمر تقریباً پچاس ساٹھ سال کی تھی اب اس صورت میں لڑکی نہ کورہ کے ساتھ زید نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

﴿حج﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم (۱) ان کا تلبس میں نکاح حرام ہے کیونکہ یہ اس کی رضاعی بھانجی بنتی ہے اور رضاعی بھانجی کے ساتھ نکاح حرام ہے۔ (۲) کما قال فی المسئلہ ص ۳۴۳ ج ۱ بحرم عمی الرضاع

ابواہ من الرضا ع و اصولهما ر قرو عھما من النیب و الرضا ع حمیما الخ

(۲) اُتریقین ہو کر دودی مذکورہ کی چھاتی میں دودھ نہ بھایا اس سے ملنے میں دودی کا دودھ نہیں اُترا ہے تب تو ان کا آپس میں نکاح درست ہے کیونکہ رضاع ثابت نہ ہو۔ اور نسب کے اعتبار سے بیات کی پھونچنی کی لڑکی ہے اور اس کے ساتھ نکاح جائز۔ چہاں اگر حلق سے دودھ اُترنے کا شک ہو تب نسا حرمت ثابت نہ ہوگی لیکن ریخت حرمت ثابت ہوگی اور ایسے نکاح سے احتراز کرنا ضروری ہوگا۔

(کما فی العالم المگیرہ ص ۳۴۴ ج ۱ المرأة اذا جعلت نديها فی فم النبی ولا تعرف امی اللین ام لا ففی القضاء لان ثبت الحرمة بالمشک و فی الاحتیاط تعبت)
نقطہ داندہ تعالیٰ اہم غیر الطیف فخر رزمین غنی در ردہ عمالہ و ہاتمان
الجراب غنی کتوہ نقلا اللہ عن غنی در ردہ عمالہ و ہاتمان
۳۰ جمادی الثانی ۱۲۸۹ھ

رضاعی بھانچی اور ماموں کے ساتھ نکاح حرام ہے

بھانچی

کی فرمات ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ دودھ آدی جو کہ آپ تم کے ہی نہیں ہیں (یعنی الف اور ب) اسی طرح الف کی ایک بیوی ہے اور ب کی دو۔ اس کے بعد ۔ کی ایک عورت سے ایک لڑکا ہے اور الف کی اپنی عورت سے ایک لڑکی ہے جس نے ب کی اس عورت کا دودھ پیا ہے جس کا لڑکا نہیں ہے اس کے بعد اس خیم لڑکی کی دو جگہ تادی ہوگئی جس میں سے اسے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ ب کیا وہ لڑکی جو خیم لڑکی سے پیدا ہوئی ہے ب کے لڑکے سے شادی کر سکتی ہے یا نہیں۔ بیوقوف بزد۔

بھانچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ان کا آپس میں نکاح حرام ہے کیونکہ یہ لڑکی اس لڑکے کے رضاعی بھانچی بنتی ہے اور یہ لڑکا اس لڑکی کا رضاعی ماموں بنتا ہے اور بھانچی اور ماموں کے درمیان نکاح حرام ہوتا ہے۔ الف کی لڑکی نے جو ب کی خیم لڑکی کا دودھ پیا ہے اگرچہ یہ دودھ اس عورت کو ب سے ہو۔ تو اس صورت میں خود ب اس لڑکی کا رضاعی باپ بنتا ہے اور ب کا دوسری بیوی سے لڑکا اس لڑکی کا رضاعی چھری بھائی بنتا ہے اور اس لڑکی کی لڑکی کا یہ رضاعی چھری ماموں بنتا ہے (کما قال فی العالم المگیرہ ص ۳۴۳ ج ۱) (حنی ان المصرفة لہ ولدت من هذا الرحن وغیرہ قبل هذا الاوضاع او بعده او ارضعت رضيعا

﴿ج﴾

نکاح بنت اخت رضاعی جائز نیست زیرا کہ نکاح از فروغ اخت رضاعی شرعاً جائز نیست و کذا افرع القروع بدلیل (قوله عليه السلام يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب) و هو حديث الصحيحين و نیست از صور مستثنی شد۔

امجد جان عفا اللہ عنہ رب مفتی قاسم العلوم مہتان

حقیقی بھتیجی کی رضاعی بہن سے نکاح صرف اسی صورت میں ہے

جبکہ لڑکے نے جا کر کسی عورت کا دودھ پیا ہو

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ کوئی شخص اپنے حقیقی بھتیجی کی رضاعی بہن کے ساتھ شادی کر سکتا ہے یا نہیں یہ مسئلہ منقطع تحریر کریں؟

﴿ج﴾

اس شخص کے بھتیجی کی رضاعی بہن اگر ایسی صورت میں بھتیجی کی بہن بن جاتی ہے کہ اس لڑکی نے آ کر لڑکے کی ماں کا دودھ پیا ہے تو ظاہر ہے کہ یہ لڑکی اس شخص کی رضاعی بھتیجی ہوتی تو ناجائز ہے اور اگر لڑکے نے جا کر کہیں دوسری عورت کا دودھ دلوں نے اکٹھا کیا تو جائز ہے۔

واللہ اعلم رب مفتی عبدالرحمن عفی عنہ مدرسہ قاسم العلوم مہتان شہر
الجواب بحکمہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم مہتان شہر
۱۸ ذوالقعدہ ۱۳۷۹ھ

حقیقی بھتیجی کی رضاعی دختر سے عقد نکاح درست نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ مسماۃ زبیدہ دختر پٹنالی از نطفہ سلطان حسین حیات موجود ہے۔ بچپن میں اس نے دودھ مسماۃ جنت دختر مہر قاسم کا پیا ہوا ہے اب مہر قاسم کا پرہیز حقیقی محمد مسماۃ زبیدہ سے شادی کرنا چاہتا ہے تو کیا ان کا آپس میں نکاح جائز ہے؟

ترجیح

صورت مسئلہ میں بر تقدیر صحت، قدمہ سے قریب مذکور کا عقد نکاح محمد برادر قائم سے شرعاً درست نہیں ہے۔
رضائے میں سہائت کو وہ اس کے لیے حقیقی بیٹی کی، انسانی وجہ، ان مٹی سے جس سے شہناج کی حوا ہے۔

والفقی الشافعی فتح رحمہ اللہ بات الاحوف والاعوات، بات الاولاد الاحوف والا حواف، ان میں
و ایضا فی البحر مد بسبب ما بحرہ من السبب ردود الشیخان، فتہ والحدائق الملم

بازر و کمرہ حسن قی غفرلہ
کتاب مفتی کا نام احمد حسن
پیشانی ۱۳۵۹ھ

رضائی: وہاں کے ساتھ نکاح درست نہیں؟

جواب

یہ فرماتے ہیں کہ وہیں اس مسئلہ میں کہ ایک ترکی عمر بچی کی حالت میں ایک دوسرے شخص کی اس میں کا دودھ
پیشی رضا ہے چونکہ اس کے باپ کی طرف سے ہے یا وہ لڑکی، اب اس شخص نے نکاح میں آ سکتی ہے یا نہیں؟

ترجیح

اس ترکی کا نکاح اس شخص کے ساتھ نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ یہ شخص ان کا رضائی ماموں ہے۔ و فیہ المحدث
بحرہ من الوصاع ما یبحرہ من السبب ابدا رضائی ماموں کے ساتھ نہیں ماموں کی طرح نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔
وفی الفساری، العالم المکبر ص ۳۵۱ ج ۱، و انھو المبر ص ۷۷۷ و احیاء علیہ و کذا فی البعد
والحدائق والحدائق الملم

ردودہ الشیخان، فتہ والحدائق الملم
کتاب ۱۳۵۹ھ

رضائی بھی نجی اور رضائی بھی سے نکاح حرام ہے

جواب

کیا نہ ہے میں علماء، ابن اس مسئلہ میں (ا کہیں سب یہاں تو میں نے اپنی حقیقی والدہ کا دودھ ایک دن بھی
نہیں پیا۔ ایک دوسرا لڑکی جو کہ یہ ارشیدہ لڑکی ہے اس نے یہاں سے ہی میری والدہ کا دودھ پیا ہے اور میں نے اس
کی والدہ کا دودھ پیا ہے مٹی کہ یہ دونوں نے ایک دوسرے کی والدہ کا دودھ سب نکلا، علم میں ہوا کہ ہے یعنی دوسری

تک ہے یا اس سے بچو اور پیش کیا ہوگا۔

میرے بعد میری ایک بہن چھوٹی ہے جس کے بچے سے ایک لڑکی ہے جو کہ دو دن ہے اور جس سے میری نے میری والدہ کا دودھ پیتا ہے اس سے شادی کرنا چاہتا ہے کیا یہ اسلام میں جائز ہے یا نہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟
(۲) اودھ دینی جس نے میری والدہ کا دودھ پیتا ہے اس کی بہن کی شادی سے ایک لڑکی ہے اور وہ بھی جوان ہے میرا ایک بھائی ہے جو کہ میرے بعد پیدا ہوا ہے کیا وہ لڑکی میرے بھائی کے مقدس آستی ہے اور اسلام میں جو کرنا چاہو نہیں۔ یعنی اقارب۔

ترجمہ

(۱) سورت مسئلہ میں آپ کی سبب انہیں اس شخص کی رضامندی بہن ہیں اور رضامندی بہن کی لڑکی اس شخص کی رفاقت میں ہے اور رضامندی بھائی کے ساتھ نکاح حرام ہے۔ (وکتھا لہی کتب النسخ و بحرم من الرضا ع ما بحرم من النسب)

(۲) اس آئی کی لڑکی آپ کے بھائی کی رضامندی بہن ہے اور اس کا نہیں میں نکاح حرام ہے۔

واللہ اعلم
امام احمد اور امام ابو یوسف نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے
امام ابو یوسف نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے
امام احمد نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے

لڑکی نے جب عورت کا دودھ پیا تو وہ اس کی اور بھائی ماموں بنا تو عقد نکاح درست نہیں

ترجمہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکی نے ایک عورت کا دودھ پیا کیا دودھ پلانے والی عورت کے بھائی سے اس لڑکی کا نکاح ہو سکتا ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں مسائل کے ساتھ جواب عنایت فرمادیں؟

ترجمہ

سورت مسئلہ میں اس لڑکی کا بھائی دودھ پلانے والی عورت کے بھائی سے نہیں بہتانا کیونکہ وہ اس کی ماں میں ملتی اور بھائی ماموں بن گیا شریعت میں عہدہ نے ہائے وقت سے نکاح حرام قرار دیا ہے۔ شرع علیہ السلام فرماتے ہیں (و بحرم من الرضا ع ما بحرم من النسب) فقہا و اللہ اعلم

سید محمد علی قادری مفتی دارالعلوم دہلی ۱۲ جولائی ۱۹۷۰ء

و شخص اس لڑکی کا رضائی ماموں ہے نکاح جائز نہیں ہو گا کی۔ اپنی معلوم ہو کہ سوال سورت میں نکاح پر حلیا

﴿ج﴾

صورت مسئلہ میں نور محمد سہاگل زاری بی کار رضائی چچا ہے اور رضائی چچا سے نکاح جائز نہیں۔ (و بحرم من الرضا ع ما بحرم من النسب)

بشرطیکہ دوسروں یا ایک مرد اور دوسری عورتیں جو شرعاً مستبر ہوں یہ شہادت دیں کہ ہم نے جناب محمد کو سداں بائی کا دودھ پینے دیکھا ہے لہذا کسی عیشہ مستعد علیہ کے سامنے تحقیق کی جاوے اگر شرعی شہادت سے رضاعت ثابت ہو جائے تو طرفین میں تفریق کر دی جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حرر محمد اورتاشہ غفرلہ بستی مدنی در مقام معلوم ہستانتان
۲۳ شوال ۱۳۸۹ھ

رضائی بستی اور چچا کا نکاح درست نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کے ساتھ دودھ پیا ہے اور جس شخص نے دودھ پیا ہے اس کی لڑکی ہے جس عورت نے دودھ دیا ہے اس کے چار بیٹے ہیں ان چاروں میں سے ایک نے دودھ پیا ہے اور باقی جو تین لڑکے ہیں ان میں سے ایک کو وہ لڑکی آسکتی ہے یا نہ؟

﴿ج﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ لڑکی اور وہ لڑکا چونکہ بستی اور چچا رضائی بنتے ہیں اس لیے ان کے امین نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔

(فی الحدیث بحرم من الرضا ع ما من النسب) فقط واللہ تعالیٰ اعلم
حرر عبدالحق غفرلہ مدین مدنی در مقام معلوم ہستانتان
۲۶ شوال ۱۳۸۵ھ

رضائی چچا سے نکاح درست نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین دریں مسئلہ کہ زید اور عمر آپس میں بھائی ہیں اور کبران کا رشتہ دار ہے بکری لڑکی ہے اور بکری لڑکی نے زید کی عروسی کا دودھ پینا زید کے بیٹے کے ساتھ اور یہ بات تو واضح ہے کہ یہ لڑکی زید کے بیٹے کو نہیں آسکتی کیا یہ لڑکی بکری زید کے بھائی عمرو کو آسکتی ہے یا نہیں اس کی رضاعت مع الدلائل تحریر فرما دیں بیژن جوہر داد۔

تَرْسُ

سورہ مبارک میں ان لوگوں کے ساتھ تیرے لئے جو ان کی بات کو نہیں سمجھتے اور ان کی بات کو نہیں سمجھتے۔

فلو عليه الصلوة والاب لا يجوز من الرضاع ما يجوز من النسب لعدم كفاية
 من ٣٠٠ ح ١ يجوز معنى الرضاع من الرضاع الى ان قاله اوضح الرضا عنه واجتبه عنه
 له انما يتقوى

مجلس الشورى، ١٩٨٠، ص ١٠٠. (١) المجلس الشورى، ١٩٨٠، ص ١٠٠.

رہنما ہی مچھ مش حقیقی چو کے بھندہ مار جڑ است نہیں ہے

٢٠٠

[illegible]

٥٢٤

[illegible]

رہا مت میں جسے شیعہ: و تو کہہ لیں: ہوں ہے

4. 6. 3

یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کے پاس ہر قسم کے ہتھیاروں کی کافی تعداد ہے۔ یہ سب باتیں ان کے سامنے لگ کر پڑھنا

کہا کہ میں قسم قرآن اٹھانے کو بھی تیار ہوں کہ میں نے اپنے گئے ہوئے مسکی گل محمد کو دودھ پلایا ہے لہذا اس نکاح مسماۃ فاطمہ سے جو کہ میری نواسی ہے جائز نہیں کیونکہ میں نے گل محمد کو ایک مظلّم عمر دو سال یا اس سے کم عمر میں دودھ پلایا ہے لہذا مسماۃ فاطمہ مسکی گل محمد کی رضاعی بھانجی ہے۔ لہذا یہ نکاح روک دیا گیا بعد ازاں گل محمد نے دوسری جگہ نکاح کر لیا بعد کئی دنوں کے گل محمد نے طلاق دے کر پھر اس لڑکی بھانجی رضاعی مسماۃ فاطمہ کے ساتھ نکاح کر لیا کیونکہ مسماۃ فتح مذکورہ نے کہا کہ میں نے اس وقت جھوٹ بولا تھا اس پر عوام میں بڑا انتشار پیدا ہو گیا تو مسئلہ مقامی علماء دین کے سامنے پیش ہو گیا علماء دین نے گواہان مذکورہ و طلب کیے جن سے تمام واقعات مذکورہ بالا معلوم کیے گئے عوام بھی اور خواص بھی مجلس میں موجود تھے گواہوں نے جو بیان دیے وہ ذیل میں ہیں گواہ نمبر ۱ پر علماء دین نے سوال کیا کہ تم کلمہ پڑھ کر اور قرآن اٹھا کر کہو کہ تم کیا جانتے ہو تو اس نے قسم قرآن کھا کر کہا اور کلمہ پڑھ کر ہاوش ہو کر اقرار کیا کہ مسماۃ فتح کے لڑکوں سے پوچھا گیا کہ تم قسم اٹھا کر کہو کہ تمھاری والدہ نے گل محمد کو دودھ پلایا تھا یا نہیں تو وہ خاموش ہو گئے انھوں نے کہا کہ اس نے بچہ کو اٹھایا ہوا تو ضرور تھا ایک ماہ یا اس سے زیادہ عرصہ کیونکہ بچہ مذکورہ کی ماں نے دودھ بوجہ بیماری پانا بند کر دیا تھا تو بچہ وادی کے پاس رہا۔ واللہ اعلم دودھ پلایا تھا یا نہیں ہم قسم نہیں اٹھاتے تو علماء نے مدعا علیہا مسماۃ فتح مذکورہ کو روک دیا گواہان کے پوچھا تو مسماۃ فتح مذکورہ نے جواب بکواسی نازیبا میں دیا کہ میں نے اس قسم کی کوئی بات نہیں کہی جن پر علماء دین و معززین حلقہ اس پر شرعی طور پر ناراض ہو گئے تو ایک دوسرا آدمی عاقل و بالغ نمازی پابند شرع نے کہا کہ مجھے علم یقینی ہے کہ مسماۃ فتح نے دودھ پلایا تھا کیونکہ اس کے رشتہ دار تمام میرے سامنے اقرار کر چکے ہیں کہ مسماۃ فتح نے دودھ پلایا ہے اس وقت یہ جھوٹ بول رہی ہے یہ باتیں سب من گھڑت ہیں ان گواہوں کی گواہی صحیح ہے اب مسئلہ دریافت طلب یہ ہے کہ یہ نکاح صحیح ہے یا کہ نہیں رضاعت ثابت ہے یا نہیں مقامی علماء دین نے کہا ہے کہ دودھ پلانا ثابت ہو گیا ہے تفریق کر دینی کر دینی چاہیے؟



صورت مسئلہ میں بر تقدیر صحت واقعہ بہتر یہی ہے کہ مسماۃ فاطمہ اور گل محمد کے چاہن تفریق کر دینی جائے تاکہ شہد بھی نہ رہے اگر گل محمد اس طرح کرنے پر تیار ہو تو وہ مسماۃ فاطمہ کو ایک طلاق دے کر اپنے سے جدا کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بند محمد اسحاق غفرلہ نائب مفتی مدرسہ خیر المدینہ اسلمتان

الجواب صحیح بند عبد الستار عفا اللہ عنہما الجواب صحیح محمد انور عثمان غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم اعظم اسلمتان ۱۳ صفر ۱۳۹۰ھ

کنواری لڑکیوں کا دودھ پونے والی حدیث کے متعلق ایک وضاحت

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک امام مسجد نے مسجد میں دو دن خلیفہ یہ کہا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو ان کا بی بی علیہ کے علاوہ مزید تین کنواری لڑکیوں نے حضور کو انھیں پالو اور ان کا قدرتی طور پر دودھ پلو اور ہوا یہ دودھ انھوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا کیا یہ بات ٹھیک ہے۔ حضور نے ان کنواری لڑکیوں کا دودھ پیا ہے اگر چاہے تو کہ جب کا حوالہ دے یں، اگر نہیں تو تفصیلات بیان کریں امام مسجد نے کتاب کا نام سیرت علیہ ص ۱۰۰ ۱۰۱ دہلایا ہے، کہ مسلمانوں کی تسلی ہو جائے۔

﴿ج﴾

سیرت علیہ صفحہ ۹۷ پر حضور کو کنواری لڑکیوں کا دودھ پینے کا ذکر موجود ہے لیکن کسی روایت سے یہ بات ثابت نہیں ہے اور نہ اس پر دین کا کوئی مستند دلائل ہے اس لیے نہ ہم اس کی تصدیق کرتے ہیں نہ تکذیب کرتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلیہ السلام وعلیہم

ترجمہ نور شاہ مخدوم دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

۱۲۱۲ھ بمطابق ۱۹۹۷ء

۱۳۸۸ھ

زویہ کے پستان منہ میں لے کر دودھ پلے تو نکاح کا حکم؟

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ ایک شخص اپنی زوجہ کا پستان منہ میں لے سکتا ہے نہ نہ نہیں لے سکتا۔ اگر زویہ منہ میں دودھ پائے تو کیا نکاح میں فرق آتا ہے نہیں نہیں، اگر جنابت کی حالت میں کوئی لے سکتا ہے یا نہیں؟ اور اگر زویہ

﴿ج﴾

اگر زویہ کا پستان منہ میں لے کر دودھ پلے تو اس سے نکاح میں کوئی فرق نہیں آتا مگر یہاں کرنے سے بچنا چاہیے اور جنابت کی حالت میں نہ نہ چاہا جائے اور نہ چاہیے۔ کہ وہ نہ چاہیے کہ نہیں۔

ایضاً امامیہ مسعودی دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

۱۲۱۲ھ بمطابق ۱۹۹۷ء دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

۱۳۸۸ھ

رضاعت ڈھائی سال کی عمر تک ثابت ہوتی ہے، زوجہ کا دودھ پینا حرام ہے، نکاح پر اثر نہیں پڑتا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی منکوحہ عورت کو دودھ پیا ہے تو کیا یہ عورت اس پر حرام ہو جاتی ہے یا نہیں؟

﴿ج﴾

ڈھائی سال کی عمر میں دودھ پینے سے عورت ثابت ہوتی ہے اس کے بعد بچہ اپنی دودھ کا دودھ پیے اگرچہ حرام ہے لیکن اس سے نکاح پر اثر نہیں پڑتا۔ نکاح پر مستور ہوتی ہے۔ فقط واللہ اعلم
 - دہلی دارالعلوم دیوبند مفتی محمد امجد علی صاحب دہلوی

مدت رضاعت ڈھائی سال تک ہے اس کے بعد رضاعت ثابت نہ ہوگی

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ کسی سہیلی کے ساتھ اس کی دودھ کا دودھ پیا۔ اب وہ اپنی چھوٹی بہن جو کہ دہلی کی والدہ کے ہی بطن سے ہے کا نکاح می سے کر دیا گیا ہے، فرمائیے یہ نکاح شرعی اور مستحب ہے یا نہیں۔
 حالانکہ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۳ ص ۱۵۷ رد الاشاعت نمبر ۱۲۱۷۹۲۰ کے جواب میں مذکورہ صورت میں نکاح کو حرام قرار دیا گیا ہے اور اصولاً بیان کیا گیا ہے کہ مریض کے پینے کی قیام اولاد وراثہ ہے بحوالہ الدر المختار۔

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ بطول حیات اور حضرت مولانا خیر محمد صاحب مدظلہ سے اس سوال کے جواب میں نکاح مذکور کو قطعاً حرام قرار دیتے ہوئے فتویٰ تحریر کیا کہ ظہر فرمایا ہے لیکن اس کے برعکس مفتی رحیل احمد صاحب مدرسہ نھروہ العظیم کو برقرار رکھنے میں دقت و محنت تھی و فیضا عا و سہ بخیر اذنی میں ۲۷ جنوری ۱۳۹۱ھ کو قدر عرض واقع ۳ کے عنوان سے جواب تحریر فرمایا ہے کہ نکاح مذکور کے جواز کا فتویٰ صادر فرمایا ہے اگرماہ ذی القعدہ ۱۴۱۱ھ کا مکتبہ اور مدلل جواب تحریر فرمایا ہے کیا یہ نسخہ کی قیام اور در صبح کے لیے حرام ہے؟

﴿ج﴾

واضح رہے کہ جب بچہ نے کسی دودھ عورت کا دودھ ڈھائی برس کے اندر پیا تو وہ عورت اس کی رضاعی ماں

سے کسی طرح کا نفع اٹھانا اور اس کو اپنے کام میں لانا درست نہیں۔

(کشاف فی الدر المختار ص ۲۱۱ و فی البحر لاجبور الصدای مال محرم فی طاهر المذهب)

بنا بریں صورت مسئول میں یہ شخص حرام کا مرتکب اور سخت گنہگار ہے اس کو چاہیے کہ وہ توبہ تائب ہو جائے اور آئندہ کے لیے قضا اپنی بیوی کا دودھ استعمال کرنے سے احتراز کرے اور دوسروں کو حرام کام کے لیے ترغیب نہ دے ورنہ اس کا کٹا بھی اسی کے ذمہ ہوگا۔ باقی مدت رضاع کے بعد دودھ پینے کا کٹا پر کوئی اثر نہیں ہوتا کتا بدستور قائم رہتا ہے۔ (فی الدر المختار ص ۲۲۵ ج ۳ مصدجل لدی روحہ لم محرم)

الحاصل کاح بدستور رہتی ہے لیکن دودھ پینا حرام ہے۔ واضح و بطل

در مختار و رد المحتار ج ۱ ص ۱۱۱ و در تمام الفتاویٰ

ج ۱ ص ۱۱۱ و ۱۱۲

حرمت رضاعت تب ثابت ہوگی اگر دودھ پینے والے نے مدت رضاعت میں دودھ پیا ہو

﴿س﴾

اگر کوئی شخص چوبیس برس کا تقریباً اپنی منکوحہ عورت کی چھاتی پر سارے باوجود اس کے سندس نہ آیا اگر کیا بھی ہو تو اس نے فوراً اسے نفکہ دیا ہو اور پھر ذائقہ کھلی کر کے شائع کر دیا ہو تب کی عورت اس پر حرام ہو جاتی ہے کتا نج ہو گیا نہیں۔

﴿ج﴾

رضاع سے حرمت جب ثابت ہوتی ہے جب دودھ پینے والے مدت رضاعت کے اندر ہی دودھ پنی لے جو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک زحالی اور صاحبین کے نزدیک دو سال کے زمانہ تک ہے اس کے بعد اگر کوئی کسی عورت کا دودھ پی لے تو اس سے کوئی حرمت نہیں ثابت ہوتی مسئلہ مذکور میں جب زوج ہوا ہے اور بقول مائیں تقریباً چوبیس برس کا ہے اگر فی الواقع دودھ پی بھی لے تب بھی وہ عورت اس پر حرام نہیں ہوتی بلاشبہ اس کی عورت ہے البتہ دودھ پینا جائز نہیں۔ فقط واللہ اعلم

وبیت النجریہ فی المدۃ لفظاً اور مختار ص ۲۱ ج ۳ کد فی سفر کتب الفقہ کتب الرضا ع

دو سال کے بعد دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی

✽✽✽

میں بھی جی ٹی ٹیڈی ملی نے اپنی مانی کا دودھ دو سال مانی عمر میں پیا تھا کیا اب میں اپنے ماسوں کی لڑکی سے
شادی کر سکتا ہوں؟

✽✽✽

دو سال کے بعد دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی اس لیے عمر ٹیڈی ملی کا عقد بھان اپنے ماسوں کی لڑکی
سے درست ہے۔ لفظ "لقد اعلم"

عبدالحق خان غفر اللہ عنہ اب الحقی مدد رس کا نام اعظم ہدایں
تحریر فی ۱۳ اول ۱۳۹۷ھ

اگر رضاعت دو سال کے اندر ہے تو ثابت درست نہیں

✽✽✽

یہ فرماتے ہیں علامہ دین اس سند میں کہ ایک لڑکے اور لڑکی نے مختلف اوقات میں ایک ہی عورت کا دودھ پیا
ہے جبکہ وہ عورت اس لڑکی کی حقیقی والدہ اور دلا لڑکا اس عورت کا بھتیجا ہے کیا وہ اس عورت اس لڑکے اور لڑکی کا انیس
میں بھان خدا شرع ہو سکتا ہے کیا اس لڑکی کا حقیقی بھائی اس لڑکے کی حقیقی بہن سے نکاح کر سکتا ہے یا تو ہر دو

✽✽✽

بسم اللہ الرحمن الرحیم اگر یہ لڑکا اس عورت کا دودھ رضاعت میں بھی دو سال سے کمتر میں پی چکا ہے تو
حضرت رضاعت ثابت ہے اور اس کی تمام اولاد خواہ اس کے ساتھ جب وقت دودھ پی چکے ہوں یا اس سے پہلے یا اس
سے بعد اس عورت کے بطن سے پیدا ہوئے ہوں ان تمام کے ساتھ اس لڑکے کا نکاح ناجائز ہے اور یہ سب اولاد اس
کی رضاعت میں بھی شامل ہو گئی۔

پس اس دودھ پینے والے لڑکے کی بہن حقیقی کے ساتھ جس نے اس عورت کا دودھ نہیں پی ہے اس عورت کا نکاح
جودھ دینا لڑکی کا نہیں حقیقی ہو گئی ہے بھان کر سکتا ہے کیونکہ یہ اس کے رضاعت میں بھی کی نہیں بہن حقیقی ہے وہ انہی عورت
کے ساتھ نکاح شرعاً ناجائز ہے۔

(کما قال فی الدر المنثور علی ہذا من رد المحتار ص ۴۱ ج ۳، و جعل احث

اخيہ رضاعاً یصح التماثل بالمضاف كان يكون له اح نسبی له اخت وصاعبة و بالماضاف اليه كان يكون لاخته رضاعاً اخت سوا و بهما و هو طاهر او كذا نسبا بان يكون لاجب لایمه اخت لام فهو متصل بهما لا یأخذ هذا للبروم التكرار كما لا یخفى (ولا حل سن رضیع امرأة لكونه بهما احوین وان اختلف الزمن و الأب و لا حل بین الرضیعة و ولد مرصعتهما اى النبی ارضعها و ولد و ولدها لأنه ولد لا یخ) فقہ (الله تعالی اعظم

فیہ علیہا الخیف فخری میں مفتی مدد سے ترجمہ معلوم ہوتا ہے
ہذا فی الخیر ۱۳۹۶ھ

حرمت رضاعت کے لیے مدت رضاعت ضروری ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک زانیہ کسی وجہ سے اپنے ماں باپ کے گھر ٹہنی تھی اس کی کو دہیں ایک لڑکا تھا لڑکے کی عمر اس وقت تین تین سال تھی لڑکے کی ماں کسی وقت کا مرنے نہ چلی جاتی تھی تو زانیہ کا اپنی ماں یعنی لڑکے کی مائیں کو دے چلی تھی یہ کہ لڑکے میرے بچے کے کو دے نہ دینا اس کو بھوک تھکے تو اس کو بھینس کا دودھ پلا دینا اس لڑکے کی مائیں کسی وقت اپنا دودھ پلا دیتی تھی کسی وقت بھینس کا دودھ پلا دیتی تھی کسی وقت اپنی چھاتی سے لگا کر دودھ پلا کر لڑکے کو پپ کرتی تھی چند روز بعد زانیہ کا مالک آ کر زانیہ کو لے گیا تھا اب وہ لڑکا تو جوان ہے لڑکے کی ماں بھی زندہ ہے اس لڑکے کے ماموں صاحب نے اپنے کو اپنی بی بی کا رشتہ دے دیا ہے اب بھانجے کو کیا یہ جائز ہے یا نہیں؟

﴿ج﴾

المدر المختار شرح تنویر الابصار ص ۲۰۴ ج ۳ ہو محض من لدی ادمیة الی ان قال فی وقت محصور من حیوان و نصف عنده و حیوان لقط عندهما و هو الاصح (الی ان قال) و یست التحريم فی المدة فقط

در فتاویٰ کی اس عبارت سے واضح ہے کہ حرمت رضاعت فقہاء رضاعت میں ثابت ہوتی ہے اس کے جدا بہت نہیں ہوتی۔ نیز یہ بھی اس عبارت سے واضح ہے کہ مدت رضاعت میں مفتی یہ قول سائین کا ہے یعنی زیادہ سے زیادہ دو سال ہے ایذا صورت مسئلہ میں جبکہ مالے اس لڑکے کو مدت رضاعت کے ختم ہو جانے سے بعد میں پونے تین سال کی عمر میں دودھ پلایا ہے تو اس سے حرمت رضاعت شرعاً ثابت نہیں ہوتی لہذا اس کی لڑکی سے اس کا نکاح شرعاً درست ہے۔ نقطہ واللہ تعالیٰ اعلم

بند و احقر محمد امجد مرناسی مدد سے ترجمہ معلوم ہوتا ہے

رضاعت کی مدت کے متعلق مفتی یہ قول



کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت مسماۃ جنت مائی نے اپنی بہن مسماۃ کچھ مائی کو دودھ پلایا کیونکہ اس کے باپ کا تھا جس کی عمر ۴ سال تھی اور اس کی بہن کی عمر ۱۵ سال ۱۵ مئی دو اس کا نکاح دودھ نہیں چٹا تھا اور مسماۃ جنت مائی نے اپنی بہن کو بلا کر کہہ کہ دودھ میرا پی لے دو چار گھنٹہ دودھ کے پی لیے اور پھر ۱۵ گھنٹہ ۱۵ مئی تک گیا اب دودھ پلانے والی عورت مائی جنت اپنے لڑکے کے لیے اپنی بہن مسماۃ کچھ مائی سے دشت لینا چاہتی ہے کیونکہ مسماۃ کچھ مائی کی نوکی ہے شرمائی یہ نکاح ہو سکتا ہے یا نہ یا ان کے دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہے یا نہ؟



رضاعت کی مدت میں اختلاف ہے امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک ۲۷۰ مائی سال ہے اور صاحبین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک دو سال ہے لیکن فتویٰ صاحبین کے قول پر فقہائے کرام نے دیا ہے جس پر عبارات ذیل مشاہد ہیں اس لیے صاحبین کے قول کے مطابق جو مفتی یہ ہے صورت مسئلہ میں نکاح جائز ہے ویسے امام اعظم کے نزدیک بھی ۲۷۰ مائی سال قمری ہیں ابتدا سوال میں ۲۷۰ سال پانچ ماہ جو لڑکی کی عمر بتائی گئی ہے اگر شخص کے حساب سے بتائی ہے پھر تو وہ بھی تقریباً ۲۷۰ مائی سال قمری بن جائے لہذا صورت مسئلہ میں بشرط صحت و اتحدۃ حضارہ فتویٰ کے نکاح جائز ہوگا ویسے احتیاطاً تقویٰ کا تقاضا تو یہ ہے کہ اس سے اجتناب و پرہیز کیا جائے عبارات درج ذیل ہیں۔

۱۔ (قال فی جامع الرموز الفہستائی ص ۳۱۷ ج ۲ فی حولین من وقت الولادة عندہما و علیہ الفتویٰ وقال فی البحر الرائق مطووعہ مکتبہ رشیدیہ کونہ ص ۳۸۸ ج ۲ و فی فتح القدیر الإصحاح قولہما من الاقتصار علیہ حولین فی حق التحريم أيضاً و نہ أخف الطحاوی و مرادہ بالنظر الی الدلیل بحسب ظنہ و لا فالمدح للام الأعظم و ان لم یظهر دلیلہ لو جوب العمل علی السبق بقول المجتہد من غیر نظر فی الدلیل کما أشار الیہ فی أول البعابہ و لکن قال فی احمر حاوی القدسی فان خالفہ قال بعضهم یؤخذ بقوله و قال بعضهم یؤخذ بقولہما و قبل ینحیر السمنی و الأصح أن العبرة لقوة الدلیل و لا یخفی قوة دلیلہما فان قوله تعالیٰ و التولدت برضعی اولاد من حولین کلہین لمن اولاد من الرضاعة یدل علی أنه لا رضاع بعد النمام)

اور فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۳۹ پر ہے اگر بعد دو برس تمام بوسنے کے دودھ پیا جائے تو اس دودھ پینے سے رضاعت

۴۔ بتے نہیں ہوئی کہ مدت ثبوت خمر رخصت کی دوساں ہے یہی اب اس پر کو اس عمدت سے اور اس کے اقارب سے کوئی علاقہ سبب شیر کے پیدا نہیں ہو۔

«وهي السر المستعار ص ۲۰۹ ج ۳ هو حو لان ونصف عده وحو لان فقط عندہ و هو الاصح» فتح ربہ یعنی کما فی مصحیح القدوری عن العون الخ وفي فتح المقدير ص ۲۰۹ ج ۳ لکن الاصح فوالہما و هو مختار الطحاوی: فکذا والله تون علم

ترجمہ: لطیف غفر اللہ عنہم غرض کہ دورہ عدم معلوم ہوتا ہے
البرہ: مجمع محمود مقالہ مذکورہ ص ۲۰۹ ج ۳ فی الخ ۱۳۸۵ھ

چار سال کی عمر میں زودھ پینے سے حرمت رخصت ثابت نہ ہوگی

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ چار سال لڑکی نے پختہ چھوٹی بھئی والدہ کی بہن جو کہ چند سال سے بدھ و عروہ کی قسمی ہے پستان سے دودھ پونے کی عادت کی حالانکہ اس کے پستان میں دودھ نہیں تھا اب لڑکی مذکورہ اس چھوٹی کے بڑے سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

﴿ج﴾

لڑکی کی عمر جب چار سال کی تھی تو اس سے کر دودھ و غرض کیا بھی ملتی حرمت ثابت نہ ہوتی حالانکہ یہاں تو جیسے سوال میں مذکور ہے صرف پونے کی عادت کی ہے کیونکہ پستان میں دودھ نہ تھا حرمت وضاحت تب ثابت ہوتی ہے کہ دودھ پینے والے کی عمر دوسرے سے زیادہ ہو۔

«فقال فی سوبر الانصار ص ۲۰۹ ج ۳ هو مصر من ثدی اذہی فی وقت محصور هو حو لان ونصف عده وحو لان عندہما و هو الاصح»

بہذا لڑکی مذکورہ اس چھوٹی کے بڑے کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے۔ فکذا والله تعالیٰ اعلم
ترجمہ: لطیف غفر اللہ عنہم غرض کہ دورہ عدم معلوم ہوتا ہے
۱۹۔ رجب ۱۳۸۵ھ

ذہائی سال کے بعد دودھ پینے سے حرمت ثابت نہ ہوگی

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ میرا بھائی ۱۵ سال کا ہے جس کی عمر دودھ پینا تھا جس کی عمر دودھ پینا تھا ۱۵ سال کا ہے۔ میری بہن

جو کہ دو سال ساڑھے سات، وہی تھی یہ ایچہ چہ خد کے میرا دور حاکم دین تہ فی رہا تھا میں نے اپنی بہن کو بطور مذاق کہہ کر کہا جانی، وہی بخت بھرنی میرا دور تھا تو ہی لے کر خیال تھا کہ میرا نکاح اس کے خد سے دودھ پی لے کر لیکن بہن نے میرا دودھ صرف ایک ٹھونٹہ میرے مذاق پہ لیا کیونکہ وہ بھی اپنی تھی اسے بھی یہ پتہ نہ تھا کہ بہن کا دودھ پیا جاتا ہے یا نہیں اور میں نے بھی ان خیال سے کہا کہ کسی طرح اس لڑکی کا خد سے میرا پچھو دھ پی لے اور بھوکا نہ رہے اب جبکہ وہ پچھو میرا دھ سے تین سال کی عمر کا فوت ہو چکا ہے۔ اور میری اس بہن کی شادی ہوئی جس نے میرا دودھ بطور مذاق پیا تھا اس کی اب لڑکیاں ہیں یہ میرے دوسرے بچے کی شادی اس میری بہن کی لڑکی سے ہو چکی ہے یا نہیں؟

﴿ترتیب﴾

صورت سستہ میں اگر بھولی بہن نے اپنی بڑی بہن کا دودھ چاٹا ہے اس کے بعد یا ہے تو حرمت رضاعت شرعاً ثابت نہیں ہوتی اور ان کی اولاد کا آپس میں شرعاً نکاح جائز ہے بشرطیکہ کوئی اور سبب حرمت نکاح کا موجود نہ ہو لہذا اسی صورت میں جبکہ بھولی بہن دو سال سات ماہ کی تھی اور اس سے بڑی بہن کا دودھ یا تو شرعاً حرمت رضاعت ثابت نہیں اور بڑی بہن کے لئے نکاح چھوٹی بہن کی لڑکیوں سے جائز ہے لیکن اگر بھولی کی مرضی عدلیٰ برس سے کم ہو تو حرمت رضاعت ثابت ہوگی اور ان کی اولاد کا نکاح آپس میں جائز نہیں۔

بہن احمد رضا اللہ عزتہ کا مفتی مددہ رحمہم العلوم اہل ان
الجمہور کے عہدائے عقائد مددہ مفتی مددہ رحمہم العلوم

چار سال کے بعد دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہ ہوگی

﴿ترتیب﴾

کہا فرماتے ہیں کہ، دین اس مسئلہ میں کہ میرے ماموں نے میری بڑی بہن کے ساتھ میری ولیدہ ماجدہ کا دودھ اکٹھا کیا ہے جب کہ میرے ماموں صاحب بنی عمر اس وقت دوسری نوادہ چار سال کی تھی یعنی یہ رضاعت ختم ہو چکی تھی میرے ماموں نے لڑکروں کی وجہ سے اسے غرضت تک دودھ پلایا گیا تھا اور میں نے اپنی بڑی بہن کا دودھ پیا ہے اپنی ولیدہ نوادہ کو جس حالت اور کس وقت میں بھی نہیں پیا اب میں نے اس ماموں کی لڑکی سے شادی کی ہے بعض نے مجھے شک میں ڈال دیا ہے کہ جس سے میں نے شادی کی ہے وہ میرے نکاح میں نہیں آ سکتی۔ (۲) اور قابل استغناء یہ بات ہے کہ کیا وہی دین ہے نہ آپس ہی وقت میں اکٹھا دودھ پیں، رشتہ میں عدلیٰ بہن بن جاتے ہیں یا وہ پچھو میری ولیدہ ہوتے ہیں یہ پیدا ہوا ہر سب کے سب رشتہ رحمت میں عدلیٰ بہن بن جاتے ہیں نیز تو جہاں

﴿ج﴾

آپ کا نزع موجود صورت حال میں ماسوں نہ ٹوڑ کی لڑکی کے ساتھ صحیح ہے کیونکہ مدت رضاعت دو سال یا از حائض سال ہے اعلیٰ اختلاف اقوال الاحناف رحمہم اللہ یہ مدت گزر جانے کے بعد دودھ پینے سے حرمت رضاع ثابت نہیں ہوتی لہذا آپ کے ماسوں اور بیٹی بہن میں رشتہ بھائی بہن کا رضاعاً ثابت نہیں ہے۔

(قال فی الکفر و حریمہ وان قل فی ظنن شہراً ما حریم منہ بالاسب کثر مع النہر ص ۴۹

ج ۲ مطبوعہ مکتبہ حقانیہ پشاور)

(۲) . حرمت رضاع کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ دونوں نے اکٹھے دودھ پیا ہو بلکہ دودھ پلانے والی کی

ساری اور دودھ پینے والے کے رضاعی بہن بھائی بن جاتے ہیں نیز جن دو بچوں نے کسی ایک عورت کا دودھ پیا ہو

خواہ آٹھ یا بیس بچے میں کئی سالوں کا فرق ہو بشرطیکہ مدت رضاعت میں ہوں میں حرمت رضاع ثابت ہو جاتی ہے۔

(قال فی الکفر و لا حلی من رضعی ثدی و بین موصعة و ولد موضعها و ولد ولدھا کثر مع النہر

ص ۳۰۳ ج ۲ مطبوعہ مکتبہ حقانیہ پشاور) فتاویٰ رحمہم اللہ تعالیٰ اعلم

حزب عبد اللطیف لفرقہ مصلحی مدرسہ کا سہما معلوم ہوتا ہے

الجراب صحیح محمود رحمہم اللہ عن مصلحی مدرسہ قاسم معلوم ہوتا ہے

۴۹ جمادی الاول ۱۳۹۵ھ

تیس ماہ کی عمر میں دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہ ہوگی

﴿س﴾

نہا فرمانے پر علماء میں اس مسئلہ میں کہ ایک عورت مسماۃ غلام یکین یہ بیان دیتی ہے کہ میں نے اپنی بھینس کی لڑکی کو تیس ماہ کی عمر میں ایک دو گھنٹہ دودھ پلایا تھا اب کیا بچہ بی بی کی رضاعت ثابت ہو جائیگی یا نہیں اور کیا میں اپنے لڑکے کا نکاح بی بی کی لڑکی کے ساتھ کر سکتی ہوں؟ بیجا تو جروہ۔

﴿ج﴾

صورت مسئلہ میں برائے صحت واقعہ مسماۃ بی بی کی لڑکی کا عقد نکاح مسماۃ غلام یکین کے لڑکے کے ساتھ تو درست ہے کیونکہ مسماۃ بی بی کا تیس ماہ کی عمر میں عورت مذکورہ کا دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ اعلم

بند و محرر اسماعیل صاحب مصلحی مدرسہ قاسم معلوم ہوتا ہے

سات سال کی عمر میں حرمت ثابت نہیں ہوتی

✽

کیا فرماتے ہیں علامہ ابن اسلمہ میں کہ یہ نے فاطمہ سے نکاح کیا۔ فاطمہ کے بطن سے ایک لڑکی پیدا ہوئی فاطمہ فوت ہو گئی تو یہ نے دوسرا نکاح مند سے کیا مند نے فاطمہ کی لڑکی کو جبکہ اس لڑکی کی حرمت برس تک اپنا دودھ پلایا اب وہ لڑکی مند کے بھائی کے نکاح میں آ سکتی ہے یا نہیں؟

✽

سات برس کی عمر میں کسی عورت کے دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ حرمت رضاع تب ثابت ہوتی ہے جب دوا حامل سال کے اندر دودھ پی لے بہر حال صورت مسئولہ میں بشرط صحت و سالی حرمت رضاع ثابت نہیں اور نکاح جائز ہے۔

(فصل الرضاع و کثیرہ سواء اذا حصل فی مدۃ الرضاع بتعلق بہ التحريم ثم مدۃ الرضاع ثلثون شهرا عند ابی حنیفہ و فلا سنان و اذا مضت مدۃ ارضاع ثم يتعلق بالرضاع تحريم کذا فی الشامی و فتاواہ علیہ)
 قریہ محمد انور شاہ غفرلہ، تب غفرلہ، مدرسہ مہم العلوم جہان آباد، ۱۸ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ

دودھ پلانے والی عورت کی باقی ماندہ اولاد بھی رضاعی لڑکے پر حرام ہے

✽

کیا فرماتے ہیں علماء! ابن اسلمہ میں کہ بندہ اور جلیلہ نے ایک دوسرے کے بچوں کو بصورت ذیل دودھ پلایا۔ بندہ: آسیہ، شیدہ، شیدہ، ابو بکر، طاہرہ، جلیلہ: امین، سلیم، اسلم، رفیق، لاروق، زبیدہ، بلالی ان کی اولادیں اس ترتیب سے ہیں ان میں رشتہ رضاع کے علاوہ کوئی رشتہ نہیں۔ بندہ نے لاروق کو دودھ پلایا جبکہ اس کا حقیقی لڑکا عبد الحمید میلہ کا دودھ پلایا تھا بندہ بھی بھاری میں دودھ دیا وہ اس کے منہ میں ڈالتی رہی آخر وہ مر گیا۔ جلیلہ نے عبد الرشید کو دودھ پلایا جبکہ اس کی حقیقی لڑکی زبیدہ دودھ پلایا رہی تھی۔

مسئلہ یہ ہے کہ کیا آسیہ پر امین کا رشتہ محمد امین سے ہو سکتا ہے جو سلسلہ رضاع سے بالکل پہلے کی اولاد میں ہیں۔ کیا حمید کا نکاح زبیدہ سے ہو سکتا ہے یا نہ بعض مقامی علماء دوسرے رشتہ میں کوئی مسئلہ ظاہر نہیں کرتے نیز انہی جرواں

﴿ج﴾

مسئول صورت میں دونوں نکاح یعنی آبیہ پر دین کا نکاح محرامین سے اور ازیدہ کا نکاح حید سے جائز ہیں البتہ
قارون کا نکاح ہندہ کی کسی لڑکی سے بھی جائز نہیں اسی طرح عہدہ رشید کا نکاح جلیلہ کی لاد میں سے کسی سے ساتھ بھی
جائز نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ کاسم اعظم ستان
۲۵ شوال ۱۳۹۱ھ

رضاعی بھائی سے اور ان کے بھائیوں سے نکاح حرام ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کی دو بیویاں ہیں ان دو بیویوں میں سے ایک بیوی نے کسی
اور شخص کے لڑکے کو دودھ پلایا اور پرورش کی۔ جب یہ لڑکا بڑا ہو گیا تو اس لڑکے کا نکاح وراثی دوسری بیوی کی لڑکی
سے کروئی گئی ہے کیا یہ شادی جائز ہے یا جائز ہے وضاحت سے مسئلہ لکھ کر، الجواب تحریر فرمیں۔ نواز شری ہوگی۔

﴿ج﴾

صورت مسئلہ میں یہ شادی (نکاح) ناجائز ہے۔ لیے کہ ایک لڑکے نے جب کسی شخص کی بیوی کا دودھ پیا تو
اس شخص کی اولاد پلایا جائے گی بیوی سے بیوی دوسری بیوی سے سب اس لڑکے کی رضاعتی بھائی بہن بن گئے ہیں لہذا ان کا
نکاح میں نکاح ناجائز ہے۔

(و) يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب، وقال في القدوري، وهو ان ترضع
المرأة صبة فتحرم هذه الصبة على زوجها، وعلى ابنه و ابنه و يصير الزوج المذي فزل
منه اللبن ابا للمر حقة، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ کاسم اعظم ستان
۲۵ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ

اگر خالہ کا دودھ پیا ہے تو خالہ کی تمام لڑکیاں اس کے لیے حرام ہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ دو بھائی بہنیں ہیں ایک کی اولاد ہے اور اس کی اولاد میں سے ایک
بچے نے خالہ کا دودھ پیا ہے جس صورت کا دودھ پیا ہے اس کا مرد مر گیا ہے اس نے دوسری بھل شادی کی ہے اس کی اب

چچی کا دودھ پینے کی وجہ سے اس کی تمام اولاد حرام ہوگئی

﴿س ۳۷﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کیا ایک لڑکے نے اپنی چچی کا دودھ کس وجہ سے پیا تو اس کے بعد پانچویں کی لڑکی ہو تو اس کے ساتھ یہ لڑکا شادی کر سکتا ہے یا نہیں؟ جیسا تو جوا

﴿س ۳۸﴾

جس لڑکے نے چچا کا دودھ پیا لیا ہے اس چچی کی تمام اولاد چاہے اس لڑکے کے دودھ پینے سے پہلے کی ہے یا بعد کی اس لڑکے پر حرام ہے اس لڑکے سے ان کا نکاح نہیں ہو سکتا۔

ترجمہ: افقر شفاء مغزل: اب مفتی محمد رفیع صاحب دہلوی
اجواب صحیح محمد رفیع صاحب دہلوی: فی الفقہ ۱۳۹۳ھ

جب دوسری لڑکی کو رضاعت میں شریک کر لیا تو تمام بچیوں کے ساتھ نکاح حرام ہے

﴿س ۳۹﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت کے چار لڑکے پیدا ہوئے اس کے بعد ایک لڑکی پیدا ہوئی اس لڑکی کے ساتھ عورت نے کسی غیر لڑکی کو بھی رضاعت میں دودھ پلایا۔ اب سوال یہ ہے کہ اس کے لڑکے کا نکاح اس عورت کی رضاعتی چچی کے ساتھ جائز ہے یا نہیں؟

﴿س ۴۰﴾

اس عورت کی تمام اولاد اس لڑکی کے رضاعتی بھائی ہیں اور نکاح جائز نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
محمد رفیع صاحب دہلوی: اب مفتی محمد رفیع صاحب دہلوی
۱۳۹۳ھ

دودھ پلانے کی وجہ سے خاتون۔ سانبی اور اس کی اولاد رضاعتی۔ بہن بھائی بن گئے

﴿س ۴۱﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید نے ہندو سے شادی کی اور اس کے ایک لڑکا پیدا ہوا پھر ہندو فوت ہو گئی ہندو کی والدہ خاندانے لڑکے کو اپنے دودھ پلایا اب دریافت طلب یہ ہے کہ اشیر نسب سے زید نکاح کر سکتا ہے یا نہیں بعض حضرات جو ان نکاح کی طرف گئے ہیں اور بعض حضرات خلاف نکاح اب آپ بحوالہ شافعی فرمادیں گے۔ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

فقہ حنفی

زید کے لئے جب نالہ کا دودھ پلایا، تو قاعدہ امر کی رضا فی اس میں مکی سے اور غلہ کی تمام اولاد
 اس کی رضائی ہوئی، لیکن جو حصے میں۔ لیکن صورت سے مسئلہ میں اس لئے کہ کاغذ نے نہ پلے، تاہم جائز ہے البتہ زید
 کے ساتھ نہ پلے کا کاغذ جو کڑے ہو کہ نہ پلے کے رضائی ہوئی کا نہیں پلے ہے۔

(کھائی الدر فصیح ص ۲۱۶ ج ۳ (یعود و نورا حد جزم أحبه و نرو حها بابی أحبه الح)

نقد: اللہ تعالیٰ اعلم

خبر و محمد اور رضاء نظر لیا عیب مطلق در حدیث صحیحہ
 تاریخ الاول ۱۳۹۳ھ

رضائی، اس کی تمام اولاد سے نکاح حرام ہو جاتا ہے

فقہ حنفی

ایا غرض ہے کہ میں اس مسئلہ میں کہ ایک شخص بعد از کرم نے اپنی نالہ زید مکی سے و غلہ کی تمام اولاد
 اس کی رضائی ہوئی، لیکن جو حصے میں۔ لیکن صورت سے مسئلہ میں اس لئے کہ کاغذ نے نہ پلے، تاہم جائز ہے البتہ زید
 کے ساتھ نہ پلے کا کاغذ جو کڑے ہو کہ نہ پلے کے رضائی ہوئی کا نہیں پلے ہے۔

فقہ حنفی

صورت مسئلہ میں برکت و رضاء عیب مطلق در حدیث صحیحہ
 خبر و محمد اور رضاء نظر لیا عیب مطلق در حدیث صحیحہ

نقد: اللہ تعالیٰ اعلم

تاریخ الاول ۱۳۹۳ھ

رضاعت ثابت ہو جانے کے بعد رضائی باپ کی تمام اولاد سے نکاح حرام ہو جاتا ہے

فقہ حنفی

ایا غرض ہے کہ میں اس مسئلہ میں کہ ایک شخص بعد از کرم نے اپنی نالہ زید مکی سے و غلہ کی تمام اولاد
 اس کی رضائی ہوئی، لیکن جو حصے میں۔ لیکن صورت سے مسئلہ میں اس لئے کہ کاغذ نے نہ پلے، تاہم جائز ہے البتہ زید
 کے ساتھ نہ پلے کا کاغذ جو کڑے ہو کہ نہ پلے کے رضائی ہوئی کا نہیں پلے ہے۔

﴿۱۰﴾

اگر احمد نے رشید کی بیوی کا دودھ پیا ہے خود انہیں لڑکے نے امراؤ کو تو پھر احمد کا نکاح رشید کی بیوی سے ہونا
نہ ہوگا۔ رشید میں احمد رشید کا ہی صورت میں رہا کیونکہ اپنے گھر، انعام اللہ علیہ

بندہ محمد اسحاق غفرلہ علیہ السلام کی بیوی سے کام لیا۔
یہ سب کچھ محمد غفرلہ علیہ السلام
کا بیوی کی اولیٰ ۱۲۸۱ھ

رضاعی ماموں ہونے کی وجہ سے رضاعی مائیں کی تمام اولاد عقد نکاح میں نہیں آ سکتے ہیں

﴿۱۱﴾

یہ کہہ سکتے ہیں حاررین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کسی زید نے لڑکی کی دودھ کا دودھ پیا ہے۔ مدت
رضاعت میں اب زید مذکور نہ ہوگی اور دوسری بیوی نہ ہوگی لڑکی سے نکاح ہے یا نہ لڑکی سے نکاح ہے۔

﴿۱۲﴾

زید نے جب عمر کی بیوی کا دودھ پیا تو عمر کی بیوی اس کی رضاعی ماں اور عمر اس کا رضاعی باپ بن گیا اور عمر کی
جملہ اولاد اس سے بیوی سے ہو یا دوسری بیوی سے زید کی رضاعی بھائی بنیں جو نکاح اور رضاعی بھائیوں کے
رہے نکاح جائز نہیں۔ اگر غرض سکون صورت میں نکاح ہے یا نہیں۔ فقہ رحمہ اللہ تعالیٰ اعظم
میں دیکھو اور رد المحتار ج ۱ ص ۱۸۱

لڑکے لڑکی نے جب ایک عورت کا دودھ پیا تو یہ آپس میں بھائی بھائی بن گئے نکاح میں نہیں ہے۔

﴿۱۳﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ کسی احمد یا دوسری احمد کی بیوی میں مائیں نے دودھ
پیا ہے جس اور مدت رضاعت میں خود سوائی کا دودھ پیا ہے۔ سرچشمہ دہائی احمد کی بیوی اور رضاعی مائیں کی حق
دہائی ہے۔ تو اب مائیں کی لڑکی اور احمد کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں اور اگر یہ نکاح ہو تو اس کا کیا کیا جائے
کیا نکاح ہوا ہے یا نہیں؟ نیز عورت نے کوئی مدت بھی ہوئی یا نہیں اور کسی عورت کا نکاح احمد سے کیا ہو سکتا ہے یا نہیں؟

التي تعالج ضرورة مسئوله في - ١٩٩٢ -

در هر آن فرضیة الحرة فتنحرم هذه الصبة على زوجها وعلى ابائه و اسانه و
بغير الزوج الذي غول به الفرس بعدد نكته و لا تحل له

خبر و محو از رشاد مغرب عالم
معنی در رسام انعم و تمام
۲۹. تعدادی از خرمی ۱۳۹۰ هـ

خالی پاپ کی تمام اولاد کے نکل ج درست نہیں ہے

【一歩】

لیا لہا لے ہے۔ حامد میں اس سکہ میں کسائیہ آئی ہے اس کی دوا دیاں میں جن میں سے ایک کا نام لہا ہے اسے اور دوسری کا، (ہ) ہے (ط) نے کیا لڑکے (حق) کو اپنے سینے سے دودھ پلا دیا۔ پ (حق) لڑکا (ط) کی بیٹی کے ساتھ شادی کر لیا جانتے کہ باشریعت میں یہ حرام ہے اس لئے انھیں میں سے توڑا۔

記

اور آٹے و پ (ج) جو دودھ پہ یا تو (ط) (ز) انی رضہ علی دودھ نہ کنی اور (ط) کا خانہ (ج) کا رضہ یا پ
نہی میہ اور الف کن تمام اور یا ہے (ط) سے ہے یا (ط) سے ج کی رضہ می دودھ شریک بھائی میں ہو گئے اور کان
حرام ہو گیا۔

وكتب في الهندية من "سراج البحري" شيئا لم يصحح أبواه من الرصاع وأخبر بهما
فروعهما من النسب والرصاع جميعاً حتى أن المرءة ذلوا ولدت من هذا الرجل أو غيره
قبل هذا الرصاع أو بعده أو أقرضت رضيعاً أو ولدته هذا الرجل من غير هذا المرءة قبل
هذا الرصاع أو بعده أو أقرضت امرأة من بني رضيعها للكل حصة الرضيع وأخوانه
أو لادهم أو لادن أخوته وأخواته الخ فقلت والله تعالى أعلم

۳۰۰ روبرو، شاه قبرستان، مقبره ۱۰۰ - در عمق ۱۰۰ متری

نہج۔ صحیح بلکہ اگر (خاک) کی بنیادیں دوسرے خداوند سے جو الٰہ ہے نہ ہو تو پھر (ان) کا کوئی جس کی طرف سے
 مرتجوع جائز ہے۔ وہ خدا اعلم

تذکرہ: حضرت ابن عربی در بیان اسم اعظم

بناپ کی طرح سے عاتقی رشتہ بنی بھائی کا نکاح حرام ہے

452

انہی فرمات ہیں علم دین ان لوگوں کے ہمارے ہیں کہ کسی مرد یا عورت کی دنیاوی یا دنیوی کامیابی کی میرے برابر کسی بڑی کے ساتھ جو صالحان کے شکم سے ہے صاحب کا دودھ پینا یا پھر نہ کو دھوا۔ اور نبی اس بڑی کے خیر خواہ کو۔ نیکانے لے بیٹ سے لے کر جانے۔

نوٹ۔ یہ علاج جو مینا یعنی پڑھا مینا سے اور شاہادی بھی ہوگئی ہے، مصداقِ عدم ہونا اس علاج کے باقی رہنے کی
 نوٹیں مشرقی صہرت ہے؟

45

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نکاح شرعاً ناجائز اور حرام ہے کیونکہ یہ دونوں باپ کی طرف سے یعنی علاقہ رضاعی نہیں ہوئی تھے۔

أما في العالمينغريه ص ٣٣٣ ج ١ وهذه الحزمة كما تست في جانب الأم تبيت في جانب الأب وهو المفضل الذي نزل اللبن من رطته كذا في الطهوبية. يحرم على الرضيع أبواه من الرضاع وأصولهما وفروعهما من السب والرضاع جميعاً حتى أو المرضعة لو وبتت من هذا الرجل أو غيره قبل هذا الرضاع أو بعده أو أوصت رضيعاً أو ربت لهذا الرجل من غير هذه المرأة قبل هذا الرضاع أو بعده أو أترضعت امرأة من لبس رضيعاً فانك أخوة الرضيع وأخوته وأولادهم وأولاد أخوته وأخواته وأخ الرجل معه المهر

احناف کے نزدیک اس علاج کے جتنی رہنمائی کوئی شرعی صورت نہیں ہے فوراً مردان کو چنے سے محروم کر دینا ہے یا عورت اس ناپاک خاتم کردے ورنہ حاکم مسلمان اللہ میں تعزیرین کردے عورت وقت انتظار کہ یا وقت تعزیرین سے عدت گزار کر دوسری شہادت کا حکم ملے۔

(كما قال في المعالم الحكيمة ص ٢٤٢ ج ١ ذكر محمد رحمه الله تعالى في سكاك
الأصل أن السكاك لا يرفع حرمه أو المعاصره أو الرضا على نفسه حتى لو وطنها الروح
قبل التفرق لا يجب عليه الحد أشبه عليه أن تم يشبه كدائي المخرقة وفي

الدر المختار فی النکاح الفاسد ص ۱۳۲ ج ۳ (و) ثبت (لکل واحد منهما فسخه ولو
بغير محضر عن صاحبه دخل بها اولاً) (فی الاصح نحو حائض عن المعصية) فتاویٰ العالیٰ و علم
بدر عبد اللطیف غفر اللہ عنہ من مفتی مدرسہ دار العلوم ممبئی
صفحہ ۱۳۸۶

رضاعی والدہ کی تمام اولاد در خیرہ پر حر مہو جاتی ہے

﴿کس﴾

کیا قرآن میں ملے دو ہیں اس مسئلہ میں کہ محمد عاتق خان کی بشیرہ کسی میراں مائی کا لڑکا کسی فیض ہے اور محمد
عاتق خان کی چھوٹی بہن امیر مائی کے شیر لاشی کے وقت فیض محمد خان سے امیر مائی کے ساتھ دودھ پلا اپنی مائی کا۔
دریافت طلب یہ امر ہے کہ فیض محمد کا نکاح محمد عاتق کی لڑکیوں سے شرعاً کیسے ہے؟

﴿ج﴾

فیض محمد نے محمد عاتق کی والدہ کا دودھ پیا ہے تو محمد عاتق کی والدہ مرعہ فیض محمد کی رضاعی والدہ ہے اور
خود محمد عاتق اس کا رضاعی بھائی ہو گیا اور شرعاً رضاعی بھائی کی اولاد سے نکاح کرنا جائز نہیں۔ بقولہ **مفتی**
(محرم من الرضاع ما يحرم من النسب) المحدث (فی الفتاویٰ العالمگیریہ ص ۳۳۳ ج ۱
محرم علی الموضع اواء من الرضاع و اصولهما و لہر و عہما من النسب و الرضاع حبیباً الخ)
ابن فیض محمد کا نکاح محمد عاتق کی لڑکیوں کے ساتھ جائز نہیں ہے۔ فتاویٰ العالیٰ و علم
بدر عبد اللطیف غفر اللہ عنہ من مفتی مدرسہ دار العلوم ممبئی

رضاعی باپ کی تمام اولاد سے نکاح صحیح نہیں ہے

﴿کس﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین صورت مسئلہ میں کہ ایک لڑکی کسی عورت کا دودھ مدت رضاع کے اندر پیتی ہے جب
کہ عورت کی اپنی لڑکی بھی ساتھ دودھ پلا رہی ہے۔ کچھ مدت کے بعد عورت نے اپنی لڑکی فوت ہو جاتی ہے دودھ پینے
والی لڑکی اب زندہ ہے لیکن اس عورت مرعہ کو بچہ پیدا ہوا ہے اب بچہ بھی بڑھ گیا ہے اب عورت جس نے لڑکی
کو دودھ پلایا تھا خواہش کر رہی ہے کہ میرے بچے کا نکاح اس لڑکی کے ساتھ ہو جائے جس کو فوت شدہ لڑکی کے ساتھ
دودھ پلایا تھا اب فرمائیے بچہ اپنی بہن حقیقی فوت شدہ کے ہمراہ دودھ پینے والی لڑکی کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں
مفتی تاجدار

紀念

صورۃ مستنانه میں جس لڑکی کو اس عورت نے دودھ پلایا ہے وہ اس کی رضاعی لڑکی ہے یہ عورت اس لڑکی کی رضاعی والدہ ہے اور اس عورت کا خاندان جس کے بچوں سے اس عورت کی لڑکی پیدا ہوئی اور دودھ پیدا ہوا وہ شخص اس لڑکی کا رضاعی باپ ہے اور جو والد اس مرد و عورت کی ہے چاہے اس لڑکی سے پہلے کی ہے اس لڑکی یا بعد میں پیدا ہو وہ اس لڑکی کی رضاعی بھائی و بہن ہیں شرعاً اس لڑکی پر اس عورت کے اصول و فروع حرام ہو گئے ہیں۔ نا تنقیری میں ۳۴ ص ۱۸۱ میں ہے بحرم علی الرضیع نسواہ من الرضاع و اصولہما و فروعهما فی النسب و الرضاع جمیعاً حتی ان الرضیعة لو ولدت من هذا الرجل او غیره قل هذا الارضاع لو بعدہ او ارضعت رضیعاً او ولدت لهذا الرجل من غیر هذه المرأة قل هذا الارضاع لو بعدہ او ارضعت امرأۃ من لیسہ رضیعاً لان کل اخوة الرضیع و اخواتہ الخ لقوله علیہ الصلوۃ والسلام بحرم من الرضاع ما بحرم من النسب (الحدیث) نیز اس لڑکی کا نکاح اس عورت کے لڑکے سے جائز نہیں کیونکہ یہ بیچ بھئی اس لڑکی کا رضاعی بھائی ہے۔ فقہ وان تھان علم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين

رضاعی ماں کی تمام اولاد سے نکاح جائز نہیں ہے
خواہ وہ رضاعت سے پہلے یا بعد میں پیدا ہوئے ہوں

45

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ مثلاً ایک عورت عائشہ نے زید کو دودھ پلایا بابت دفعہ میں اور عائشہ کی ایک بڑی تھی زید کے دودھ پینے سے قبل اب اس بڑی کی بڑی پیدا ہوئی کیا زید اس عائشہ کی بڑی سے بچوں اور بھائی تھی نکاح کر سکتا ہے یا نہیں اور اگر عائشہ کی بڑی کی بڑی زید کے نکاح میں نہیں آ سکتی تو کیا اس زید کے بچے بھائی کے نکاح میں آ سکتی ہے یا نہیں؟

64

صورتِ مستور میں جبکہ انکسرنے زید کو روک دیا ہے تو انکسرنے کی دھماکی ماں اور باقی لڑکیوں کے لئے چاہے زید کو روک دیا دینے سے قبل کی کوٹا ہو یا روک دینے کے بعد کی کوٹا ہو سب زید کے دھماکی بھائی بہن عترتِ حاضرِ مجلس اور

ان کی اولاد زید کے رضائی بھتیجے بھتیجیاں اور بھانجے بھانجیاں شرعاً ہو گئیں اور شرعاً رضائی بھتیجیوں بھتیجیوں اور بھانجے بھانجیوں سے بھی نکاح حرام ناجائز ہے۔

(لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام و یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب او کما قال تادری عائشہؓ مں ۳۳۳ ج ۱ میں ہے یحرم علی الرضیع اُمرؤ من الرضاع و اصولہما و فروعہما من النسب و الرضاع جمیعاً حتی ان المرضعۃ لو ولدت من هذا الرجل او غیرہ لسل هذا الارضاع او یحدہ (السی لہ لہ) فان کل اخوة الرضیع و اخوانہ و اولادہم اولاد اخوانہ و اخوانہ)

لہذا صورت مسئلہ میں زید عائشہؓ کی لڑکی کی لڑکی کے ساتھ جو شرعاً بھانجی ہونے کے نکاح نہیں کر سکتا ایسا زید کا دوسرا بھائی جس کو عائشہؓ نے دودھ نہ پلایا ہو عائشہؓ کی لڑکی کی لڑکی کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے۔ (عنا الحکمری ص ۳۳۳ ج ۱ و فحل تحت اُعیہ و حادھا کما فحل نسباً مثل الاخ لایب اذا کانت لہ اُخت من اُمہ یحل لأُعیہ من اُبیہ ان یعزو جہا کذا فی الکافی) اس مہارت سے واضح ہے کہ زید کا بھائی عائشہؓ کی لڑکی کے ساتھ بھی نکاح کر سکتا ہے تو عائشہؓ کی لڑکی کی لڑکی کے ساتھ بطریق اولیٰ کر سکتا ہے۔ لفظ اللہ تعالیٰ اعلم

نور محمد عارف رحمہ اللہ عن نبی مفتی محمد رفیع اعظم دہلوان
۱۰ رجب ۱۳۸۸ھ

مرضعہ کی دوسری لڑکی کا بھی رضیع سے نکاح ناجائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مسئلہ ذیل میں کہ ایک عورت نے متکا زیدہ کو اپنا دودھ پلایا اور زیدہ کا نکاح زید سے کر دیا کیا ہے اب عورت مرضعہ کی اپنی لڑکی جو زیدہ کے ساتھ مل کر دودھ پینے سے پہلے کی ہے زیدہ کے نکاح میں آ سکتی ہے یا نہیں؟

﴿ج﴾

نہیں آ سکتی۔ واللہ اعلم

نور محمد عارف رحمہ اللہ عن نبی مفتی محمد رفیع اعظم دہلوان ۱۵ رجب ۱۴۵۵ھ

ذاتی کا دودھ پینے سے ماموں کی لڑکی کے ساتھ نکاح ناجائز ہے

فہم نس

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی چھٹی مائی کا دودھ پیا جس کے بعد اس کی مائی فوت ہو گئی زید کی ماں نے زید کے ماموں سے کہا تھا کہ اگر تمہارے گھر بچے پیدا ہو جائیں تو اس کا رشتہ زید کے لیے دو گنے چڑ بچے، سونے گھر لڑکی بیٹا ہو جی اور ماموں نے زید کی والدہ کو کہا بھیجا کہ تمہارے ساتھ رشتہ کر دو تو زید کے والد نے کہا کہ زید نے تو اپنی ذاتی کا دودھ پیا ہے اس طرح یہ رشتہ حرام ہو گا لیکن زید کی والدہ نے کہا کہ تم اس بات کو چھوڑو ہمارے رشتہ کا معاملہ خراب نہ کرو ذی کے پستہ نوں میں دودھ نہیں تھا بلکہ کبھی کبھی سفید پانی آتا تھا چنانچہ رشتہ کر لیا گیا زید کا والد قریب المرناس ہے وہ یہ معاملہ حل کرنا چاہتا ہے آیا یہ رشتہ جائز ہے یا ناجائز۔ شیخ ابو جرد

فتاویٰ

مسئلہ باطل واضح ہے شریعہ نے ذاتی کا دودھ پیا ہے تو مضامنت ثابت ہے اور ماموں کی لڑکی سے نکاح کیا ہے اور حرام ہے آخر (ہو جی) عورت کے پستہ نوں میں اگر سفید پانی آئے اس کو بھی گھر کا دودھ سمجھا جاوے گا۔ حریم الطہران کی لیے فوری طور پر کسی معتبر علم کے سامنے ہوا واقعہ تفصیل کے ساتھ سنا کر جواب حاصل کریں۔ فقہ الاسلامی تھانی رحمہ

محمد نور محمد خان نائب مفتی۔۔۔ کام احکامات

دو ذی کا دودھ پیا ہے اس لیے تمام چچے بھائی بن گئے ان کی اولاد سے نکاح حرام ہے

فہم نس

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مشائخ اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکا جو کہ اپنی چھٹی راوی کا دودھ اپنے چھٹی چچا کے ساتھ پی چکا ہے غسل عرس دودھ نہیں پیا سموی عرس نہ پی چکا ہے نہ کورڈ کے کے چچے اور چچہ بیابا صاحب اولاد موجود ہیں کیا کورڈ کے کے کا رشتہ ان کی راوی کے ساتھ ہو سکتا ہے یا نہیں مذکور نے نے جس چچے کے ساتھ دودھ پی چکا ہے اس کے بعد اس کی راوی نے بغیر سے کوئی اور لڑکیں جو اپنی باقی سب بڑے ہیں۔

(۲) یہ مذکور لڑکا وراثت کے حقوق میں راوی کی ملکیت میں ہے اور بھائیوں کے ساتھ حصہ لے سکتا ہے یا نہیں

وضاحت فرمائی جاوے۔

५८३

[illegible]

وفي العمل المكيه من ٢٢٢ حتى ان الموصعة لو ولدت من هذا الرجل او غيره
 من هذا الارض او بعده او ارضت وصبا او ولد لها الرجل من غير هذه الارض
 هذا الارض او بعده او ارضت امرأة من له وصيف فالخل احوه الرضيع و احواته و
 اولاده اولاد احوه و احواته و اولاد احوه و احواته

۲۰- شیخ محمد باقر

یہ تو بھی کا دودھ پینے سے اس کی تمام اہلادھرام ہو جاتی ہے

2. 2

انہی افراد سے جس علماء و محدثین اسی سلسلہ میں تلامذہ و شاگرد ہوئے۔ انہی سے تین بنی خیرات مابین انبیا کلا و حو جازید مکر
کلا اسوں بھائی کے بلکہ جھوٹ بھائی کے تلامذہ بن گئے۔ ان سے تلامذہ بن گئے۔ ان سے تلامذہ بن گئے۔ ان سے تلامذہ بن گئے۔

42

صورت مسئولہ میں جب زید نے لڑکی، لہو و زنب ۱۰۱۰ روپے سے رضاعت میں قبول کر لی تو اس کی تمام ۱۱۱۰ روپے جو ہے زید کے لئے اور وہ پینے سے پسے کی ہے باہد کی ذرا کی رضاعتی جہاں کہیں ان کے ذریعہ ناز سے کہوئے جہاں خاندان رضاعتی جہاں بن گیا۔ زید کی ساری مال کی رضاعتی جہاں بن گئی اور رضاعتی جہاں بن گئے۔

محذرة علي ان تضع ابرأه من الفصاع وأصغرتهما إحداهما من النسب والمصباح
جميعاً حتى ان تعرضه له ونادت من هذا الرجل أو غيره قبل هذا الارضاع وبعده أو
أرضعته رضيعاً أو ولد به، هذا الرجل من غير هذه المعرفة قبل هذا الارضاع أو بعده أو
أرضعت امرأة من نسبه رضيعاً فاشكل خوف الرضيع وأحواله وأولادهم أولاد اخوته
إلى الله

وفي الدر المختار ص ۲۱۷ ج ۱۳ ولا حل بين الرضیعة وولد مرضعها وولد ولدها لانه ولد الاخ) فقه الله تعالی اعلم

حرره محمد نور شاه غفرلہ رب ملحق بدرسلام اعظم ملتان
الحاج شیخ محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ

رضاعی نتیجے ہونے کی بناء پر نکاح حرام ہے

﴿س﴾

فقد نے اپنی بیانی عائشہ کا دودھ دیت رضاعت میں پایا۔ اب حمد کا نکاح عائشہ کے پوتے حارث کے ساتھ جائز ہے یا نہیں؟

﴿ج﴾

صورت مسئلہ میں مولد احمد کا رضاعی نتیجہ ہے اور نکاح حرام ہے۔

(ولا حل بين الرضیعة وولد مرضعها أى التى أرضعها وولد ولدها لانه ولد الاخ)
الدر المختار علی هامش تنویر الابصار ص ۲۱۷ ج ۳ فقه الله تعالی اعلم
حرره محمد نور شاه غفرلہ رب ملحق بدرسلام اعظم ملتان
۳۰ رجب الثانی ۱۲۹۷ھ

اپنی حقیقی دادی کا دودھ پینے کی وجہ سے پھوپھی کی لڑکی کے ساتھ نکاح حرام ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ غلام عباس نے کھنڈولی کے ساتھ مل کر اپنی دادی کا دودھ پیا اور غلام عباس اپنی دوسری پھوپھی زہیدہ بی بی کی لڑکی حمیدہ سے نکاح کرتا ہے تو کیا یہ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

﴿ج﴾

حمیدہ بی بی غلام عباس کی رضاعی بی بی بن گئی ہے اور نکاح حرام ہے۔ فقه الله تعالی اعلم
حرره محمد نور شاه غفرلہ رب ملحق بدرسلام اعظم ملتان
۲۹ رجب الثانی ۱۳۹۰ھ

رضاعی بھائی کے نہیں بھائی سے نکاح کرنا صحیح نہیں ہے

﴿ترجمہ﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ رضاعی بہن نے نہیں بھائی کی لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں بھی
کہ خدیجہ نے غمی ٹوکے کے ساتھ جس کی ماں کا دودھ پیا تو یہ رضاعی بھائی اس لڑکی کے دوسرے نہیں بھائی کی بیٹی سے
نکاح کر سکتا ہے۔ (فیوض)۔

﴿ترجمہ﴾

صورت مسئلہ میں شرعاً یہ نکاح نہیں ہو سکتا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
محمد درخان، خٹک، صاحب مکتبہ اسلامیہ، قادیان، ۳ ذی القعدہ ۱۳۹۰ھ

سو قیل واندہ کی وجہ سے رضاعی بیٹی بہن لگتی اس لیے عقد نکاح حرام ہے

﴿ترجمہ﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ ایک عجمی کی سو قیل والدہ نے جس کا دودھ اس شخص کے والد کے نطفہ
سے بچہ پیدا کرنے پر اتر تھا دودھ پیا تو اب اس شخص کا نکاح سے وہ بچہ بنانا ہے کہ میں اپنے لڑکے کا نکاح اس بھانجی
سے کرادوں تو کیا اس لڑکی کا نکاح پروردگار کی لیسوں وراثت میں لڑکی سے نکاح ناجائز ہے یا نہیں اس لڑکی کی بھوٹی
اور لڑکی دونوں سے نکاح ہمارا نکاح وراثت میں بیٹا اور لڑکی

﴿ترجمہ﴾

اس صورت میں یہ لڑکی اس شخص کی بہن نہ لگتی نہ اپنے کہ یہ لڑکی مرنے کی سو قیل والدہ کی وراثت سے اس کے
والدہ کی بھی رضاعی بیٹی نہ لگتی اب اس کا نکاح اس کا بھتیجہ ہو گیا۔ نکاح پروردگار کا ایتہ اس لڑکی کی دوسری بیویوں سے
یہ اپنے لڑکے کی نکاحی کر سکتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد، طحاوی، مکتبہ اسلامیہ، قادیان، ۳ ذی القعدہ ۱۳۹۰ھ

دار کی کا دودھ پینے کی بناء پر بچہ بھائی بن گیا اور اس کی وراثت میں کے پیچھے ہو گئی عقد نکاح درست نہیں

﴿ترجمہ﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مسئلہ میں کہ ایک عجمی کی سو قیل والدہ کی وراثت سے لڑکی بچہ نہیں ملتا ہے تو یہ عجمی کی وراثت سے

نور دودھ پچا رہی تو بھی اس کے لڑکے کے ساتھ نکاح چار ہوگا اور ہے کہ اس پر کوئی فرق نہیں پڑتا البتہ اگر اس کو کس دوسرے زوج سے جو اور وضع حمل کے بعد دودھ آجائے اور اللہ تعالیٰ سے دوا لڑکی بھی دوڑ جائے سال سے اوپر نہ ہو اور دودھ اس کو پچائے تو چونکہ یہ دودھ اپنی رائی سے ہے اس لیے لڑکی اس کے لڑکے پر حرم ہو جائے گی بہر حال جب تک دوسرے نکاح کے بعد سے بحر حرم اور اس کے جمع کے بعد دودھ اس لڑکی نے نہ پیا ہو حرم نہیں بنتی۔
واللہ اعلم

محمد، مفاتیح عند غفرلہ، رسالہ مہم وعلوم ہمارا، ۱۲۱۲ھ، ۱۳۷۱ھ

لڑکے کا نکاح شرعاً عداقی حالہ کی لڑکی سے جائز ہے

﴿نکاح﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ لڑکے کی مترکی دائی ہے مثنیٰ اس کے دوا کی دوسری بیوی ہے اور دوسری بیوی کی دوا مترکی ہے اس لڑکے کا نکاح شرعاً اس طلاق خالی کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں؟ فیہما سہابی کی مترکی دائی نے طبعی دوا ہی کے اندر میں پستان دیا ہے، ۱۱۰ھ چنے کا شیر ہے مینا تو تیرا ہے۔

﴿نکاح﴾

صورت مسئلہ میں اس لڑکے کا نکاح مترکی دائی کی دوا ہی سے درخشاہ کر ہے مثنیٰ اس شیر دیا، اس کے لڑکے کا نکاح ماشر سے جائز ہے یا نہیں؟ اس میں شرعی کوئی وجہ حرمیت رضاء کی موجود نہیں۔ لفظ واللہ تعالیٰ اعلم
محمد، مفاتیح عند غفرلہ، رسالہ مہم وعلوم ہمارا، ۱۲۱۲ھ، ۱۳۷۱ھ

مائی کا دودھ پینے سے مائی کی بہن کی لڑکی سے نکاح حرام نہیں

﴿نکاح﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین بھائی، بھائی، دختران احمد بخش پیر بخش کی مثنیٰ لڑکیاں ہیں ان کے نام زلفہ، زہرا، و سہانی ہے مسماۃ زلفہ کا نکاح اس کا نام احمد بخش ہے اس نے اپنی مائی کی بی بی مسماۃ زہرا کا دودھ پیا ہے زہرا کی بہن مسماۃ زلفہ کی بہن مسماۃ زلفہ کے ساتھ اللہ بخش کا نکاح جائز ہے یا نہ؟

﴿نکاح﴾

صورت مسئلہ میں اللہ بخش کا نکاح زلفہ سے صحیح اور جائز ہے۔ واللہ اعلم

محمد، مفاتیح عند غفرلہ، ۱۲۱۲ھ، ۱۳۷۱ھ

رضائی بھانجی کے ساتھ نکاح حرام ہے

454

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارہ میں کہ ایک شخص نے اپنی لڑکی ایک رشتہ دار کو نکاح کی لڑکی کے ذکر اپنے جتنی بھائی شادی کی اس کے بھتیجے کی اس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی اور ہفتہ کے بعد اس کی والدہ فوت ہو گئی اس لڑکی کی پرورش اس عورت نے کی اور اس کو دودھ دیا لڑکی جوان ہوئی تو اس کے باپ نے اپنے چچا کے لڑکے کو دے دی اب آپ یہ فرمائیں کہ یہ لڑکی اس کو دے چکی ہے یا ناجائز ہے کیونکہ بھتیجہ نے وہ لڑکی اپنے چچا کے لڑکے کو دیدی کیا جائز ہے یا ناجائز ہے؟

424

بسم اللہ الرحمن الرحیم... حجاج مذکور شرعاً ناجائز ہے کیونکہ آدمی اس لڑکی کا رضاعی ماموں ہے اور یہ لڑکی اس آدمی کی رضاعی بھانجی ہے۔ (و یعوم من الرضاع ما یعوم من النسب)

وفی الحال المغربہ ص ۳۳۳ ج ۱ (و أحوال جبل عمه و أخته عمته و أخ المریضة عماله و أختها خواتمه و کذا فی الجدة و الخدة)

صورت مسئلہ میں ان پر لازم ہے کہ زوجیت کے تعلقات فوراً منقطع کر لیں مگر دوسرا اس کی علیحدہ کردے اور اس کی عہدے کے میں نے اس کو چھوڑ دیا ہے اور اگر عورت داخل بہا ہو تو وقت سارا کثرت سے عہدے گزار کر دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے اور اگر خود آپس میں علیحدہ نہیں ہوتے تو حاکم وقت پر لازم ہے کہ وہ ان میں تفریق کر دے عہدے علیحدگی کی صورت میں مسئلہ ان کو ان سے تعلقات و دوستان منقطع کر لینے چاہئیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
حرر و عبد اللطیف لکھنؤ لکھنؤ مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی
استفسار کی عبارت سے یہ سمجھا گیا کہ یہ لڑکی جس شخص سے نکاح میں دی گئی تھی اس نے اس شخص کی بھرتی کا دودھ پیا ہے لہذا یہ لڑکی اس کی رضائی بھانجی ہوگی اور نکاح حرام ہے اگر مستحق کا یہی مطلب ہے تو جواب یہی صحیح ہے جو تحریر کیا گیا یعنی نکاح حرام قطعی ہے اور اگر کوئی دوسرا مطلب ہے تو بصرہ وضاحت سے کہیں۔

محمود رضا اللہ خاں فاضل دیوبند مدرسہ قائم انجمن اہل سنت
 ۱۳۸۸ھ

دودھ پلانے والی کے لئے بھائی کا نکاح زیر مذکور کی دختر سے درست نہیں ہے

فہم

لیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارہ میں کہ زید نے کسی جنتیہ عورت کا دودھ پیا ہے مدت رضاعت میں اب زید کی مرضی کا نکاح اس عورت کے لئے بھائی کے ساتھ جائز ہے یا نہیں؟

فہم

صورت مسئولہ میں یہ فقہ رحمت واقعہ دودھ پانے والی عورت کے لئے بھائی کا عقد نکاح زیر مذکور کی دختر سے درست نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

ترجمہ محمد اسحاق خان صاحب دینی مکتبہ دار السلام لاہور
۱۸ ذوالقعدہ ۱۳۸۱ھ

رضاعی بھانجی سے نکاح حرام ہے اور اس کی باقی بہنوں کے ساتھ بھی

فہم

لیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ (۱) واحد بخش (۲) محمدیہ (۳) مسماۃ خجواہ عرف مبارک ان بنیوں سے مسماۃ مریم زہرا واحد یوایا کا عقد بیاہ صحیح ہے نہ کا دودھ پکھے یا پیتوں آپس میں دودھ پیتے ہیں بھائی ہیں اور بچا نہ دیکھیں بھائی بھی ہیں ان کا بوجہ شیر خواہ ہونے سے آپس میں رشتہ بھی نہیں ہوا لیکن جس وقت مسماۃ خجواہ عرف مبارک کی فرمایاں ہوں تو بخش واحد محمد واحد بخش واحد یوایا نے مسماۃ شرمہ سے مسماۃ خجواہ عرف مبارک کا نکاح کر دیا مسئلہ مطلوب یہ ہے کہ مسماۃ شرمہ خجواہ سے مسماۃ خجواہ کا نکاح واحد بخش سے ہو سکتا ہے یا نہیں اور اگر نہیں ہوتی تو مسماۃ خجواہ عرف مبارک کی واحد بخش کے دو بھائیوں کو ملتی ہے یا نہیں؟ بیجا تو جروا

فہم

بشرط صحت سوال مسماۃ شرمہ کسی واحد بخش کی رضاعی بھانجی ہے اور رضاعی بھانجی کے ساتھ نکاح حرام ہے۔ مسماۃ خجواہ کی لڑکیاں واحد بخش کے دوسرے بھائیوں کے نکاح میں بھی نہیں آتی ہیں اگرچہ ان کے ساتھ مسماۃ خجواہ نے دودھ نہیں پیا کیونکہ لڑکیوں سے دودھ دینا رضاعی باپ سے نواسہ نہ ہونے کی تمام اذکار ہیں اس کی رضاعی بہن بھائی ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

ترجمہ محمد اسحاق خان صاحب دینی مکتبہ دار السلام لاہور
۱۸ ذوالقعدہ ۱۳۸۱ھ
۲۱ جنوری ۱۳۸۱ھ

رضاعی بھانجی سے نکاح حرام ہے

﴿نکاح﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ کسی احمدیہ لڑکی کی بھانجی مائی سداں نے ایک ایک زمانے اور مدت رضاعت میں اللہ تعالیٰ کا دودھ پیا ہے مسماتہ اللہ وسامی احمدیہ لڑکی اور مائی سداں کی قیمتی والدہ ہے خواہ مائی سداں کی لڑکی اور احمدیہ لڑکی کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں اور اگر ہو سکتا ہے تو پھر اس کا کیا کیا جانے نکاح ہو بھی ہے یا نہیں نیز عورت پر کوئی مدت بھی برات کے لیے ہوگی یا نہیں اور اس عورت کا نکاح احمدیہ لڑکے کے حقیقی بھائی سے ہو سکتا ہے یا نہیں چنانچہ جواب۔

﴿نکاح﴾

احمدیہ لڑکی مائی سداں رضاعی بہن بھانجی ہیں اور مائی سداں کی لڑکی احمدیہ لڑکی رضاعی بھانجی ہے اور رضاعی بھانجی کے ساتھ نکاح حرام ہے جہذا جو نکاح پڑھا گیا ہے وہ حرام اور جائز ہے۔ طرفین میں غمراہی نہیں کر دی جائے۔ (فتاویٰ الہدیہ ج ۱ ص ۱۷۱) لا یحل لرجل ان یتزوج بامہ ولا بجداتہ من قبل الرجال و النسء ولا بیئہ و لا بنت و لدہ و ان سفلت ولا باختہ ولا بیئات اخصہ ولا بیئات اخیہ ولا صغیہ ولا بھالہ (الی ان قال) و یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب

اس عورت کا نکاح حرامیہ لڑکے کے حقیقی بھائی سے ہو سکتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ واعلم

محمد رفیع الدین شاہ غفرلہ نامہ القادر مدظلہ العالی
نمبر ۱۳۹۵ھ

جس شخص کی ماں کی بہن نے کسی لڑکی کو دودھ پلایا

تو دودھ پینے والی اس شخص کی بھانجی ہے اس لیے نکاح حرام ہے

﴿نکاح﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شیخ بہنوئی نے جس کی دو بیویاں ہیں ایک میری بہن ہے اور دونوں کا باپ ایک مرد اللہ ودار ہیں یعنی میری بہن میری سوتیلی ماں سے ہے۔ میرے بہنوئی کی دوسری بیوی سے ایک لڑکی ہے اس لڑکی کی ماں جو بیوی دودھ نہ پلا سکی تھام اس لڑکی کو میری بہن سے چند دن دودھ پلایا ہے اب آپ

بذریعہ مسئلہ میں آگاہ کریں کیونکہ لڑکی جو کہ اب بالغ ہو چکی ہے میرے نکاح میں آ سکتی ہے یا نہیں اور دوسری صورت میں اگر بالفرض اس سوختی ماں کا دودھ نہ پیا سو اور اس کی سگی ماں یہ ثابت کر دے کہ اس لڑکی نے دوسری ماں کا دودھ نہیں پیا تو ان حالات کے تحت پھر وہی لڑکی میرے نکاح میں آ سکتی ہے یا نہیں۔ میرا اجنبی میرا چچا زاد بھائی ہے اور اس کی دوسری بیوی پھر بھی کی لڑکی ہے۔

﴿پوچھ﴾

صورت مسئلہ میں آپ کی مادری بہن نے جس لڑکی کو دودھ پلایا ہے وہ لڑکی آپ کی رضاعی بھانجی بنتی ہے اور رضاعی بھانجی کے ساتھ نکاح حرام ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد انور شاہ غفرلہ، نائب مفتی مدرسہ کامیاب نظام المدارس
الجناب شیخ محمد عبداللہ عطاء اللہ مد
۱۱ صفر ۱۴۲۳ھ

دادی کا دودھ پینے سے اس کی پھوپھی کی لڑکی اس پر حرام ہے

﴿پوچھ﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک دادی نے اپنے پوتے کو اس وقت دودھ پلایا جبکہ پوتے کی عمر نو ماہ تھی کچھ عرصہ پہلے سے اپنی دادی کا دودھ پیا اور دادی کے پستان بھی شیر وادھورت کی مانند ہو گئے تھے دادی اب تسلیم کرتی ہے کہ اس نے اپنے پوتے کو دودھ پلایا تھا جب دادی نے بچے کو دودھ پلایا تھا تو اس وقت وہ بچیس برس سے بچہ تھی؟

برہنہ سے جاہلیت مذکورہ بالا لڑکے کا نکاح اپنی پھوپھی کی لڑکی سے بچپن میں ہوا تھا اس وقت لڑکی کے دو ماہ یا اس بات سے پہلے تھے کہ لڑکے نے اپنی دادی کا دودھ پیا ہوا ہے تقریباً پانچ ماہ اس وقت کہ لڑکے کے لڑائی کی شادی ہو چکی ہے اب شرع میں اس مسئلہ کے متعلق کیا حکم ہے کہ لڑکے اور لڑکی کا نکاح جائز تھا یا ناجائز نکاح ان کا باقی رہا یا نہ؟

﴿پوچھ﴾

صورت مسئلہ میں یہ نکاح ناجائز اور حرام کیا گیا ہے اس شخص پر لازم ہے کہ وہ اس عورت کو فوراً چھوڑ دے اور الگ کر دے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرے اس نکاح کے ساتھ طرفین کا آپس کا حرام کاری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
محمد انور شاہ غفرلہ، نائب مفتی مدرسہ کامیاب نظام المدارس
الجناب شیخ محمد عبداللہ عطاء اللہ مد
۱۱ صفر ۱۴۲۳ھ

(۲) گل حسین اور زمر دونوں آپس میں رضائی بھائی بہن ہیں لہذا زمر کی دختر کا عقد نکاح گل حسین سے شرعاً درست نہیں ہے یہ رشتہ میں اس کی بھانجی ہے۔

(۳) محمود و مسماۃ عاصمہ کا رضائی لڑکا ہے لہذا مسماۃ ثمینیہ کا عقد محمود سے شرعاً درست نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
بہار محمد اسحاق مقرر لہذا نائب مفتی قاسم اعلم بہتان ۲۱ رجب ۱۴۰۰ھ

رضائی بھانجی ہونے کی بناء پر نکاح درست نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص عالم شیر نے چار شاہزادیاں کی حسب پہلی بیوی کے ساتھ نکاح کیا تو اس عورت سے دو لڑکے ہوئے ان کی والدہ فوت ہو گئی پھر عالم شیر خان نے دوسری شادی کی اور اس عورت سے دو لڑکے ایک لڑکی پیدا ہوئی اور عورت بقضائے الٰہی فوت ہو گئی پھر عالم شیر نے تیسری شادی کی تو اس عورت سے چار لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں اور اولاد سب سے موجود ہے اور عالم شیر خان کے بچوں نے دودھ پوٹی بیوی کا پیا تو اب یہ صاحب اولاد رشتہ کرنا چاہتا ہے عالم شیر خان کی پہلی بیوی کی لڑکیوں کے ساتھ تو کیا یہ رشتہ جائز ہے یا نہیں بیوقوفو جرو؟

﴿ج﴾

صورت مسئول میں سرداراں مائی کی لڑکی غلام مصطفیٰ کی رضائی بھانجی بن گئی ہے اور اس کے ساتھ غلام مصطفیٰ کا نکاح جائز نہیں۔ (وہذہ مسئلۃ لبن الفحل) فقط واللہ تعالیٰ اعلم
حرر محمد انور شاہ مقرر لہذا نائب مفتی قاسم اعلم بہتان ۲۱ شعبان ۱۴۰۱ھ

رضائی بہن کی بیٹی بھانجی بن گئی ہے نکاح درست نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع تین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسماۃ انور بنت عکبر اس کا نکاح جو اس کے بھائی منظور احمد نے عبد الرشید ولد عبد اللہ قوم پٹان کو کر دیا تھا اب معلوم ہوا ہے کہ منکوحہ کی ماں نے ناک کی ماں کا دودھ پیا تھا اور اس پر دو عورتوں اور دو مردوں نے شہادت دی ہے دو عورتوں میں سے ایک جس کا نام جنت ہے اس نے قسم کھا کر کہا کہ میں نے باہوش و حواس اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ عبد الرشید ناک کی ماں نے مسماۃ عکبر اس منکوحہ کی

ماں کو اپنی چھاتی سے لگایا اور دوسری عورت مسماۃ رلیں نے قسم کھا کر کہا کہ میں نے باہوش و حواس اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ عبدالرشید ناک کی ماں نے منکوحہ کی ماں کو چھاتی سے لگایا ہے دوسروں کریم بخش ولد بڈھا اور عبدالرحمن ولد اللہ بخش قوم سیال نے باہوش و حواس قسم کھا کر یہ کہا ہے کہ ہمارے سامنے ناک کے باپ عبداللہ نے یہ کہا کہ میری عورت نے منکوحہ کی ماں کو چھاتی سے لگایا ہے اس گواہی سے از روئے شریعت رضاع ثابت ہوتا ہے؟ مینو اتو جروا

﴿ج﴾

منکوحہ کی ماں ناک کی رضاعی بہن ہے اور خود منکوحہ اس کی رضاعی بہن کی بیٹی بنتی ہے اور رضاعی بہن کی بیٹی سے نکاح شرعاً باطل اور حرام ہے لیکن چونکہ اس گواہی میں دوسری گواہی نہیں دیتے کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ منکوحہ کی ماں نے ناک کی ماں کا دودھ پیا اس لیے مردوں کی گواہی معتبر نہیں ہے اور اس گواہی میں چونکہ عدد ضروری ہے اس لیے صرف دو عورتوں پر حرمت ثابت نہ ہوگی اور نکاح ان کے درمیان جائز ہوگا جب تک کہ گواہی پوری نہ ہو۔ (لقولہ علیہ السلام) (یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالرحمن، نائب مفتی، مدرسہ قاسم اعظم پاکستان
۲۲ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ

صورت مسئلہ میں یہ لڑکی اس لڑکے کی رضاعی بھانجی بن گئی نکاح درست نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ ایک شخص کی دو عورتیں ہیں ایک سے لڑکے اور لڑکیاں ہیں اور دوسری عورت کے پیٹ میں بھی اس شخص کی اولاد ہے ایک لڑکی شیر خوار تھی کہ وہ شخص فوت ہو گیا اور اس کی وفات کے بعد لڑکی دودھ پیتی رہی بعد ازاں اس کا دودھ چھڑوا دیا گیا بعد چند دن یا چند سال اس عورت کا دودھ خشک ہو گیا تھا اور دوسری عورت نے لڑکے کے لڑکے کو جو عمر بڑھ سال تھا دودھ پانا شروع کر دیا وہ لڑکا مدت رضاع تک یا کم و بیش عرصہ تک دودھ پیتا رہا اب اس لڑکے کا جس کو موطوءہ داوانے دودھ پایا یا اس کے چچا کی لڑکی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں کیا اس لڑکے کا نکاح چچا کی لڑکی کے ساتھ صحیح ہے یا اس رضاع سے جو اس کے دادا کی منکوحہ و موطوءہ نے اس لڑکے کو پالنا یا جائز ہے؟ مینو اتو جروا۔

﴿ج﴾

صورت مسئلہ میں یہ لڑکی اس لڑکے کی رضاعی بیٹی ہے اور رضاعی بیٹی کے ساتھ نکاح جائز نہیں۔ (و یحرم

من الرضاع ما یحرم من النسب)

حرر محمد انور شاہ غفرلہ، نائب مفتی، مدرسہ قاسم اعظم پاکستان، ۲۷ شوال ۱۴۰۹ھ

رضائی بھانجی کے ساتھ نہیں بھانجی کی طرح نکاح صحیح نہیں ہے

بھانجی

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسماۃ فتح نے اپنے بھٹے پوتے کل محمد کو اپنی بیوی میں سے حالت میں دودھ پلایا کہ یہ مسماۃ فتح کو کرا دودھ شغل تھا جب مسماۃ فتح کو دس مہینے کی مذکورہ دودھ پلائی تو دودھ خور اتر آیا کھلی مسماۃ فتح کو دودھ پیتا رہا دودھ طلب پہنچے کہ مسماۃ فتح محمد کی مکی نواہی مسماۃ فتح نے ساتھ مکی کل محمد کا نکاح شرعاً جائز سمجھا نہیں مگر باوجود منع کرنے کے یہ نکاح کر لے تو اس کے لیے ثناء کیا نہیں ہے مسماۃ فتح کو دودھ میں رضاعت ثابت ہے یا نہیں بحوالہ کتاب جواب دیں؟

بھانجی

بسم اللہ الرحمن الرحیم صورت مسئلہ میں مسماۃ فتح کا طہر مکی کل محمد کی رضائی بھانجی ہے اور رضائی بھانجی سے نہیں بھانجی کی طرح نکاح جائز ہے۔ مسماۃ فتح من الوصاع ما يحرم من النسب ان اُمران کا آئین میں لکھا کہ بھانجی سے نکاح جائز اور مرد و عورتی نارہر بھانجی میں فوراً نفی کرنی چاہیے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
دارالحدیث، دہلی، پاکستان
۲۶ ذی القعدہ ۱۴۲۹ھ

جب اپنی بھانجی کو دودھ پلایا تو وہ بیٹی بن گئی اور نواسے ان کے بھانجے بن گئے

بھانجی

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر نسب نے اپنی بیوی کے لئے مسماۃ فتح کو دودھ پلایا تو یہاں تک کہ خالی لائی کے ساتھ نکاح درست ہے یا نہیں اور اس کی نواس نے دودھ ساتھ نہیں پلا بلکہ نے اور چھو، خواتین بھانجی سے بن تو جڑے۔

بھانجی

صورت مسئلہ میں نسب محمدی رضائی بن گئی اور نسب بی بی لڑکی محمدی رضائی بھانجی بن گئی ہے اور رضائی بھانجی کے ساتھ نکاح جائز نہیں۔ دو بیچہ من الوصاع ما يحرم من النسب ان شاء اللہ تعالیٰ اعلم
دارالحدیث، دہلی، پاکستان
۲۶ ذی القعدہ ۱۴۲۹ھ

بھانجی سے نکاح حرام ہے اور اگر نکاح کر دیا گیا تو جدائی لازمی ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص منیٰ نہال خان تھا اس کا ایک بیٹا اللہ داد تھا اللہ داد کی والدہ فوت ہو گئی نہال خان نے دوسری شادی کر لی اس سے ایک لڑکی عائشہ بی بی پیدا ہوئی عائشہ بی بی کی والدہ بھی فوت ہو گئی عائشہ بی بی کی پرورش زوجہ اللہ داد نے کی بلکہ اپنا دودھ بھی پلایا بعد میں اللہ داد کی زوجہ بھی فوت ہو گئی دس پندرہ سال کے بعد اللہ داد نے عائشہ بی بی کو کہہ سوتیلی بہن والدہ کی طرف سے تھی اس کے بدلہ میں دوسری شادی کر لی اور اللہ داد کی دوسری بیوی سے لڑکا پیدا ہوا اور اللہ داد فوت ہو گیا اب عائشہ بی بی کے لڑکی پیدا ہوئی اور اللہ داد کے لڑکے کی شادی جو کہ دوسری بیوی سے تھا عائشہ بی بی کی لڑکی سے ہوئی ہے جس کو عمر ۲۰ سال ہو چکا ہے اور لڑکی حاملہ ہے اب برادری والے جو نکاح میں موجود تھے وہ تہمت لگاتے ہیں کہ یہ نکاح شرعاً ناجائز ہے۔

﴿ج﴾

عائشہ کی لڑکی کا نکاح اللہ داد کے لڑکے کے ساتھ حرام ہے کیونکہ عائشہ کی لڑکی اللہ داد کے لڑکے کی بنت الاخت یعنی بھانجی ہے۔ قال تعالیٰ وبنات الاخت (آیہ) یہ نکاح قطعاً حرام ہے اور کسی عالم امام اور اہل مذہب کے نزدیک درست نہیں۔

قال عليه الصلوة والسلام (يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب الحديث) فقللوا الله تعالى العلم حرره محمد انور رحمة الله عليه باب مفتي مدرستہ قاسم اعظم دہقان
الجواب صحیح لڑکی کو فورا لڑکے سے ملحدہ و کراہیں اس کا بچہ پیدا ہو تو اللہ داد کے لڑکے سے ثابت النسب شمار ہوگا۔
بچہ پیدا ہونے کے بعد یہ لڑکی دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔

محمد ومن الله عز وجل مدرستہ قاسم اعظم دہقان
۷ صفر ۱۳۸۹ھ

فتح القدیر کے نسخے کی عبارت کی وضاحت رضاعت کے متعلق

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ فتح القدیر ص ۳۱۱ ج ۳ رضاع کے باب میں یہ عبارت ہے۔ (و کذا السرقة يحل لها ان تنزوج باين اختها من الرضاعة صور مستثناة کے بیان میں یہ عبارت ہے پس

۳۱۱ ج ۳ و تین نسخے فتح القدیر کے دیکھ گئے سب میں یہی عبارت ہے اور یہ کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ یہ تمام تصریحات فقہاء کے مخالف ہے بدائع ص ۶ ج ۳ کی عبارت ملاحظہ ہو (والا حصل فسی ذلک ان کل النسب اجتماع علی ثدی واحد صاروا اخوین اوا حنین او اخا و اختاً من الرضاعة ولا يجوز لاحد هما ان يتزوج بالآخر ولا يولدہ کما فی النسب) اسی طرح فقہاء کا اس بارے میں قاعدہ ہے کہ از جانب شیر وہ بر خویش شومند از جانب شیر خوار زو جان و فروع کے بھی خلاف ہے مولوی عبدالحلیم صاحب صدر مدرس معراج العلوم بنوں سے بھی دریافت کیا گیا انھوں نے تحریر فرمایا کہ عبارت فتح القدیر باب الرضاع (و کذا المرأة یحل لها ان تتزوج باہن اختها من الرضاع) غلط ہے۔ صحیح یہ ہے کہ و کذا المرأة یحل لها ان تتزوج باب اختها من الرضاعة ہے مگر یہ عبارت صحیح کہیں کسی نسخے میں نہیں۔

﴿ج﴾

عبارت دیکھی گئی ہمارے پاس فتح القدیر کے دو نسخے ہیں ایک معمری دوسرا ہندوستانی دونوں پر ماہین اختها من الرضاع لکھا ہوا تھا لیکن جیسے کہ کتاب کا خیال ہے وہ بالکل درست ہے کسی طرح بھی یہ عبارت صحیح نہیں ہے۔ اصل عبارت اس طرح ہونی چاہیے (ماہی اختها من الرضاع) مولانا عبدالحلیم صاحب کی توجیہ درست ہے لیکن تھوڑا سا تصرف لفظی کر لیا گیا انھوں نے باب اختها تجوز کیا تھا (او ہو جائز ایضاً اور میں ماہی اختها کو اس سے ارجح سمجھتا ہوں لقرب هذا اللفظ رسماً من لفظ ماہن اختها الذی کان مہوياً من قلم الناسخ و لکونه اوفق بما بعدہ من المعطوفات اعنی وباعی ولدھا و ماہی حقیقہا) لیکن یہ صرف لفظی قسم کی بات ہے جائز وہ بھی ہے جسے مولانا موصوف نے تجویز فرمایا تھا بہر حال فتح القدیر کی موجودہ عبارت یا اس کی کوئی تاویل صحیح ہرگز سمجھ میں نہیں آتی اور نہ اس کی توجیہ ممکن ہے بلکہ اس میں زیادہ سوچنا وقت کے ضیاع کے مترادف نظر آیا ہے۔

وفظکم اللہ تعالیٰ لما یحب و یرضاہ واللہ ولی التوفیق و مولاہ وانا الاحقر الافقر محمود عفا اللہ عنہ ربہ
خادم العلوم بقاسم العلوم ملتان ۲۸ من ربيع الاول ۱۳۸۵ھ

رضاعی بھانجی مثل نسبی بھانجی کے ہے نکاح درست نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں غلام سرور نامی شخص نے بر خوردار المعروف بر خروہ کی بیوی بھیرونا می کا دودھ پیا ہے اور پھر اسی غلام سرور نے بر خروہ کی نوای جو اسی دوسری بیوی بیون سے ہے سے نکاح کر لیا ہے اور اس کی اس سے اولاد بھی ہو چکی ہے اور اب وہی غلام سرور بر خروہ کی بیٹی جواہر کی تیسری بیوی مسماۃ من سے ہے نکاح

کرنا چاہتا ہے۔

- (۱) کیا غلام سرور کا امیر خاتون سے نکاح درست ہے یا نہیں اور نکاح کے ناجائز ہو۔ بچہ کی صورت میں اس کے ذمہ کیا لازم ہے اور جو اولاد ہو چکی وہ ثابت المنسب ہے یا نہیں۔
- (۲) کیا اب غلام سرور حلیمہ سے نکاح کر سکتا ہے۔
- (۳) کیا اگر برخوہ کی بیوی برخوہ کی وفات کے بعد کسی دوسرے سے نکاح کر لے تو اس کی جو اولاد اس خاوند سے ہوگی وہ برخوہ دوسری بیویوں کی مسماۃ بخروہ سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

﴿ج﴾

- (۱) غلام سرور نے مسماۃ امیر خاتون سے جو نکاح کر لیا ہے یہ ناجائز اور حرام ہے اس لیے کہ امیر خاتون اس کی رضاعی بھانجی ہے اور رضاعی بھانجی سے نکاح جائز نہیں۔ اب ان دونوں میں فوراً تفریق کر دی جائے جو اولاد بوجہ لاعلمی کے اس نکاح سے ہو چکی ہے وہ صحیح المنسب ہے اور ثابت المنسب ہوگی اس لفظی کا کوئی کفارہ نہیں ہے البتہ توبہ استغفار لازم ہے۔

(۲) غلام سرور کا نکاح حلیمہ سے بھی ناجائز ہے کیونکہ وہ اس کی رضاعی بہن ہوتی ہے۔

- (۳) برخوہ کی عدت کے بعد اس کی بیوی مسماۃ بخیر و نے اگر کسی دوسرے آدمی سے نکاح کر لیا ہے تو مسماۃ بخیر و کی جو اولاد اس دوسرے خاوند سے ہوگی ان کا نکاح برخوہ کی اس اولاد سے ہو سکتا ہے جو برخوہ کی دوسری بیویوں سے پیدا ہوئی ہے۔ فقہ واللہ تعالیٰ اعلم

محمد اسحاق فطری نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم بمکین

تداوی کی غرض سے ناک کے ذریعہ دو دودھ پکانے پر حرمت کا حکم؟

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیین شرع میں اس مسئلہ میں کہ ایسے لڑکے کا نکاح اپنی حقیقی خالہ کی کسی لڑکی کے ساتھ شرعاً جائز ہے یا نہیں جس لڑکے کی بیماری کے علاج کے لیے اسی خالہ کا دودھ کئی بار ناک میں ڈال دیا ہو اس وقت لڑکے کی عمر دو تین سال تھی؟

﴿ج﴾

لڑکے کی عمر جب دو سال مکمل ہو چکے تو حرمت رضاعت نہیں آتی فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے امام صاحب کے قول پر نہیں لہذا جس نکاح کے متعلق پوچھا گیا ہے وہ صحیح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد الرحمن مدرسہ قاسم العلوم

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۸۱ھ

اگر دودھ زوجہ کی طرف سے ہے تو مرضعہ کا خاوند بھی رضاعی باپ بن جاتا ہے
اگر دودھ اس کی طرف سے نہ ہو تو پھر ماں صحیح باپ صحیح نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مسئلہ اہل بیت کی بوزمعی دادی نے جس کے پستان میں دودھ نہ رہا تھا پانی موجود رہتا تھا
اپنی پانی کو پستان دینا شروع کیا دو تین دن کے بعد کسی نے پوچھا کہ جب دودھ پستان میں نہیں ہے تو کیوں دیتی ہو کہا
کہ پانی ہے آخر تین سال تک دیتی رہی وہی لڑکی اس بوزمعی کی سو کن کی بہت اہنت پر بہاوج ہو سکتی ہے یا نہ یعنی اس
بوزمعی کی سو کن بہت اہنت بھانجی جواب از روئے شرع محمد صلی اللہ علیہ وسلم عنایت فرمائیں؟

عظمت نے اپنی دادی رحمت کا دودھ پیا اور نور محمد رضاعی باپ ہوا اس کی لڑکی گل خاتون عظمت کی بہن
رضاعی ہوئی اور علیر بھانجی رضاعی ہوئی لہذا عظمت علیم کے ساتھ نکاح میں جمع نہیں ہو سکتی (کما هو الظاہر
فی کتب الشرع ملا عبد الکریم عفی عنہ)

﴿ج﴾

قاعدہ یہ ہے کہ جب مرضعہ کا دودھ زوج کی جانب سے ہو تو زوج بھی رضیع کا باپ ہوتا ہے ورنہ نہیں
وہیست ابوہ زوج مرضعۃ اذا کان لہا منہ لہ در مختار ص ۲۱۳ ج ۳ یہاں حسب بیان سائل
و علی الظاہ مرضعہ رحمت کا دودھ نور محمد سے نہیں تھا بلکہ شک ہونے کے بعد آخری عمر میں دودھ پستان میں پیدا ہوا
اس لیے عظمت اپنی دادی کی بہت رضاعی تو ہو چاہیگی اور نور محمد کی بہت نہ ہوگی لہذا نور محمد کی وساطت سے علیر
کے ساتھ عظمت کا کوئی رشتہ قائم نہیں اور دونوں کا جمع ایک زوج کے نکاح میں جائز ہے واللہ اعلم ولہذا از
ولدت للزوج فنزل لہا لبن فارضعت بہ ثم جف لبنہا ثم در فارضعتہ صیۃ فان لابن زوج
المرضعۃ التزوج بہذا الصیۃ الخ شامی ص ۲۲۱ ج ۳ کذا فی فتاویٰ عالمگیری
محمد علی اللہ عنہ علی حدیث درر قاسم اعلیٰ بن شہر

اگر دودھ خاوند سے نہیں تو پھر رشتہ صحیح ورنہ نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ دو سوتیلے بھائی ہیں ایک کا نام سید برکت شاہ ہے اور دوسرے کا نام
سید ابراہیم شاہ ہے سید برکت شاہ کے لڑکے اور سید رحیم شاہ کی لڑکی کی آپس میں عقدی کرائی ہے لیکن سید رحیم شاہ کی

والدہ نے لڑکی کو ۱۹۱۰ھ چایا ہے سیدہ برکت شاہ کے زہر کے کٹواپنی والدہ بنی، نے ۱۱۱ھ پڑایا ہے کئی علماء صاحبان نے اس سنگی کو تاجدار قرار دیا ہے؟

423

یہ مٹھی واقعی ناجائز ہے البتہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ درجیم شاہ کی والدہ جاکارہ و درجیم شاہ کے والد سے نہیں سے لے لی
 قریب زمانہ میں اپنے خاوند سے اس کی کوئی اولاد پیدا نہیں ہوئی اور یہ وہ دور تھا کہ بھرتہ ہوئے پستانوں سے آئے ہو تو
 یہ مٹھی جائز ہوگی۔

رويهذا لو ولدت للزوج فنزل لها لبن فارضعت به ثم حلف لهناء ثم درافا رضعته
صبة فان لاين زوج المرضعة التزوج بهذه الصبة انتهى شامى ص ٢٢١ ج ٣ وانما علم
مكره ان الله تعالى في سورة مائدة قوله من ثمن ثم

في القدر ٩ سنة ١٤٠٥ هـ

سو قلی رادی کا دودھ منے کے بعد والد کی بھانجی کی لڑکی سے رشتے کا حکم؟

439

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکے نے چھوٹی عمر میں ہمہ اپنی والدہ کا دودھ پیا تھا اس دودھ میں لڑکے مذکور کی اُمید ہوئے ہوئی اب اس لڑکے سے اپنی والدہ کی کا دودھ پینا شروع کیا اب وہ لڑکا جوان باطن عاقل ہے اس کی شادی اپنے حقیقی والدہ کی بھانجی کی لڑکی سے کرنا چاہتے ہیں کیا اس لڑکے مذکور پر یہ کج و درست ہے یا نہیں؟

42

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اس کے درمیان حرمیت مضاعف ہے اور کیا جہت تشریف ہے کیونکہ یہ لڑکا اس مرنے کی دلی کاشائی بھائی بننا ہے اس مرنے کی دلی کاشی باپ اس لڑکے کا رضاعی باپ بنتا ہے اور یہ سند ہے کہ وہ اپنے والد کے پروردہ بنانے والی کا دو قسم جس سے اس کا پروردہ ہے وہ خردوارنگی ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور ام ہو جاتی ہے۔ فی الدر المختار ۲۱۳ ج ۳ شتہ ابو داؤد وجہ مرضعة اغا کار کسھا مد له ولا لا وہی ایضاً (ولا حمل (بین الرضعة و ولد مرضعتها) أمی التي ارضعتها وولد ولدها) لانه ولد الابن) الدر المختار ص ۲۱۳ ج ۳ فتاویٰ اللہ تعالیٰ رحمہ

د. محمد اللطيف الخمرلي محقق في دار ربه مع العلوم والمكان ١٤٢٨ هـ

رضاعی بیٹے کی بہن سے نکاح درست ہے

﴿حسن﴾

کہ فرماتے ہیں علامہ دین اس مسئلہ میں دو بہنوں سمیت زہیدہ اور زینب کا نکاح اپنے دو چچا زاد بھائیوں کے ساتھ ہوا زہیدہ کے شوہر کا نام محمد حیات اور زینب کے شوہر کا نام محمد بخش ہے خدا بخش کی زہدیہ زینب نے بیٹی بہن زہیدہ کے اسمین بخش کو ۱۱۱ھ یا ۱۱۲ھ میں فوت ہوئی۔ یہ کیا نہ بخش ذکر اپنے رضاعی بیٹے حسین بخش ذکر کی بیٹی بہن سمیت صغریٰ کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے؟

﴿حسن﴾

یہ بخش ذکر اپنے رضاعی بیٹے حسین بخش کی بیوی بہن مغربی کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے۔ قال فی الفتاویٰ المالکین ص ۳۳۳ ح ۱۔ احمد اھل ان لا محوز للرجل ان يتزوج אחته من السب و يجوز فی الرضاع لان اخته بنته من النسب الـ كانت منه فھي انتہ وان لم تکن منه فھي زینتہ و هذا المعنی لا یشاہ فی الرضاع حتی ان فی النسب لو لم یوجد احد هذین المصنوعین مان کانت حاربه بین الشریکین جاء ث بولد فادعاء حتی ثبت انسب مھما و نکل واحد مھما بیت من امرؤ اخری حار لکل واحد من المولودین ان يتزوج مایة شریکہ وان حصل کل واحد من المولودین متزوجا یا حب انتہ من السب۔

وقال فی اندر المختار بفارقی لیسب الارضاع فی صور کما مھملہ او حدة انولد اور شہور نہایت ہے۔ شعرانہ باب شیر و دوس طرحی نشوونہ از باب شیر و زردا پن و زردون۔ فتنہ اللہ تعالیٰ علیہم
۲۔ مہر الحنفیہ مرقاۃ المفہم ص ۱۲۸۔ رد المحتار ص ۱۳۸۵

۱۔ دو رضاعی بہنوں کو ایک وقت میں جمع کرنا جائز نہیں

﴿حسن﴾

کہ فرماتے ہیں علامہ دین اس مسئلہ میں زہیدہ اور زینب کی بیٹی کے ساتھ نکاح کی ماں سمیت جو آئین کا دودھ پیتے ہیں ریاضات غالب امر یہ ہے کہ سہوۃ نکاح کی بیٹی کا نکاح وہ کسی مہر لڑکین نکاح سے رضاعی بہن خانہ کی بیٹی کی لڑکی کے ساتھ از رو کے شرع نکاح کر سکتا ہے؟

۱۰۔ رضا علی بیگ: واقعہ حرہ حرام ہے

☆

نیا۔۔۔ یہیں حماد بن ابی مسرور میں گائیڈ نے کہا جسے ایک مرتبہ خود تو نے اب دوسری بار بھی کرنا چاہتا ہے۔ اس کی صورت میں کے ساتھ شادی کرتا چاہتا ہے وہاں میں پہلی بار کی شادی میں سزا پائی جاتی تھی یہ جملہ اس لیے لے گا کہ میں نے وہاں کی دوسری شادی دیکھ کر اس سے سزا پائی وہاں کی ہے لیا شادی صورت میں ان دونوں کو جمع کرنا چاہتا ہے۔ ان کا تعلق ہے کہ وہاں۔۔۔

وَعَلَىٰ قُلُوبِهِمْ

[illegible]

ایک شخص نے اپنی سوتیلی شہین خوار و دو بی بی توہنوں کے حرام ہونے کی

10

یہ فرماتے ہیں کہ: "یہاں اس مسئلہ میں آپد ترقی کی غیبت ہے کہ ان سے پتہ چلتا ہے کہ جو کہ ابھی تک شیعہ خواہ مخواہ ترقی نہیں لے سکا وہاں اس حد تک ترقی نہیں ہو سکتا جو کہ مسلمانوں کے لیے ایک عالمہ کے پاس رہ سکتا ہے یا نہیں؟"

۱۰۰

صورتِ منسوبہ میں یہ دونوں مجرّمات ایسا شائبہ ہی رکھتے ہیں جیسا کہ ہم پہلے دیکھ چکے ہیں۔ ان دونوں مجرّمات میں تو یہ بات بھی نظر آتی ہے کہ ان دونوں مجرّمات میں ان کے ارتکاب کے وقت ان کے دل میں کچھ ایسا تھا جو ان کے دل میں اب بھی ہے۔

وإذا تزوج الرجل صغيره أو كبيره فإرضعت الكبير والصغير حرمنا على الزوج
 أنه يصير جامعاً بينهما ولم يثبت رضاعاً في ملك حرام كالجمع بينهما نساً به به مع
 كفته ص ٢٢٠ ج ٣ افتادان حقان اعم

قرارداد الحوت، لندن، ۱۹۳۰، ص ۳۴۱

نورانی سے کہ عمر زکری کے پستانوں سے اُردودھ نکلتے آئے
اور کوئی بی لے تو رضاعت ثابت نہ ہوتی

چونکہ

نیز فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ اگر عورت جو کہ پستانوں میں عورتوں سے اس کے عینک زائے و زکوہ سے
رضاعت میں سے دودھ پڑا ہے کہ عورت نے ۱۰۰۰ پلانے میں رضاعت ثابت ہوگا پستانوں میں عینک زائے و زکوہ سے
ہوگا اور اس سے کہ عورت لڑکی ۱۰۰۰ پلانے میں رضاعت ثابت ہوگا اور عورت کے پستانوں میں دودھ نہیں ہوگا اور اس کے عینک زائے و زکوہ سے
میں پستانوں میں دودھ ہے تو اس کا دودھ بھی عورتوں میں پڑا ہوگا اور اس سے رضاعت ثابت ہوگی۔

فہرست

۱۔ رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔
۲۔ رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

و لو أن صبية لم تلغ لبن سن من لبن ثلث اللبن فأرضعت به صبية لم يتعلق به تحريم
و إذا حصل من لبن سبع سنين فصاعداً كذا في الجوهرة فتاوى
علاء الدین (ج ۳ ص ۳۴۴) (مجموعہ فتاویٰ) (پیشینہ روز کوئی)

نورانی یا اس سے کہ عورت لڑکی ۱۰۰۰ پلانے میں رضاعت ثابت ہوگا اور عورت کے پستانوں میں دودھ نہیں ہوگا اور اس کے عینک زائے و زکوہ سے
میں پستانوں میں دودھ ہے تو اس کا دودھ بھی عورتوں میں پڑا ہوگا اور اس سے رضاعت ثابت ہوگی۔

۱۔ باب الرضاع هو شرب لبن من ثدي أمه أو غيرها، وإنه في وقت
مخصص هو حولان ونصف عدده، حولان لقطعهما وهو الأصح، لبن و به يرضى
(الدر المختار بغیر الانصار ص ۲۰۹ ج ۳) (فتاویٰ نورانی)

۲۔ (الدر المختار بغیر الانصار ص ۲۰۹ ج ۳) (فتاویٰ نورانی)

۱۹۶۲ء کی اسمبلی میں عائلی مسائل پر

مفکر اسلام حضرت مفتی محمود کی محققانہ تقریر

مسٹر ایچ ڈی ایچ پ ۱۱۰۱۱۰ فیض عافی توہمیں کے بل پر کچھ غرض کیا جا رہا ہوں۔ اس مسئلہ ۵۲ میں حکومت پاکستان نے ایک کمیشن کے تقرر کا اعلان کیا تھا۔ اس کام مقصد یہ بیان کیا گیا تھا کہ قانون رکنی اوقاف میں عورتوں کو وہ حقوق نہیں دے دیے گئے جن سے ان کی ملکوتیت کا ازالہ ہو سکے۔ اس کمیشن نے سیرہ کام کیا تو یہ تھا کہ وہ عورتوں سے مرد کل کے سوا جس انہی رپورٹ مرتب کرے جس سے عورتوں کے وہ حقوق جو شریعت اسلام نے ان کو دیے ہیں محققانہ ہو جائیں۔

بدقسمتی سے اس کمیشن کے رٹوں ایسے نہ تھے جو نقاب رحمت کے برادر مست علم ہوں یا قرآن رحمت اور ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خط سے واقف ہوں۔ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور فقہاء و مجتہدین رحمت کے علوم کے حامل ہوں۔ غرضیکہ اس کمیشن کے مارے ڈرائیون میں سے ہوائے ایب مولانا محمد امجد علی صاحب تھانوی کے کوئی بھی عالم دین نہ تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب کمیشن نے اپنی رپورٹ حکومت کے سامنے پیش کی تو اس عالم دین و دکن نے اس رپورٹ سے اختلاف کرتے ہوئے ایک اختلافی نوٹ لکھا ہوا تھا۔ پھر جوابہ کہ ملک بھر کے علماء اور دیندار مسلمانوں نے اس کے خلاف احتجاج کیا۔

جناب والا! عوام کے اس رد عمل سے اس وقت کی آئینی حکومت کے لیے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ اس رپورٹ پر عمل کرنے کے لیے کوئی اقدام کرتی۔ لہذا اوپر پڑے معرضہ آخر میں ذمہ داری کی اور میں نے عمل درآمد کرنے کے بعد بدقسمتی سے اس وقت تک میں نے اپنی حکومت قائم ہوئی اور یہاں مارشل لا کا دور شروع ہوا۔ مارشل لا کی حکومت نے عوام کی رائے کی پروا نہ کرتے ہوئے اس وقت کے سب سے بااثر شخص کو بلا کر یہ بھانک حکومت حالت کے ذریعہ بنائی ہے۔ بالکل غیر جمہوری طریقہ سے اس رپورٹ میں ان جڑوں کو جو تعلیم و قرآن و سنت کے مابین تھے لے کر آج انہیں کی صورت میں انہیں ملک میں نافذ کر دیا۔

جناب والا! اس آج انہیں میں جو چیزیں قرآن و سنت کے منافی ہیں اس وقت ہم نے ان چیزوں پر بحث کر لی

پوتے کی وراثت

سب سے پہلے میں اس واقعہ کو سمجھنا چاہوں جو وراثت سے متعلق ہے۔ اس میں یہ طے کیا گیا ہے کہ اگر کسی لڑکے و لڑکی کی موت باپ سے پہلے واقع ہو جائے اور بعد میں اس کا باپ مر جائے تو ان کو باپ کی وراثت میں سے وہی حصہ ملے گا جو اس شخص کو زندہ ہونے کی صورت میں ملتا اور پھر اس کا وہ حصہ اس کی اولاد کی طرف منتقل کر دیا جائے گا۔

جناب! آیہ بی قرآن وراثت اور جناح درست کے خلاف ہے بلکہ پھر ہر اسلام و قرآن و سنت کے ساتھ مقابلہ کی ایسے صورت ہے۔ نیز یہ عقل نے بھی خلاف ہے۔ عقل و فہم کا فیصلہ اس نے خلاف صادر ہوتا ہے۔

عقلی اعتبار سے پہلا قسم

اس قانون میں کوئی بات جو عقل کے خلاف ہے وہ یہ ہے کہ اس کی بنیاد جنس ایک عقلی قسم کے مندرجہ ذیل پر رکھی گئی ہے۔ اس میں ایک شخص کے مرے ہو۔ بیٹے کے دو بار و زندہ و تسمیر کر لیا جاتا ہے۔ مرد کا ایک منفر و نہ ہے۔

مثال کے طور پر یہ لے دو بیٹے ہیں۔ خالد اور محمد۔ محمد باپ سے چھ مر جاتا ہے اور خالد زندہ ہے پھر ان کا باپ مر جاتا ہے۔ اب محمد کو باپ سے پہلے مر چکا ہے وہ مرد زندہ و تسمیر کر کے باپ کی وراثت میں سے اس کو خالد کے برابر حصہ دیا جائے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد اس کو پھر مرد و تسمیر کر کے اس کے چارے حصہ کو اس کی اولاد کی طرف منتقل کر دیا جاتا ہے۔ اس میں یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ سب بیٹے خالد نے برابر حصہ چھ ثابت ہے۔

جناب! اگر آپ کو یہ سب کے مبالغہ میں ایسے قانون کی مثالیں پسند نہ آئیں۔ جو اس طرح کے منفر و نہ پر مبنی ہو اور جس میں فی الواقعہ مرے ہوئے شخص کو زندہ وہاں کر اس کا حصہ وراثت میں تقسیم کر لیا گیا ہو۔

جناب! اور وراثت کے قانونی معنی میں اس کی تردید کرتے ہیں۔ لغت میں وراثت اس کو مر و تھیں دیکھتے ہیں جو مرے ہوئے شخص کے ترکہ میں سے حصہ لیتا ہے۔ زندہ و مرہ لینے والے کو وارث اور میرت جس کا ذکر قسم ہوتا ہے۔ اس کو وارث سمجھتے ہیں لیکن اس کو مرہ نہیں میں ہر شخص کو میرت اب باپ است پہلے مر چکا ہے اور اس کے مرے وقت خواہ اس کا قرآن بلند وراثت تسمیر ہو چکا ہے۔ اس کو زندہ و تسمیر کر کے باپ کا وارث بنا دیا جاتا ہے۔ یہ بالکل ایک منفر و نہ ہے وراثت کی بنیاد اپنے عقلی منفر و نہوں پر نہیں رکھی ہوتی۔

دیکھتے ہیں کہ یہ کیا ہو کر آیا تو اس وقت اس کی بنیاد بطور وراثت کے اس باپ کی طرف بھی منتقل ہوئی تھی۔ اس لیے کہ باپ بیٹے کے ترکہ میں وارث ہوتا ہے۔

جس یہ باپ اس بیٹے کی موت پر اس کا خود وارث بن ہے اور اس بیٹے کی میراث میں حصہ دار رہا ہے تو میراث میں کوئی بارہ زندہ حضور کر کے اس باپ کا وارث کس طرح قرار دیا جاسکتا ہے۔ (فالمعجب)

دوسرا مقدمہ

فرض کیجئے اس جعلی مغرور مذہبی پیر اگر توپ نے بکر کو زندہ تسلیم کرنا اور اس کو باپ کی وراثت کا حصہ بنانا ہے تو پھر وہ بارہ مردہ جو مالائے کے بعد اس کا حصہ صرف اس کی اولاد کی طرف ہی کیوں منتقل ہوتا ہے اس کی بیوہ اور اس کی ماں وغیرہ درجہ کو کیوں منتقل نہیں کیا یا؟ اگر اس کا حصہ منتقل ہوتا ہے تو پھر اس میں اس کی اولاد کی کون سی خصوصیت ہے۔ مرے بڑے بیٹے کی ماں بیوہ اور دوسرے درجہ کو کیوں حرام کیا یا تا ہے۔

اس فرض اصناف کو (صرف اولاد میں نہیں) بلکہ اس کے تمام درجہ میں تسلیم کن ضروری ہوتا ہے۔ (لیکن اس میں نہیں کیا گیا) یا ایک بہت بڑا قانونی قسم ہے جسے آپ کسی قانون کے اندر نہیں دیکھ سکتے۔

قرآن کریم کی پہلی مخالفت

علامہ ازہری میں کہوں گا کہ اسی طرح قرآن کریم کے مخصوص کو بحدود کیا ہے۔ قرآن کریم نے جو اصول مرتب کیے ہیں اس میں اقربیت کو وراثت کی بنیاد قرار دیا ہے۔ قرآن کریم کا واضح ارشاد ہے جس اس کی ایک آیت پر مبنی ہوتی ہے۔

المیراثی مصیب معانئہمک الوالدین والاقربون (سورہ نسا)

”میراث کا حصہ ہے۔ اس مال میں جو اس کے والدین یا قریب ترین رشتہ دار پہنچاویں۔“

قریب ترین رشتہ داروں کو اقربون کہتے ہیں۔ ہر اقرب سے اجد محروم ہو جاتا ہے۔ اس لیے بیٹے کی سوجھ بوجھ میں چلنے کو وارث قرار دینا۔ یہ قرآن کریم کی صریح مخالفت ہے۔

ایک اور بڑی خرابی

علامہ ازہری میں یہ بھی کہوں گا کہ یہاں ایک اور بڑی خرابی یہ لازم آتی ہے۔ جسے ایک مثال میں پیش کرتا ہوں۔ مثلاً ایک شخص مر جاتا ہے جس کا نام زیہ ہے اس کا ایک بڑا کا ہے اور ایک بڑی۔ بڑے کا اس کی زندگی میں مر جاتا ہے لیکن اس بڑے کی ایک لڑکی (زیہ کی پوتی) زندہ ہے (اب تو زیہ کے مرتے وقت اس کے صرف دو وارث ہیں۔ ایک اس کی حقیقی لڑکی اور ایک اس کی پوتی) اب (مالکی قانون کی اس دفعہ کی رو سے) وراثت اس حرج تقسیم ہوگی (کہ مرے

میں نے وہ سلیب دیکھے (وہ جھپٹے کو جانیں گے کہ وہ ایک جھڑائی کو جانے کا چرچا کرتے تھے)۔ اس کی
 پوتی (ناراضی) ہو جائیگی۔ اب حاصل یہ ہوا کہ زید کی بیٹی کی تو صرف ایک دھڑکی متحرک ہوئی اور اس کی
 زین سے اس کا غرارہن جاتا ہے۔

دیکھئے کہ پوتی جو زید کی بیٹی کی نہیں ہے اس پر وہ جسے مل رہے ہیں وہ زید کی بیٹی کی صرف ایک دھڑکی
 رہا ہے (ہر پانچواں ہے)۔

قرآن کریم کی دوسری مخالفت

ہر ایک کے علاوہ ایک رہا ہے (انہوں نے)۔ اس کی بیٹی کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔ اس کی بیٹی کے لئے ہے
 اور دوسرا لڑکا ہے۔ اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔ اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔ اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔
 ہر قسم کے ایک لڑکے کو (یا ایک لڑکے کو)۔ اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔ اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔
 اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔ اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔ اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔

وہ عبدالمہدی کی رحمت کے ساتھ ہے (یا ایک لڑکے کو)۔ اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔ اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔
 اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔ اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔ اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔
 اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔ اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔ اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔

اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔ اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔ اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔
 اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔ اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔ اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔
 اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔ اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔ اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔
 اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔ اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔ اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔

صحیح حدیث کی مخالفت

اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔ اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔ اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔
 اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔ اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔ اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔
 اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔ اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔ اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔
 اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔ اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔ اس کے لئے ہے (یا ایک لڑکے کو)۔

یہ احادیث صحیح کا مجموعہ ہے۔ اب صحیح بخاری کی روایت بھی آپ: سچو نہیں۔

یہ دیکھئے صحیح بخاری ہے۔ جسے میں پڑھتا ہوں۔ جلد دوم صفحہ ۹۹۸ حضورؐ نے فرمایا۔

ایک آواز۔ ”سطح کون سا ہے صفحہ کون سا ہے۔“

مفتی محمود صاحب: صحیح بخاری کے تمام مطبوعات ایک قسم کے ہیں۔ ان کے صفحات ایک جیسے ہیں۔ ان میں کوئی فرق نہیں۔ مطبوعات میں ۹۹۸ پر ہے۔

الحقوا القران باہلہا فما بقی فہو لاولی رحلی ذکر

”مقرر شدہ حصے ان کے مستحقین کے حوالہ کر دو اور جو بچ جائے وہ قریب ترین مرد کا حق ہے۔“

اب اس حدیث کی روشنی میں بیٹے کی موجودگی میں پوتا وارث نہیں ہو سکتا۔

چنانچہ امام بخاری نے ص ۹۹۷ جلد دوم صحیح بخاری میں اس حدیث کے اوپر یہ باب بھی نہ رکھا ہے۔

باب میراث من الا بن اذا لم یکن لہ ابن

”یہ باب ہے پوتے کی وراثت میں جبکہ اس کا بیٹا حقیقی نہ ہو۔“

پورا اس حدیث سے بیٹے کی موجودگی میں پوتے کے محروم ہونے پر استدلال کیا ہے۔

حدیث صحیح کی دوسری مخالفت

علاوہ ذیل ایک دوسری حدیث صحیح بخاری کی آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

اس دوسری حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاص صورت میں ایک فیصلہ کیا ہے۔ صورت یہ

ہے کہ ایک شخص مر چکا ہے اور اس کی ایک بیٹی ایک پوتی اور ایک بہن زندہ ہیں۔ لیکن اس کے تین وارث ہیں۔ ان تین

روثوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا ہے جسے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود ایسی صورت

میں فیصلہ کرتے وقت نقل فرمایا ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قضی فیہا بما قضی النبی

صلی اللہ علیہ وسلم للامۃ النصف۔

ولا ینۃ الابن النمس لکملۃ للتفلیس وما بقی ولاحت۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس صورت میں وہ فیصلہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہے وہ یہ ہے

کہ بیٹی کو نصف پوتی کو چھٹا تا کہ دونوں کا حصہ نہ رہو تہائی ہو جائے اور بیٹی کو بیٹی تہائی بہن کو ملے گا۔

اب دیکھئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فیصلہ کیا ہے وہ یہ ہے۔ بیٹی کو آٹھواں۔ پوتی کو نوواں الیہ الامۃ النصف ولا

بنة لا من السدس اور یکن کو ۳/۱۰ اور ما بقی للصلاح

یہاں میں نے پیش یہ کرنا ہے کہ یکن کے لیے ۳/۱۰ احمد بنی کے لیے ۳/۱۰ چاقی کے لیے ۱/۶۔ یہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ہے۔ مگر اس صورت میں مائی قانون کی رو سے اگر جانید و تقسیم ہوگی تو وہ اس طرح ہوگی کہ اگر جسے پانی کو اور ایک حصہ یعنی یعنی میت کی جانید اور کے تین حصے کیے جائیں گے۔ ۳/۱۰ چاقی کو اور ۳/۱۰ چاقی کو ملے گا اور یکن و بقی محروم ہو جاتی ہے۔

اسی اور انیس کی رو سے چاقی کو ملتا ہے ۳/۱۰ احمد جبکہ حضور کے فیصلہ سے اسے ملتا ہے ۱/۶۔ اسے آپ کے عائلی اور انیس کی رو سے پانی کو ملتا ہے ۳/۱۰ احمد۔ جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ سے معاف پانی اسے ملتا ہے ۱/۶ احمد۔ اسی اور انیس کی رو سے یہ محروم ہے۔ جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے تحت اسے ملتا ہے ۳/۱۰ احمد۔ اس لیے یہ تقسیم جانید اور شریعت اسلام کے خلاف ہے۔

اجماع امت کی مخالفت

علاوہ ان میں یہ بھی کہیں گا کہ یہ دفعہ آرد انیس کی تمام فقہائے امت کے اقوال کے خلاف ہے۔ اسلام میں جتنے بھی فقہاء مبرز۔ ہیں کسی کے نزدیک تقسیم جانید اور اس طرح کیا جاتی ہوئی۔ نہ تو فقہائے حنفیہ کے یہاں ایسا ہے (یہ تو ہمارا پتہ نہ سب ہے جو انکا واضح ہے جس کے لیے حوالہ جات کی ضرورت نہیں) نہ فقہاء مالکیہ اور نہ فقہاء شافعیہ اور نہ فقہاء مذہب متاثرہ ہیں تقسیم و امت اس طرح سے ہے۔ یہ نیا فقہاء و اجماع امت کے خلاف ہے۔ یہ تقسیم و امت کا طریقہ شیعہ سنی اور نیوں میں حنفی، حنبلی، مالکی، یعنی مذہب اربعہ کے عقیدہ فیصلوں کے خلاف ہے۔

مذہب اربعہ کے حوالہ جات

حوالہ مذہب امام مالک:

اپ ہم آپ کے سامنے ان مذاہب سے ہوالے پیش کرتے ہیں۔ یہ کتاب جو میرے ہاتھ میں ہے اس کا نام ”جوہر الامامیہ“ ہے۔ یہ امام مالک کے مذہب کی نشیور کتاب ہے۔ اس کتاب سے ہوالے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ہے کہ

وهو ای العاصم بنسہ لا من نم ابنه ای الان وان سفل والاعلیٰ بحسب

الاسفر. والمجزء الثانی من حوالہ الاکلیل شرح مختصر العلامة الشیخ

(خلاصہ ص ۱۳۳)

۱۱۔ تقسیم وراثت میں جہی عقیدہ صرف بچے سے اس کے بعد اس کا جہاں کی پیدائشی اگر جینا نہیں ہے تو بیوی۔ سوا پر نہ لے رہا والے بچے سے رہا والے کو کر و کر دیا ہے۔

حولہ وغیرہ امام شافعیؒ

دوسری کتاب جو ہمچو پیش کر رہے ہیں۔ اہل فقہ شافعی کی کتاب ہے اس کا نام ہے "شرح المصنوعۃ" ارجیہ "اس میں فقہائے مذہب شافعی کی رو سے تقسیم وراثت کے اصول اس طرح ہیں۔

فألا بن بحويك ابن الأبرس ومكمل ابن ابن بحويك من نفعته من سبي الأمان

مصر في شرح المنظومة الربيعية

”بیایو تے کوٹھروم نرا، ہے۔ یعنی درجہ میں نہیب سوکھا، ابجد کوٹھروم کر دیتا ہے۔“

۱۱) کتاب کے آئی صفحہ میں یہ اصول بیان کیا گیا ہے۔

لأنهم ان كان بعضهم اقرب الى الحق الميت سحب الاقرب الالبعد فليكن الالبعد

سحب من الميراث و الأثر للأطراف

”اگر وہ شوہں میں لائن میٹ کے ذریعہ ہوں تو قرعہ ہی دور واسطے بخیر و بد کر دیجئے“ اچھا کر

وراثت میں بالکل حصہ نہیں ملے گا اور وراثت کا حق صرف اقرب کو ہو گا۔"

خواجہ محمد امجد علی شاہ

اس کے بعد یہ امام احمد بن حنبلؒ کی فقہ کی مشہور کتاب الخرو ہے۔ اس سے موفی ۳۵۱ میں: سمیے یہ لکھا ہے کہ۔

ولا يبرئ ولد إلا من مع لائق محال. المبحور في ألفه على مذهب الإمام

احمد بن حنبل:

بیچنے والے، بیچنے کی وجہ کی شے کسی حال کے اندر بھی وراثت نہیں پائے گی۔

مذہب شیعوہ کے حوالہ جات

جواباً کہ جس شخص کے مسائل کے لحاظ والے ہیں۔ ان کے لیے شیخ مددِ سب کی کتابیں بھی میرے پاس ہیں۔ شیخ مددِ سب کی جو کتابیں اس وقت میرے ہاتھ میں ہیں اس کا نام ہے انحصار۔ اس کتاب کی دوسری جلد نے صفحہ ۱۰۷ پر آگیا ہے

اسن الا من اذا لم یکن من صلب الرجل احد فلم یقاہ الا من الاستبصار جلد

دوم ص ۱۶۷

بیٹے کا بیٹا (پوتا) ایک میت کی نقل اولاد میں سے کوئی نہ ہو تو وہ پوتہ بیٹے کا کا نام ہوتا ہے جتنی پوتا بیٹے کی عدم موجودگی میں وارث قرار پاتا ہے۔

شیعہ سب کی دوسری کتاب جو میرے ہاتھ میں ہے اس کا نام ہے۔ من لا یحضرہ الفقیہ میں لکھا ہے کہ

ولیس لولہ الولد مع ولد الصلب فی ذلک لا یحضرہ الفقیہ جلد چہارم ص

۱۹۰

اولاد کی اولاد کو نقل اولاد کی موجودگی میں وراثت میں کچھ نہیں جاتا۔

اسی کتاب میں وجہ بیان فرمائی گئی ہے کہ:

لان من تغرب بنفسه کان اونی واحق بالمال من تغرب بغيره

اس لیے کہ جو میت کا بیٹا واسطہ قریب ہوتا ہے (جیسے بیٹا) دو شخص میں سے ہوتا ہے۔ اس کے مقابلہ

میں جو بالواسطہ قریب ہوتا ہے جیسے پوتا۔

اس کے بعد ہم فقہ شیعہ کی کتاب فروع الکافی پیش کرتے ہیں۔ اس میں دیکھئے اس کے صفحہ ۳۹ میں ہے

ولا یرث مع الاب ولا مع الابنہ احد خلفہ اللہ غیر راجع الود زوجہ فروع

المکافی جلد سوم ص ۴۶

بیٹے اور بیٹی کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں کوئی بھی سوائے خاوند اور بیوی کے وارث

نہیں ہوتا۔

یتیم پوتے کی چارہ جوئی کی جائز صورت

اب ہم عرض کریں گے کہ شریعت محمدؐ میں پوتے کے لیے جائز تملیک کی صورت موجود ہے۔ شریعت میں

میت کی جائیداد زندگی کی طرف دو طریق سے منتقل ہوتی ہے۔ ایک وراثت دوسرا وصیت وراثت میں تملیک جائز

ہوتی ہے۔ جتنی میت کی مرضی تو اس میں کوئی دشمن نہیں ہوتا۔ ہر طرح وارث کو میت کی جائیداد کو اپنے منتقل ہو جاتی ہے۔

وصیت میں تملیک جائز نہ لانا اختیار ہوتی ہے۔ یعنی مرنے والا اپنی رضا اور اختیار سے اپنے مال کا کچھ حصہ کسی کے لیے

وصیت کر جاتا ہے۔

شریعت نے یہ فرق کر دیا ہے کہ جس کو بطور وراثت کے حق ملتا ہے اس کے لیے مال میں کوئی وصیت نہیں ہو سکتی۔
 منور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا وصیۃ لوارث "وارث کے لیے وصیت صحیح نہیں ہے۔" اور جس کے لیے وصیت کی جاتی ہے اس کو وراثت میں کوئی حق نہیں ملتا۔

اب ایسا پتا چلا جو واداکہ وارث نہیں ہو سکتا۔ اس کے لیے وصیت کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ دادا اس کو ایک جہائی جائیداد کی وصیت کر کے اس کو صاحب جائیداد بنا سکتا ہے۔

علامہ ازہریس جیم پو تے کا نان غلقہ ضروریات زندگی کی کفالت دادا پر اسلام نے فرض کر دی ہے۔ اس طرح جیم پو تے کی ضروریات کو اسلام نے دادا کی موجودگی میں پورا کرنے کا اصول وضع فرمایا لیکن عائلی آرڈیننس میں جب تک وادازندہ ہے اس وقت تک کے لیے جیم پو تے کی کون سی چارہ جھوٹی کی گئی ہے۔ مثلاً ایک پوتا جب چھ مہینے کا ہوتا ہے اس کا باپ مر جاتا ہے۔ اب عائلی قوانین میں اس کی کفالت کس کے ذمہ ملے گی ہوگی ہے؟ جب تک وادازندہ ہے واپلا جائیداد کا مالک ہے۔ اس کی زندگی میں تو پو تے کو اس کی جائیداد سے کچھ نہیں دیا جاتا۔ جب تک وادازندہ ہے چاہے وہ چالیس سال تک زندہ رہے چاہے پچاس سال تک زندہ رہے۔ جب تک وازندہ ہے دنیا کا کوئی قانون ایسا نہیں ہے کہ اس کی جائیداد تقسیم کر دے اور پو تے کو کچھ دلا دے۔ اب اس عائلی قوانین میں اس چھوٹے بچے کی ضروریات کا کیا انتظام وجود ہے؟ کیا وہ واداکے مرنے کی رعایتیں کرتا رہے۔ تاکہ اس کے مرنے کے بعد اسے کچھ ملے؟

لیکن اسلام نے واداکے زندگی میں ہی جیم پو تے کو اس کی جائیداد سے فائدہ اٹھانے اور نان غلقہ وغیرہ ضروریات پوری کرنے کا حکم دے دیا ہے اور واداکے مرنے کے بعد اگرچہ اسے وراثت میں کچھ نہیں ملتا۔ مگر واداکو اسلام نے یہ اختیار دے دیا ہے کہ وہ اپنی زندگی میں پو تے کے لیے ایک جہائی جائیداد کی وصیت کرے۔ اس طرح پو تے کے لیے جائز ملک کی صورت کھل آتی ہے۔

ایک خدشہ کا جواب:

اگر یہ خدشہ ظاہر کیا جائے کہ دادا غلام ہے (جیسے کہ عام طور پر ہوتا ہے) تو وہ پو تے کو کچھ نہیں دے گا اور نہ وصیت کرے گا اور اس طرح پوتا محروم ہو جائے گا تو میں کہوں گا کہ آپ کا یہ قانون بھی غلام دادا کے ظلم کو نہیں روک سکتا۔ اگر باپ اپنی زندگی میں اپنے بیٹے کو چھ مہینے اپنی ساری جائیداد منتقل کر دے تو اس طرح عائلی قانون کے ہوتے ہوئے وہ پو تے کو محروم کر سکتا ہے اور یہ قانون بھی دادا کے ظلم ہونے کی صورت میں پو تے کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ بہر حال یہ دفعہ اسلام کے سراسر خلاف ہے۔ مذہب کی روح کے خلاف ہے۔ صرف پاکستان ہی ایک ایسا ملک ہے۔

جہاں یہ ظہور رکھا جا رہا ہے یہ بہت بڑا ظالم ہے اور مسلمانوں کے جذبات سے کھینچنے کے مترادف ہے۔ مسلمانوں کے جذبات کو شدید عروج کرتا ہے۔

نکاح کا رجسٹریشن

اس کے بعد اب میں دوسرے مسئلہ پر بحث کروں گا اور وہ مسئلہ نکاح کے رجسٹریشن کا مسئلہ ہے۔ سب سے پہلی فسطی تو اس میں یہ ہے کہ جو شخص نکاح کو رجسٹر نہیں کرائے گا۔ اس کو بین المذاہبی اور ایک ہزار روپے جرمانہ کی سزا جھگڑتی پڑے گی۔ اسلام ایک سادہ مذہب ہے اور وہ کسی کے لیے مشکلات پیدا نہیں کرتا۔ اسلام کے اصول کے مطابق اگر دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول ہو جائے تو نکاح ہو جاتا ہے۔ نکاح کے سلسلہ میں رجسٹریشن کو لازمی قرار دینا ایک زائد شرط ہے۔ اسلام کی تعلیمات کے خلاف ہے۔ دوسری غلطی اس قانون میں یہ ہے کہ اسلام میں اگر زوجین خود بغیر کسی نشان و نشان کے دو گواہوں کے سامنے باہمی ایجاب و قبول کر لیتے ہیں تو نکاح ہو جاتا ہے لیکن عائلی قوانین میں ایک تیسرے شخص (رجسٹرار یا نکاح خوان) کے وجود کو نکاح کے انعقاد کے لیے ضروری قرار دیا گیا ہے۔ یہ بھی زائد شرط ہے جس کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں سرے سے رجسٹریشن کے خلاف ہوں۔ نکاح کا لکھ لینا کوئی بری بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بیچ و بخر خرید و فروخت کے سلسلہ میں تحریر کرنے کا دستور دیا ہے۔
ولا تمسحوا علی لکبھوہ کہ تم بیچ و خرید کے معاملات میں لکھنا نہ مٹاؤ۔
اور اس کا فائدہ بھی خود ارشاد فرمایا:

ذالک ادنیٰ ان لا توروا بوا لئنی اس طرح تم شک و شبہ اور بھول چوک سے بچے رہو گے۔

اس لیے نکاح کا بھی لکھ لینا کوئی جرم نہیں ہے۔ یادداشت کے طور پر لکھنا ٹھیک ہی رہتا ہے۔ میرا سوہنہ یہ ہے کہ اگر رجسٹریشن نہیں کیا گیا تو کیا اس کو مزاحمتی چاہیے۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ اسلام کے رو سے زوجین کے درمیان یہ نکاح جائز نکاح ہے (اور جائز امر پر سزا) یا کوئی مسئلہ نہیں رکھتا (رجسٹر اڈے کرانے والے کے لیے یہ مزاحمتی ہے کہ بوقت اختلاف اس کو ثبوت نکاح میں دشواری ہوگی اور وہ نکاح ثابت کرنے کے لیے گواہوں کو حاضر کرنے کی کلفت اٹھائے گا۔

رجسٹریشن کی اہم غلطی:

رجسٹریشن نہ ہونے سے عدالتی طور پر جو اس نکاح کا (جو رجسٹرڈ نہ ہو) کوئی اہم نہیں ہوگا اور عدالت غیر رجسٹرڈ

نکاح کو تسلیم نہیں کرے گی۔

اب ایک شخص نکاح کا رجسٹریشن نہیں کرانا۔ اس کو برا بھی ہو جاتی ہے یہ نہیں ہوتی۔ عدالت میں اس کا نکاح ثابت نہیں سمجھا جائے گا۔ حالانکہ گواہوں کے سامنے یہاں قبول ہو جانے کی وجہ سے شرعاً نکاح صحیح موجود ہے۔

بہرحال عدالت تحریری ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے اس نکاح کو درست تصور نہیں کرے گی۔ یہ فعل کرنا اس منکوحہ عورت کا انکار ہو گیا اور انکار کنندہ یا کسی دوسرے شخص سے اس کا نکاح ہو گیا تو اس کا پورا اسی شرعی خاندان عدالت میں دھوی داڑھیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کے پاس اپنے نکاح کا کوئی تحریری ثبوت موجود نہیں اور عدالت اصل شرعی نکاح کو تسلیم ہی نہیں کرتی۔ تو دوسرا اپنی منکوحہ عورت کی واپسی کے مطالبہ کا دعویٰ عدالت میں دائر نہیں کر سکتا۔ نیز یہ عورت اپنے جائز خاندان کی وراثت میں حصہ دار ہونے کا دعویٰ عدالت میں دائر نہیں کر سکتی اور نہ خاندان اپنی اس عورت کے مرنے کے بعد اس کی وراثت کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس یہی حکم حشر الیہ دونوں کی اولاد کا اور عدالت سے والدین کے پاس متروک میں ان کو حق وراثت نہیں دلا جاسکتا اور نہ وہ عورت اس نکاح کی بنیاد پر حق سربراہان خلعہ کا مطالبہ عدالت میں کر سکتی ہے۔

ایک حدیث کا جواب:

اس لیے کہ عدالت اس نکاح کو تسلیم ہی نہیں کرتی۔ یہ ثابت ہو چکا کہ جو صحابہ اہل سنت والجماعت میں ہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ اس صورت نامہ جائزہ کا احول کی روک تھام ہو جائے گی۔ میں کہتا ہوں کہ رجسٹریشن نہ ہو جائے اور مجھ۔ فر نکاحوں کی روک تھام ہرگز نہیں ہو سکتی۔ ناجائز نکاح اس وقت تک جاری رہیں گے۔ جب تک کہ معاشرہ کی اصلاح نہیں کی جاتی اور نہ ہی ان خواتین کا افسردہ دل اس وقت تک ہو سکتا ہے جب تک کہ بد معاشرہ اور خلعہ سے جوڑیں۔ عامی قوانین کے وجود و یا نہی متاثر ہے گا۔

رجسٹریشن کے وجود پر یہ تاحس یہاں ہو سکتی ہیں۔ مثلاً کوئی شخص رجسٹرڈ ایکوچم رشتہ دے کر اس سے نکاح کا شکیات لے سکتا ہے اور کسی بے خبر عورت کے ساتھ نہ نکاح ہوئے موت عدالت میں رجسٹریشن کی بنا پر ثابت ہو سکتا ہے۔ قصہ کو تاہم جب تک معاشرہ کی اصلاح نہیں ہوتی ان بد معاشیوں اور ناجائز نکاحوں کا علاج نہیں ہو سکتا۔

تعداد ازواج

تعداد ازواج کا مسئلہ بلاشبہ اہل انبیاء کا ہے۔ حالانکہ تعداد ازواج کوئی نفرت فی حدیث نہیں ہے۔ نہ عیب کی بات ہے اور نہ ہی بری رسم ہے۔ البتہ اس کو کسی طرح اور کلام اہل سنت والجماعت میں نہ رہے۔ صرف ایک ہی بوی تک دیکھ لی

بابتی لگا، چوپ والوں کی ٹوٹی ہے۔ اس غلام سے دیکھ کر بھی رو رہی تھی۔
قرآن کریم کی حقانیت۔

اسلام نے ہمیشہ تعداد و نوع کی عبادت دی ہے۔ قرآن کریم میں آپ ذرا سورۃ نساء پڑھیں۔

فامکھوا اعاطاکم من النساء منی وثلث و رماح وصور خضراء

”تم نکاح کرو اپنی پسند کی عورتوں سے دو دو سے اور تین تین سے اور چار چار سے۔“

اس جگہ ایک عورت سے نکاح کرنے کا پابندی ذکر نہیں ہے، گویا اللہ تعالیٰ نے عام عادات میں اپنے کلام پاک میں تعدد و ازواج کا حق مشاہدہ دیا ہے۔ ایک عورت سے نکاح کا اگر بعد میں ایک شرط کے ساتھ کیا گیا ہے۔

وان جعلتم فی لا تعدلوا لخواصہ او مملکت ایماکم

اور اگر تم میں سے کوئی ایک عورت (متعدد) ہو، اسکی اہانت نہیں کرنا تو (اس شرط پر) اسے (تحت) لیں

سے نکاح کرو یا باندی سے۔ مطلب یہ ہوا کہ اگر غلط ہے کہ تم اہانت نہیں کر سکو گے اور اپنی حیثیت پر چھین سنبھالو،
تو اس عادت میں یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ صرف ایک عورت سے یا نامی سے نکاح کرو۔ گویا صرف غیر مسلم

عادت میں ایک عورت سے نکاح کا ذکر ہے۔ یعنی اگر چہ باری تعالیٰ میں عظیم ہے۔ تو پھر ایک بیوی پر حقارت کرو،
بہنوں سے نکاح پر انکشاف کرو۔ تو یہ کفایت نکاح ہے یا مجبوری اگرچہ اس سے اہانت ہے تو ایک ہی نکاح منسوب ہے۔

یہاں پر مملکت ایماکم اور حدیث مذکور ہے۔ ”مملکت“ کا کیا ہے؟ ”مملکت“ کا ایک ہی گھمبیرا ہے۔ ”مملکت“ کا ایک عورت سے نکاح کا ذکر ہے۔

ومن لم یستطع مکنہ طولا لایہیک المصحف الموت فبما مملکت

ایماکم من لعلتکم الموت

اور جو شخص طاقت نہ رکھے تم میں سے آزاد شریف مومن عورتوں سے نکاح کرنے کی ذمہ داری

ہو گی اس سے نکاح کرے۔

یہاں بت ہوا کہ باندی سے نکاح مجبورا ہوتا ہے تو ایک عورت سے نکاح بھی مجبورا ہو گا۔ اگر ایک عورت سے

نکاح الٹی اور بھڑکاؤ بھڑکاؤ سے کیا دیکھو، وہ باری تعالیٰ و حدیث کا ذکر ہوتا۔ (ترتیب الی کی منتقلی)۔
قرآن کریم نے باہر سے گویا کر سبکدھاری کا عام مشورہ دیا ہے اور ایک کے ساتھ ایک کو ایک شرط کے ساتھ

مشروط کر دیا۔

حدیث کی مخالفت

میں آپ کے سامنے صحیح بخاری کی ایک حدیث پیش کرتا ہوں۔ حضور نے ایک شخص کو نکاح کرنے کا دستور دیا ہے۔

تزوج فان خیر هذه الامة اکثرہ النساء (صحیح بخاری ص ۵۸۷ جلد دوم)

”تم نکاح کرو۔ اس لیے کہ اس امت میں بہتر شخص وہ ہے جس کی بیویاں زیادہ ہوں۔“

عقلی وجہ

میں ابھر کر بتاؤں کہ ایک نکاح کا تصور یورپ کا تصور ہے۔ اسلام کا نہیں۔ اسلام میں عورت کا نان فقط کاغذی طور پر ہوتا ہے یعنی عورت کی کفالت کی ذمہ داری مرد پر ہوتی ہے۔ یہ تناوہ زیادہ بھانجھکے کا عورت پر احسان کرے گا۔

ایک اہم قانونی بات

اس سلسلہ میں دوسری اہم بات یہ ہے کہ اسلام نے کسی عورت کو مجبور نہیں کیا۔ اپنی مرضی کے خلاف نکاح کرنے کے لیے۔ اسلام کی رو سے عورت آزاد ہے۔ اپنے نکاح میں جس سے چاہے نکاح کرے جس سے چاہے نہ کرے۔ عاقلہ بالا عورت خود مختار ہوتی ہے۔ عورت اپنی مرضی سے کسی سے اجازت لیے بغیر بھی اپنا نکاح کر سکتی ہے۔ اگر وہ نکاح نہ کرے تو کوئی اسے نکاح کرنے پر مجبور نہیں کر سکتا۔

اب کوئی عورت اگر دوسری بیوی بنا نہیں چاہتی تو دوا لیے شخص سے نکاح نہ کرے جس کے گھر میں پہلی بیوی موجود ہے۔ اسے کوئی مجبور کر سکتا ہے لیکن جب دوا سمجھتی ہے کہ اس کے گھر میں ایک اور بیوی موجود ہے اور وہ اپنی مصلحت کے تحت اپنے اختیار سے اس کی دوسری بیوی بنتی ہے تو وہ کس سے شکایت کرتی ہے۔

ایک دفعہ شد کا جواب

اگر یہ کہا جائے کہ یہ تو اس لیے اس کے گھر جاتی ہے کہ اس مرد نے اس سے کوئی وعدہ کیا تو گا کہ میری پہلی بیوی کو چھوڑ دوں گا اور اس کی طرف دھیان نہیں دوں گا۔ وغیرہ وغیرہ تو وہ اس کا بیچ میں آ کر اس سے نکاح کرتی ہے لیکن پہلی بیوی تو مجبور ہے وہ دوسری شادی ہو جانے کے بعد کہاں جائے تو وہ بالکل بے اختیار ہے (اس کی زندگی خراب ہو جائے گی)۔

ان سب پر قول کے جواب میں اپنی ان محترم بہنوں سے ہوشیاری شدہ ہیں اور دوسری بیوی کے آنے سے ڈرتی ہیں یہ عرض کروں گا کہ بجائے اس کے کہ وہ عاقبتی قوانین کی برقراری پر اصرار کریں۔ ان کو چاہیے کہ سب ایک جگہ بیٹھ جوں اور فیصلہ کر لیں اور وہ اپنی غیر شادی شدہ بہنوں سے اپیل کریں کہ وہ کسی شادی شدہ مرد کی بیوی نہ بنیں اور ان سے درخواست کریں کہ اسے جو رشتہ غیر شادی شدہ بہنویشی کے لیے جن مردوں سے ہم نے نکاح کیا ہے قرآن سے نکاح نہ کرادہ ہمارے گھروں میں نہ آؤ اور پھر وہ غیر شادی شدہ بہنیں ان کی اپیل منظور کر لیں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ یہ سب سے زیادہ آسان طریق ہے دوسری شادی روکنے کا۔

اور اگر آپ کی اپنی غیر شادی شدہ بہنیں آپ کے مشرورہ اور اہل نہیں ہائیں اور آپ کی اپیل کے باوجود تمہارے مردوں سے نکاح کرتی ہیں تو پھر اس میں مردوں کا کیا قصور ہے۔ ان سے خواہ مخواہ کیوں گھر کرتی ہیں۔ خود اپنی بہنوں سے گلہ لڑیں کہ وہ تمہاری اپیل کیوں منظور نہیں کرتیں۔

ایک اور نکتہ:

جناب دادا! مرد پر ایک بیوی کی پابندی لگا کر یہ ٹوٹ ملک میں زنا کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔ نکاح پر پابندی لگا کر اس ملک کو زنا کا آڈیٹریا جا رہا ہے۔ یہ نہیں چاہئے کہ کسی ملک میں یہ اور شرع کا معاشرہ بنے۔

مسٹر ڈی پی سنگھ:

مولد صاحب معاملہ کیجیے گا۔ آپ نے شدید نوعیت کا الزام لگا رہے ہیں سب نہیں معلوم ہوتا۔ آپ یہ بھی فرما سکتے ہیں کہ اس سے زنا کو فروغ ہوگا۔ کسی کی نیت پر عمل نہیں کرنا چاہیے۔

منشی محمود صاحب:

جناب دادا! میں نے کسی کا متنبہ نہیں کیا۔ میں ایک عام بات کہہ رہا ہوں اور میں ثابت کر دوں گا کہ ان کی نیت اس طرح کی ہے۔

خالق دینا ہال کراچی میں ایچ کی میٹنگ ہوئی تھی۔ اس میں یہ اعتراض کیا تھا کہ جب مردان کو کم رینج یاں کرنے کی اجازت ہے تو عورتوں کو بھی چار سے شادی کرنے کی اجازت ہونی چاہیے۔

یٹیم جی اے خاں:

جناب دادا! کوئی مسئلہ خالق دینا ہال میں نہیں ہوئی تھی۔ یہ آپ دل سے نکال دیں۔

مفتی محمود صاحب:

ہوا کی میٹنگ نہ سہی لیکن ان عورتوں کی میٹنگ خالق دینا ہاں میں ضرور ہوئی تھی۔ اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی اور ان عورتوں کے فوٹو بھی دے دیے ہوئے تھے۔ یہ میٹنگ ان عورتوں نے اس منہج کے بل کے خلاف کی تھی۔

اس میٹنگ میں ان عورتوں نے مغربی پاکستان صوبائی اسمبلی میں پیش شدہ قرارداد کو قابلِ قبول جرم قرار دیا جائے کی مخالفت کی تھی۔

زنا کو قابلِ قبول جرم قرار دینے کی مخالفت کرنے سے ان کا کیا مقصد تھا۔ وہ چاہتی تھیں کہ نکاح پر پابندی ہو اور زنا عام ہو۔

جناب والا! میں یہ کہتا ہوں کہ یہ خوش حال گھرانے کے لوگ ہی تعدادِ اذواج کے خلاف ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کی مخالفت کر کے وہ زنا کو فروغ دیں اور وہ اپنی خواہشات کو دوسرے تاجرانہ طریقوں سے پورا کریں۔ زنا کے لیے شریعت نے جرمِ معتد کی ہے اگر وہ یہاں نافذ ہو جائے اور زنا کے تصور کو اس ملک سے ختم کر دیا جائے تو یہاں لوگ سناہرے کریں گے اور مطالبہ کریں گے کہ ایک بیوی سے ہمارا گزارہ نہیں ہوتا۔ خدا کے لیے تعدادِ اذواج کی اجازت دیں۔

رانا عبدالحمید: جناب مفتی صاحب نے ان لوگوں کو کفار گھرانے کے لوگ کہہ کر مناسب لفظ کیوں استعمال کیا۔

مسٹر وٹنی اسٹیکر: مولانا صاحب نے خوشحال گھرانے فرمایا ہے۔ کفار گھرانے نہیں فرمایا۔

مفتی صاحب: شاید مولانا صاحب کی راحت میں کچھ فرق ہے۔

تو جناب میں کہہ رہا تھا کہ یہ خوشحال لوگ یہ کہیں گے کہ ایک بیوی سے ہمارا گزارہ نہیں ہوتا۔ چار بج چوبیس کی اجازت ضرور ہونی چاہیے۔ قریب آدمی تو ایک کے علاوہ دوسری شادی کر ہی نہیں سکتا۔

عورتوں پر ہونے والے مظالم کا حل:

جناب والا! اس ملک میں ایک ہزار گھروں میں سے ۹۹۹ گھر وہ ہیں جہاں صرف ایک بیوی ہے۔ ہزار میں صرف ایک گھر ایسا ہوگا جہاں دو بیویاں ہو سکتی ہیں۔ تو ہزار میں سے صرف ایک گھر سے ظلم کے ازالہ کے پیشِ نظر یہ قانون بنایا گیا ہے لیکن ۹۹۹ گھروں میں کہیں ایک ایک آدمی ہے اور ان پر بھی ظلم یضیع ہو رہے ہیں۔ ان کے ظلم کے ازالہ کے لیے کیا کیا گیا ہے۔ جہاں اکمل خانہ لگیں ہوئی ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ تمام عورتوں کے حقوق محفوظ کرنے کے لیے تفصیل وار قاضی عدالتیں قائم کی جائیں۔ جہاں عورتوں کی تکالیف کا فوری ازالہ ہو سکے اور ان کے

ساتھ اصرار ہو۔

انہی پر ہتیکار، قاضی کی ہدایتیں یا اس قسم کی دوسری ہدایتوں کے قیام کے لیے تو حکومتی محکمات ضرور ہر اقدام کریں۔

مفتی محمود صاحب: جناب میں تو یہ کہتا ہوں کہ محرمات کو جائز حقوق ضرور دیے جائیں۔ ہدایتیں قائم کی جائیں تاکہ ان کے ساتھ انصاف ہو تو وہ عدالت سے رجوع کریں اور ان کے ساتھ انصاف ہو۔ اگر کسی ملک کی حکومت ان کے بارے میں غلط فہمی سے مظلوم کو حق نہیں دلا سکتی اور وہ اس کے وکلاء کو یا کسی جہت و جاہز حقوق نہیں دلا سکتے جاتے اور ان کے ساتھ انصاف ہو یہ تو ایسی حکومت ہے کہ کیونکہ وہ اس کو کیوں کا کہ ایسی حکومت کو مستغنی ہو جانا چاہیے۔ کیونکہ حکومت کے قیام کا مقصد یہی ہو جاتا ہے کہ ظالم کو غلط سے روک کر مظلوم کو حق دلا سکے۔

مفتی محمد الیاس: میں کہیں بھلی رہے ہیں۔ وہ اکثر ایک بیوی کے کہیں ہیں نہ کہ متعدد بیویوں کے۔ اس لیے آپ کو اس کے بارے میں سب محرمات کو حقوق دلائیں اور ان کی تکالیف کا ازالہ کریں۔ نہ یہ کہ آپ نکاح پر پابندی لگائیں۔ نیسے! آپ خدا اور اذن کے لیے براہِ استمرار کریں گے تو یہ قرآن و سنت کے خلاف ہوگا۔

اسلام کی تاریخ میں آج تک بھی نہیں مانا گیا کہ قرآن شخص مجرم کی حیثیت سے عدالت میں اس لیے پیش ہوا ہے کہ اس نے دوسرا جناح کھول دیا۔ چودہ سو سال کا عرصہ گزر چکا لیکن آج تک ایسے مجرم کی کوئی مثال نہیں ملتی تو اب کیا آپ کے پاس کوئی نئی آگ آگئی ہے۔ جو تعدد و ازدواج کو جرم قرار دے رہے ہیں۔

کیا ایران، افغانستان یا عرب ممالک اسلامی ممالک نہیں ہیں۔ کیا وہاں تعدد و ازدواج جرم ہے۔ جب وہاں جرم نہیں ہے تو وہاں کے لوگ بھی مسلمان ہیں تو ان کے لیے اسلام کا قانون اور ہے اور پاکستان کے مسلمانوں کے لیے

پاکستان کے مسلمان: جناب میں مولانا صاحب کی افواج نے بے عرض کرنا چاہتی ہوں کہ ایران نامہ و بیضا ملایا بغیر وہ ان محرمات کے حقوق کی حفاظت کے لیے ہدایتوں کے قیام پر غور ہو رہا ہے۔

مفتی محمود صاحب: اگر وہاں ہدایتیں بن رہی ہیں تو ہم بھی اسلام کی حدوں میں رہ کر ایسا ہدایتیں بنائیں گے لیکن یہ قانون اس کے تحت تعدد و ازدواج پر ایک سال کی سزا مقرر کی گئی ہے۔ یہ پانچ بار روپے جرمانہ یا دو سال سزا مقرر کی ہے اس کے کیا معنی ہیں۔ صحابہ کرام! جب ہمیں نظامِ عدلہ و امپ و کرام، مطلقہ سائین میں شاید ہی کوئی ایسا ہو کہ جس کی متعدد بیویاں نہ ہوں۔ تو کیا یہ سب مجرم ہیں؟

بہر حال یہ وعدہ سر فیض ملانی ہے۔

عدت

بنابِ ازاہِ عدت کے لیے جو یہاں احکام وضع کیے گئے ہیں وہ بھی قرآن و سنت کے بالکل خلاف ہیں۔ اس کی عدت مطلقہ کی معادہ ۹۰ دن مقرر کی گئی ہے۔

قرآن کریم کی پہلی مخالفت

قرآن کریم کا یہ ارشاد ہے کہ

وَالْعَاطِلَاتُ بِنَفْسِهِنَّ وَلِلْفِسْهِنَّ ثَلَاثَةُ اشْهُدَاءٍ

”مطلقہ عورتیں تین ایام یا بواہری شہداء نے تک انتظار کریں۔“

(اس کے بعد دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہیں)

کیا کسی نے ثلاثہ قروہ کے معنی ۹۰ دن بھی کیے ہیں۔ اگر کسی عدت کی کتاب میں یہ دکھایا جائے کہ ثلاثہ قروہ کے معنی ۹۰ دن کے ہوتے ہیں۔ تو اہم اعتراض پھوڑ دیں گے۔ دیکھئے تین ایام یا بواہری دو مہینے میں بھی پورے ہو سکتے ہیں۔ وہ حالت میں بھی پورے ہو سکتے ہیں ۹۰ دن میں ۵ دن میں ۹۰ دن میں اور سون میں بھی پورے ہوتے ہیں۔ عورتوں کے مختلف ایام ہوتے ہیں عورتوں کی طبیعتوں علاقوں کی آب و ہوا کے اختلاف کے مطابق ایام بھی مختلف ہوتے ہیں۔

اب نو سو دن سب کے لیے مقرر کرنا اسلام (کتاب و سنت) و عقل کے صریحاً خلاف ہے۔

قرآن کریم کی دوسری مخالفت

دوسری بات یہ ہے کہ اس قانون کے تحت مطلقہ عورت کے لیے مقرر ہوئی ہے دو عام سہ ہر مطلقہ کے لیے عدت ۹۰ مقرر ہوئی ہے۔ یہ بھی قرآن کے صریح قرآن کے خلاف ہے۔ قرآن نے مطلقہ غیرہ غولہ کے لیے دوئی عدت مقرر نہیں کی۔ وہ تو طلاق ملتے ہی فوراً دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔ مثلاً ایک عورت کو اس کے خاوند نے چھوڑ دیا ہے۔ بد مذہب کے ساتھ اس کا راف نہاں ہوا ہے تم بستی دلو جو نہیں ہوئی تو اس کے لیے ایام میں کوئی حد نہیں۔ بلکہ قرآن کریم نے اس کے لیے عدت نہ لگائی ہے۔

اذا نكحت المرأة لمعتنہ من قبل ان تم۔ زوجہا لکہ علیہ من

عقد نكاح (پارہ ۳۲)

جب تم نے مومن عورتوں سے نکاح کیا اور پھر ان کو چھوئے بغیر انہیں طلاق دے دی تو تمہارا ان پر عدت شمار کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

یعنی دطلاق ملنے ہی دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے لیکن اس عائلی قانون میں ایسی مطلقہ وغیرہ دخول بہ عورت کے لیے بھی عدت ۹۰ دن کی مقرر ہے یہ قرآن کریم کی صریح مخالفت ہے۔

قرآن کریم کی تیسری مخالفت

یہاں پر ایک اور خرابی جو قرآن کریم کی صریح مخالفت ہے وہ یہ ہے کہ اس قانون میں کہا گیا ہے کہ اگر کوئی عورت حاملہ ہو یعنی اس کو حمل ہو اور اس کو طلاق مل جائے تو اس آروٹینس کی رو سے اگر وضع حمل ۹۰ دن سے قبل ہو جائے (توضیح حمل سے اس کی عدت ختم نہیں ہوتی) وضع حمل کے بعد جو اسے ۹۰ دن پورے کرنے ہوں گے لیکن قرآن تو یہ فرماتا ہے کہ

وَاُولَاتِ الْاِحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اِنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ (سورہ طلاق پارہ ۳۸)

اور حمل والی عورت کی عدت یہ ہے کہ ان کا وضع حمل ہو جائے اگر آج طلاق اے دی جائے حاملہ عورت کو اور دوسرے دن اس کا بچہ ہو جائے تو وہ دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے۔ اس طرح صحیح بخاری کی احادیث بھی اس سلسلہ میں واضح موجود ہیں (بترفض) نقصان حوالہ جات چھوڑنا ہوں)

قرآن کریم کی چوتھی مخالفت

عدت کے لیے قرآن کریم کا اصول یہ ہے کہ عدت شروع ہوتی ہے طلاق کے وقت سے۔

وَالطُّفُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ وَاحْتَسَبُوا الْعِدَّةَ

اور عورتوں کو عدت کے وقت طلاق دو اور عدت کو شمار کرو۔

طلاق جب دی گئی تو عدت فوراً شروع ہو جاتی ہے لیکن اس آروٹینس کے اندر یہ ہے کہ طلاق کے بعد چیز میں کو اطلاع کرنی ہوگی اور چیز میں کے خوش کے بعد سے نوے دن شمار ہوں گے۔ اگر وہ دن کے بعد چیز میں کو اطلاع ملی تو عدت بھی ۹۰ دن سے بعد شروع ہوگی۔ یہ بھی قرآن کریم کے خلاف ہے۔

طلاق

[illegible]

قرآن کریم کی محنت

شیریں کے چھوٹے تانے ہوتے ہیں۔

۲۔ اس واقعہ کی علاقہ کے دو دورگہورت اس کے لیے تین ٹکڑے مٹی کے دو گڑے ٹکڑے سے بنائے گئے۔

تہ ریٹ کی کیا اہمیت

سچ بولنے پر غامی ہو کر وہ اس کے نہیں حقائق پر باب و تہ بھی واقف ہو رہی تھی۔

ہم نے اپنی فطرتی حالت میں خود کو غلامی میں رہا کر کے امام بنی کے مختلف اعدائے سے بدھتہا تھا۔ طلاق کے ذریعہ کوریٹ چاہے۔ اور صبرگاری کے یہ باب کہہ کر نامرادی طلاق کے فلاح کے لیے ماری۔ مگر اب کھانا ملتی ہے۔ یہی حالتوں کے بعد یہ حال کے ان شخص سے ہوا، وہ کجائی کی جانتے ہیں ہے۔ (آپ نے ان کے ہوتے ہوئے بھی کھانے پر مشغول رہے تھے اور ہمیں دیکھ کر)

اب ایک مہینے کی مدت تک اسے وہی کام سنانا پڑا۔ یہ وہی مکر ہے جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے۔ اس مکر کے بعد اس شخص کو ایک سال کا عرصہ ملا جس میں اس کی ضرورت کو ان کے پاس سے دور رکھا گیا۔ اس نے ان کے لیے کوئی بھی کام نہیں کیا۔ اس کے بعد اسے دوبارہ کام دیا گیا۔ اس نے دوبارہ کام کیا۔

تَابَا الْغُلُوبَ كَاتِبَاتٍ

ہذا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ کتاب نہ صرف ایک علمی و تحقیقی کام ہے بلکہ ایک تاریخی و ادبی سرمایہ ہے۔

والدین کو اپنے بچے کی تعلیمی ضرورت کے ساتھ ساتھ ان کے کامیابی کی ضرورت کا علم بھی ہونا چاہیے۔ بچے کی تعلیمی ضرورت کے ساتھ ساتھ ان کے کامیابی کی ضرورت کا علم بھی ہونا چاہیے۔ بچے کی تعلیمی ضرورت کے ساتھ ساتھ ان کے کامیابی کی ضرورت کا علم بھی ہونا چاہیے۔

وہی بیکر (ظلمت) ہے جس نے آپ کو دنیا کی تمام نعمتیں پہنچایا۔ یہ وہی ہے جو ان کے اندر سے نیکی
پر مشورے اور نصائح کا دل دیتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے، جو ہر شخص کو اپنی رحمت سے آگاہ کرتا ہے۔

محقق صاحب کتاب کا یہ خیال درست ہے لیکن فلسفہ آج کے میں گونجتے ہیں
محقق صاحب کا خیال درست ہے لیکن فلسفہ آج کے میں گونجتے ہیں۔ یہ بھی
ادبیات میں گونجتے ہیں۔

میرے متعلق سچا سچا

اور مائیں اپنے بچوں کے بلوغت کے بعد، انہیں رو مائیں بنی تھیں انکا پس کے بلوغت کے لیے یہ باطنی شرمیعت

[illegible]

[illegible]

دیکھئے ایسا بھی کہ وہاں سے کہ باہر میں سے دو خیال رہا ہے۔ دوسری حکومت کا شکوکہ ہے۔ اور چاہتا ہے کہ اپنی اپنی کامیابی اپنی آزادی میں ۔۔۔ نہ کہ کوئی حکومت کے بعد کوٹھڑی میں رہی نہ پھر۔ اور وہ عینشہ زور کر رہا ہے۔ وہ چونکہ قیامت میں رہنے کے لیے اپنی آزادی کے بعد میں مسکن سما چاہتا ہے اس لیے شریعت نے اس کو رخصت کیا ہے۔ انہی صورت میں ان شخص کے حق و سب کو اس پر اس کی ذمہ داری ہے۔ یہ آپ کا اپنی آزادی کا حق نہ ملتا ہے۔ اس مسئلہ میں کسی نہ سب کا اختیار نہیں ہے۔ اس کے آپ اپنی آزادی کو دے سکتے ہیں۔ یہ دوسری صورت ہے۔ اور میں نے یہی قانون پا دیا۔ یہ میں بھی اختیار نہیں ہے۔

ایک بہت بڑی خبر

[illegible]

۱۰۰۰

[illegible]

قرآن مسلمانوں کو بھروسہ میں رکھتا ہے۔

یہ تو ہی اور حکومت میں بھی یہ سوا نہیں خیر کے مسلمانوں کے مذہبی قوانین۔ راسخ کے خلاف کوئی قانون راسخ نہیں پاسکتا۔ لیکن آج مسلمانوں کو حکومت میں آنا۔ یہ تو کون سا بھاریا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ کسی بھی فرد کو حکومت کو نہیں دے سکتا۔ لیکن یہ کہ ہمارے مذہب کے دائرہ میں داخلہ نہ ہو۔ ہم ان سے کہتے ہیں کہ خدا کے لیے ہمارے مذہب میں کسی قسم کی مداخلت نہیں ہوتی۔

تشیخ کا حق ان کے میں ترمیم

اب ہم چند تشیخ کا حق کے بارے میں سمجھیں گے۔ ہمارے یہ ہے کہ ایک شخص کو طبی اور کے خلاف اور انکار کرنا ہے اور اس کی طبی کوئی سوچو رہے۔ جب پہلے طبی کو یہ معلوم ہو کہ اس کے دماغ میں کوئی مرضی کے خلاف اور انکار کرنا ہے تو اس قانون کی رو سے پہلی طبی کو دینا ہے کہ اس کے اپنے دماغ کے خلاف عدالت میں تشیخ کا حق کا دینی صرف اس کا ہوا انکار ہے۔ اس میں نے میری مرضی کے خلاف دوسرا حق کرنا ہے۔ اگرچہ یہ بھی ترمیم کر کے نہ اس کے حقوق پر ہے۔ دیکھو جو رہے ہیں اور اس نے ساتھ ساتھ ہو رہے ہیں۔ ان تمام چیزوں کے اعتراف اور تسلیم کرنے سے یہ ضرور بھی کہ اس کا صرف یہ مرضی ہو کہ اس نے خاندان میں کوئی مرضی کے خلاف اور انکار کرنا ہے۔ یہی تشیخ کے لیے کافی ہے۔ اور عدالت صرف اس کا حق نہیں دیتی کہ اس کے تشیخ کرنا۔ یہی کوئی اور مرضی کا حق نہ ہو۔ ان کوئی بڑا ظہم کیا ہے۔ دوسری طبی بھی اس کی قانونی دینی نہیں ہے۔ اس لیے کہ اس کے حق کو بعد میں تشیخ نہیں کیا جاوے گا۔ اس کا پورا حق نہیں ملے گا۔ اس پر بھی یہ حق ہو گا اور اسے ایک ساتھ ہی لیا جائے گا۔

گویا پہلی طبی کے تشیخ کا حق کے یہ دینی اور کر رہے تو اس طرح پہلی طبی (جو قانونی حق ابھی کی ہو اور دوسری بھی تھی۔ ترمیم یا باقی ہو رہی ہو) ایک سال بعد دینی ہو گی۔ اس لیے کہ اس کا حق کر کے اس شخص نے کوئی بہت بڑا نقصان کیا ہے۔

خواتین سے ہمردی کا قصہ

اس بات کو ان کے آئینے سے یہ مقصد یہ ہے کہ وہ ان کے خلاف سے بھاگوں۔ گھر خواتین سے بچائی ہو رہی ہے اور مجھے احساس ہے کہ موجودہ دوسری قوانین کے آگے یہ ہمارے قصور ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ دہلی کے خلاف

[illegible][illegible]

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

جمہوریہ علماء اسلام پاکستان جو کابرعہ دین اور اولیاء ملت کی سرپرستی میں ملک میں مستقیم طور پر منتخب و طاعت کی خدمت کر رہی ہے تمام دورہ مند مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس سے مل کر اس نامدار وقت میں اسرام اور اسلامی روایات و شعائر کو بچانے کے لیے جدوجہد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سامنے سرخرو ہوں۔ تیار و ملک بھی تیار ہی سے ہمیں حق سکتا ہے۔ عباد کی رہنمائی میں۔ جبر و غفل۔ زمیندار اور وسیع و خریب میں کریمت میں اسلامی قانون اور اسلامی قیادہ کو بدلتے ہوئے بدو و بدگرائیں۔ مسلمان ہر ایک اسلام کے نام سے اٹھتے ہوئے ہیں اور اسلام ہی کی خاطر جہاد میں بھی نہیں ہٹتے ہیں۔ انرا اسلام نہ قانون ہے۔ ہر ایک نکل جائے گی۔ (العیاذ باللہ العظیم)

ہر عالم میں اور ہر جگہ مسلمانوں کی طرف سے جو کچھ بدلتا رہا ہے وہ اس کی وجہ سے ہے کہ مسلمانوں کو جنگ و فتنہ سے بچا کر اور
 عورتوں کے لیے خلیفہ موعود کے لیے ایک نیا راستہ کھولا جائے۔ اسلام سے وابستہ نہ رہے۔ وہ ان کے لیے ایک نیا راستہ

(میرزا) غلام فرغوت بزاز راکی رحمۃ اللہ علیہ

ناظم عرفی، تہذیب، علم، اسلام، پاکستان

بیشتر - معاولی شیراز محلی (۱۰۰ سال قبل) - جاده شرف آباد